مخلوق کی کیا بساط جو خالق کے اخلاق اور اوصاف بیان میں
لاوے ۞ ایک سر مونہ کہہ سکے اگر بدن کے رونگٹوں میں. رونگٹوں کو
زبان بناوے ۞ انسان کو واجب ہی کہ اپنی خلقت کو نظر تامل
سے دیکھے اور سجدے شکر کے بجا لاوے کہ خالق دو عالم نے
اُسے اشرف المخلوقات خلق کیا اور ایسا غایت تربیت
و ہدایت کے لئے بھیجا کہ وہ حسن خُلق میں بے بدل ہی چنانچہ

علیہ و آلہ و سلم پر اور آنکی آل خاص اور اصحاب باخلاص پر تصحیح کر حمد و نعت کے بعد لازم ہی کہ صاحب ملک اور عالم وقت یعنی اشرف الاشراف و لزلی مارکویس گورنر جنرل لارڈ مارنگٹن بہادر کا وصف جو کچھہ زبان یاری کرسکے ہون جنکے عمل مین آرام اور چین سے زندگی بسر ہوتی ہی اور انکے دامن دولت کے سائے مین کسوکو گرم ہوا نہین لگتی * جب خدانے اپنے بندون کو نہایت حیران و پریشان دیکھا رحم کیا کر کسو سردار عمدہ صاحب تدبیر عالی دماغ دلیل کے سپرد کرنے کو چاہا تب حکمت الہی نے پادشاہ انگلستان کے دل مین یہہ بات ڈالی کہ اپنے معتمد اور مرتب اور صلاح کار صاحب شمشیر قلم کو قایم مقام حکم سلطنت کے سمجہہ کر واسطے آبادی اور خبرگیری ملک کے اور قدردانی اور فیض رسانی ہندوستان کے رئیسون کے جنکی حالت پادشاہت کے بگڑنے سے بگڑ گئی ہی متعین فرمایا * چنانچہ جس روز سے اِس ممالک مین تشریف لائے بڑے بڑے کام سر انجام پائے * رات دن جاہ و جلال جاہ مین حاضر ہی اور ملک گیری کا عزم تمام ملک مین ظاہر ہی بیت * جو دشمن ملک گیری کی تنگ دل مین آئی * جدھر فوج

بھی اُدھر فتح پائی * مرہٹے جو عالمگیر بادشاہ کے بعد عالمگیر
ہو کر ہندوستان میں چھاگئے تھے حضور کی فوج دریا موج کے
سامنے مرہٹے اور کائی سے بھت کرتری برّی ہوگئے * قطعہ *
وہ اقبال ہیں تیر سے جنکے حضور * جو رستم بھی آوے تو ڈر کر
ہٹے * پھر اُنکا رو نکا مذکور کیا ہی امیر * اگر مرہٹے مرہٹے پر ہٹے *
اور عین مقابلے کے وقت کا یہہ قطعہ لطف کا ہی * قطعہ * پلٹنیں
اور توپیں جب سنمکھ ہوئیں * مرہٹے ہیبت کے مارے مُر گئے *
فیر سنتے ہی فقرو ہو چلے * چھوٹی جب بندوق کوّے اُڑ گئے *
اور صاحبان عالیشان جو ارکان سلطنت کے ہیں اُنکی حق میں
معاملات ملکی کے سمجھنے بوجھنے کے لئے یہہ غور فرمائی کہ بلند بخردار
اور واقف کار ہوکر کارروائی عدالت اور تحصیل کی کریں *
لهذا اینا مدرسے کی ڈالی اور بہت رسیں صاحب فہم و فراست
چُن چُن کر ایسے تجویز فرمائے کہ قانون اور ترکیب تمیت جس
تربیت اور تعلیم کو بارہ برس چاہئے سو وہ تین برس کے
عرصے میں بخوبی ہو جاتی ہی چنانچہ ہر ایک ملک کی زبان سیکھنے
میں آتی ہی * اور راشٹ الیلاد کلکتے میں حاکم نشین محل
بھر شہر مقابل قلعہ کے ایسا تعمیر فرمایا کہ آج تک ہندوستان

میں اِس نقشے کا مکان کسو نے نہ آنکھون سے دیکھا اور
نہ کانون سے سُنا تھا * اگر قلعہ کی طرف سے کھڑا ہو کر دیکھیے تو گویا
شہر کی ناک ہی کہ اُسکے سبب سے شہر کی صورت اور
سے اور ہو گئی * یا یہہ بات دھیان میں ٹھہرتی ہی کہ قلعہ بجاے
سر کے ہی اور شہر جیسے دھڑ * اِس عمارت کے بننے سے اُن
میں جہان پڑتی * اور جو جو یان کی سمت سے نظر دوڑایئے تو جہان
تک نگاہ کام کرے ایک طرف سبزہ لہلہاتا ہی اور دوسرے
کنارے دریا لہرین کھاتا ہی * بلکہ دریا اُس تعمیر کو دیکھہ کر جو
جاتا ہی اور اُسکی خوبیان سمندر کو سُناتا ہی تو اُسکا بھی
دل لہراتا ہی اور دریا کا بھیس بنا کر ہر روز دیکھنے کو آتا ہی اور
پھرا کر کے چلا جاتا ہی * اُسکو لوگ سمجھتے ہین کہ جوار بھاٹا ہی *
اور چارون طرف گرد و پیش دور دور تک رستون میں
چھڑکاو جو ہوتا ہی * تو اصل یہہ ہی کہ اُسکی تعمیر کے فیض سے وہ
سارا احاطہ آبرو پاتا ہی * اور اُتنی زمین کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا ہی *
اور جلو خانے کی شان تعان دیکھنے سے رکھتی ہی * کلام میں
اِتنی گنجایش کہان جو اُسکی وسعت کو بیان کر سکے * غرض
مرقع کا عالم آنکھون کے تلے پھرتا ہی * تاریخ بنا کی دل میں یہہ آئی

* تاریخ * جب بنا یہہ مکان عالیشان * وصف کر سکتی نہین ہی جسکا زبان * پوچھی دل سے بنا کی مین تاریخ * بولا ہی جفت طاق نوشیروان * جب دل نے یہہ تاریخ برجستہ کہی مین نے اپنے دل سے خوش ہو کر بہت سی اُسے شاباشی دی اور سراہا کہ یہہ تو تو نے بے بناوٹ جتنی بات تہہ رکہ ہی بیان کی ہرگز اِس مین دہوکا نہین کیونکہ * بیت * اِس عمارت کا جو کہ بانی ہی * خود بہی نوشیروان ثانی ہی * آگے اِرادہ زیادہ تعریف کرنے کا جی مین لاؤن تو علاحدہ ایک کتاب بناؤن * اِس سے یہہ بہتر ہی کہ اب فقط دعا پر تمام کرون اور آگے اپنا کام کرون * قطعہ * سدا بہت رہین دولت لی لاڈ صاحب * رہے قائم اُنکی یہہ فرمانروائی * کوئی ایسا عادل قدردان عمدہ * ہوا ہی نہو گا خدا اُنکی دُہائی * پس اب اِس کتاب کے ترجمہ کرنے کی حقیقت لکہتا ہون کہ خداوند نعمت صاحب خُلق و مروّت جان گلکرسٹ صاحب نے کہ زبان اُردو کے قدردان اور رنگ زدون کے فیض رسان ہین اِس بعید الوطن میر امن دلی والے کو لطف و عنایت سے فرمایا کہ اخلاق محسنی جو فارسی کتاب ہی اُسکو اپنی زبان مین

ترجمہ کرو تو صاحبان عالیشان کے در میں کی خاطر مدبر سے
نمین کام آدمے * بموجب حکم اُن کے سر آنکھون سے
قبول کیا اِسلئے کہ مرہون اُن کے اِحسان کا ہون *
آدمی سر پر سے ایک تنکا اُتارنے کا اِحسان یاد رکھتا ہی
اُنھون نے تو روزی مین لگادیا اور مین نے بھی اُنھین کے
سبب سے یہہ پیشہ قبول کیا * قطعہ * رہین شاد و آباد گلکرست
صاحب * رہین اُن کے خوش آشنا یار بھائی * ولی مہربانی
جو تھی روز اول * اُسی لطف سے تا بآخر نبھائی * اور رہا سید
صاحب کے کہ حکم عام حضور کا ہوا ہی واسطے پرورش اطفال
کے اِس کثیر العیال نے سنہ ایک ہزار دو سو ستره
ہجری مین مطابق اٹھارہ سی دو عیسوی کے باغ و بہار کو تمام
کر کے اِسکو لکھنا شروع کیا * ازبسکہ جتنی خوبیان انسان کو
چاہئین اور دنیا کی نیک نامی اور خوش معاشی کے لئے درکار
ہین سو سب اِسمین بیان ہوئین * اِسواسطے اِس کا
نام بھی گنج خوبی رکھا * اب پڑھنے واسطے صاحبان والاشان کی
خدمت شریف مین عرض کرتا ہون کہ یہہ کتاب عملداری
اور حکمرانی کے حق مین ایسی خوب ہی کہ اگر نظر مین رکھین

اور اسپر عمل کرین تو بہت سے فایدے حاصل ہون اور
اپنے اپنے وقت پر کام آوین * بیت * لازم ہی اُسکو جو
پڑہے اخلاق محسنی * مطلب کو سمجھے اور کرے اخلاق محسنی *
لیکن فقط فارسی کے ہو بہو معنے کہنے مین کچھ لطف اور مزہ
نہ دیکھا اسلئے اصل کا مطلب لیکر اپنے محاورے مین
سارا احوال بیان کیا * اور جسطرح شیخ سعدی شیرازی
کی گلستان بسبب اُنچ فارسی کے مکتب مین پہلے کام آتی ہی
ویسے ہی مین نے بھی اُردوے معلا کی زبان کو بے پیچ و کاو
جیسے بادشاہ سے لیکر اُمرا اور اُنکے ملازم بولتے
ہین بولا اور اگر چہ عربی و فارسی کی لفظین اصطلاحی چاہتا تو
بہت سی بھر دیتا * لیکن یہہ زبان کچھ کیفیت نہ پاتی بلکہ آمیزش
پاکر کچھ زبان اور کی اور ہو جاتی * اب یہہ نسخہ کے واسطے
فایدہ مند اور منتہی صاحب دریافت کو پسند آویگی * کہ
کیا بے لگاو دریاو کی مانند اسکی عبارت روان * اور مثال
گہوڑے بادپا کی گرمیدان تمام اور صاف پاتی دوان
ہی * اور قریب ہزار بیت اُستادون کی جو مصنف نے
تمام کتابون سے چن چن کر ہر ایک مضمون کی موقع پر تشنہ

ڈالین ہیں اُنکو بھی اپنی سمجھ کے موافق ہون کا تون ہندی میں نظم کیا * اگرچہ فکر سخن کہنے کی ساری عمر نہین کی ہان مگر خود بخود جو کوئی مضمون دل مین آیا تو اُسے باندھہ ڈالا نہ کسو کا اُستاد نہ کسی کا شاگرد * بیت * نہ شاعر ہون مین اور نہ شاعر کا بھائی * فقط مین نے کی اپنی طبع آزمائی * یہہ واجبی واجبی اِس لئے کہتا ہون کہ جو کوئی اِسکو دیکھے یا پڑھے زبان طعنے کی نہ کھولے اور اپنے بھی گریبان مین منہہ ڈالے کہ سہو و خطا سے کوئی بشر خالی نہین * اور ناحق کی عیب جوئی خلاف انسانیت سے بعید ہی * اور کہنے اور کرنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہی * کیون کہ ایک شخص خون جگر کھاتا ہی اور دوسرا نری باتین ہی بناتا ہی * اِس بات کو جو جانیگا سو مانیگا اور جو نجانیگا سو کیا مانیگا * ابیات * یون تو دانا بہت کچھہ کہہ گئے * پر مجھے دو یاد نکتے رہ گئے * آدمی کو چاہیے خود بین نہو * دوسرے کے واسطے بدبین نہو * اب اِس جگہہ سے اصل کی نقل شروع ہوئی * حضرت بادشاہ مختار نے کہ جسکا فیض عام ہی * اور نہ بزرگ اُسکا کلام اور برتر اُسکا مقام ہی * فرمان رسالت سید المرسلین

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ آتی تھی اور امین اُنکا نام اور
خوش خُلقی اُن پر تمام ہی مُہر نبوت سے سنوارا اور آراستہ کیا
اور فرمایا کہ ای محمد تیرا اخلاق سب سے زیادہ ہی * پس اپنے
دوست کو اِس لیئے نیک خوئی کی صفت سے یاد کیا تو
خلق اللہ سمجھے اور دریافت کرے کہ خلق نورِ الٰہی اور زیور
پادشاہی ہی کہ اِس نور بزرگ سے چشم حق بین روشن
ہوتی ہی اور اسی زیور خوب سے اِنسان آراستگی اور
زیبایش پاتا ہی * اور حدیث شریف سے بھی معلوم
ہوتا ہی کہ مین پیغمبر ہوا واسطے تمام کرنے بزرگی اخلاق کے *
پس اِس فرمانے سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ رسول ہونا حضرت کا
سارے اخلاق اور نیکیون کی تعلیم کرنے کی خاطر ہوا * اِس
لیئے زبان مبارک سے سب کو حکم کیا کہ تم بھی خُلق کرو
موافق اخلاق اللہ کے * پس چاہیئے کہ اُمت کے جو عالی ہمت
ہین یقین سمجھین کہ خُلق کے برابر کوئی وصف اِنسان مین
نہین مقرر اِسپر عمل کیا چاہیئے کہ روز قیامت کو میزان
اعمال مین سب سے پہلے خُلق نیک تولا جائیگا اُسکے بعد
عمل خوب * اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مومن کو

خوشس خُلقی کے سبب وہ درجہ ملیگا جو مرتبہ روزہ دارون اور شب بیدارون کا ہی * اور حکیمون کا بھی قول ہی کہ نیک خوئی ایسی سیدھی راہ ہی کہ سواے اِس رستے کے کوئی شخص بزرگی اور سرداری کے ٹھکانے پر پہنچ نہین سکتا * اور بغیر نیک چلن کے حیوان ناطق سے انسان کامل بن نہین سکتا * ابیات * جس کی خو ہی نیک اور خصلت بھلی * سارے اِنسانون مین وہ ہی آدمی * خوبی اِس مین نہین جو ہو وے خوب رو * نیک ہی وہ مرد جو ہی نیک خو * خوشس خوئی اور نیک خصلتی عوام الناسس کو زیب و زینت بخشے ہی * خصوصاً جنکو حق تعالی نے اپنے کرم و فضل سے مختار بناکر سب طرح اِختیار اُنکے ہاتھہ مین دیا اور صاحب قوت اور قدرت کیا اور مالک دولت اور حشمت کا بنایا اور سلطنت روے زمین کی عنایت فرمائی ہی بیت * خُلق خوشس جو دین دنیا کے لئے زیور بنا * سب کو دیتے ہی زیب پر شاہون کو زیادہ خوشس نما * شکر خدا کا کہ شہنشاہ دین پناہ جنکی ذات مین نور الٰہی چمکتا ہی پادشاہ عادل خدا کا سایہ جمشید کا سا پایہ فریدون سا دبدبہ

نقطہ آرام اور چین کے دایرے کا سکندر ثانی سلطنت کے
قاعدون کا بانی * ابیات * ابو الغازی وہ شاہ عالی مقام *
زمانے نے دی جس کو اپنی لگام * ہی جمشید سا مرتبے مین وہ
شاہ * خدا کا ہی سایہ جہان کی پناہ * قدردانی سے اُسکی سب
کو ہی چین * شہنشاہ عالم کا سلطان حسین * اللہ اُسکی
سلطنت کا سایہ روز قیامت تک خلق اللہ پر قایم ودایم رکھے *
اور اولاد نیک بخت اور نام آور اُس پادشاہ کی کہ
ہر ایک آسمان دولت اور جہانداری کا ستارہ ہی * اور
اخلاق نیک اور اوصاف پسندیدہ سے آراستہ اور خدا
کا سنوارا ہی * اور رحمت عالی سب کی طرف خوبی اور
بزرگی کے مایل اور متوجہہ رہتی ہی * بیت * نیک خُلقی سے
اپنی ہر ایک نے * گھیرا عالم کو آفتاب کی طرح * خصوصاً
شہزادۂ عالمیان موتی انمول شہریاری اور بختیاری
کی درج کے * روشن ستارے بزرگی اور سرداری
کے برج کے * بلند کرنے والے نشان دین و دولت کے
روشن کرنے والے شمع ملک و ملت کے * ابیات *
ہی قوی طالع اور غالب پادشاہ تاج و تخت * باغ دنیا مین

وہ ہوگا پھول کا جیسے درخت * سر کشون کے ماتھے پر داغ
غلامی دے دیا * صاحب لشکر جو آیا سامنے لے ہی لیا *
خلاصہ سلاطین عظیم الشان کے اور یادگار بادشاہان عالی
مقدار کے * قطعہ * شاہ ابو المحسن مددی جسنے ملک اور
مال کو * سورج اُسکا مرتبہ یہہ دیکھہ کر خادم ہوا * شہسوار
ایسا چڑھا دشمن پر جب لڑنے کو وہ * ابلق ایام اُسکے
واسطے گھوڑا اپنا * بس کہ تھا فرمان دل پر سب نشان
منصفی * آج اُسکے نام کو درجہ بزرگی کا ملا * حق تعالی اُنکی
زندگی کی کشتی کو سلطنت کے دریا مین جاری رکھے * شور
اُنکے انصاف و عدالت کا اونا اعلا کے کان مین پہنچا * اور شہرہ
اُنکے خلق اور خوبیون کا تمام دنیا مین پھیلا * مصرع * چہ شرکو
کان رکھو اُسکا وصف ہوتے سنو * اِن سب خوبیون کے
وصفون مین باعث سرافرازی اور نیکنامی دنیا کا اور
سبب نیک بختی اور بزرگی عقبا کا یہہ ہی کہ شب و روز دل
و جان سے رضامندی اور خوشنودی بادشاہ ظل اللہ کی
منظور رکھتے ہین * اتفاقاً ایک بار یہہ اتفاق ہوا کہ جہان پناہ
کا مزاج کسی حرکت کے واقع ہونے سے گرم ہوا * لہذا شاہزادہ

عالیقدر کے دل میں نہایت رعب و وسواس پیدا ہوا اِس
واردات ناگہانی سے فیمابین تجاب آگیا ٭ ظاہر میں ایسی
کدورت کی صفائی نہایت بیجا معلوم ہوتی تھی کہ اِس
عرصے میں فرمان طلب کا حضور پر نور سے صادر ہوا ٭ باوجودیکہ
اکثر ملازم اور مُشیر مانع ہوتے بلکہ خوف و ہراس دلواتے
لیکن شاہزادۂ عالمیان نے کسو کی صلاح نمانی اُنکے کہنے کو
پوچ پادر ہوا جان کر بے خطرہ و بیم دارالملک مرد سے کہ ہمیشہ
وہان مقام رکھتے تھے کوچ فرمایا ٭ اور منزل بمنزل جاتے جاتے
تھوڑے دنون میں پہنچ کر ملازمت کی اور بادشاہ کے تخت کے
پایہ کو بوسہ دیا اور سعادت دونون جہان کی حاصل کی ٭ رضامندی
پر والد بزرگوار کی کہ موافق فرمان برداری خدا کے ہی عمل
کیا ٭ از بس کہ بہت مدت تلک جدا رہنا ہوا تھا اِس
یوسف ثانی کے دیکھنے سے چشم اُس یعقوب کنعانی کی
روشن ہوئی ٭ اور بادشاہ کی قدمبوسی سے شاہزادے کو
موجب سربلندی کا ہوا سب کے دلون کو خوشی اور چین
ہو گیا ٭ اور ہر ایک [illegible] ٭ قطعہ ٭
اللہ کے فضل سے [illegible] پڑی شہر میں

شادی کی غل * تب باغ مراد سب کے سر سبز ہوئے * غنچے بھی دلون کے ہو گئے پھول کے گل * جب شاہزادے نے اِس صورت سے اپنے ہم چشمون اور اقرباؤن سے امتیاز پایا * اور جہان پناہ نے نہایت توجہہ و لطف فرمایا دوست شاد دشمن پامال ہوے * شاہزادے کا بول بالا اور بدخواہونکا مُنہہ کالا ہوا * اہل دربار شفقت و عنایت قبلۂ عالم کی اور فرمان برداری شہزادے کی دیکھہ کر اور رعایا برایا سُنکر خوش و خرم ہوے * اور اِس شعور و لیاقت پر تحسین و آفرین کرنے لگے *

قطعہ * دعا کا تیر جو صاحب دلون کے دل سے چلا * ہزار شکر اجابت کے تودے مین وہ لگا * سبھونکے دل پہ تو چھا گئی تھی شام ماموسی * پر اُنکے دولت و اقبال سے یہہ دن دیکھا * ادنا اعلا شاد ہوکر دعائین دینے لگے * عجب طرح کا سُکھہ سب کے دلونکو ہو گیا * اور اِس خوشی کی خبرین چارون طرف دوڑ گئین * اکثر بزرگون نے واسطے ادا کرنے شکر و ثنا کے پادشاہزادے کے پاس جانے کا ارادہ کیا * یہہ فقیر خیر حسین واعظ کاشفی بھی قصد حضور پرنور کا کر کے جا پہنچا * اور سعادت دست بوسی کی حاصل کی * اور بعد عرض کرنے دعا کے دیکھا کہ فضل الہی سے خرمی اور بشاشت

شاہزادے کے چہرۂ مبارک سے ظاہر اور ہویدا ہی * یہہ اِرادہ
کیا کہ دعاگویون اور دولت خواہون کی طرح تہوڑا سا احوال
خوشخلقی اور نیک خصالی اُس ذات بابرکات کا لکھے
تو ورق روزگار پر یادگار رہے * اور دستور العمل پادشاہونکی
اولاد اور وارثان تخت و تاج کا ہو * اِس واسطے اِس رسالے کو
کہ اخلاق محسني نام رکھا لکھنا شروع کیا * خدا توفیق دے کہ
بخوبی تمام ہو * پہلے بطور تمہید کے عرض کرتا ہون کہ خلقت اِنسان
کی فی الحقیقت طبیعت حیوانی رکھتی ہی * یعنے اِنکو باہم اُلفت
اور موافقت ضرور ہی * لیکن خو اور خصلت ہر ایک کی مختلف
پیدا ہوئی ہی * کسو کی طبیعت کچھ چاہتی ہی اور کسو کا دل کچھ مانگتا
ہی * پس اُنکے درمیان کچھ قاعدہ چاہیئے کہ اُس دستور پر آپس مین
زندگی بسر کرین اور کسو پر ظلم نہو سب باہم خوش رہین * سو اُس
قانون کا نام شریعت ہی کہ اُس کا حکم موافق وحی الٰہی کے
ہی اور اُسکے رواج دینے والے کا نام پیغمبر ہی * پس جب
رسول کوئی قاعدہ مقرر کرے تو اُسکی حمایت اور حفاظت کے
لئے ایک شخص ایسا چاہیئے کہ اُسے زور و قوت دے اور کسو کو
اُسکی حد سے قدم باہر نرکھنے دے سو ویسے شخص کو پادشاہ

کہتے ہیں * پس دربہ پادشاہت کا حامی و حافظ اور پیروی کرنیوالا نبوت کا ہی * کیونکہ نبی حاکم شریعت کا ہی اور سلطان نگہبان اور رکھوالا * چنانچہ دانا کہہ گئے ہیں کہ ملک اور دین توام ہیں * ابیات * شاہی و پیغمبری کو جان یوں * ایک انگوٹھی کے دو نگینہ ہوں جوں * قول یہہ اُن کا ہی بو آزاد ہیں * شاہی و پیغمبری ہم زاد ہیں * اِسی خاطر حق سبحانہٗ تعالی نے اپنی طاعت کے بعد پیغمبر کی اِطاعت کو حکم کیا * اور اُن دونو کے پیچھے فرمان برداری سلاطین اور اولو الامر کی فرمائی * پس پادشاہ کو واجب ہی کہ قول و فعل میں صاحب شریعت ہو تو شرع محمدی کی حدود کو بموجب شرائط کے بجالاوے اور جاری کرے * اور یہہ بھی لازم ہی کہ اپنے دل میں خوب تامل اور غور کرے کہ خدائے کریم نے اِسکے حق میں کیسا اِحسان کیا ہی کہ اپنے بندوں پر حاکم اور فرمان روا بنا کر سب سے زیادہ عزت و حرمت بخشی * اور سلطنت کا تخت عنایت کرکے چتر مختاری کا اِسکے سر پر پھرایا ہی * اور تاکہ امر و نہی کا بنایا جو چاہے سو کرے [illegible] اِسکے [illegible] [illegible] * پس اِس [illegible] شکر [illegible] میں لایق

ہی کہ اپنی ذات کو صفات پسندیدہ سے آراستہ اور مزین کرے اور وے چالیس صفتین ہین کہ پادشاہونکو درکار اور ضرور ہین اور اُنکی رعایت واجب اور لازم * اُن چالیسون مین بعضی صفتین ایسی ہین کہ خدا اور پادشاہ کے درمیان کام آتی ہین * اور بعضی پادشاہ مین اور خلق اللہ مین جاری ہین * اب یہہ چالیس صفتین چالیس باب مین لاتا ہون اور حکایتین اور روایتین ہر باب مین موافق مضمون و مدعا کے جو اِسوقت زبان یاری دیتی ہی لکھتا ہون * لیکن خدا کے فضل کی مدد اور اعانت چاہیئے * پہلا باب عبادت مین * دوسرا باب اخلاص مین * تیسرا باب دعا مین * چوتھا باب شکر مین * پانچوان باب صبر مین * چھتا باب رضا مین * ساتوان باب توکل مین * آٹھوان باب حیا مین * نوان باب غضب مین * دسوان باب ادب مین * گیارہوان باب علوے ہمت مین * بارہوان باب عزم مین * تیرہوان باب جدّ و جہد مین * چودہوان باب ثبات استقامت مین * پندرہوان باب عدالت مین * سولہوان باب عفو مین * سترہوان باب حلم مین * اٹھارہوان باب خلق و رفق مین * انیسوان باب شفقت و مرحمت مین *

بیسوان باب خیرات و مبرات مین * اکیسوان باب سخا و احسان مین * بائیسوان باب تواضع و احترام مین * تئیسوان باب امانت و دیانت مین * چوبیسوان باب وفاء عہد مین * پچیسوان باب صدق و راستی مین * چھبیسوان باب انجاح حاجات مین * ستائیسوان باب تانی و تامل مین * اٹھائیسوان باب مشورت و تدبیر مین * انتیسوان باب حزم و دوراندیشی مین * تیسوان باب شجاعت مین * اکتیسوان باب غیرت مین * بتیسوان باب سیاست مین * تین تیسوان باب تیقظ و آگاہی مین * چونتیسوان باب فراست مین * پینتیسوان باب کتمان اسرار مین * چھتیسوان باب اغتنام فرصت مین * سینتیسوان باب رعایت حقوق مین * اٹھتیسوان باب صحبت اخیار مین * انتالیسوان باب دفع اشرار مین * چالیسوان باب تربیت خدم و حشم مین * پہلا باب عبادت مین یعنے خدا کی بندگی کرنے مین * ایسا خدا کہ پاک اور برتر ہی لیکن ساتھ ادا کرنے فرض اور واجب کے اور ترک کرنا بدی اور حرام کا اور محکوم ہونا اُسکے حکم کا اور نکرنا اُسکو جو اُسنے منع کیا ہی اور تابع ہونا اور پیروی کرنی سنت حضرت رسالت پناہ کی

اور یہہ یقین جانا چاہیے کہ بندگی حق سبحانہٗ تعالی کی دنیا مین سبب سلامتی اور رہنمائی کا ہی * اور عاقبت مین وسیلہ مخلصی اور رہائی کا * بیت * دنیا مین نیک بختی کی پونجی ہی بندگی * اور عاقبت مین زیب بزرگی ہی بندگی * پس پادشاہ کو چاہیے کہ اپنی زندگانی کے صفحے کو نقش عبادت سے آراستہ کرے تو خداوند تعالی اپنی توجہہ سے دو نوجہان مین جو اُسکو چاہیے اور اُسکے لایق ہو عنایت کرے * اور فرمان برداری خدا کی موافق اپنی حکم رانی کے لازم پہچانے * دن کو انصاف وعدل اور سلطنت کا کام کرے اور رات کو بندگی اور عبادت مین تمام کرے *

* روایت * کہتے ہین کہ حضرت امیر المومنین مرتضی علی علیہ السلام کو جب خلافت ظاہری ہوئی یعنے نبی کی مسند پر بیٹھے ہمیشہ دن کو خلق اللہ کے کاروبار مین مشغول رہتے اور رات کو بندگی خالق کی بجالاتے * اصحابون نے عرض کی کہ اے سردار مومنون کے اتنی محنت اپنے اوپر کیون روا رکھتے ہو کہ نہ دن کو آرام فرماتے ہو اور نہ رات کو ذرا چین سے سو جاتے ہو * آپ نے فرمایا کہ اگر روز کو آسایش کرون تو رعیت خراب و تباہ ہو اور جو شب کو استراحت کرون تو کل روز حشر مین مین

حیران و پریشان رہون اور خدا کو کیا جواب دون * اِس لئے
دن کو آدمیون کا کام کرتا ہون اور رات کو خدا کے کام مین
مشغول رہتا ہون * حکایت * ہرات کے کسو پادشاہ نے شاہ
سنجان سے التماس کیا کہ مجکو کچھ نصیحت کرو * فرمایا اگر دنیا مین
رستگاری اور عقبا مین مرتبہ اور مخلصی چاہتا ہی تو رات
کو خدا کی درگاہ مین فقیر ہو کر اپنی حاجت مانگ اور دن کو
پادشاہ بن کر دربار عام کر بیٹھ اور محتاجون کی حاجت بر لا
* قطعہ * بندے خدا کے جب تیرے محکوم سب ہوے * تو بھی
خدا کی بندگی اور حکم اُسکا کر * جو پادشاہ خدمت حق مین بہت
ہی چُست * خدمت مین اُسکی خلق بھی باندھیگی سب کمر *
اور خو رعیت کی پادشاہ کی خو کے تابع ہی اور آدمیون کا
دین پادشاہونکے دین کے موافق * پس جس وقت پادشاہ
خواہش طاعت اور بندگی کی رکھے رعیت بھی اُسی کام مین
رغبت اور دلدہی کرین اور ثواب رعیت کی عبادت کا بھی
پادشاہ کے نام لکھا جاے * دوسرا باب اِخلاص مین * یعنے اپنے
دل کو خدا سے برتر کے ساتھ راست و درست رکھے * بیت *
بندگی یہہ نہین جو خاک پہ ماتھے کو گھسے * صدق و اِخلاص سے تو

چاہئے مسجد سے کو کرسے * اِخلاص کا بڑا درجہ ہی اور مخلصون
کا بلند مرتبہ * بیت * جو کوئی اِخلاص مین رکہے قدم * وقت کا
عیسی ہی جو مارسے ہی دم * حکایت * کہتے ہین کہ کسو خلیفۂ مصر کے حکم
سے ایک بے ادب کو سیاست کا ، مین کہڑا کر کے فرّاشی
کو ڑے مار رہے تہے * اُس شخص نے عین مار کہانے کی حالت
مین بد زبانی شروع کی اور خلیفہ کو بے تحاشہ گالیان دینے لگا *
سلطان نے فرمایا اِسکی تعزیر سے ہاتہہ اُٹہاؤ اور اِسکو آزاد
کرو * ایک خواص نے اِلتماس کیا ای جہان پناہ جسوقت
مین کہ ادب دینا اِس نڈر بے حیا کو زیادہ لازم تہا سبب
بخشش اور رہائی کا کیا ہوا * خلیفہ نے کہا مین اُسکو موافق حکم خدا
کے تنبیہہ کرتا تہا * جب اُسنے میرے تئین نالایق اور بد کہا میرا دل
رنجیدہ اور دق ہوا * اِس واسطے مین نے نچاہا کہ خدا کے کام مین
اپنی غرض نفسانی کو شامل کرون کیون کہ یہہ بات اِخلاص کی راہ
سے دور ہی * اور جو حاکم صاحب غرض ہووے ثواب کی نعمت
سے بے نصیب اور مہجور ہی * ابیات * اُسکی باتون سے مجہے
غُصّہ چڑہا * کارِ حق مین مطلب اپنا مل گیا * خواہش دل جسکے تئین
منظور ہی * پہر تو کیا اخلاص کا مذکور ہی * کام جو اخلاص سے

ہو دے جدا * ترک ہی اُس کام کا سبب سے بھلا * تیسرا باب *
دعا مین * یعنے درگاہ الٰہی مین عاجزی اور غریبی اپنی عرض کرے *
اور دل کی مراد اور آرزو کریم کارساز سے کہ اُسکے فضل و
کرم کو حد و نہایت نہین مانگے * کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی کہ ای
بندو تم دعا مانگو مین قبول کرون * پس جس طالع مند اور
صاحب دولت کو کنجی دعا کی ہاتھہ لگی آپکی کوئی مشکل اٹکی
نہین رہتی * اور اُسکے سامنے ہمیشہ دروازہ قبولیت کا کھلا
رہتا ہی * پر دعا کی دو قسم ہین ایک تو اپنی منفعت کی خاطر
دوسری ردّ بلا کے واسطے * خصوص پادشاہون کو ان دونون
صورتون سے تخلصی نہین بلکہ ضرور رہتی * لیکن جو دعا نفع کے لئے
ہی اُس سے آراستگی اور مضبوطی سلطنت کی ہی *
اسطرح ایسی دعا کو زاری و نیاز سے درگاہ غنی بے نیاز سے
مانگا کرے * تو خوشی خاطر سے تخت سلطنت پر قائم اور برقرار
رہے * بیت * مسند دولت پہ کب بیٹھے گا وہ ہوکر خوشی * جس نے
اپنی خو نکی ہو بندگی اور عاجزی * اور دوسری جو دفع ضرر کے لئے
ہی وہ غلبہ دشمن کا یا اور بلائین جیسے غم و فکر یا دکھہ بیماری ہو
تو یہہ بھی سواے گریہ و زاری اور دعا کے دفع نہین ہوتی * چنانچہ

مولوی روم مثنوی مین فرماتے ہین * ابیات * تو اگر چاہے بلا سے جان بچے * جان و دل سے عاجزی کی چاشنی لے * عاجزی کے مرتبے ہین حق کے یہان * مول زاری کا جو وہان ہی سو گمان * عاجزی کے ساتھہ زہ تو خوش رہے * رویا کر تو دل سے تو ہنستا رہے * خوب ہی وہ آنکھہ جو رویا کرے * ہی بھلا وہ دل جو جلتا ہی رہے * بعد ہر رونے کے ہکو ہی خوشی * عاقبت اندیشی ہی سب سے بھلی *

روایت ہی کہ دعا پادشاہ عادل کی قبول ہوتی ہی * جو پیر دعا کا کہ پادشاہ منصف کہان اعتقاد مین رکھہ کر نیت درست سے چھوڑے یقین ہی کہ نشانۂ قبولیت اور تودۂ اجابت پر پہنچے *

حکایت کہتے ہین کہ مسلمانون کے کسی شہر مین کئی شبانہ روز یکسان مینہہ برسا * ایسی جھڑی لگی کہ وہان کے باشندون کو کاروبار دنیاوی کرنا مشکل پڑا * راہ آمد و شد کی مسدود ہوئی * حویلیان اور مکان ڈھہنے لگے * سب کے جی مین خطرہ پیدا ہوا * نجومی اور جوتکھی کہتے تھے کہ ستارون کی گردش سے یون پکارتا ہی کہ تمام یہہ شہر پانی کی طوفان سے غرق ہو جاوے * یہہ سنکر اور بھی وہان کے رئیس اور ساکن اعلا ادنا غنی غریب نے حواس کھوئے * اور رجان و

مال سے ہاتھہ دھوئے * رونے پیٹنے اور توبہ دھاڑ مچانے لگے * جب
نہایت بے قرار ہوے جمع ہو کر سلطان کے روبرو گئے * اور
احوال اپنی مایوسی کا عرض کیا * پادشاہ بڑا عادل اور نیک
خصلت اور خدا ترس تھا * شہر والون کو بہت سی تسلّی
دلاسا دینے کہنے لگا * خدا کے کرم و فضل پر نظر رکھو وہ کریم ہی آخر
رحم کریگا * یہہ کہہ کر اُنہین تو رخصت کیا اور آپ اُسی وقت
اُٹھکر خلوت مین گئے اور خاک پر پیشانی رکھہ کر نہایت عاجزی
سے خدا کی جناب مین دعا مانگنے لگے * کہ بار خدایا تمام خلق اللہ متفق
ہو کر کہتی ہی کہ یہہ شہر پانی سے ڈوبیگا * تو قادر ہی اُنکے خیال
کو باطل کر اور اپنی قدرت سے برخلاف اُسکے جو اُنکے دھیان مین
سمایا ہی ظاہر کر * وہین بادل پھٹ کر سورج نکل آیا
دھوپ چھٹک گئی مینہہ برسنا موقوف ہوا * پس یہہ دلیل
روشن ہی کہ جس پادشاہ کا اعتقاد درست ہو اور رعیت
کے حق مین اُسکی نیت نیک ہو * وہ جو دعا اپنے واسطے یا خلق
اللہ کے لئے مانگے مقرر جناب الٰہی مین قبول پڑے * قطعہ *
جس خدا نے کہ کرم سے تجکو * سلطنت کا ہی دیا تخت و کلاہ *
مانگے جو کچھہ سو اُسی سے تو مانگ * دیویگا تجکو جو کچھہ ہی تیری چاہ *

چوتھا باب شکر میں * یعنے سراہنا نعمت دینے والے کو موافق
اُسکی بخشش و انعام کے * پس نعمت سلطنت کی سب
نعمتوں میں بزرگ ہی * پادشاہ کو چاہیئے کہ ہر دم شکر اِس
نعمت عظمی کا دل و جان اور دست و زبان مانند ہر ایک عضو
سے ادا کیا کرے * لیکن شکر دل کا یہہ ہی کہ منعم حقیقی کو پہنچانے
اور جانے کہ جو نعمت مجھے پہنچی ہی اُسکے کرم بے حد اور فضل
بے نہایت سے ہی * اور شکر زبان کا یہہ ہی کہ ہمیشہ خدا کی یاد
میں رہے * اور کلمہ الحمد للہ کا بہت کہے کہ اِس کلمہ کے ورد
کرنے سے شکر نعمت کا ادا ہوتا ہی ۔ اور شکر اعضا کا یہہ ہی کہ
قوت سب اعضا کی خالق کی فرمان برداری میں صرف کرے *
اور جس عضو سے جو طاعت علاقہ رکھتی ہی بجالاوے * اور
اُسکو اُسی میں مشغول رکھے * مثلا طاعت آنکھہ کی یہہ
ہی کہ خلق اللہ کو نظر عبرت سے دیکھے * اور علما و صلحا کو بہ چشم
حرمت و عزت نگاہ کرے * اور ضعیف و زیردستوں کو شفقت
و رحمت سے لحاظ کرے * اور طاعت گوش کی یہہ ہی کہ کلام
الہی اور حدیث نبوی کو اور قول اولیا اور قصے خدا پرستوں
کے اور نصیحتیں مشایخوں کی گوش دل سے سنے اور

یقین لاوے * اور طاعت دست کی یہہ ہی کہ فقیر اور محتاجونکو کچھ دیوے اور ہر طرح سے دستگیری کرے * او رطاعت پانونکی یہہ ہی کہ مسجد و نمین جاوے اور اولیاؤن کے مزارونکی زیارت کرے * اور درویش بے طمع اور گوشہ نشین بے ریا کو جہان سُنے جاکر دیکھے اور خدمت بجالاوے * اِسی طرح تا مقدور جواُسے ہوسکے نیکی کرتا رہے * اِس واسطے کہ خدا فرماتا ہی ای بندو اگر تم شکر کروگے تو مین نعمت زیادہ دونگا * پس شُکر کرنے سے حق تعالی ملک و مال اور جاہ و جلال زیادہ کرتا ہی اور برکت دیتا ہی * رباعی * گر شکر کرے گا زیادہ ہو جاہ و حشم * دل سے بھی مٹے وسوسۂ بیش و کم * پھر منزل مقصود کو جلدی پہنچے * گر شکر کی راہ سے نہ ڈگے تیرا قدم * جتنا شکر زیادہ کریگا اُتنا درجہ بڑھیگا * بیت * شکر نیکی کی طرف ہی راہ بر * نیک بختی چاہے زیادہ شکر کر * حکایت * سلطان سنجر اول روشن کرے اللہ دلیل اُسکی سوار ہوا جاتا تھا ایک درویش سر راہ کھڑا تھا * اُسنے بادشاہ سے سلام علیک کی سلطان کچھ پڑھتا تھا سر ہلایا زبان سے جواب سلام کا نہ دیا * خرقہ پوش نے کہا ای بادشاہ سلام کرنا سنت نبی کی ہی اور سلام کا جواب دینا فرض خدا کا *

مین نے سنت کو ادا کیا تو نے فرض کو کیون ترک کیا * پادشاہ نے ضعفی اور ہیبت اِسلام سے باگ تھانبی اور رکھو ترسے کو کھڑا کیا اور عذر و معذرت کرکے کہا کہ شاہ صاحب مین شکر گذاری مین مشغول تھا لہذا تمھارے سلام کے جواب مین غفلت ہوئی علیکم السلام نہ کہا معاف رکھو * فقیر نے کہا کس کی شکر گذاری کرتے تھے * سلطان نے فرمایا خدا کی درگاہ مین شکر کرتا تھا کہ وہ بے شبہہ نعمت دینے والا ہی اور یہہ سب نعمتین اُسی ہی کی بخشی ہوئی ہین * بیت * عرش و مہ سے فرش و ماہی تک جو ذرّہ ہین یہان * سب اُسیکے بحر نعمت مین ہین ڈوبے سربسر * درویش نے پوچھا کس طرح سے شکر کرتے تھے * جواب دیا کہ کلمہ الحمد للہ رب العالمین کا پڑھتا تھا کہ سب نعمتون کا شکر اِسی مین ادا ہوتا ہی * اُسنے کہا کہ تم اب تک شکر کی قدر نہین جانتے اور خدا کا شکر ادا نہین کرسکتے * چاہیے کہ اپنی ذات پر لحاظ کرو اور سمجھو کہ خدائے کریم نے تمھین کیا کیا نعمتین دی ہین * پہلے تو سلطنت عنایت کی کہ اپنے بندون کو تمھارے تابع اور فرمان بردار کیا * اور دوسرے بدن مین قوت اور سب طرح کی قدرت دی ہی *

پس تمہارا شکر موافق اُسکی بخشش کے واجب ہی نہ کہ ایسی ایسی شفقتون کے عوض یہہ شکر کرو کہ طوطے مینا کی طرح فقط الحمد پڑھا کرو اور دل مین خوش رہو کہ مین بھی خدا کا شکر بجالاتا ہون * یہہ خوب نہین ہر ایک انسان کو لازم ہی کہ موافق اُسکی پرورش اور خداوندی کے شکر کیا کرے * تم پادشاہ ہو تم اپنے لایق شکر کرو اِس لئے کہ شکر کرنے والا سزاوار زیادتی کے ہوتا ہی * سلطان سنجر نے التماس کیا جو کچھ حق شکر گذاری کا ہی مجھے بتاؤ تو اُسپر عمل کرون * درویش نے کہا اگر تم پوچھتے ہو تو دل لگا کر سنو * شکر پادشاہ ہونے کا یہہ ہی کہ تمام عالم اور بنی آدم پر عدل اور اِحسان کرے * اور شکر زیادتی سلطنت اور آبادی ملک کا یہہ ہی کہ رعیت کے حصے اور مال مین طمع نکرے * اور شکر حکومت کا یہہ ہی کہ اپنے فرمانبردارون کا حق پہچانے * اور شکر خوش طالعی اور اقبال کا یہہ ہی کہ بیکس اور غریبون پر رحم کرے * اور شکر افزونی خزانہ کا یہہ ہی کہ روزراتب التمغاء آئمہ جو عاجز عیالدار ہون یا بیکس بیوہ ہون اُنھین مقرر کردے * اور شکر قدرت اور قوت کا یہہ ہی کہ عاجز اور ضعیف و کم زورون پر شفقت اور

بخشش کرے * اور شکر صحت اور تندرستی کا یہہ ہی کہ
بیمارون اور اپاہجون اور مظلومون کو عدل و انصاف سے
راضی اور خوش رکھے * اور شکر بہت فوج اور لشکر کا
یہہ ہی کہ اُنکے ظلم اور زبردستی سے غریبون کو پناہ مین
رکھے * اور شکر بلند عمارتون اور بہشت کے سے باغون کا
یہہ ہی کہ حویلیان اور جھوپڑیان رعیتون کی اپنے نوکرون کے
اُترنے اور رہنے سے محفوظ رکھے * اور خلاصہ شکر گذاری کا
یہہ ہی کہ غصّے کے وقت اور خوشی کی حالت مین خدا کو یاد
رکھے اور کسو کا حق تلف نکرے اور خلق اللہ کے آرام کو
اپنی آسایش پر مقدم سمجھے * بیت * نہ تیرے ملک مین کوئی
پاوے آرام * جو آسایش سے اپنی تجکو ہو کام * سلطان نے
درویش کی باتون کا مزہ جو پایا چاہا کہ گھوڑے پر سے اُترے
اور اُنسے دست بوسی کرے جو دیکھا تو اُنکو نہ پایا اور کسو نے
اُنکا نشان بھی نہ بتایا کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے * پادشاہ نے
افسوس کیا اور فرمایا کہ اِن نکتون کو لکھو تو اُسی روز
سے دستور العمل اپنا بنایا * بیت * داناکی پند آئینۂ دل کی ہی

جلا * دونون جہان کا مطلب اسی پند سے ملا * پانچوان باب مہر مین

یعنے راضی رہنا ہر ایک سختی اور بلا مین جو خدا کی طرف سے
بندے کو پہنچے * صبر نہایت خوب صفت ہی کہ اُسکے سبب سے
آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہی اور مقبول کہاتا ہی * اور صبر کی
تعریف مین فقط معنے اِس آیت کے بہت ہین * کہ تحقیق اللہ
صبر کرنے والون کے ساتھہ ہی یعنے دنیا مین خدا کی مدد اُنکے
شامل ہی اور عقبا مین جو کوئی صابر ہی اجر بے شمار پاویگا * یعنے
صبر کی مزدوری عاقبت مین بےحد و پایان ہی چنانچہ منقول ہی *
روایت ہی کہ حق تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی
کہ ای داؤد کوشش کر اور میرے اخلاق سیکھہ تو تیری
ساری عمر نیکی مین گذرے * اور سب صفتین جو میرے لایق
ہین اُن مین سے ایک یہہ ہی کہ صابر ہون * بیت * صبر بہتر
مرد کو ہر بات مین * تو مراد اپنی کو لادے ہات مین * پس
جو کوئی غم اور مصیبت کے وقت صبر کو کام فرماویگا * البتہ اُسکی
امید کا تیر مُراد کے نشانے پر جلد پہنچے گا * اِسواسطے کہ صبر کُنجی
کشایش کی ہی اور دروازہ خوشی کے گھر کا سوا اِس
کُنجی کے نہین کُھلتا * ابیات * صبر کُنجی ہی گنج مقصد کی * سخت
مشکل ہی صبر سے کُھلتی * جون کاتون ہی لباس کو وہ وقلک *

اُنکی پوشاک صبر سے نہ گھٹی * کلمات ملوک ترکستان مین لکھاہی کہ افراسیاب اپنے اُمراؤن سے اکثر کہتا کہ اپنی سپاہون کی صورت شکل اور اُنکی شان وشوکت پر مغرور و بے فکر نہو اور جو شیخی یا ڈینگ مارین اُسکو راست نہ سمجھو جب تک کہ اُنکو میدان جنگ مین نہ آزماؤ * اگر صبر اور ثبات کی کسوٹی پر خالص پاؤ تو اُنکی مردمی اور مردانگی یاد رکرو * بیت * لاف سے قدر آدمی کی نہین * مرد وہ ہی جسے ہی صبر و یقین * حکایت * کہتے ہیں کہ ایک امیر پادشاہ کے روبرو دست بستہ کھڑا تھا اور پاشاہ کسو مہم کی اُس سے مصلحت کر رہے تھے * اتفاقا ایک بچھو اُسکے جامے مین تھا ہردم اُسکے بدن مین ڈنگ مارتا یہان تک کہ نیش اُسکا سست ہو کر نکما ہو گیا اپنا زہر سب خرچ کیا * لیکن وہ مرد ہرگز چین بجبین نہ ہوا اور اُسکے رنگ مین تفاوت نہ آیا * جس طرح پادشاہ سے عرض معروض کر رہا تھا اور رہا تین دانائی کی کہتا تھا کہتا رہا قطع کلام نہ کیا * جب رخصت ہو کر گھر آیا اور پوشاک اُتاری جامے کے تلے سے اُس کژدم کو نکالا دیکھا تو پر مردہ ہو کر ادھموا ہو رہا ہی * یہہ خبر خفیہ نویس نے پادشاہ کو

پہنچائی اُسکی مضبوطی سُنکر تعجب کیا اور حیران ہوئے * دوسرے دن جب وہ امیر دربار کے وقت حاضر ہوا * سلطان نے فرمایا کہ دفع کرنا ضرر کا اپنی ذات سے واجب ہی تونے کیون کل آزار کژدم کا سہا اور اُسکو دفع نہ کیا * اُس نے عرض کی کہ جہان پناہ آپ اِس غلام کی طرف متوجہ تھے اور ہم کلامی سے سرفراز فرما رہے تھے * مجھسے یہہ نہ ہو سکا کہ ایک بچھو کے نیش کے باعث ایسی سعادت سے محروم رہون * اگر آج ایسی خوشی کی مجلس میں کژدم کے نیشتر پر صبر نکر سکونگا تو کل لڑائی کے میدان مین تلوار و نیزے اور تیر کے زخم کیونکر اُٹھاؤنگا * سلطان کو اُسکی دلاوری کی بات بہت پسند آئی اور منصب اُسکا زیادہ کیا اور مرتبہ اُسکا بڑھایا * اِتنا صبر کرنے سے اِس درجے کو پہنچا * بیت * جو تجکو نوح سا ہو صبر عین طوفان مین * ملا بھی بھاگے اور جو آرزو کرے سو ملے * چھٹا باب رضا مین یعنے جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو پہنچے اُسپر خوش رہے * تمہیں جانو کہ تیر قضا کے لئے کوئی سپر بہتر رضا سے نہین * جسنے سر اپنا رضا و تسلیم کی چوکھٹ پر رکھا وہ جلدی سرداری اور سربلندی کی مسند پر بیٹھا * خدا کا یہہ حکم کہ راضی ہی اسما نسے

اور دوسے راضی مین اسسے اسکی تائید ہی اور رضا سے انہی پر
خوشس رہنے کی بڑی تاکید ہی * بیت * قسمت کے لکہے کو
تونے جانا تو کیا * کیا فائدہ اب ہی غیر تسلیم و رضا * روایت
کسو نبی بزرگ نے روداشتہ کا اُن پر دعا مانگنے کے درمیان کہا
ای بار خدا جس علم سے کہ تو بہت خوش ہوتا ہی مجہے تعلیم فرما
خطاب آیا کہ میری خوشنودی اور رضامندی یہہ ہی کہ تو میری
قضا و قدر سے خوشس اور راضی رہ * جو تو میری خواہشس
سے راضی رہیگا مین بہی تجہسے خوشس رہونگا * ابیات *
خواہش سے خدا کی جو کوئی راضی ہی * اُسس بندے سے کردگار
بہی راضی ہی * جو دل کہ رضا کے نور سے روشن ہوا ہرگز وہ
تقدیر سے منہہ نہین موڑتا بلکہ خدا کی خواہشس سے محبت
اور اُلفت پکڑتا ہی * اور جو کچہہ قضا و قدر سے اُسے پہنچتا ہی
خوشی اور رضامندی سے قبول کرتا ہی * ہر طرح کسو سبب
سے غم و فکر اُسکی خاطر کے گرد نہین پہرتی ہمیشہ خوشس و خرم
رہتا ہی * ابیات * جسنے خواہش کی رضا کے ساتہہ * راضی رہتا
ہی وہ خدا کے ساتہہ * دل قضا و قدر سے باہم کر * جس طرح سے
ملے ہی صبر و شکر * ساتوان باب توکل مین * لیکنے اسباب

ظاہری سے اپنے دل کو اُٹھالے اُپر بھروسا ز کیے ✱ اور سب
الاسباب کی طرف جان و دل سے رجوع رہے اور اپنے کامون
کا انجام خداے کریم سے چاہے ✱ جو کوئی اپنے کام کو خدا کے حوالے کرتا
ہی اور جو کچھ اُسکے پیش آتا ہی خدا کے فضل پر اعتماد رکھتا ہی
تو اُسکا چو کاروبار ہوتا ہی مقرر موافق مرضی کے سرانجام پاتا ہی
بیت ✱ خدا کو سونپ تو کام اپنا اور دل خوش رکھ ✱ کہ مدعی
نہین کرسکتا جو خدا چاہے ✱ خصوصاً پادشاہ کو ضرور ہی کہ ہر وقت
ہر حال مین شرط توکل کی نہ چھوڑے تو عنایت الٰہی سب کام
اُسکے موافق مدعا و خواہش کے بر لاوے اور سنو اور سے
✱ حکایت ✱ ایک روز کسو پادشاہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ
مدد اور قوت صاحب ایمان کو کتنی چیزون سے ہوتی ہی ✱ جواب
دیا دو باتون سے ایک تو نماز بدل پڑھے دوسرے توکل کریم
کارساز پر رکھے ✱ پادشاہ نے اُس روز سے اپنے کام کی بنا اِن
دونون چیزون پر مقرر کی اور اِن دونون خصلتون کی عادت کی
کہ پانچون وقت نماز ہوشیاری سے پڑھتے اور ہر ایک کام مین
توکل خدا پر کرتے ✱ اچانک اُنپر کوئی غنیم بہت سا لشکر لیکر چڑھ
آیا اور اُنکی سلطنت کی سرحد مین آپہنچا ✱ اُس پادشاہ

پاس بھی جتنی فوج تھی ساتھہ لیکر اُس طرف متوجہ ہوا * جب دونون
کے درمیان تھوڑا سا میدان رہا بعد سوال جواب کے آخر بات
لڑائی پر ٹھہری * کہ کل دونون فوجین سے نکلکر ہونگی فتح دادالٰہی
ہی خدا جسکو دیوے * جس رات کی صبح کو صف جنگ مقرر ہوئی
اُسی پادشاہ متوکل نے تمام رات نماز پڑھی اور بندگی خدا کی
کی * ایک بڑے امیر نے کہ مقرب پادشاہ کا تھا کہا کہ قبلۂ عالم ذرا
آرام فرمائیے کہ صبح جنگ درپیش ہی * سلطان نے فرمایا کہ
کہ آج رات مین خدا کا کام کرتا ہون کل دن کو جو خدا چاہیگا سو
کریگا مجھے اُس سے کچھ کام نہین اور فتح اور شکست مین
میرا کیا اختیار ہی * اُسنے کہا کہ تیاری لڑائی کی ضرور ہی
اُسکا اسباب درست کر کے مستعد ہوجئیے * پادشاہ نے کہا زرہ
اور بکتر توکل کا مین نے پہنا ہی صبح کو صبر کے گھوڑے پر سوار
ہوکر رضا کے میدان مین حاضر ہونگا * اور مجھسے کیا ہوسکتا ہی
مین نے اپنا کام خدا کی مہربانگی پر چھوڑا ہی * بیت * میرا جو
کام ہی مین کارساز پر چھوڑا * اب آگے دیکھیئے اُسکا کرم ہی
کیا کرتا * جس وقت فجر ہوئی اور دونون پادشاہ سوار ہو
کھڑے ہوئے اور فوجون کی صفین دونون طرف درست ہوئین

اور مار دو ماشے بجنے لگے مدد الٰہی آن پہنچی کہ اُسے کسو نے نہ دیکھا
* مصرع * مدد کا حق کی جو لشکر تھا غیب سے نکلا * جو ہین حریف
کے لشکر نے اِس پادشاہ باتوکل کی فوج کو دیکھا اور نشان و
چھتر پر نظر پڑی بے اِختیار سب کی باگین مُڑ گئین اور ساری
سپاہ کسو نکست کھا گئی * بھاگنے کو غنیمت جانا بغیر لڑائی بھڑائی
ایسی فتح اِسکو میسر ہوئی کہ کسو کے شان گمان مین نہ تھی *
پادشاہ نے دوگانہ شکر کا ادا کیا * سچ ہی جو شخص اپنے خدا سے
سچا ہی اُسکا کام سب اچھا ہی * بیت * صبح اُمید کی مشرق سے
خوشی کے نکلی * اور غرض والون کی اب رات اندھیری
پھری * آٹھوان باب حیا مین * یعنے شرم رکھنی خالق اور
خلق سے * حیا کی خصلت سب خصلتون مین بہتر اور سب کے پسند
ہی * حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا کو ایمان
کے درخت کی ایک شاخ فرمایا ہی اِسی واسطے کہ حیا کے
سبب سے تمام عالم کا بند و بست اور بناؤ ہی * اگر شرم دنیا سے
اُٹھ جاوے اور کسو کو کسو سے لاج نہ رہے تو عجب طرح کا خلل
پیدا ہووے کہ جہان کا سارا کام برہم ہو جاوے اور ہر ایک
شخص جو چاہے سو کرنے * حیوان اور اِنسان مین حیا ہی سے تفاوت

ہی کہ جو فعل بد سے حیا باز رکھتی ہی * بیت * حیا ہی مانع ہی فسق و فجور کی یار و * حیا ہی کرنے نہین دیتی لہو و لعب کی خو * پس معلوم ہوتا ہی کہ خاص و عام کو حیا سے بڑا فایدہ ہی * حیا کے آفتاب کی تابش سے تمام عالم روشن ہی کہ اپنا بیگانہ پہچانا جاتا ہی * خدانخواستہ اگر حیا درمیان سے اٹھہ جاسے تو نام و نشان عصمت کا باقی نرہے اور کوئی کسو سے حجاب و پردہ نرکہے * بیت * حیا نہووے تو عصمت جہان سے اٹھہ جاسے * رہے نہ شرم کسو کو کسو سے یک سر مو * لیکن حیا کی کئی قسمین ہین * ایک حیا گناہ کرنے کی ہی یعنے گنہگار اپنے گناہ سے شرمندہ ہو * جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے جب بہشت مین گہون کہایا لباس جو پہنے ہوئے تہے تن سے جدا ہو گئے گہبرا کر داہنے بائین بہاگنے لگے * جس درخت کے پیچہے چہپنے کو جاتے خدا کی طرف سے خطاب آتا کہ ای آدم ہم سے بہاگتا ہی یہہ کہتے کہ نہین ای بار خدا تجہسے کیون کر بہاگون اور کہان بہاگ کر جاؤن لیکن اپنے گناہ سے شرمندہ اور خجل ہون * مصرع * گناہ بخشنی پہ شرمندگی نہین جاتی * دوسری قسم سخاوت کی حیا ہی کہ جو سخی کو ہوتی ہی کہ سایل میرے دروازے سے خالی پہر جاوے * حدیث مین آیا ہی

کہ حق سبحانہ تعالی میں حیا و کرم کی دونون صفتین ہین * جب کوئی بندہ
دعا کی خاطر اپنے دونون ہاتھ اُسکی درگاہ مین اُٹھاتا ہی خدا اسے کریم
کو شرم آتی ہی کہ اپنے فضل و رحمت سے اُسکے ہاتھ خالی پھیرے *
بلکہ نقد مراد کا اُسکی ہتھیلیان پر دھر دیتا ہی * بیت * جو اِس در پہ
تو سر کو اپنے دھرے * تو کیون کر تیرا ہاتھ خالی پھرے * پس
کرم کی حد یہہ ہی کہ جو کوئی سوال کرے اُسے اپنے پاس سے مقدور
بھر شرمندہ نہ پھیرے * حکایت * کتابون مین یون لکھا ہی کہ
مامون خلیفہ کے وقت مین کوئی اعرابی جنگلی تھا کہ زمین شور مین
پیدا ہوا تھا اور وہین جوان ہوا * ساری عمر سوا اسے کڑوے اور
کھاری پانی کے نہ دیکھا اور نہ چکھا تھا * بیت * جس مرغ نے میٹھا پانی
چکھا بھی نہو * ہو کھاری ہی پانی کی اُسے پینے کی خو * ایک سال
اُسکی قوم مین قحط پڑا لاچار ہو کر اپنے وطن یعنے اُس بن سے
واسطے کمانے اور قوت لانے کے باہر نکلا * جب ریتری اور لونی زمین
کی حد سے آگے بڑھا ایک مکان پر پہنچا کہ وہان کی زمین ستھری
لایق کھیتی کے تھی * ایک ڈبرا دیکھا کہ اُسمین تھوڑا سا
پانی مینہہ کا جمع ہو رہا ہی * اور ہوا کے چلنے سے کوڑا اترکا
اُس مین کچھ نہین * اعرابی نے وہ موتی سا پانی نتھرا اور صاف

جو دیکھا حیران ہوا اِس لئیے کہ ایسا نفوت پانی تمام عمر نہ دیکھا تھا آگے بڑھکر تھوڑا سا چُلّو مین لیکر پیا نہایت شیرین اور خوش مزہ معلوم ہوا * دل مین کہنے لگا میتن نے تماشا ہی کہ بہشت مین اللہ نے ایسا پانی پیدا کیا ہی کہ مزہ اُسکا ہرگز متغیر نہین ہوتا * خدا جھوٹھ نکرے میرے فقر و فاقہ پر کریم نے ترس کھا کر میری لاچارگی اور رفاقہ کشی کے بدلے یہہ پانی جنت سے دنیا مین بھیجا ہی * اب صلاح یہہ ہی کہ اِس مین سے تھوڑا سا خلیفۂ وقت کے پاس لے چلون * وہ مقرر اِس تحفۂ غیب کے عوض مجھسے سلوک کریگا اور خوش ہوکر بہت سا انعام دیگا * اِس وسیلے سے مجھے معہ وابستون فراغت ہو جائیگی اور اِس کال کی سختی سے چھوٹ جاؤنگا * یہہ خیال کیا اور مشکیزہ جو اُسکے پاس تھا بھر لیا اور بغداد کی راہ پوچھتا ہوا چلا * جب شہر تھوڑی دور رہا ایکبارگی فوج اور سواری مامون رشید کی نمود ہوئی * اعرابی نے معلوم کیا کہ یہی خلیفہ ہی شکار کی خاطر سوار ہوا ہی * وہین عین راہ پر آکر کھڑا رہا * جب بادشاہ نزدیک آیا دعا دیکر تعریفین کرنے لگا * مامون نے متوجہ ہوکر پوچھا کہ ای اعرابی تو کہان سے آتا ہی * جواب دیا کہ فلانے بادیہ سے کہ وہان کے باشندے قحط کے

عذاب میں گرفتار ہوئے ہیں میں وہاں سے نکل بھاگا ہوں * پوچھا اب کہاں جاتا ہی * بولا کہ تیرے ہی پاس آیا ہوں اور خالی ہاتھ نہیں ہوں بلکہ ایک ایسا تحفہ معقول پیشکش اور نذر کے لئے لایا ہوں کہ آج تک دنیا میں کسو نے نہ دیکھا اور نہ کسو کے ہاتھ لگا ہوگا * خلیفہ سُنکر حیران اور مشتاق ہوا فرمایا لا تو دیکھوں وہ کیا ہی * اعرابی نے مشک دکھلائی اور کہا یہہ پانی بہشت کا ہی کہ دنیا میں کسو نے نہ زبان پر رکھا اور نہ چکھا ہوگا * بیت * پانی نہیں مصری کا ہی شربت * اور آب حیات کی سی لذت * خلیفہ نے صراحی بردار کو فرمایا کہ اِس پانی سے ایک مٹھی بھر کر لا * اُسنے ایک آبخورہ بھر کر دیا خلیفہ نے دیکھا کہ رنگ اُسکا تغیر ہو رہا ہی اور بُو سکراہند آتی ہی اور مشک کی بو نے بھی اُس میں اثر کیا ہی * لاچار ایک گھونٹ پیا اور دانائی سے اُسکے سبب کو دریافت کیا * لیکن شرم کرم سے مناسب نہ سمجھا کہ اُس پانی کا احوال زبان پر لاوے اور اُسے شرمندہ بناوے * پادشاہ نے فرمایا کہ ای سردار عرب کے واقعی تو نے سچ کہا تھا عجب لطیف اور شیرین اور نادر پانی ہی جو تو میری خاطر بطریق تبرک کے لایا ہی مقرر یہہ تحفہ

بہشت کا ہی رکابدار کو فرمایا کہ اِس قدح کا پانی خاص مطہرہ میں
اونڈ تلے اور شکیزہ کے پانی کو گوشہ میں ڈال دے * اور بہت
تاکید کی کہ اِسے اچھی طرح رکھیو اور میرے سوا کسو کو نہ پلائیو * پھر
اعرابی سے مخاطب ہو کر کہا اب بول تیری حاجت اور خواہش
کیا ہی * اُس نے عرض کی کہ گرانی کے باعث عیال و اطفال میرے
فاقہ کشی اور مفلسی سے مرتے ہیں لاچار حیران ہو کر خلیفہ کے روبرو
آیا ہون * پادشاہ نے پہلہ بردار کو حکم کیا کہ ہزار دینار اِسکو
دے اور اُس بدو کو فرمایا کہ یہہ روپیے لے کر اِسی جگہہ سے جلد پھر
کر اپنے وطن کو چلا جا * اُسنے بھی انعام پاتے ہی اپنے ڈیرے کی راہ
لی * ایک امیر نے خلیفہ سے پوچھا کہ اِس میں کیا حکمت تھی جو یہہ
پانی کسو اور کو چکھنے کے لئے عنایت [illegible] اور عرب کو اِسی مکان
سے رخصت فرمایا * مامون نے کہا وہ پانی سخت بے مزہ اور بدبو تھا *
لیکن جس پانی سے اِعرابی نے پرورش پائی اور ساری عمر
پیا تھا اُسکی نسبت اُسکو یہہ پانی بہشت کا معلوم ہوا * پادشاہونکے
لایق سمجھہ کر میرے واسطے تحفہ لایا تھا * اگر میں تم میں سے کسو کو
دیتا وہ اِس نکتہ کو دریافت نہ کرتا اور اِعرابی کو لعنت ملامت
کرتا وہ بیچارہ شرمندہ ہوتا * اور اگر اُسکو یہین سے نہ پھروادیتا

شاید آگے جا کر دجلہ کے پانی کو دیکھتا اور پہچانتا تو اپنی حرکت سے
اور اُس پانی کے لانے سے کھسیانا ہوتا * مجھے شرم آئی کہ ایک
شخص کسو سبب سے میرے نزدیک آوے اور توقع رکھے اور
خالی اپنا سا مُنہہ لیکر پھر جاوے یہہ شرط سخاوت کی نہین
* بیت * سخی کو شرم آتی ہی کہ سایل * مُجل ہو اُسکے دروازے
سے پھر جاوے * تیسری قسم حیا ادب کی ہی * یعنے اکثر ایسے
کام ہین کہ شرع کے موافق اور عقل کے نزدیک اُنکو عمل مین
لانا درست ہی اور کسو طرح منع نہین لیکن حیا ادب کی اِس
شغل سے باز رکھتی ہی اور کرنے نہین دیتی * جیسے سُنا ہی کہ
نوشیروان عادل جس گھر مین نرگس کا پھول ہوتا بیگمون
کے ساتھہ یا حرمون سے صحبت نکرتا اور کہتا کہ نرگس کے پھول کی
صورت چشم بینا سے مشابہ ہی * اصل مین یہہ صورت جو
نوشیروان سے ظہور مین آئی اِسکو حیا نہین کہتے اِس لئے
کہ حیا وہ ہی کہ ایمان سے پیدا ہوئی ہو * اور کسریٰ آتش پرست
تھا یہہ بات جو اُس سے عمل مین آئی فقط ادب ہی وہ بجالاتا تھا *
بس اگر پادشاہ اسلام کے ایسی حرکت کرین اُسے حیا ادب
کی کہینگے * ابیات * جو دل کہ حیا کے وصف سے بہرہ پاتا * وہ آئینہ ہی

نور الہی کا بنا * جس آنکھ میں شرم نہین وہ کس کام کی ہی *
داناؤن کے نزدیک فقط نام کی ہی * نوان باب عفت مین * یعنے
پرہیز کرنا کوشش حرام سے خصوصاً خواہش حرام سے * اور یہہ
پرہیزگاری بہی اخلاق کا برا جز ہی * نصیحت * داناؤن نے کہا ہی کہ
آدمی مین دو صفتین موجود ہین ایک صفت ملکی کہ اُسکے سبب
دل انسان کا علم کی اور نیک عملون کی خواہش کرتا ہی * دوسری
صفت بہائمی کہ اُسکے باعث حیوانون اور چارپایون سے
مناسبت رکہتا ہی اور کہانے پہنے پر اور زنا پر حریص رہتا ہی * پس
شرط عقل کی یہہ ہی کہ تا مقدور صفت ملکی کو زور و قوت دے
اور صفت حیوانی کو کم زور اور بے بس رکہے * بیت * خو فرشتون
اور حیوانون کی ہی تجہ مین بہم * خصلت ملکی بڑہا کر تو سے حیوانی کو
کم * کیونکہ جس وقت حرص کہانے پہنے کی غالب ہوئی تو انسان
حلال و حرام مین فرق نہین کریگا * ایسے ہی جب شہوت کا
مغلوب ہوا تو نکاح اور زنا مین امتیاز نہین رکہیگا * اور عفت کے
یہہ معنے ہین کہ جس دم شہوت غلبہ کرے اور نفس امارہ
سرکشی مچاوے تو اُسکی باگ کو تہانبے جو اُسکا دامن حرام
کی ناپاکی سے آلودہ نہ ہونے پاوے * سوا اسکے کہ شرع کے موافق

پیش قدمی نکرے * اور نالایق کامون کی طرف نہ دیکھے تو دروازہ نیکی
اور خوبی کا اور دولت اور نجات کا اُس پر کھلے * پہلے یہہ صفت
پادشاہ کو لایق ہی کہ متقی اور پرہیزگار ہو تو اُسکے خوف اور دہشت
سے تمام ملک مین کوئی بدکاری اور زنا نکر سکے بالکہ یہہ رسم بالکل
مرد و زن سے اُٹھہ جاے اور کسو کے زن و فرزند پر اِس بدنامی کا داغ
نہ لگے * ابیات * جہان عفت کا ہو نشان بلند * دل و دین دونون ہووین
فایدہ مند * نفس امّارہ کو وہ زیر کرے * روح کو پاک اور دلیر
کرے * الحمد للہ کہ شہزادۂ صاحب بخت نام آور عالیقدر
کہ دولت اور بخت سے پھل کھاتا رہے اِس صفت پسندیدہ
اور نیک خصلتی سے نیک نام اور مشہور رہی * بیت * متقی
اور ہنرمند ہی اور نیک جمال * اِس لئے اہل صفا اُسکو
دعا کرتے ہین * دسوان باب ادب مین * یعنے اپنی ذات کو
نامعقول باتون اور نالایق کامون سے باز رکھے اور خلق اللہ کی
اور اپنی حرمت و آبرو کو بچاوے * ایسی حرکت نکرے جس مین
اپنی اور اوٗرون کی عزت مین خلل آوے * لیکن ادب کے یہہ
معنے ہین کہ ہر وقت ہر حالت مین پیروی پیغمبر خدا کی کرے کہ
وہ پورے ادب کے سکھانے والے ہین * چنانچہ آپ فرماتے ہین

کہ مجھے خدا نے ادب سکھایا اور مینے اُسے خوب سیکھا * پس اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر کے برابر کوئی ادب مین آراستہ نہین ہوا * قطعہ * ادب ایسے ادیب سے سیکھو * جسنے اللہ سے ادب سیکھا * علم کو بھی پڑہو اُس عالم سے * لوح سے علم جسنے سب سیکھا * ادب ایسی نعمت ہی کہ ہر واحد سے خوش نما ہی خصوصاً پادشاہون سے جو صاحب ملک و خزانہ کے ہین * اِس لئے کہ جب اُنھون نے راہ ادب کی اختیار کی تو اولاد اور ملازم اُنکے بھی ادب سے رہینگے * پس یہہ حال دیکھہ کر رعیت کی بھی مجال نہو گی کہ ادب کو چھوڑین * تو اِس سبب سے جتنے کام ملک کے انتظام اور خلق اللہ کے آرام کے ہین اچھی طرح سرانجام پاوین * ابیات * مین ادب کو ہون خدا سے مانگتا * بے ادب محروم رحمت سے رہا * ہی ادب کرنے سے روشن آسمان * اور ادب سے پاک ہین کروبیان * بزرگون نے کہا ہی کہ سب مین بڑی دولت اور سب سے بہتر زیور حضرت آدم کی اولاد کو خصوصاً سلاطین عالم کو ادب ہی * حکایت * کہتے ہین کہ سلطان مصر نے پادشاہ روم سے طرح دگانگت کی ڈالی * یعنے اُسکی بیٹی کو اپنے بیٹے

سے منسوب کیا اور اپنی لڑکی کو اُسکے لڑکے سے نکاح کر دیا *
اِسس اپنایت کے باعث دونون طرف سے نامہ و پیام
اور تحفہ تحایف آنے جانے لگے * اور اُن دونون بادشاہون کی
دوستی کے سبب سے سلطنتین آباد اور شاد ہوئین *
جو کام پیش آتا آپس کی صلاح سے انجام پاتا * بغیر پوچھے ایک
دوسرے کے کسو بات مین سبقت نکرتے * ایک روز کا یک
عرب نے قیصر روم کو پیغام کیا کہ انسان کی زندگانی کے باغ کے
پھل اور حیات کے چمن کے پھول بیٹے ہوتے ہین * اور ہمارا
تمھارا نام بعد وفات کے سواے اِن کی حیات کے باقی اور قایم
نرہیگا * بیت * دنیا مین وہ شخص ہیگا جیتا * بیٹا رہے یادگار
جسکا * پس آدمی کو ضرور ہی کہ جس مین اُن کو خوشی اور
فراغت اور جمعیت و حشمت ہو اُسپر اپنا قصد اور دھیان
رکھے * چنانچہ مین نے اپنے بیٹے کی خاطر بہت سے گنج اور تحفہ
اسباب اور لونڈی غلام اور ہاتھی گھوڑے اور مکانوں اور
باغ اور پرگنے علاحدہ کئے ہین * معلوم نہین کہ آپ نے اپنے
شہزادے کے واسطے کیا کیا تجویز فرمایا ہی * اِس دوستدار کو
بھی اطلاع دیجیے * جب یہہ پیام قیصر نے سُنا شکر اکر کہا کہ دُنیا

کا مال اگرچہ محبوب اور عزیز ہی لیکن بیوفا اور ناپایدار * دانا اُسکی گنتی نہین کرتے * پس اِس جہان فانی کے اسباب پر مغرور نہوا چاہیے * میٔن نے اپنے فرزند کو ادب کے زیور سے آراستہ کیا اور خزانے نوشش خُلقی اور نیک خصلتی کے اُسکے لئے جمع کئے ہیٔن * اِسواسطے کہ ادب ایسی دولت ہی کہ جسکو ہرگز زوال و نقصان نہین * جب یہہ خبر پادشاہ مصر کو پہنچی قایل ہو کر منصفی سے بولے کہ سچ کہتے ہیٔن دانا ہی کہہ گئے ہیٔن کہ ادب سونے کا گنج ہی * ابیات * ادب گنج قارون سے بھی خوب ہی * اور ملک فریدون سے بھی خوب ہی * بزرگونکے نزدیک کچھ نہین ہی مال * کہ سب مال کو آخرہی کار زوال * ادب کی طرف باگ کو موڑ گئے * نکونامی اُسکے سبب چھوڑ گئے * گیارہوان باب علو ہمت مین * یعنے اپنی ہمت کو بلند رکھے * حدیث مین آیا ہی کہ خدا عالی ہمتون کو دوست رکھتا ہی اور برے کامون کو قبول کرتا ہی * لہذا اطالع مندی بلند ہمتی سے ملی ہوئی ہی کہ اِن دونون کی جدائی آپس مین مشکل ہی * قطعہ * باز ہمت کا جب کرے پرواز * اُسکا اقبال آشیان بنے * آگے چوگان ہمت عالی کے * چھوٹا سا گوے آسمان بنے * خصوصاً

* بادشاہون کا بلند ہمتی سے کام نکلتا ہی اور پُشت قوی رہتی ہی * اِسلیئے کہ جس مین ہمت زیادہ ہوتی ہی وہی درجے اور مرتبے مین اوروں سے بڑھ جاتا ہی * بیت * ہمت بلند رکھ کہ خدا اور خلق پاس * ہمت ہو جتنی وتنا تیرا اعتبار ہو * حکایت * یعقوب لیث کو عین شروع جوانی مین ایک بوڑھے دانا نے کہ اُسکے ناتے مین تھا کہا کہ میرا دل تیری خاطر دودلہ ہی کہ تو جوان ہوا اب تجھپر شہوت کا جوش اور جوانی کا گھمنڈ غالب ہی * کچھ نقد مہر کے واسطے جمع کر تو مین تیرے لئے کسی بڑے گھرانے کی لڑکی صاحب عصمت تجویز کر کے شادی کروا دون * یعقوب نے جواب دیا کہ جس دُلہن کو مین نے پسند کیا ہی اُسکا کابین میرے پاس تیار ہی * پیر مرد نے کہا کہ مجھے دکھا تو مین دیکھون کہ کتنا ہی * اور عروس کا پتا دے تو معلوم کرون کہ کون ہی * یعقوب گھر مین گیا اور ایک شمشیر یا ہر لے آیا اور بولا کہ مین مشرق اور مغرب کی دُلہن سے بیاہ کرونگا جس کا مہر یہہ تلوار جوہردار زرہ چاک کی کاٹنے والی میرے پاس تیار ہی * بیت * جو نیک بخت ہی اُس سے کسو کو نہین ہی بگاڑ * عروس مُلک کا ہی مہر تیغ جوہردار * اِسی

مضمون کی اور ایک بیت کہے گئے ہیں * بیت * عروس ملک کو اپنی بغل میں وہ ... بھینچے * کہ بوسہ جواب شمشیر آبدار کا لے * نقل * کہتے ہیں کہ جن دنون سکندر نے چاہا کہ جھنڈا ملک گیری کا روم کی سرحد سے بڑھاوے اور تمام عرب و عجم اپنے عمل میں لاوے اور رخشکی اور تری میں بسر فرماوے نہایت خفا اور وق رہتا تھا * ارسطاطالیس حکیم کہ وزیر اُس پادشاہ اولوالعزم کا تھا نشان فکر و اندیشے کا سکندر کی پیشانی پر دیکھکر اور قول و فعل سے معلوم کر کے عرض کرنے لگا کہ ای پادشاہ دنیا کے اسباب پادشاہت کا جتنا چاہیے موجود اور لشکر و اُمرا بندگی میں دست بستہ محکوم حضرت کے ہیں اور ملک بڑا اور آباد اور خزانہ بے شمار طالع زور آور اور باغ سلطنت کا نخل اقبال موافق اور جاہ و جلال کمر باندھے شب و روز دردولت پر حاضر اور ہمت عالی تمام روے زمین و دریا کے تسخیر کرنے پر مستعد پس ایسے وقت میں رکاوٹ اور خفگی کا کیا باعث * سکندر نے فرمایا کہ میں جو خوب غور کرتا ہون اور تامل فرماتا ہون تو میدان اِس جہان کا اور بساط ہفت اقلیم کی نہایت مختصر ہی * شرم آتی ہی کہ اِتنے سے ملک کے لینے کی خاطر میں سوار

ہون اور خیال اِس ادنا دنیا کے مسخر کرنے کا دل مین لاؤن * قطعہ *
نہین یہہ چاہتی ہمت کہ کیا ہی ہفت اِقلیم * کہ جسکے قصد پھر تسخیر ہو
کے سوار مین ہون * ہزار عالم اگر ایسے ہوئین تو بھی ہین کم *
کہ اُنکے لینے کی خاطر مین اُس طرف کو جاؤن * ارسطو نے اِلتماس
کیا کہ درست ہی اِسمین شک نہین کہ حکومت اور فرمان
روائی اِس دنیا کی آپ کی ہمت عالی اور عزم شہنشاہی کے
لایق نہین * لیکن مملکت عقبا کو کہ پایدار ہی اِسکے ساتھہ باہم
کیجئے * یعنے جس طرح تیغ زنی کر کے اُسس سرائے فانی کو
تصرف مین لائے اُسی طرح اِنصاف اور غریب پروری
کے ملک آخرت کو کہ وہ ہمیشہ باقی اور قائم ہی اپنے ہاتھہ مین
کیجئے تو اِسس کا نقصان اور اُسکا کمال اِسکی کمی اور اُسکی
زیادتی برابر ہو کر رونق پکڑیگی * نظم * دین کا لے ملک جو ہی
خوب و نیک * جسکے آگے نہین ہی دنیا سو مین ایک * سعی کر دنیا
مین جب تک ہی قیام * ملک عقبا کا بھی ہاتھہ آوے تمام *
سکندر کے مزاج کو اِسس سخن معقول کے سننے سے تسلی ہوئی
اور وزیر دانا کو بہت سی آفرین کی * ایسی بلند ہمتی کے سبب
سے آج تک سکندر کا نام نیکی سے مذکور ہوتا ہی اور جو پادشاہ

صاحب عزم ہی اُسکی رییس کرتاہی کیونکہ اُسکی ہمت سے چارہ کا عنقا اِس دنیاکی طرف کہ خالی ہڈی ہی متوجہ نہوا * فرد * بازھا نے نام اُنکے پر تو دست شاہی کانہ ناک اِس ہا رکو * اپنی ہمت کے ہماکو سب سے تواد چا اُترا * بارہوان باب عزم میں * یعنے قصد باندر کھنا کہ وہ راہبری کرکے منزل مقصود کو پہنچادیتاہی اور اُسکی مدد سے دل کی مُرادین پوری ہوتی ہی ہین * اور جو ارادہ کرتاہی بن آتاہی * خصوصاً آج تک کسو پادشاہ نے بغیر جزم درست کے کوئی ملک عمل نہین کیا اور بدون کیوہ اور نہایت کوشش کے سلطنت کے تخت اور حکومت کی مسند کو نہین لیا * بیت * جب تک نہ کریگا عزم پورا * رہ جائیگا کام سب ادھورا * اور عزم جزم اُسکو کہتے ہین کہ جس کام پر کمر باندھے یا جس مہم پر دل لگاوے کسو کے منع کرنے سے باز نہ آوے اور کسو طرح اپنے ارادے کو موقوف نکرے * پند * ایک حکیم سے پوچھا کہ عزم پادشاہ کو کس جگہہ خوشنما ہی اور کس وقت کام آتاہی * اُسنے جواب دیا کہ جب دشمن سلطنت کے پیدا ہون اُنکے دفع کرنے کے لئے اگر یہہ عزم کرے تو نہایت خوب ہی * کیونکہ جس وقت پادشاہ خدا پر توکل کرکے جنگ کے واسطے

کمک ورد

سوار ہوتا ہی تو شکر فتح و اقبال کا اُسکا استقبال کرکے جلو
مین حاضر رہتا ہی * اسواسطی عزم درست نشان غالب
ہونے اور فتح پانے کا ہی * بیت * عزم پکا کرکے شہ گھوڑے پہ
جب ہووے سوار * ایسا گھبرا جاوے دشمن ہاتھ سے
چھٹ جاے باگ * حکایت * کہتے ہیئن کہ کسو پادشاہ کو مٹی
کہانے کی خو ہوئی * ہرچند حکیم اور طبیب مانع ہوتے اور نقصان
اُسکا ظاہر کرتے وہ باز نہ آتا اور یہہ عادت نہ چھوڑتا * ایک
روز ایک درویش کامل پادشاہ کی ملاقات کو آیا اُسکو
نہایت متغیر و ناتوان پایا * سرخ چہرہ زرد ہو گیا اور قوت بدن
کی جا کرہتی پسلی باقی رہ گئی تھی * احوال اس حالت
کا پوچھا * پادشاہ نے کہا مٹی کہانے سے میرا بدن سارا مٹی
ہو گیا اور دل مین بھی طاقت ذرا نہین رہی * فقیر نے کہا
جب آپکو یہہ یقین ہی کہ اُسکے کہانے سے یہہ صورت بنی ہی
تو چھوڑ کیون نہین دیتے * جو چیز ضرر کرے اُسکا استعمال
کیا ضرور رہی * پادشاہ نے کہا کہ مین ہرچند قصد کرتا ہون کہ
چھوڑدون پر یہہ بلا میرے گلے سے نہین چھوٹتی سخت لاچار
ہون * مین مٹی کی طرح گھلا جاتا ہون اور نہایت ایذا پاتا ہون *

درویش نے کہا کیا ہوا وہ عزم جو بادشاہون کو ہوتا ہی کہ ہر
چند اُنکو کوئی منع کرے پر وے اپنے عزم سے باز نہین آتے * بادشاہ
کو فقیر کے کہنے نے اثر کیا اور اپنا عزم یاد آیا * اُسی وقت سے
ارادہ کیا کہ جو کچھہ ہو سو ہو پر پھر محل کی خواہش نکرون
اور ہرگز زبان پر نہ دھرون * آخر اُس عزم کی برکت سے
اُس ہلاکت سے مخلصی پائی * قطعہ * عنان عزم کی تو جس
طرف کیتئین موڑے * نکر تو فکر و تردد سے سُست اپنی لگام *
کہ کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچا * مگر جو عزم کرے پورا اور
سعی تمام * قدم تلاش کا جو راہ عزم مین رکھے * تو کانٹے پر وہ بزرگی
کے پہنچے رکھنے ہی کام * تیرہوان باب جدّ و جہد مین * جدّ کے
معنے سعی کرنی واسطے حاصل ہونے مطلب کے اور جہد کے یہہ معنے
ہین کہ محنت کرے اپنے مقصد کے بر لانے مین * اور جدّ و جہد بھی
اُولوالعزم پادشاہونکے وصف اور خُلقون مین سے ایک خلق ہی *
اور جس کی ہمت بلند ہوگی یہہ صفت اُس مین مقرر ہوگی * اور
جتنی جسکی ہمت عالی ہوگی وہ اپنے کام مین جد و جہد بہت کریگا *
پس چاہیے کہ جو مرد بلند ہمت ہو محنت اور مشقت سے نڈر نہے
بلکہ نکہ سعی اور کوشش مین دو صورتین پیش آتی ہین * اگر

رمحل

مراد بر آئی تو توکیا پوچھنا ہی اور اگر مطلب حاصل نہوا تو عذر اُسکا
عاقلون کے نزدیک پسند ہی اس واسطے کہ اُسکا جد و جہد
سبب پر ظاہر ہوا * اور ہر ایک کو یقین آیا کہ اپنی طرف سے کوشش
و محنت تو کی ہونا نہونا خدا کے ہاتھہ ہی * بیت * سعی کرتا ہون طے
مطلب تو ہی ہمت باند * ورنہو تو عذر میرا ہو بزرگون کو پسند *
نقل * امثال حکماء ہند مین لکھا ہی کہ ایک چیونٹے نے ٹرکا سی کا
کمر مین باندھا تھا اور ایک خاک کے ڈھیر سے کہ اُٹھانا اُسکا آدمیونکو
مشکل ہوتا تھوڑی تھوڑی مٹی اپنے ہمت کے موافق لیجانے شروع
کی اور دوسری جگہہ مین رکھنے لگا * ایک پرندہ وہان آ نکلا اُس
مور ضعیف کو دیکھا کہ چھوٹے سے قد پر نہایت خوشی سے ہاتھہ پانون
مار رہا ہی * اور اُس خاک کے اُٹھانے مین بڑی محنت کر رہا
ہی * بولا کہ ای چیونٹے تیرا جسم یہہ کچھہ اور کام اتنا بڑا * کیا
تیرے خیال مین آیا ہی کہ ناحق اپنے تئین حیران بنایا ہی * تجھہ سے
سرانجام کیونکر ہو سکیگا * اُس نے جواب دیا کہ ایک ہمقوم پر
عاشق ہون * جب مین نے اُس سے ملنے کا پیغام کیا * یہہ شرط
درمیان لائی کہ اگر میرے وصال کا تجھے خیال ہی تو اس خاک
کے تودے کو رستے سے اُٹھا کر ایک کنارے لگا دے * اور برجو

یہہ محنت تجھہ سے نہوسکے تو میرے ملنے کا ارادہ اپنے دل سے
اٹھادے * اِس لئے اِسس بات پر کمر باندھی ہی خدا چاہے تو
اُسکا حکم بجالاؤن اور اپنے ذمے سے ادا ہوکر مقصد اپناپاؤن *
اُس طایر نے کہا یہہ گمان باطل ہی تجھہ سے نہوسکیگا اور یہہ دہم پرندہ
تیرے حوصلے اور قوت سے زیادہ ہی * پھر چونٹی نے جواب
دیا * ابیات * راہ کوشش مین قدم ابتو رکھا * آدمی کو سعی
کرنی ہی بجا * ہاتھہ مین مطلب کا دامن گر مین لاؤن * تو غم و
اندوہ سے پھر چھوٹ جاؤن * سعی سے پورا نہو گر میرا کام *
تو مجھے معذور رکھینگے تمام * حکایت * فریدون کو ابتداے نام بادشاہی
سلطنت مین کہ روز بروز اقبال و دولت کی ترقی تھی خیال آیا
کہ جو جو ملک غنیمون کے تصرف مین آگیا ہی اپنے عمل مین لاؤن *
بیت * اگرچہ تھوڑے مین گذران آدمی کی ہی * پہ ملک تیغ
سے لینا بھی ہی بڑی ہمت * اِسس اپنے دل کے ارادے
کی امیرون سے مصلحت کی * اکثرون نے صلاح دی کہ ای مالک
تمھارا ملک سب آباد و زرخیز ہی * اور دولت و حشمت
جو کچھہ چاہئے فضل الہی سے موجود ہی * بخاطر جمع آرام سے
بادشاہت کیجئے * حی ناحق اپنے تئین خلشش مین ڈالنا اور

فتنہ اٹھانا مناسب نہین * جتنا ملک خدا نے دیا ہی اُسی کو غنیمت جانئے اور غلامون کا کہنا مانیئے * بیت * تو کشایش اور مزے کی سعی کر * آرزو کی انتہا پیدا نہین * یہہ باتین سُنکر فریدون نے فرمایا کہ قناعت چارپائے جانورون کا کام ہی کہ خر بیچارے جو کچھہ پایا چر چگ کر بیٹھہ رہے * اور گوشہ پکڑنا کم ہمت عاجزون کو لایق ہی جو کسو کام کے نہین * آدمی کو لازم ہی کہ فرصت کو غنیمت جانے کہ بادل کی سی چلتی پھرتی چھانون ہی * پس اپنا مطلب حاصل کرنے مین خوف و دہشت کا اندیشہ نکرے * قطعہ * سلطنت پر کمر نہ وہ باندھے * جسکو آرام ہی کی خواہش ہو * اور محنت سے کب کرے آرام * مغز مین جسکے سلطنت کی ہو بو * حکایت * کہتے ہین کہ کسو بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک دشمن پر لڑنے کے واسطے بھیجا تھا * خفیہ نویس نے لکھا کہ پادشاہزادے کبھو کبھو راہ مین زرہ بدن سے اُتار ڈالتے ہین اور دو شب ایک منزل مین مقام کرتے ہین * باپ نے لکھا کہ ای بیٹا حق تعالی نے جب روز ازل مین عزت کو پیدا کیا رنج و محنت کو اُسکے ساتھہ کر دیا * اور ذلت کو جو بنایا چین اور خوشی کو اُس سے ملایا * عزت پادشاہونکو بخشی اور ذلت رعیت کو دی *

پس عیش پادشاہ کا سلطنت کے مرتبے سے ہی اور رعیت
کی قسمت میں آرام اور کم محنتی لکھہ دی ہے دونو حصے ایک
جگہہ جمع نہیں ہو سکتے * سلطان کو مقرر چاہیے کہ آسایش کو واج
کرے اور راحت رعیت کو چھوڑ دے * اگر یہہ نکر سکے تو وہ ہی
کام کرے کہ جس میں آرام پاوے * اور سلطنت کے جاہ و
جلال سے باز آوے اور کچھہ کسب کر کھاوے * بیت * پادشاہت
کا مزہ کیا کم ہی مت آرام ڈھونڈھ * سلطنت جب ہوئی سو
دوسری پونجی نکاہ * حکایت * یعقوب لیث لڑکپن سے
اپنے تئین ہلاکت میں ڈالتا اور جس کام میں خوف و خطرہ
زیادہ ہوتا اُسکی پیروی کرتا اور اپنی جان سے نڈر تا اور
محنت کرنے سے ایک دم نہ آسودہ رہتا * لوگوں نے کہا تو ہمارا
سردار ہی تجھے اتنی مشقت کرنے سے اور اپنے تئین ہلاکت
میں ڈالنے سے کیا فائدہ ہی * بولا مجھے افسوس آتا ہی کہ اپنی عمر
عزیز کو تاہی اور بہرت کے بنانے میں صرف کروں اور جس
کسب میں بہت سے شریک ہوں اُس میں دل لگاؤں
اِس محنت و کوشش کرنے سے میرا یہہ ارادہ ہی کہ اپنے تئین
ایسے مرتبے پر پہنچاؤں کہ میرے ہم جنسوں میں سے کوئی میری

برابر نہو * پھر اُنھون نے کہا کہ یہہ بات بہت مشکل ہی اور یہہ کام نہایت سخت ہی * جواب دیا کہ مین خوب سمجھہ چکا ہون کہ ندان شربت موت کا چکھنا اور بوجہہ ابل کا اُٹھانا ہی * بہتر یہہ ہی کہ کسو بڑے کام مین مردن نہ کہ چھوٹے کام مین جان دون * آخر اِسی محنت اور کوشش کے سبب سے اُس درجے کو پہنچا کہ سب نے سُنا ہی * ابیات * ہر کام مین سعی ہی نیکی در کار * کوشش مین نہ سُستی کر تو زنہار * جس کام پہ دل تیرا ہو مائل * گر سعی کرے تو ہو وہ حاصل * اور رنج سے کہ جدّ و جہد سے نیو سرداری کی پڑتی ہی برعکس اِس صفت کے کہ جھوٹھہ بولنا اور سُستی کرنی ہی جڑ مرتبہ اور دولت کی اُکھڑتی ہی * طاہر کی اولاد مین ایک سے کسو نے سوال کیا کہ تمھارے گھرانے سے کس باعث دولت اور سرداری جاتی رہی * جواب دیا کہ رات کے دارو پینے اور صبح کے سونے سے * یعنے کاہل پنے سے اپنے کاربار کی طرف نہ متوجہ ہوے اور سُستی کے سبب سے رسم سیاست کی اُٹھا دی * آپ سے آپ ہمارے اختیار کی ناو لاچاری کے بھنور مین ڈوب گئی * اور ہمارے اُمید کی کشتی مقصد کے کنارے تک نہ پہنچی * یہی احوال ہندوستان کی سلطنت کا ہوا * بیت *

وہ اپنے ہاتھہ سے دولت کی نیو کو کھووے * شراب شام

کو پیکر صبح تک سووے * چودہوان باب ثبات مین * یعنے

قائم رہنا ہر ایک سخت کام مین اور مضبوط ہو کر دور کرنا رنج

و بلا کو * سچ ہی ثبات بہتری اور برکت کا پھل دیتا ہی اور

اُسکے ہونے سے خوشی اور بے فکری کا فائدہ ملتا ہی * اور کسو

گروہ کو تمام خلق اللہ مین ثبات کی صفت سے اتنا کام نہین پڑتا

جتنا پادشاہونکو * اِس لیے کہ جب تلک ثبات سلاطینون کا

رعیت اور نوکرون پر اور سرکشون اور بدفعلون کی بیخ کنی

اور سزا دینے مین خاص و عام پر ظاہر نہو لشکر اور چاکر ہرگز

فرمان برداری نکرینگے اور سرکشی اور بدی کرنیوالے حرامزدگی

اور بدذاتی نہ چھوڑینگے * پس اِسی صورت مین پادشاہ کو

پختہ مزاجی سے بڑی قوت اور مدد ہی اور راوُرونکے دل مین

سلطان کے ثبات سے دہشت اور خوف رہتا ہی * بیت * جو

کوئی سر پہ رکھیگا ثبات کا افسر * تو مرتبے مین بلند ہوگا چرخ

گردان پر * پند * کسو حکیم کا قول ہی کہ جو کوئی چاہے کہ بنیاد اُسکی

سلطنت کی کبھو نہ خراب ہو تو لازم ہی کہ جو کام کرے اُس مین

ثابت اور مضبوط رہے * بیت * تو اپنے کام کی بنیاد کو ثبات

ثابتی

پتھر کہہ * کر نیو پہ دینے سے بنتی ہی مضبوط * اور مرد ثابت قدم اُسکو کہتے ہیں کہ اپنی راہ و رسم اور قول و فعل سے باز نہ آوے ہرچند برعکس اُسکے کوئی صلاح دیوے یا ڈراوے * کیونکہ دنیا میں سوا ثابت رہنے کے نجات کی راہ نہیں دکھلاتی چنانچہ حکیم الٰہی یعنے افلاطون فرماتا ہی * ابیات * دو دلا ہونا خوب بات نہیں * مرد وہ نہیں جسے ثبات نہیں * گر تو چاہے چڑھوں میں درجے پر * تو قدم راہ میں ثبات کی دھر * اور نشان ثبات کا دو چیز ہی * ایک تو یہہ کہ جو کام شروع کرے اُسکا تمام کرنا اپنی ہمت کے ذمے پر لازم جانے * حکایت * کہتے ہیں کہ کہ قیصر روم نے نوشیروان عادل سے پوچھا کہ بقا سلطنت کی کس بات میں ہی * جواب دیا کہ میں ہرگز بیہودہ کام نہیں کرتا اور جس مہم میں قصد کرتا ہوں اُسے انجام دیتا ہوں * قیصر نے کہا سچ ہی سب حکیم یونان کے یہی بات کہہ گئے ہیں * ابیات * مردوں کی طرح جو کام کیجے * لازم ہی اُسے تمام کیجے * یعنے جو نشان تو اُٹھاوے * پھر اُسکو نچا ہئے کرد دے * دوسری علامت یہہ ہی کہ جو سخن زبان پر اُسکی جاری ہووے تا مقدور برعکس اُسکے کلام نہ کرے * چنانچہ تواریخ میں لکھا ہی

ہو سلطان محمود راضی رحمۃ اللہ اُس سے ایک روز غزنین کے میدان مین سوار ہوئے جاتے تھے کسو حمّال پر نظر پڑی کہ ایک بھاری پتھر کاندھے پر دھرے پادشاہی عمارت کے لئے لئے جاتا ہی اور اُسکے بوجھ سے تھک گیا ہی اور بڑے زور سے قدم اُٹھاتا ہی ٭ سلطان نے مشقت اُسکی جب ملاحظہ کی مہربانی اور رحم دلی جو ذاتی تھی اُسکے باعث ترس کھاکر فرمایا کہ ای حمّال! اِس سنگ کو رکھہ دے ٭ اُن نے بموجب حکم کے وہین گرا دیا ٭ ایک مدت تلک وہ سِلّی اُس میدان مین پڑی رہی ٭ جب گھوڑے اصطبل کے پانی پینے کو جاتے اور اُس جگہہ پہنچے جھجکتے اور بھڑکتے ٭ کئی خواصون نے فرصت کے وقت حضور مین عرض کیا کہ فلانے روز حمّال نے موافق امر عالی کے اور فرمان مبارک کے وہ پتھر جو شہر پر اُٹھائے لئے جاتا تھا میدان مین ڈال دیا تھا سو گھوڑے اُس راہ سے بڑی وقت سے جاتے ہیں اور سواے اُس حمّال کے کوئی اُٹھا نہیں سکتا ٭ اگر حکم ہو تو وہان سے جدا کر دے تو وہ راہ صاف ہو جاوے یہہ بہت مناسب ہی ٭ پادشاہ نے فرمایا کہ میری زبان سے نکلا کہ رکھہ دے اب کس منہہ سے کہون کہ اُٹھا ٭ اگر یہہ

حکم کردن تو آدمی میری بے ثباتی اور ہردم خیالی پر گمان کرینگے * نہین دہ پتھرو ہین پر آرہے * سُنتے ہین جب تانک سلطان بیٹھا رہا وہ سنگ اُسی میدان مین پڑا تھا اور بعد وفات کے بھی بادشاہ کے حکم کی متابعت کے سبب اُنکی اولاد مین سے کسو نے نہ اُٹھوایا * قطعہ * بات جو بادشاہ فرماوے * پاس اُسکا ضرور ہی رکھیے * تو نہ برعکس اُسکے ہو ظاہر * لوح پر دل کی چاہیے لکھے * پندرھوان باب عدالت مین * عدل ایسا کیمیا ہی کہ ملک کو آباد کرتا ہی اور ایسا نور ہی کہ تاریکی کو برباد کرتا ہی * خدا ے پاک اور برتر اپنے بندون کو قرآن شریف مین فرماتا ہی جسکا یہہ ترجمہ ہی * کہ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی تمھین واسطے عدل اور احسان کے * پس عدل کے یہ معنے ہین کہ داد مظلومون کی دیوے اور احسان اُسے کہتے ہین کہ مرہم آرام کا گھاو پر ظلم کے گھائلون کے رکھیے * حکم ہی کہ ایک ساعت کا عدل بادشاہ کا طاعت کی ترازو کے پلڑے مین بہت بھاری ہی ساٹھہ برس کی عبادت سے * اسواسطے کہ ثواب عبادت کا سوا عابد کے دوسرے کو نہین ملتا اور فایدہ عدل کا خاص و عام سے ہوتے ہوتے سب کو پہنچتا ہی * اور مخلصی صاحب دین و دولت کی

بھلائی مالک ماتت والون کی اُسیکی برکت سے قایم اور آراستہ ہوتی ہی٭ اور عوض عدل کا حساب کی حد سے زیادہ ہی اور قیاس کے اندازے سے بہت٭ حکایت٭ کہتے ہین کہ کسو پادشاہ کو یہہ آرزو ہوئی کہ حج ادا کرون اور نہایت ادب سے خدا کے گھر کے گرد پھرون اور طواف بجالاؤن٭ اور اس نیت درست کے بر آنے کے باعث اور اس خواہش کے قبول ہونے کے سبب اور پادشاہون اور ہمسرون سے آبرو پاؤن اور سربلند ہوجاؤن اِس لئے کہ٭ بیت٭ خدا کے گھر کا جو کوئی کہ حج بجالاوے٭ وہ دو جہان مین بزرگی کا مرتبہ پاوے٭ امیرون اور ارکان دولت نے اور اشرافون اور عالمون نے اور قاضی اور مفتی نے عرض کی کہ قبلۂ عالم حج ادا کرنے کے واسطے امنیت راہ کی شرط ہی٭ اور پادشاہون کے دشمن بہت ہوتے ہین٭ اگر لشکر اور اسباب ساتھہ لیکر ارادہ کیجئے گا تو نباہ اُن کا اِس برتے سے اور لنبے سفر مین سخت مشکل ہی٭ اور اگر تھوڑے سے ملازمون سے قصد فرمایئے تو راہ مین خطرون کا وسواس دل مین آتا ہی٭ علاوہ پادشاہ اپنے ملک مین ایسا ہی جیسے بدن مین جان اور تن مین روح٭

پس جسوقت سایہ آپ کے دامن دولت کا رعیت کے سر سے علاحدہ ہووے برا خلل پیدا ہوے اور تمام کام خاص وعام کے بلے بند و بست ہو جاوینن اور سلطنت کے کاروبار مینن ہارج مرج آجاوے * یہہ سُنکر سلطان نے فرمایا کہ اگر سفر کرنیکا اتفاق ہووے تو کیا تدبیر کرون جو ثواب حج کا پاؤن اور برکت سے اُس طاعت کے بہرہ مند ہو جاؤن * سب نے التماس کیا کہ اِس ملک مینن ایک درویش ہی کہ مدت تک کعبۂ شریف مینن رہا ہی اور ساٹھہ حج باشرایط بجالایا ہی * اب وہ ایک گوشے مینن بیٹھہ رہا ہی اور دروازہ خلق کی آمد و رفت کا بند کرلیا ہی * بیت * خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ * پایہ دامن اب وہ ہی جیسے پہاڑ * شاید کہ ثواب حج کا اُس سے خرید کر کے اُسکے باعث اِس نعمت عظمی سے مشرف ہو سکیے * پادشاہ ازبسکہ پورا اعتقاد اہل اللہ کی خدمت مینن رکھتا تھا * اُس درویش پاس گیا اور باتون کے درمیان یہہ بھی ذکر کیا کہ خودبخود بیہر سے دل مینن آرزو حج کی پیدا ہوئی ہی اور امرا اور مشایخ صلاح دیتے ہیںن کہ اِس ارادے کو موقوف کرون * سو سُننے مینن آیا ہی کہ تم نے حج بہت کیے ہیںن * کیا ہو جو ایک حج کا

ثواب میرے ہاتھہ پہنچے تو تم بھی دولت مند ہو جاؤ اور میں بھی
اُس ثواب سے محروم نہ ہوں * درویش نے کہا کہ میں سب
حجوں کا ثواب تمہارے پاس پہنچاتا ہوں * بادشاہ نے پوچھا
کہ ہر حج کا یہ کیا مقرر فرماتے ہو * جواب دیا کہ ہر ایک حج کرنے
میں جو قدم میں نے رکھا ہی ہر ایک قدم کی تمام دنیا اور جو کچھہ
اِس دنیا میں ہی قیمت کرتا ہوں * سلطان نے فرمایا کہ اِس
دنیا سے اور اسباب دنیا سے تھوڑا سا بہر سے تصرف
میں ہی سوا اسکا تو تمہارے ایک قدم کا مول نہیں ہو سکتا پس
ایک حج کو بھی کیونکر خرید کر سکونگا * اور اِس صورت میں یہ
سب حج کا کس طرح خیال میں لاؤں * درویش نے کہا اگر
تم چاہو تو سارے حج لے سکتے ہو اور قیمت دے سکتے ہو *
بادشاہ نے خوش ہو کر کہا کیونکر * جواب دیا کہ ایک
مظلوم کے قضئے میں جو تم نے اِنصاف کیا ہو اور ایک دم
کسو فریادی کے کام میں مشغول ہوئے ہو تم اُسکا ثواب
مجھے بخشو تو میں ثواب ساٹھوں حج کا تمہارے ہاتھہ پہنچوں
تب بھی میں ہی گویا بڑا نفع کماؤں اور میں ہی اِس سودے
میں سود پاؤں * پس اِس سوال جواب سے معلوم

ہوتا ہی کہ پادشاہ کو بعد ادا کرنے فرض اور سنت کے کوئی بندگی اِس شغل سے جس مین بھلائی خدا کے بندون کی ہو بہت واجب نہین * اور انصاف کی صفت سے زندگی کرنی اور عدالت اور حمایت کی نظر سے رعیت کی طرف دیکھنا کوئی کام اِس سے بہتر نہین * کیونکہ اگر حمایت عدالت کی نہووے تو صاحب قوت اور زردار آدر ضعیفون اور کم زورون کو پیس ڈالین * پس جس وقت غریب ہلاک ہوجاوین تو طالع مند بھی برجا نرہین * اِس لئے کہ زندگانی تمام خلقت کی آپس مین ایک دوسرے سے وابستہ ہی اور آراستگی آدمیون کے احوال کے کام کی سواے عدل کے ہرگز ممکن نہین *

* قطعہ * عدل یک نور ہی جس سے ہی جہان سب روشن *
اور مہک اُسکی سے خوشبو ہی یہہ دنیا کا چمن * کام بو کچھ
ہی غریبون کا سو انصاف سے کر * تو تیرے کام بھی جو چاہے سو سب جاوین بن * اور عدالت کی تعریف اور برائی مین یہی نکتہ کفایت کرتا ہی کہ عادل خدا کا دوست اور تمام عالم کا پیارا ہی اگرچہ اُسکے عدل سے فائدہ اُنکو نہ پہنچا ہو * اور ظالم دشمن خدا کا اور سب خلق اللہ کا مردود ہی گو کہ اُسکے ظلم

پہ نقصان اُنکا نہوا ہو * اور دلیل اِس سخن کی اور شاہد اِس
بات کا قصہ نوشیروان عادل کا اور حجاج ظالم کا ہی * باوجودیکہ
کسری کافر اور آتش پرست تھا اور حجاج مسلمان تھا اور
پیغمبر کے اصحابون کو اُسنے دیکھا تھا تسپر بھی جب نوشیروان
کا نام کوئی لیگا تو اُسپر رحمت کہینگے اور انصاف کے باعث
اُسکی تعریف کرینگے * اور جس وقت حجاج کا ذکر آویگا
اُسکے ظلم کے سبب سے اُسپر لعنت کرینگے * ابیات * پادشاہت
کا عدالت ہی سنگار * مردم آزاری نکر ای شہریار *
سلطنت کو عدل رکھے پایدار * کام تیرا عدل سے پکڑے قرار *
جسکی خو دُنیا مینن عدل و داد ہی * عاقبت مینن اُسکا گھر آباد
ہی * حکایت * عبد اللہ طاہر نے ایک روز اپنے بیتے کو کہا
کاشکے دولت ہمارے گھرانے مینن یون ہی تون رہتی * لڑکے
نے جواب دیا کہ جب تک فرش عدل کا اور بچھونا انصاف
کا اِس محل مینن بچھا رہیگا وہ بھی اپنا گھر جانکر بسیگی * قطعہ *
جو پادشاہ تخت عدالت پہ ہو چڑھا * سجتا ہی اُسکے سر پہ
چھتر شان و فخر کا * اِنصاف کا لباس اُتارے بدن سے
جب * لعنت کا طوق اُسکے گلے مینن لگے بھلا * حکایت * تواریخ

مین لکھا ہی کہ پادشاہ عادل زمین پر گویا خدا کے لطف کا سایہ ہی کہ اُس مین ہر ایک مظلوم پناہ پاوے ہی * اور یہہ بات مقرر ہی کہ جس کسو کو سورج کی دھوپ سے دُکھہ پہنچتا ہی آرام کے لئے چھانون مین جا گھستا ہی * تو رنج اُسکا راحت سے بدلا جاوے اور شکہہ پاوے * اسی طرح مظلوم بھی جب ستم کے آفتاب کی تابش سے اور ظلم کی آگ کی گرمی سے گھبراتا ہی عاجز ہو کر خدا کے سایہ کی پناہ مین کہ وہ عبارت پادشاہ سے ہی آوے ہی تو ظالمون کے ظلم کے رنج کی دھوپ سے اُس ٹھنڈی چھانون مین آرام و چین پاوے ہی * ابیات * خدا کی مہربانی ہی اگر سلطان عادل ہی * کہ لطف حق ہمیشہ عدل مین شاہون کے شامل ہی * خدا کے بندون کو سایہ مین اپنے چین سے رکھہ کر * بزرگی سے تو اپنے پاون رکھہ گردون کے سر پر * حکیمون کا قول ہی کہ عدل کے معنے یہ ہین کہ سب خلق اللہ کو برابر رکھے * یعنے ایک گروہ کو ایک گروہ پر زبردست نہ کرے * اور ہر طایفہ کو موافق اُسکے مرتبے کے درجے دے * اور خدمت کرنے والے پادشاہون کے فی الحقیقت چار فرقے ہین * پہلے صاحب

شمشیر جیسے امرا اور سپاہی یہہ خواص آگ کا رکھتے
ہیں * دوسرے اہل قلم مانند وزیر اور متصدّی کی یہہ
مثال ہوا کی ہیں * تیسرے اہل معاملہ چنانچہ سوداگر اور
دوکاندار یہہ بجاے پانی کے ہیں * چوتھے رعیت جو کھیتی کرتے
ہیں یہہ برابر خاک کے ہیں * پس جس طرح کہ ایک عنصر
چارون عنصر مین سے دوسرے پر غالب ہوتا ہی اور
مزاج انسان کا خراب ہوجاتا ہی ویسے ہی ایک گروہ کے
غالب ہونے سے اِن چارون گروہ مین سے طبیعت ملک
کی بگڑ جاتی ہی یعنے اُجاڑ ہوجاتا ہی آراستگی عالم کی اور
بندوبست خلق اللہ کا خراب اور نا آراستہ رہتا ہی * قطعہ *
خلق مین ہی ہریک کا یک درجہ * اِس جہان کی قدیم سے ہی
یہہ چال * اپنے حد سے جو کوئی زیادہ برتے * فتنے ہرطرف سے
اُٹھین فی الحال * ہرکسو کو تو مرتبے پر رکھہ * پھر تو اپنی جگہہ پر رہ
خوشحال * اور ایک فضیلت عدل کی یہہ ہی * کہتے ہین کہ سلطان عادل
کے اعضا کو قبر کی خاک بعد مرنے کے خراب نہین کرتی اور رانز کرنے
نہین پاتی * حکایت * کہتے ہین کہ ایک عالم نوشیروان بادشاہ کی مجلس
مین یہہ حدیث پڑھتی کہ بدن عادل پادشاہونکا گور مین نہین بگڑتا

اور بند بند اُسکے ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے ٭ پادشاہ نے کہا مجھکو پیغمبر خدا کی حدیث کے سچ ہونے مین شک و شبہ نہین لیکن یہہ ارادہ رکھتا ہون کہ نوشیروان کو دیکھون کہ وہ فی الواقع عادل تھا ٭ کیونکہ زبان مبارک سے حضرت رسالت پناہ نے صلوٰۃ اور سلام ہو جیو خدا کا اُن پر اور اُنکی آل پر فرمایا ہی کہ مین پیدا ہوا ہون پادشاہ عادل کے وقت مین ٭ آخر پادشاہ نے قصد مداین کا کیا جب وہان پہنچا حکم کیا کہ تہہ خانہ نوشیروان کا کھولین ٭ آپ جاکر دیکھا تو صحیح سلامت خاک مین سوتا ہی جیسے کوئی شخص خواب مین ہوتا ہی ٭ اور تین انگوٹھیان اُسکی چھنگلیا مین ہین ٭ ہر ایک کے نگینے پر ایک نکتہ پند کا لکھا ہی ٭ ایک پر یہہ کھدا تھا کہ دوست اور دشمن کے ساتھہ مہربانی کرے ٭ دوسرے پر یہہ نقش تھا کہ کوئی کام بغیر داناؤن کی مصلحت کے شروع نکرے ٭ تیسرے پر یہہ لکھا تھا کہ رعایت رعیت کی منظور رکھے ٭ اور ایک روایت مین لکھا ہی کہ تختی سونے کی اُسکے سرہانے لٹکی تھی اُسپر بھی لکھا تھا کہ جو کوئی چاہے کہ خدا تعالیٰ ملک کو اُسکے زیادہ کرے تو اپنے عصر کے عالمون کا ادب کرے ٭ اور اگر پادشاہ چاہے کہ ملک اُسے کا بہت ہو لازم ہی کہ اپنی ذات

مین صفت عدل کی برتاوے * مامون نے فرمایا کہ ان نصیحتون
کو لکھہ لین اور اُسکی قبر کی خاک کو عطر اور گلاب سے خوشبو
کر کے بند کر دین * اور نقل ہی کہ اُسی تہہ خانے مین ایک
صاحب نے پروانگی بولنے کی مانگی بعد اجازت کے بولا کہ
عدل کی خاصیت یہہ ہی کہ بعد مرنے کے عادل سے اگر چہ کافر ہو
ضرر خاک کا باز رکھے ہی * پس اگر عادل سعادت اسلام
سے نیک بخت ہو تو کیا تعجب ہی کہ قیامت مین آفت آتش
دوزخ کی اس سے باز رکھے * پادشاہ کو یہہ نکتہ پسند آیا فرمایا
کہ نیچے اُن وصیتون کے اِسکو بھی لکھہ لین * ابیات * انصاف
سے نیکنامی دنیا مین ملے * محشر مین بھی عاقبت کا سب خوف ٹلے *
دنیا مین برتاسب سے بناوے تجھہ کو * اور حشر کی پرسش
سے چھوڑاوے تجھہ کو * اور ستون عدل کا یہہ ہی کہ فریادیون کی
فریاد سُنے یعنے مظلومون کی بات پر کان رکھے اور شفقت سے
مُنہہ اُنکے کام بنانے کی طرف لاوے اور اگر اپنا احوال بہت کہین
اُکتا نجاوے * کیونکہ پادشاہ بمنزلہ طبیب کے ہی اور مظلوم مانند
بیمار کی * اور مریض یہہ چاہتا ہی کہ اپنا تمام احوال حکیم سے کہے *
پس حکیم اگر ساری کیفیت کاہلی کی نہ سُنے تو اُسکی بیماری

کی حقیقت سے کس طرح واقف ہو اور بغیر دریافت کرنے آزار
کے اور بدون سمجھنے مرض کے علاج کیونکر کرسکے * بیت * تو
حکیم اور میں بیمار ترا * دل کا احوال رکھوں کیونکہ چھپا * نقل
ایک روز کوئی شخص کسو بزرگ سے اپنا احوال کہتا تھا اُسنے
کوشش بکہا پھر کہنے لگا دہیان نہ دیا تیسری بار شور سے اچھی
طرح کہنے لگا * اُنھون نے سمجھا کے کہا کیون میرا سر دکھاوے
ہی یہہ بولا کہ تم سر ہو میں درد کہان لے جاؤن * اُس عزیز کو
یہہ بات خوش آئی وہین اُس کا کام کر دیا * بیت * نام
دولت سے کیا پیدا تو کر لطف و کرم * دی تجھے قدرت خدا نے تو
گردنکو تھانب لے * نقل کسو پادشاہ نے ایک بزرگ سے
پوچھا کہ کہتے ہیں ہر چیز کی زکات ہی بھلا فرماؤ تو سلطنت کی
کیا زکات ہی * جواب دیا کہ زکات پادشاہی اور جہانداری کی
یہہ ہی کہ اگر کوئی مظلوم انصاف چاہے اور محتاج اپنی احتیاج
اُسکے پاس لاوے تو خوب طرح سُنے اور نرمی اور ملایمت
سے پوچھے اور جواب درست دیوے * اور غریبون اور مفلسون
سے بات کہنے میں غرور و غیرت نکرے کہ چھوٹون سے ہم کلام
ہونا خصلت بزرگون کی ہی * جیسے حضرت سلیمان درود خدا کا اُنپر

باوجودیکہ مرتبہ نبوت کا رکھتے تھے اور ظاہر میں بادشاہ جن وانس کے تھے پر ایک ادنا چیونٹی کی بات سُنی تھی *
بیت * فقیرون پر نظر کرنی برتاؤ ہے بڑا اپنے کو * سلیمان اُسس حکومت پر تھے کرتے چیونٹی کی خاطر * حکایت * کہتے ہیں کہ دارالملک چین میں، ایک پادشاہ تھا عدل کے زیور سے آراستہ اور درخت اُسکی زندگی کا انصاف کے میوے سے پھلا ہوا * بیت * عدالت سے اُسکی ستم ناپدید * خدا خوش رعیت کے تھی گھر میں عید * اتفاقاً ایکبارگی کچھ آفت اُنکی سماعت میں آئی اور گرانی کانون میں پیدا ہوئی * سلطنت کے کاربار یون کو اور امیرون کو حضور میں جمع کیا اور آپ ایسا زار زار روئے کہ جتنے روبرو حاضر تھے اُنکا کلیجہ پھٹنے لگا اور پادشاہ کا یہہ احوال دیکھہ کر رونے لگے اور اُنکی تسلی کے لئے تدبیر کرنے لگے * پادشاہ نے فرمایا کہ شاید تم یہہ گمان کرتے ہو کہ میں اپنے کان بہرے ہونے کے سبب سے روتا ہون سو غلط ہی اِسواسطے کہ مجھے یقین ہی کہ آخر حواسون کی قوت میں خلل اور نقصان آویگا * پس اُن سب میں سے ایک جز کے کم ہونے سے عقلمند آدمی کس خاطر غمگین ہووے بلکہ رونا میرا اِ بسس

واسطے ہی کہ اگر کوئی مظلوم فریادی دروازے پر بارگاہ کے دہائی دیوے اور آواز اُسکی فریادکی میرے کان مین نہ آوے وہ یونہین محروم پھر جاوے تو مین خدا کے نزدیک پکڑا جاؤن پھر اُس وقت کیا عذر لاؤن ۞ اب اِس بات کی مین نے ایک تدبیر کی ہی ۞ ڈھنڈھورا پھروا دو کہ آج سے کوئی شخص سواے فریادی کے سرخ پوشاک نہ پہنے تو مین اِس نشان سے مظلومون کو پہچان لیا کرون اور انصاف اُنکا دیا کرون ۞ بیت ۞ داد مظلومون کی دے مطلب غریبون کا نکال ۞ دین و دنیا کو اِسی داد و دہش سے تو سنبھال ۞ اور اکثر ہوا ہی کہ ایک داد دینے سے اور مظلوم کی فریاد سُننے سے عاقبت کے عذاب سے نجات پائی ہی ۞ چنانچہ تواریخ مین یہہ حکایت لکھی ہی کہ سلطان ملک سلجوقی ایک دریا کنارے پر زندہ رود کے شکار کھیلتا تھا آرام کی خاطر کسو باغ مین اُترا ۞ اُسکے ملازمون مین سے ایک چیلا کہ عرض بیگی اُسکا تھا ایک گانون مین گھسا ۞ ایک گاے موٹی تازی دیکھی کہ ندی کے کنارے پر چر رہی ہی ۞ حکم کیا کہ اِسکو پکڑ لاؤ آخر حلال کیا اور اُسکا تھوڑا سا گوشت ایک بھس تکے لگائے ۞ مالک اُس گاے کی کوئی

بڑھیا تھی کہ وجہ معیشت اسکی چار بھیڑون سمیت اسکے
دودھ سے ہوتی تھی * وہ جب اس احوال سے
خبردار ہوئی بے حواس ہو گئی اور لاٹھی ٹیکتی ہوئی چلی
اور پل پر کہ بادشاہ کی سواری آنے کی وہی راہ تھی منتظر
بیٹھی * ایکبارگی بادشاہ کی جلو کے لوگ نمود ہوئے اور خود بھی
آن پہنچے * بڑھیا نے اٹھکر جھپٹ دیکے سلطان کے گھوڑے
کی باگ پکڑ لی * وہیں غلام رو برو تھا اسنے کوڑا اٹھایا اور چاہا
کہ اس پیرزن کو مارے اور ڈانٹے * بادشاہ نے کہا چھوڑ دے
کہ بیچاری ظلم رسیدہ معلوم ہوتی ہے دیکھون کہ فریاد اسکی
کیا ہے اور کسکے ہاتھ سے فریادی ہے * پھر پیرزن کی طرف متوجہ
ہوا اور کہا کہ اپنا احوال کہہ * اس بڑھیا نے بموجب اسکے
کہ دانا کہہ گئے ہیں * مصرع * مظلوم دلیر ہوتا ہے اور شوخ
زبان * زبان کھولی اور بولی کہ اے پسر الپ ارسلان
کے اگر انصاف میرا اس زندہ رود کے پل پر نہ دیگا تو قسم
خداے واحد کی جو رنگی کی قیامت میں پل صراط کے سرے پر
جب تک اپنی داد نہ لے لونگی دعوے کا ہاتھ تیرے دامن سے
کوتاہ نکرونگی * اب خوب اپنے دل میں غور کر کر ان دونو پل

میں تو ن سا پھل اچھا معلوم ہوتا ہے * بیت * آج تو انصاف
اپنا اور رہبری داد دے * ہے یہی بہتر نہیں تو کل کو تسے ہونگے *
سلطان اُس سخن کی ہیبت سے پیادہ ہوا اور بولا کہ مائیں
ہرگز طاقت تیرے جواب کی اُس پل پر نہیں رکھتا کہ
تجھ پر کس نے ستم کیا ہے جو تیرا انصاف اُس سے ابھی
دلوا دوں * بوڑھیا بولی ای ملک یہی غلام جو تیرے حضور میں تازیانہ
عذاب کا مجھ پر کھینچتا تھا اسی نے میری زندگانی تلخ کر دی ہے *
جس گاے کے شیر سے گذران میری اور میرے بچوں کی ہوتی تھی
اور میں خاطر جمع سے خدا کی بندگی کرتی تھی اُس کو مار کر کباب
کئے * ملک شاہ نے فرمایا کہ اُس غلام کو سیاست کریں
اور عوض ایک مادہ گاو کے ستر گائیں بوجہ حلال سے خرید
کی تھیں اُسکو دیں * بعد کتنی مدت کے سلطان نے وفات پائی
اور بڑھیا جب تک جیتی تھی * ایک روز آدھی رات کو
پادشاہ کی قبر پر گئی اور نہایت عاجزی سے ماتھا اپنا قبلہ کی طرف
زمین پر رکھا اور دعا مانگی کہ یا الٰہی یہہ بندہ تیرا جو اس خاک
کے نیچے دبا پڑا ہے ایک وقت میں عاجز و لاچار ہوئی تھی اُسنے
یاد بود عاجزی کے کہ مخلوق تھا مجھ پر رحم کیا * اسدم یہہ تیری درگاہ

بوڑھیا

ن عاجز ہی تو اپنی قوت سے کہ خالق ہی اسکو بخشش دے*
انھین دنون ایک مرد عابد نے مالک شاہ کو خواب مین دیکھا اور
پوچھا کہ خدا سے تمہین کیسی بنی* اُسنے جواب دیا کہ اگر دعا اُس
پیرزن داد خواہ کی میری فریاد کو نہ پہنچتی تو عذاب کے عقاب کے
چنگل سے بچاو کسو طرح نظر نہ آتا تھا* ابیات* کہا کہ راہ مین
وہ پیرزن کھڑی ہو کر* اگر دعا کے سبب سے نہ لیتی ہاتھ
پکڑ* نکرتا مجھ پہ خدا گر کرم سے نیک نظر* تو عال مجھ سے
گنہگار کا تھا سب سے بتر* وعادی اُسنے میرا عدل اُسکو یاد
آیا* دعا نے اُسکی در فیض مجھپہ کھلوایا* اور دوسرا کہم عدل
کا یہہ ہی کہ خدا کی متابعت کرے* یعنے جو انصاف کرے اور داد
دیوے لازم ہی کہ موافق حکم شریعت کے ہو اور خوشی کے وقت
اور غصے کی حالت مین حق کی بات کو نہ بھولے کیونکہ خدا کا حکم
سب کے حکمون پر غالب ہی* جو کوئی خدا کی فرمان برداری
نہ چھوڑیگا کوئی اُسکے امر سے گردن نہ موڑیگا* بیت* سردار
جس جگہہ ہی ویا پادشاہ ہی* دروازے کا خدا کے وہ محکوم ہی
بنا* نقل ہی کہ مامون کے عہد مین کسو نے کچھ گناہ کیا اور بھاگ
گیا اُسکے بدلے اُسکے بھائی کو پکڑ کے خلیفہ کے روبرو حاضر کیا*

تھا کہ اگر اپنے بعضی کو حاضر کرتے ہو چھوڑ دو نہین تو اسکو قتل کرو ۔ اُس شخص نے عرض کی ای ملک اگر آپ کا عامل چاہے کہ مجھے مار ڈالے اور تم اُسکو فرمان لکھو کہ فلانے کو چھوڑ دے بھلا وہ عامل مجھے چھوڑ دے یا مارے ۔ پادشاہ نے کہا یہہ کیا معنے البتہ مخلصی کر دے ۔ یہہ سُنکر اُسنے کہا مین بھی حکم اُس پادشاہ کا لایا ہون جسکی عنایت سے پادشاہ ہوئے ہو اور اُسکا یہہ حکم ہی کہ مجھے چھوڑ دو ۔ پوچھا تیرا حکم نامہ کہان ہی بولا کہ میرے پاس یہہ فرمان ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ ایک شخص کو دوسرے کے گناہ کے عوض مت گرفتار کرو ۔ مامون سُنکر کانپا اور رو دیا اور حکم کیا اسکو چھوڑ دو کہ حکم نکلے اور فرمان کا تو لایا ہی ۔ جسکا یہہ ترجمہ ہی کہ خبردار حکم حکم خدا کا ہی اور وہ سب حاکمون مین نیک حاکم ہی ۔ رباعی ۔ جو حکم خدا کا ہی وہ سب سے بڑا ۔ مقدور نہین کسو کو دم مارنے کا ۔ وہ حکم جو اُترا ہو خدا کے یہان سے ۔ برعکس کرے اُسکے ہی کس کا یارا ۔ حکایت ۔ کہتے ہین کہ عمر لیث نے کسو بے گناہ کو ایک غرض کو کے کہنے سے قید کیا اُسکی ما ایک عرضی لکھوا کر سر راہ آ کر کھڑی ہوئی ۔ جون پادشاہ وہان پہنچا اُس پیرزن نے جلدی سے کاغذ لکھوا لا تو

اُسکے ہات مین دیوے * پادشاہ کی رانون تلے گھوڑا جلد تھا اُسکی گھڑ گھڑاہٹ سے بھڑکا * عمر لیث خفا ہوا فرمایا کہ اِسکو ہانک دو اور آپ بڑھ گیا * جب سواری پھری اُسنے دُہائی تہائی مچائی * پادشاہ نے پوچھا یہہ ماجرا کون ہی * لوگون نے کہا کہ فلانے قیدی کی ماہی * عمرو نے غصے ہو کر مُنہہ پھیر لیا اُسکی طرف دھیان نکیا * اُسپر بڑھیا نے کہا اَی ملک تیرا حکم میرے بے تقصیر پوت کے حق مین کیا ہوا ہی * جھنجھلا کر بولا کہ سو چھڑیان مار کر اُس کا مُنہہ کالا کر گدھے پر سوار کر کے گرد شہر کے پھرادین اور منادی کرین کہ جو کوئی پادشاہی گنہہ گار ہو اُسکی یہی سزا ہی * وہ عورت بولی یہہ حکم تو کرتا ہی * کہا ہان مین یہہ حکم کرتا ہون * اُسنے کہا پس حکم خدا کا کہان گیا کہ جو کچھ تو حکم چاہے سو کرے خدا سے نہین ڈرتا * اِس بات کی ہیبت سے عمرو کانپنے لگا اور بیہوش ہو گیا بعد ایک دم کے سُرت مین آیا اور فرمایا محبوس کو بندی خانے سے نکال لاؤ * جب وہ حضور مین آیا اپنے بدن کی خلعت پہنوائی اور اپنے خاصے گھوڑے پر سوار کروایا اور حکم دیا کہ تمام بازار اور شہر مین پھرادین اور ڈھنڈورا دین اور پُکارین کہ جو کچھ حکم خدا فرما دے عمر لیث کون

بالا ہی کہ بہ تماس اُسکے خیال مین لاوے * بیت * وہ حاکم ہی اور ہم نمط ہین اُسی کے حکم کے بندے * ہمارا کیا بھروسا ہی جو کچھ ہی حکم اُسکا ہی * تیسرا اتھم عدل کا یہہ ہی کہ اپنی نیت کو رعیت کے حق مین صاف کرے اور انکی خیرخواہی کی طرف دل کو مایل کرے * اسواسطے کہ نیت پادشاہ ہر ایک بات مین بڑا اثر رکھتی ہی * اگر عدل کی نیت کرے تو برکت اور آبادی کا پھل ملے اور اگر خدانخواستہ برخلاف اُسکے پادشاہ کے دل مین آوے تو برکت سارے ملکون سے اُٹھہ جاوے * اس سبب سے رعیت ویران ہو جاوے * شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے خدا اُنکو بخشے اِس مضمون کو نظم کیا ہی * ابیات * کر قصد کہ ہو تیری یہہ نیت * ہو چین سے رعیت * گر شاہ کے دل مین تک بدی آئے * بنیاد ملک و کام جہان کا بگڑ جائے * حکایت * کہتے ہین کہ قباد پادشاہ ایک روز شکار کو سوار ہوا تھا اتفاقاً اپنے لشکر سے جدا ہو گیا تھیک دوپہر ہوئی اور دھوپ کڑی بڑنے لگی پیاس سے گھبرایا اور چارون طرف دیکھنے لگا کہ کہین چھانون یا کنوان تالاب ملے تو ذم لون اور پانی پیون * ایکبارگی دور سے کچھ گھر سا نظر آیا بے اختیار اُدھر گھوڑے کو دوڑایا * جب پاس جا پہنچا ایک خیمہ

پُرانا دیکھا کہ کٹ دست میدان میں کھڑا ہی اور ایک پیرزال اور اُسکی بیٹی اُسکے سامنے میں بیٹھی ہی * جب پادشاہ کو دیکھا وہ عورت پال سے باہر نکل آئی اور گھوڑے کی باگ پکڑ کے کہنے لگی کہ پوت ٹک دم لے لے * یہہ اُترا اور اُس ڈیرے میں جا کر بیٹھا وہین ہاتھ مُنہہ دُھلا کر جو کچھ اُسکے گھر میں موجود تھا دسترخوان بچھا کر آگے دھر دیا * قباد نے ایک نوالہ کھانا کھایا اور وہ پانی پیا شکر خدا کا کیا جب پیٹ بھرا نیند آگئی آرام فرمایا * بعد دیر کے جب چونکا اور آنکھہ کھلی دیکھے تو دن تھوڑا رہگیا ہی رات کو بھی وہین رہ گیا * مغرب کے وقت ایک گاے میدان سے آئی اُسسے بڑھیا کی لڑکی نے اُسکو دوہا بہت سا دودھہ ہوا * پادشاہ دیکھہ کر حیران ہو رہا اور اپنے دل میں خیال کر کے کہنے لگا کہ اہا یہہ لوگ صحرا میں اِسی واسطے رہتے ہین اور بستی میں نہین بستے کہ کوئی اِنکے بھید سے واقف اور مطلع نہو وے * اِتنا شیر ہر روز اِنکو ایک مادہ گاوسے حاصل ہوتا ہی اگر ہفتے میں ایک روز بطریق خراج کے سرکار میں دیوین تو اُنکے مال میں کچھ خلل اور نقصان نہ آوے اور ہمارا شاہی خزانے میں زیادتی ہو * آج سے یہہ نیت کرتا ہون کہ

جب شہر مین جاؤن یہہ حکم سب پر جاری کرون اور دشوان
دتہ اِن سے مقرر کردون * رات کو اُکہاپی کر سورہا جب صبح ہوئی
دہی پیرزال کی بیٹی گاے کو دوہنے کو گئی تہوڑا سا دودہہ
باسن مین ہوا لڑکی دیکہہ کر گہبرائی اور ماکے پاس دوڑی
آئی اور ای اما جلدی خدا سے دعا مانگ کہ ہمارے پادشاہ نے اپنی
نیت ظلم پر رکہی * قباد سنکر متحیر ہوا اور دل مین دہیان
کیا کہ اِن نے یہہ بات کیونکر معلوم کی * آخر لڑکی سے پوچہا کہ
پادشاہ کی بُری نیت کو تونے کیونکر دریافت کیا * جواب دیا
کہ ہماری گاے ہمیشہ فجر کو ڈہیر دودہہ دیتی تہی آج اِتنا ہی سنا
ہوا ہی * اِس واسطے مین نے سمجہا کہ جب مقرر پادشاہ
وقت کی نیت تبدیل ہوتی ہی حق تعالی برکت اُٹہا لیتا ہی *
قباد نے کہا سچ کہتی ہی اور وہ نیت بد اپنے دل سے دور کرکے
کہا کہ اب جا پہر دوہ لڑکی گئی اور دوہنے لگی بہت سا دودہہ
ہوا * تب ماکے نزدیک خوشی سے دوڑی آئی اور بولی
شکر خدا کا پادشاہ کی نیت درست ہوئی دودہہ آج اور دنون
سے زیادہ ہوا * سچ ہی دانا کہہ گئے ہین کہ پادشاہ عادل برسنے والے
بادل سے اور آفتاب روشن سے بہتر ہی * چنانچہ شاہ نامے والا

کہا ہی * ابیات * جو دنیا مین ہی ابر سے فیض عام * سو
شاہون کے منصوبہ پر ہی نام * جو نیت بری ہو وے سلطان
کی * تو عادت بگڑ جاوے باران کی * جو سلطان عادل ہی تو غم نہ کہا *
کہ عدل اسکا ابر کا سمان سے بہا * اور ایسی ہی دوسری حکایت
بہرام گور کی ہی * حکایت * ایک روز بہرام گور گرمی کے دنون مین
کہ نہایت لون چل رہی تھی اور زمین و آسمان تپتا تھا اکیلا کسو
باغ کے دروازے پر پہنچا * ایک پیر مرد جو وہان کا مالی تھا بیٹھا تھا *
بہرام نے کہا ای بوڑھے تیرے باغ مین انار ہی بولا ہان ہی * کہا
ایک پیالا انکے شربت کا پیا چاہتا ہون * وہ باغ مین
گھسا اور شتابی ایک قدح منہا منہہ بھر کر لے آیا * بہرام نے پی
لیا اور پوچھا کہ اس باغ سے تمام سال مین تجھے کیا حاصل
ہوتا ہی * اسنے جواب دیا کہ تین سو دینار مجھے مل رہتی ہی *
تب پوچھا کہ پادشاہ کے یہان کیا مالگذاری کرتا ہی * بولا کہ پادشاہ
میوہ دار درختون کا محصول ہم سے کچھ نہین لیتا مگر جو زمین
جوتتے بوتے ہین اس مین سے عشر سرکار مین داخل کرتے
ہین * بہرام نے دل مین کہا اور سوچ کیا کہ ہمارے ملک مین
ایسے بہت باغ ہین اور میوہ دار درخت بے شمار اگر

باغون کے پھلون سے بھی دہ یکی متزر کردن تو بہت روپیہ خزانے
مین داخل ہوا کرین اور رعیت پر چندان ظلم و نقصان نہو *
آج کے دن سے متزر باغون کا بھی محصول متزر کرونگا * یہ نیت
دل مین پختہ کی پھر باغبان سے کہا کہ میری پیاس خوب
نہین بجھی ایک جام اور بھی آب انار کا دے * وہ باغبان گیا
اور بڑی دیر مین ایک کٹورا لیکر آیا * بہرام نے پوچھا کہ ای
پرانے پہلی بار تو گیا اور تُرت لے آیا * ابکی بار اتی * کیون لگائی
اور پیالا بھی خالی ہی ویسا بھر پور نہین لایا * اُس باغ والے
نے نہ پہچانا کہ یہی بادشاہ ہی کہنے لگا کہ ای جوان ! اس مین
میرا گناہ نہین بادشاہ کی تقصیر ہی کہ اُس نے اِس وقت اپنی
نیت تبدیل کر کے ظلم کا خیال کیا ہی البتہ برکت جاتی رہی * اُس
بار ایک انار سے اتنا عرق نکلا کہ کنارون تلک جام معمور ہو گیا
تھا اس مرتبہ دس انار اچھے اچھے چُن چُن کر مین نے نچوڑے
ہین پر اِتنا ہی ہوا جو تو دیکھتا ہی * اِس بات کے سُننے سے بہرام کو
نہایت خوف خدا کا ہوا اور وہ خیال زیادہ طلبی کا جو دل مین
کیا تھا استغفار پڑھ کر دور کیا اور باغبان سے کہا کہ تھوڑا سا
اور لے آ تو خوب طرح پیون اور تشنگی رفع کرون * وہ تیسری

بار پھر باغ مین گھسا اور جلدی خوش و خرم باہر نکلا اور کٹورا
چھلکتا ہوا آب انار کا لایا اور بہرام کے ہاتھہ مین دیا اور کہنے
لگا ای سپاہی عجب صورت ہی کہ خدا کے فضل سے ہمارے پادشاہ
نے نیت ظلم کی جو کی تھی اُس سے باز آیا یہہ دیکھہ لے کہ اُسکی
برکت فی الحال ظاہر ہوئی کہ پھر ایک انار سے اتنا عرق نکلا *
بہرام نے سُنکر اُس شخص سے کہا کہ مین ہی پادشاہ ہون
فی الواقع مین نے نیت بدلی تھی لیکن اب توبہ کرتا ہون پھر ایسا
خیال ہرگز جی مین کبھو نہ لاؤن گا * ای یارو اب دیکھو تو نہ
وہ باغ ہی نہ بہرام ہی مگر اُس پادشاہ عادل کا نام ہی کہ آج تک
یادگار رہ گیا ہی * اِس لئے کہ جو پادشاہ ہوتے جاوین اِس نقل
کو بجاے نصیحت کے سمجھین اور نیت رعیت کی بہتری اور
آبادی پر درست رکھین * بیت * نیت کو درست اپنی جو شاہ
کرے * بام اُسکے جو کچھہ چاہے سو اللہ کرے * پند * دانا کہتے ہین کہ
عدالت کی بزرگی سب سے زیادہ ہی اور ظلم کی بدی سب سے
بدتر عدل کا فایدہ یہہ ہی کہ ملک پر زوال نہین آتا بلکہ روز بروز
آباد ہوتا جاتا ہی اور اُسکی برکت سے خدا اور ملکون کو بھی
اُسی کے حکم کے تابع کر دیتا ہی اور خزانہ وافر ہوتا ہی اور شہر

اور کانون بستے ہیں * اور برعکس اُسکے ظلم کا یہ پھل ملتا ہی کہ ملک قبضے سے نکل جاتا ہی اور اگر قدر قلیل رہ بھی جاتا ہی سو ویران ہوتا ہی اور خزانہ خالی ہو جاتا ہی * نقل * ہوشنگ جو پوتا سیامک کا تھا اُسنے اپنے فرزند کو اتنی وصیتین کین کہ ای نور چشم ظلم کے جھنڈے اور ستم کے نشان کو ہمیشہ سرنگون رکھیو اور مظلوم کی آدھی رات کی آہ کے تیر سے اور غریب کی صبح کے نالہ کے نیزہ سے ڈرتا رہیو کہ بزرگون نے کہا ہی * بیت * صبح بڑھیا کرے جو آہ کا وار * نکرے لاکھ تیر اور تلوار * ظلم اور ستم کا نتیجہ آخر دولت اور نعمت کو برباد کرتا ہی * اور روپے کے واسطے کہ کسو سے اُس نے وفا نہین کی اور مرنے کے وقت کسو کے ساتھہ نہین گیا رعیت کو خفا اور بیزار نکیجیو کیونکہ اِس معنی مین ہرگز کچھ شبہہ نہین کہ جس پادشاہ نے مال کی خاطر رعیت کے ساتھہ بدسلوکی کی گویا اپنی سلطنت کی دیوار کی نیو کھودی * بیت * جو کوئی نگاہ رکھے رعیت کے مال پر * وہ جہت بنا سے گویا کہ دیوارین کھودکر * دانشمند باتین واسطے پند و نصیحت کے لکھتے ہین اور نادان کہانی سمجھتے ہین * حکایت ایک روز سلطان محمود نے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ

کوئی سخت احمق اور بڑا بیوقوف تمام ملک میں سے تلاش
کر کے میرے روبرو لاؤ * امیر رخصت ہو کر باہر نکلے اور
داناؤں اور خوش طبعوں کو چاروں طرف رخصت کیا
اور کہہ دیا کہ ایسا آدمی ڈھونڈھ کر کہیں سے پیدا کرو * وے
ہر ایک ملک اور شہر میں کھنڈ گئے اور اس بات کی سعی
میں لگے رہے اور ہر کسو سے پوچھنے لگے * اس کھوج میں تھے کہ
کسو درخت پر ایک آدمی نظر پڑا کہ جس شاخ پر بیٹھا ہی اُسی
ڈال کو جڑ سے کاٹ رہا ہی اور کلھاڑی مار رہا ہی اور یہ بات
نادان کے بھی خیال میں آتی ہی کہ اگر وہ تنہا کٹ کر گرے تو وہ
شخص چلی اُسی کے ساتھ پٹخنی کھاوے اور اُسی دم نکل
جاوے * اُسے اس کام میں دیکھ کر سبھوں نے متفق ہو کر ٹھہرایا
کہ اس شخص سے زیادہ احمق جہان میں ملنا مشکل ہی اسے
پکڑ کر پادشاہ کے پاس لے چلا چاہیئے * آخر اُسکی حماقت
کا جو کچھ احوال دیکھا تھا حضور میں بیان کیا * سلطان نے فرمایا کہ
اس سے زیادہ بھی احمق دنیا میں ہوتا ہی * سبھوں نے
التماس کیا کہ آپ زبان مبارک سے فرمایئے تو ہم کو یقین
آوے * سلطان محمود نے فرمایا کہ جو پادشاہ یا حاکم ظلم و ستم

سے اپنی رعیت کو حیران و پریشان کر کے ویران کرے مقرر ہی کہ وہ خود بھی ایسی حرکت کے سبب سے خراب و تباہ ہوگا * پس وہ اس سے بڑا احمق ہی * ابیات * رعیت گویا جڑ ہی سلطان شجر * شجر جڑ کے باعث سے ہی بارور * تبر جڑ پر اُس پیڑ کے مت لگا * کہ تہنی پہ جسکی تو بیٹہا تہا * کہ جب شست ہو جاوے بیخ درخت * اُکہڑ جاوے جڑ جب چلے باد سخت * کرے ظلم جو کوئی رعیت اوپر * وہ بے شبہہ کہو دے ہی اپنی ہی جڑ * امالی میں نو ابو امام کی کہ اُسکو خطیب مدنی کہتے تہے ذکر ری یہہ نقل کہ سمرقند کے شہر میں ایک ظالم حاکم تہا کہ تمام خلق اُسکے ظلم سے عذاب میں اور اُسکی بے انصافی سے پیچ و تاب میں تہی * جب نالش اُسکے جور و جفا کی خدا کی درگاہ میں بہت ہوئی اور سرکشی اُسکی اعمال بد سے بہر گئی * ایک دن آدہی رات کو اپنے محل میں تخت پر سوتا تہا ایک تیر آسمانی غیب سے آیا اور اُسکے سینے پر ایسا لگا کہ دو سار ہو کر پشت کی طرف سے نکلا اور اُسکی بجان ہوا ہو گئی * جب صبح ہوئی خواصوں نے دیکہا تیر کو کہینچ کر نکالا دیکہیں تو اُسپر لکہا ہی زبان عربی میں جسکے

باس بیت میں معنے ہیں * بیت * ہیں ظالموں کے لئے یہاں
دھر سے خوف کے تیر * سوئی کی طرح لگتے ہیں جگر میں جاکو
پھر * اور کسو بزرگ نے اس کے مضمون کو فارسی میں نظم
کیا ہی جس کا یہہ مدعا ہی * قطعہ * تو نے کیا ظلم میں بیر
بے شمار کہا * ڈر نادانوں سے اُنکی جو ہیں بیٹھے گھات میں *
گو تیر تیرا چہوٹتے سے ہی فولاد کی زرہ * پیکان آہ توڑتے پہاڑ
ایک بات میں * اور حکیم خاقانی نے بھی کیا خوب کہا ہی
جس کا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ * ڈر اُس مظلوم سے جو جاگتا ہی
اور روتا ہی * تو غافل سوتا ہی سرہانے پہنچا آنسو کا نالا *
ڈر اُن بیچاروں سے جو رات چہوڑتیں تیر آہوں کی * کہ دکھیا
کا کرتے ہی کام زیادہ تیر اور بہالا * شکر خدا کا کہ ذات شاہزادہ
صاحب اقبال کی جو پسند کیا ہوا درگاہ ذوالجلال کا ہی اس
لائق ہی کہ خلق اللہ اتراوے اور شہر مرو کے باکہ رہنے والے
تمام خراسان کے کمال خوشی و خرمی سے فخر کریں کہ شور
اُنکے عدل کا اور آوازہ اُنکی بزرگی اور عقل کا تمام جہان میں
پہنچا ہی اور شفقت اور مرحمت نے اُنکی تمام عالم کو گہیر لیا ہی *
جو دانا اور خیرخواہ ہیں سو اُنکی سلطنت پایدار سے خوشحال

اور مالامال ہیں اور جو نادان اور بدخواہ ہیں وہ دبدبے سے اُنکی شمشیر آبدار کے خستہ حال اور پایمال ہیں * قطعہ * ابوالمحسن شہنشہ سے مددی دین و دولت کو * کہ جھنڈا مرتبے کا اُسکے بالائے فلک پہنچا * زمین ہی عدل سے آباد دنیا فیض سے ہی خوش * رعیت شاد ملک آباد خلق آسودہ ہی ہرجا * عجب وہ شاہ دین پرور ہی جو فرمان طالع پر * لکھا ہی کاتب قدرت نے طغرا اُسکی رفعت کا * ہمیشہ جب تلک گردون رہے گردان زمانے میں * رہے گردون تیرے تابع زمانہ ہو تیرا بردا * سولھوان باب عفو میں * یعنے قدرت اور قابو پا کر گناہ گارون کا گناہ معاف کرنے * اور اِسی خصلت کی خوبی اور بزرگی ساری نیک خصلتون سے زیادہ ہی * چنانچہ خدا نے پاک اور برتر اپنے دوست کو فرماتا ہی کہ اے محمد گناہ بخشنے کی خصلت پکڑ اور اِس پر عمل کر * جو شخص تیرا گناہ کرے تو درگذر کر اور اُسکے عوض کا قصد مت کر * حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس روز فتح مکہ کی کی جتنے سردار قریش کے تھے اور اُنھون نے ہزارون طرح کی ایذائیں حضرت کو پہنچائیں تھیں سب دل میں ڈرے کہ اب دیکھئے محمد ہم سے کیا سلوک کرے * لیکن آپ نے

خلق محمدی کے سبب سے سب کو آزاد کیا اور فرمایا کہ تم مختار ہو میں نے تمھاری شوخیاں معاف کین * باوجود غالب ہونے اور مقدور کے ہرگز مزاحمت نہ کی * وے سب اِس مروت اور رحجان بخشی سے خوش ہوئے * قطعہ * بہانہ جوئی کی عادت کبھو کرینگے نہ ہم * سواے نیکی کے کچھ اپنی خو کرینگے نہ ہم * جو اور ساتھہ ہمارے بدی کرین تو کرین * پر اُنکے ساتھہ بدی ایک مو کرینگے نہ ہم * پند * حکیمون کا قول ہی کہ ہرچند گناہ بڑا ہو لیکن بزرگی معاف کرنے والے کی بڑھی ہی * نقل * ایک گناہگار عرب کے پادشاہ کے روبرو آیا باوجودیکہ اُسنے کتنے آدمی پادشاہ کے نزدیکی رشتہ والونکو مارڈالا تھا * ملک نے اُس سے کہا تجھہ سے ایسے ایسے گناہ میرے حق میں صادر ہوئے ہیں تس پر یہہ جرأت ہی کہ میرے حضور بلے محابا چلا آیا یہہ کیا معنے غضب سلطانی سے تجھے خوف نہ آیا * اُس نے جواب دیا کہ میری اِس دلیری کا اور اپنی تقصیرون سے نہ ڈرنے کا یہہ باعث ہی کہ جانتا ہون ہرچند میں نے گناہ بڑے کئے ہیں لیکن آپ کے عفو کا درجہ اُن سے زیادہ ہی * پادشاہ کو اُس کا قول پسند آیا تقصیر معاف کرکے اپنی توجہہ اور عنایات سے سرفراز فرمایا * ایک

امیر نے سوال کیا کہ ایسا دشمن اس طرح آپ سے قابو
مین آیا اور اُس نے فقط باتون مین آپ کو بہلایا * قبلۂ عالم نے
انتقام نہ لیا بلکہ اُسکی شوخیون اور تقصیرون کو معاف فرمایا
یہہ کیا مزاج مبارک مین آیا * جواب دیا کہ اُسکے عذر پر مین
فریفتہ نہین ہوا بلکہ اپنے دل مین غور کی کہ اگر اُس سے عوض
لون البتہ دل میرا خوش ہوگا اور تسلی پاویگا لیکن اگر معاف
کرونگا تو اُس کا جی شاد ہوگا اور مجھے دنیا مین نیک نامی
اور عاقبت مین اُسکی جان بخشی کے سبب ثواب عظیم حاصل
ہوگا * اور یہہ بھی جانتا ہون * مصرع * بخش دینے مین جو لذت
ہی سو بدلے مین نہین * نقل * مامون غلیفہ بغداد کا تھا اُسکا یہہ قول
ہی کہ اگر آدمیونکو یہہ بات معلوم ہو جاوے کہ مجھے گناہ کے معاف
کرنے مین کیسی لذت ملتی ہی تو میرے حضور مین کوئی سواے گناہ کے
کچھہ اور تحفہ نہ لاوے * قطعہ * یہہ تماشہ سمجھے جو مجرم کہ دمبدم مجھکو *
گناہ بخشنے مین لذت ہی کی لاثانی * گناہ کرتا رہے بھر عمر تک
وہ قصداً بھی * ہمیشہ لاتا رہے اپنا عذر نادانی * پند * ایک روز
سکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ فلانے گناہگار کے حق مین کیا صلاح
دیتا ہی * عرض کی کہ جہان پناہ اگر کوئی گناہ نکرتا تو عفو کے ثواب

سے کہ وہ بڑی چیز ہی دنیا مین کوئی واقف نہوتا * پس گناہ عفو کا
آئینہ ہی اور گنہگار اِس صفت کا روشن کرنیوالا * اب
لازم یہہ ہی کہ اُسکی تقصیر معاف کرنے سے اِس صفت کو ظاہر
کیجئے * بیت * گناہ عفو کی ہی آرسی سمجھہ ای شیخ * حقیر دیکھہ
نہ ہرگز گناہگارون کو * تب سکندر نے پوچھا کہ گناہ کو معاف کرنا
کس حالت مین بہتر ہی * جواب دیا جب اپنے تئین مقدور
ہویا جب حریف پر فتح پاوے تو اُس عفو کے سبب سے گویا
شکرگذاری ظفر کی کرنے مین آوے * حکایت * تواریخ مین
لکھا ہی کہ کسو پادشاہ نے اپنے مخالف پر فتح پائی اور وہ پکڑا گیا *
ملک نے پوچھا کہ اِس وقت تیری کیا حالت ہی اور اب
تجھہ سے کیا ہوسکتا ہی * بولا کہ خدا عفو کو دوست رکھتا ہی اور
تمھین فتح کی خواہش تھی سو اب اللہ نے تمھاری آرزو تمھین
دی * لازم ہی کہ تم بھی خدا کی خوشی بجالاؤ اور معاف کرو * ملک
کو یہہ نکتہ نہایت پسند آیا اور اُسے وہین آزاد فرمایا * پس
سب پادشاہون کو ضرور ہی کہ تقصیرِ وارون کے انتقام کی
کدورت سے اپنے دل کے آئینہ کو صاف رکھین اور اپنی قوت
و قدرت کے شکرانے مین گنہگار کو کہ وہ اپنے گناہ سے شرمندہ

ہو رہا ہی عفو کی خوشش خبری سے اُنکا دل شاد کرین کیونکہ
جو پادشاہ صاحب عزم اور عالی ہمت اگلے زمانے مین ہوئے
مین اُنکی بہی خصلت تہی * بیت * ازل کے روز سے ہی
آج تک بہی دستور * بڑے سے تو بخشتے اور چہوٹے کرتے
آئے قصور * حکایت * کسو پادشاہ کے ایک بڑے مذہب نے
ایسا گناہ کیا تہا کہ اُسکے باعث بڑی خفگی اور غصے مین پڑا *
ایک روز اُسنے ملکت نے اُسکے حق مین کسو اپنے خواص سے
مصلحت کی کہ اس تقصیر وار کو کیا کیا چاہئیے * اُس شخص نے
التماس کیا کہ اگر مین اِس وقت پادشاہ کی جگہہ ہوتا تو خوب
تنبیہ کرتا اور سزا دیتا * پادشاہ نے فرمایا واقعی تو تو میرے
برابر نہین پس مجہے لازم ہی کہ تیرے برخلاف عمل مین لاؤن *
پہر مین نے اُسکی تقصیر معاف کی اگرچہ اِس کا گناہ بڑا تہا پر عفو
کرنا مجہے بہت بہتر معلوم ہوتا ہی * بیت * زیردستون سے
گنہہ گر ہو بڑا * بخشنا پر ہی بزرگون سے بہلا * اِس واسطے کہ
ہر ایک انسان کو ضرور ہی کہ اپنے گناہونکو جو اُس سے سرزد
ہوتے ہین نگاہ کرے اور منصف ہو کر سمجہے کہ مین بہی تقصیر دار
ہون اور خدا کی بخشش کا امیدوار ہون * پس ایسی حالت

مین اپنا بھی عفو گناہ گار سے دریغ نہ کیجے تو یقین ہی کہ کریم بھی
اُسپر رحم کرے اور اُسکے گناہون کو معاف فرماوے * بیت *
اگر امید ہی تجھکو خدا کی بخشش کی * تو تو بھی لطف و کرم سے
گناہ سب کا بخش * حکایت * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ نے
کسو کو خدمت پر بھیجا * اُس سے کوئی ایسی حرکت ناپسندیدہ
واقع ہوئی کہ پادشاہ کو نہایت بد زیب معلوم ہوئی * اُسے
اُس کام سے تغیر کر کے حکم کیا کہ اُسے نظربند کر کے حضور اعلی
مین روانہ کرین * جب وہ قید ہو کر آیا پادشاہ نے نہایت
عتاب فرمایا * وہ پکارا بولا جہان پناہ اپنے دل مین ٹک غور فرمائیے
کہ کل کو آپ کی بھی خاطر بھی دن دھرا ہی اور اسی طرح
روز قیامت مین خدا کے عتاب خطاب مین گرفتار ہوجئیے گا *
پس اُس وقت تمھاری مخلصی کی صورت کس طرح
ہوگی اور کس بات کی تمنا دل مین لاؤگے * پادشاہ نے کہا
خدا کے عفو کا اُمیدوار ہونگا کہ اُسی کی بخشش سے پناہ ہی *
تب اُسنے التماس کیا کہ اب میرے بھی حق مین عفو فرماؤ
تو اِس کا عوض وہان پاؤ * اِس لئے کہ خدا کے عفو کا سبب
پادشاہون کا عفو ہی * بیت * مین ترا گنہگار ہون اللہ کا ہی

تو * گر عفو کرے تو خدا تجھکو بھی بخشے * پادشاہ اُسکا یہہ عذر معقول سنکر بہت خوش ہوا اُسکی تقصیر معاف کی * اور سرفراز کیا پھر اُسی خدمت پر بحال کرکے بھیجا * ابیات * گناہ بخشنا انسان کو نیک خصلت ہی * مزاج عفو کا رکھنا بڑی ہی دولت ہی * کہ نور عفو سے دل سارا روشن ہوتا ہی * اور اُسکی یاد سے سینہ بھی گلشن ہوتا ہی * خدا کی رحمت گنہگاروں کا ہی عفو گناہ * جو چیز چاہے خدا دل سے تو بھی اُسکو چاہ * سب تکہہ عفو خوش نما ہی لیکن گناہ شرعی میں ہرگز عفو کرنا درست اور لازم نہیں بلکہ اُس محل میں قہر و غضب کو کام فرماوے تو وہ اُس کام سے باز آوے * قطعہ * جو اُس گناہ کی نزد یر شرع کی حد ہی * تو اُس میں کرنا توقف ذرا بہت بد ہی * گناہ جیسا ہو تنبیہ اُسکی واجب ہی * کہ حکم شرع کا گویا اُسکے دری سد ہی * ستر دان باب حلم میں * خدا کے اخلاق میں سے ایک خُلق حلم بھی ہی چنانچہ خدا آپ فرماتا ہی کہ تحقیق اللہ غفور اور حلیم ہی یعنے بہت بخشنے والا اور بردبار ہی * سو یہہ نیک صفت نبیون اور ولیون کو عطا کی ہی تو اُسکی قوت سے حلم کا پانی اگر غضب کی آگ کو کہ وہ جلانے والی خانۂ ایمان کی او رہار اول

شکر بشریان ہمہ انعمون کی ہی نعمتون اور اسباب اپنے دین
کا پہچاوین ۞ حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص غضب اور خشم کی
حالت مین اپنے تئین سنبھال رکھے اور نفس امارہ کو غالب
نہ ہونے دے وہی مرد بر اصحاب ایمان اور دیندار ہی ۞ بیت ۞
نہین وہ مرد جو زور آور اور قوی دل ہی ۞ جو کوئی غصے کو مارے
وہ مرد کامل ہی ۞ اور انجیل مین بھی یہہ ذکر ہی کہ بادشاہون
کو واجب اور لازم ہی کہ اپنے نفس سرکش کو عبادت
اور ریاضت کے زور سے غریب اور فرمان بردار بناوین
اور آپ اُس پر حاکم رہین اور باوجود قدرت سلطنت
کے اگر کوئی ایسی بات سنین یا ایسی حرکت دیکھین جو
خلاف اُنکی مرضی کے ہو تو جلدی غصے مین نہ آجاوین بلکہ غور
فرماوین کہ سب خدا کے بندے اُنکے زیر دست اور محکوم ہین ۞
پس اگر خشم زیر دست حلم کا اور غضب محکوم بردباری کا
نہووے تو ہر ایک قول و فعل پر غضب فرماوین آخر ڈر کے
مارے رعیت اور نوکر چاکر جدا ہوکر بھاگ جاوین اور دوسرے
بادشاہون کے سایے مین پناہ لین ناچار اسپس ملک انکو
بے لڑے بھڑے اور بے جدال ویران کر دین ۞ کسو نے کیا خوب کہا ہی ۞ ابیات ۞

بردباری عقل کا سامان ہی * حلم جس کو نہین ہی وہ حیوان ہی *
حلم سے شیطان بھی ہوتا ہی بند * قید کو غصے کی ہی گاوہ کمند *
اور مرد حلیم اسکو کہتے ہین کہ اگر دریاء غضب کا یہان تک امڈ نے
کہ اپنے زور سے اونچے پہاڑ کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دے پر
اسکی طبیعت مین تفاوت نکرسکے اور آگ غصے کی کتنی ہی
بھڑکے لیکن اسکے مزاج کو گرم نکرنے پاوے * سو یہہ صورت
بدون حلم کی مدد اور بردباری کی پشتی کے ہو نہین سکتی *
نہین تو کوئی حاکم رعیت کی گناہگو کو اپنے شعور اور حوصلے کے
موافق ہر کوئی کرتا ہی نہ سہ سکے * پس پادشاہ کو عادل
تب کہا چاہیئے کہ حلم کی خو کرے * اور اسکے زور اور قوت سے
جڑ غصے کی جو تمام عالم کو جلا مارے اکھاڑ ڈالے * ابیات *
حلم جب آوے غضب تب ہووے زیر * بردباری ہی غضب
پر نت دلیر * بردباری عقل کی آزوار ہی * حلم جس مین نہین
سداوہ خوار ہی * نقل * سلیمان زرکوب یہہ نقل کرتا ہی کہ
مین ایک روز مامون خلیفہ کے حضور مین بیٹھا تھا ایک تختی
یاقوت سرخ کی مین نے دیکھی کہ طول اسکا چار انگشت اور
عرض دو انگشت کا تھا سپہر رنگت اور آبداری ایسی پائی

تھی کہ مانند زہرہ کے چمکتی اور مشتری کی طرح دمکتی تھی * اور اُسکی چھوٹ سے تمام مکان روشن ہو رہا تھا * ایک زرگر کو حکم کیا کہ انگوٹھی بنا کر اِس نگ کو اُسپر سوار کر دے * سُنار نے وہ لعل بے بہا لیا اور رخصت ہوا * اتفاقاً دوسرے روز بھی میں حاضر تھا کہ بادشاہ نے اُس یاقوت کو یاد کر کے حادہ گار کو طلب فرمایا جب وہ آیا تو عجب اُسکا احوال تھا کہ رعشے سے بید کی مانند کانپتا اور بے حواس ہو رہا تھا * خلیفہ نے اُسکی طرف دیکھہ کر خطاب کیا کہ یہہ تیری کیا صورت ہی * وہ بولا کہ جان کی امان پاؤن تو سارا احوال کہہ سناؤن * فرمایا میں نے امان دی * تب اُس سُنار نے نگینہ نکالا چار ٹکرے ہو گیا تھا عرض کرنے لگا کہ ای بادشاہ وقت کے میں نے چھاپ بنائی جب چاہا کہ اِسکو اُسکے گھر میں رکھون ہاتھہ سے چھوٹ کر نہائے پر گرا چار پارہ ہو گیا * یہہ سُنکر شاہ نے مطلق تیوری نہ چڑھائی بلکہ مُسکرا کر فرمایا کہ جا اِن چارون ٹکرون کی چار انگوٹھیان بنا لا تیرا گناہ کیا ہی * پس یہہ بات کہنے میں آتی ہی مگر عمل میں ایسے ہی بادشاہ عادل اور حلیم لاتے ہیں * واقعی کہاں تحمل اور بُردباری کو کام فرمایا *

ابیات * جو پوچھو علم ہی پونجی کمال کی ہیگی * اُسی سے زیادتی جاہ
و جلال کی ہیگی * جنھوں کے دل کی خوشی علم نے بڑھائی ہی * شکستہ
دل کی گویا علم مومیائی ہی * پند * نوشیروان عادل نے بوزرجمہر حکیم
سے سوال کیا کہ حلم کیا ہی * جواب دیا کہ اخلاق کے خوان کا نمک ہی
اگر اسکے حرفون کو اُلٹے تو ملح ہوتا ہی * اور ملح لون کو کہتے ہیں
پس اگر انسان سنئی سب خُلق ہو وین اور حلم نہو تو ایسا
ہی جیسے طرح بطرح کے کھانے تکلف سے پکے لیکن نمک نہین
پڑا تو وہ سب پھیکے ہیں * تب کسری نے پوچھا کہ نشان
حلم کا کیا ہی * حکیم نے کہا اُسکی تین علامتیں ہیں ایک یہہ کہ اگر
کوئی ترش روئی یا سختگوئی سے تجھکو کڑوی بات کہے تو
اُس کا جواب شیرین زبانی اور ملایمت سے دیوے * اور
اگر وہ بُری حرکت کرے تو اُسکے بدلے یہہ نیکی کرے * ابیات *
تجھسے کہتا ہون ہی وہ مرد حلیم * زہر کے بدلے جو شکر دیوے *
کم نہو وے بھلے درخت سے جو * وہ تھیلا مارے اُسے ثمر دیوے *
جو جگر کو تراشکر کے ستم * کھان کی طرح اُسکو زر دیوے *
حلم کا نکتہ سیکھہ سیپی سے * سر کو جو کاٹے وہ گہر دیوے *
دوسری پہچان یہہ ہی کہ عین غصے کے غلبے اور غضب کی زیادتی

مین چھپکا ہو رہے یہہ بھی دلیل ہی کہ حلم اور بُردباری اُسکے دل اور جان پر غالب ہی * اور جو درویش خدا پرست ہین وے اپنے نفس امّارہ کو اِسی روش سے محکوم کرتے ہین اور آپ اُسپر حاکم بنتے ہین * تیسری یہہ نشانی ہی کہ باوجود ایسے گناہ کے کہ وہ لایق سیاست کے ہی غصّے کو کام نفرماوے * روایت ہی کہ ایک روز نبوت کے باغ کا پودھا اور ولایت کے دریا کا گوہر بے بہا * نور چشم نبی اور ولی کا فخر النسا کے دل کا چین یعنے حضرت امام حسین درود اور سلام خدا کا اُن پر * ایک دن دسترخوان پر بیٹھے تھے اور بہت سے رئیس اور سردار عرب کے حاضر تھے نعمتین بہر ایک قسم کی چُنین جاتی تھین اِس مین ایک غلام امام علیہ السلام کا کاسہ آش کا گرما گرم بھرا ہوا مجلس مین لایا پانون اُسکا لڑکھڑایا وہ جام دونون جہان کے شہزادے اور اُمت کے فخر زادے یعنے امام حسین کے سر پر گرا اور تمام آش رخسار مبارک پر پڑی * حضرت نے ادب دینے کی نگاہ سے نہ سزا دینے کی راہ سے اُسکی طرف دیکھا * مارے خوف کے اُسکی جان نکل گئی جو اُسمین باختہ ہوا سارا بدن تھرتھرانے لگا بے اختیار اُسکی زبان پر یہہ آیت کلام

اسکی جاری ہوئی کہنے لگا دستے لوگ جو پی جاتے ہین غصے کو ۰
اتنا سنکر حضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا کہ خشم کو مینے دل سے دور کیا ۰ پھر وہ بولا کہ جو شخص
معاف کرتے ہین گناہ انسان کا ۰ آپ نے فرمایا کہ مینے عفو
کیا ۰ پھر اُسنے باقی آیت پڑھی کہ اللہ دوست رکھتا ہی احسان
کرنے والون کو ۰ حضرت نے حکم کیا کہ مینے اپنے مالک سے تجھے
آزاد کیا اور تیری خوراک اور پوشاک ساری عمر کی اپنے اوپر
قبول کی ۰ قطعہ ۰ عوض بدی کے بدی کرتے پر وہ مرتے ہین ۰ طمع
مین دنیا کی جو دین سے درگذر تے ہین ۰ جو لوگ صاحب معنی
و طالب حق ہین ۰ بدی کے بدلے ہمیشہ وہ نیکی کرتے ہین ۰
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عیسی سلام خدا کا اُن پر
حواریون نے جو حضرت کے مصاحب تھے سوال کیا کہ سب باتون
مین مشکل اور بہت دشوار کیا ہی ۰ فرمایا کہ خشم خدای تعالی
کا ۰ تب اُنھون نے پوچھا کہ غضب الہی سے پناہ اور چھٹکارا
کسی کام کرنے سے ہو سکے ۰ حکم کیا کہ اپنے غصے اور رنجے کو مارے ۰
چنانچہ مولوی جلال الدین رومی نے اِس حکایت کو اپنی مثنوی مین
نظم کیا ہی ۰ ابیات ۰ پوچھا عیسی سے ایک دانا نے ۰ کیا ہی دنیا مین

سختی تر سب سے * بولے ای یاری وہ خشم خدا * جس سے دوزخ بھی کانپے ہی ہم سا * کہا اُس سے پکار کے دنگر ہو * بولے غصے کے وقت غصہ نہو * ترک کر خشم و حرص دشمن ہوت کو * ہی یہی مردی اور رسول کی خو * مگر یہہ واجب نہین کہ سب جاگہہ حلم ہی کو کام فرمایئے بہت جاگہہ ایسی ہیئن کہ اُن مین حلم سے غضب بہتر ہی اِس لئے کہ اگر اپنے لالچ یا غرور کے واسطے خشم کرے تو بیجا اور بد نما ہی اور اگر دین کی اُستواری اور شرع کی مددگاری کی خاطر غضب مین آوے تو بجا اور خوشنما ہی * مثلا اگر کوئی ایسا گناہ کرے کہ شرع کے نزدیک اور عقل کے موافق اور ظاہر مین اُس کا عفو کرنا درست نہین اور اُس وقت یہہ حلم کو جاگہہ دے تو سب کے نزدیک الزام پاویگا اور اِسپر حرف آویگا * پس قاعدہ اہل دین و دولت کا اور صاحب عقل و مروت کا یہہ ہی کہ علم و غضب پر ہمارا یک موقع مین عمل نکرے * بلکہ جہان حلم درکار ہو علم کرے اور جہان غضب لایق ہو غضب فرماوے * بیت * نرمی و گرمی ہیئن دونون سازوار * گل کہین بن اور کہین ہوجاتو خار * اتحار ہوان باب خلق و رفق مین * خلق کے معنی خوشخوئی اور رفق ملایمت

اور خاطرداری کو کہتے ہیں * یہہ دونون مہربانی اور دلداری
کے کام آتے ہیں * لیکن خلق بڑی نعمت عظمی اور خصلت زیبا
ہی * جب حق تعالی نے ایمان کو پیدا کیا تب ایمان نے سوال کیا کہ
یا رخدایا مجھے قوت دے * کریم نے اُسے نیکی اور سخاوت
سے قوی کیا اور زور بخشا * اور جب کفر کو بنایا اُسنے
بھی قوت مانگی الله خدا اُسکو تند خوئی اور بخیلی سے مضبوطی
اور توانائی دی * پیغمبر خدا نے حدیث مین فرمایا ہی کہ بخیل اور
بد خو کی جگہہ بہشت مین نہین وہ ہرگز جنت مین داخل نہونگے *
بیت * دیکھا مین نے خوب کر کے جست و جو * آدمیت ہی فقط
خلق نکو * روایت ہی کہ ایک دن حضرت عیسی علیہ السلام
راہ مین چلے جاتے تھے کوئی نادان سامنے سے آگیا اُسنے
حضرت سے کچھہ بات پوچھی * آپ نے خلق و لطف سے جواب
دیا اُس مردود نے پسند نہ کیا مانکہ حماقت سے سخت سوال
جواب کیا جاتا وہ الزام دیتا تھا اور بد کہتا تھا حضرت اُسکو
آفرین اور تحسین کہتے تھے اور ہرچند وہ قصد لڑائی اور
جھگڑے کا کرتا تھا آپ اُس سے شفقت اور ملایمت فرماتے *
ایک راہ چلتا اُس جگہہ کھڑا ہو گیا اور یہہ درشتی اور

سختی

اور نرمی دیکھہ سنکر کہنے لگا ای پیغمبر خدا کے اِس بدذات سے تم کیون اِتنی عاجزی اور بھلمنسائی کرتے ہو * وہ جتنا تُند ہوا جاتا ہی تم ملایم ہوتے ہو وہ بورو جفا کرتا ہی تم مہرووفا کو کام فرماتے ہو * حضرت روح اللّٰہ نے فرمایا کہ ای دوست دلی

مصرع * باسن سے وہی ٹپکے ہی جو اُس مین بھرا ہی * اگر گھڑے مین سرکا ہوگا تو وہ چوئے گا * اگر تھالیا مین شربت ہوگا تو وہ سیچے گا * اِس سے بدی آشکارا ہوتی ہی مجھہ سے نیکی ظاہر ہوتی ہی * مین اِسکی باتون سے عالم بناہون وہ میری گفتگو سے ادب سیکھتا ہی * مین اِس درگذر کرنے سے جاہل ور نادان نہین ہوتا بلکہ وہ میرے خُلق سے عاقل اور دانا ہوتا ہی * ابیات * جو ہون مین غُصّے سے اب اُسپہ گرم * وہ ادب سیکھے گا مجھہ سے کہا کے شرم * موم سے میرے مُردے کو ہی زندگی * یہہ صفت میرے تئین ہی حق نے دی * نیک خُلقی سے مسیحا کی ہی شان * خصلت بد کے تئین تو موت جان * نصیحت * حکیمون کا قول ہی کہ خوش خوئی کا نشان دس طرح سے معلوم ہوتا ہی * ایک یہہ کہ برعکس داناؤن کے کام نکرے * دوسرے اپنے دل مین منصفی کرے * تیسرے اوروںکے

عیب کی جست جو نکرے * چوتھے اگر کسو سے بدی ظاہر ہو تو اُسکو
نیکی سے بیان کرے * پانچویں گنہگار کا عذر قبول کرے * چھٹیں
محتاجوں کی احتیاج روا کرے * ساتویں خلق اللہ کے واسطے
آپ محنت اور رنج اُٹھاوے * آٹھویں اپنے عیب کو آپ
سمجھے * نویں ہر ایک سے کشادہ پیشانی ملے * دسویں سب سے
میٹھی بات کہے جو سب خوش اور راضی رہیں * یہی دس
نعمتیں اہل بہشت کی پہچان کی ہیں * بیت * تمام خلق خدا سے
تو خلق کر تا رہ * بہشت میں وہی تیرے تئیں لیجاویگا * اور کسو نے
کیا خوب کہا ہی * بیت * عجب ہی عالم آزادگی * وہ خلق نکو *
بہشت چاہے تو خوشخوئی کر تو اپنی خو * اور نشان رفق کا لیاقت
اور مدارات ہی * حدیث میں فرمایا ہی کہ ملایمت انسانیت
کو زینت دیتی ہی اور درشتی آدمیت کو کھوتی ہی اور
خراب کرتی ہی * حضرت عزت نے اپنے حبیب کی اِسی صفت
سے تعریف فرمائی ہی کہ ای محمد تجھے میں نے اپنے بندون پر
بجاے رحمت کے بھیجا ہی بس تو اُنسے ملایمت کر * اور کڑی
بات سے مقرر دشمنی اور مخالفت آجاتی ہی اور نرم
گفت گو سے محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہی * بیت * جو شیرین

زبانی تو پیدا کرے * تو یک بال سے ہاتھی کو کھینچ لے * نصیحت
اردشیر بابک نے جب سلطنت کے تخت کو دانائی کے زیور
سے آراستہ کیا ایک روز اپنے فرزند کو دیکھا کہ بیش قیمتی جامہ پہنے
ہی * فرمایا کہ بیٹا پادشاہونکو چاہیئے کہ ایسا لباس پہنیں کہ کسی کے
توشہ خانے مین نہ نکلے اور ویسا کپڑا نہ پہن سکے * اور یہہ خلعت
جو تونے پہنی ہی ہرایک کو میسر ہی اور سب پہن سکتے ہین *
شاہزادے نے التماس کیا کہ جو میرے پاس کسو کے پاس نہووے اور
کوئی پہن نہ سکے وہ کس چیز کا ہوتا ہی * فرمایا کہ اُسکا تانا نیک
خوئی اور نیکوکاری کا اور بانا تحمل اور بُردباری کا ہوتا ہی *
سچ ہی اگر آدمی اِس نکتے کو غور کرے تو دریافت مین آوے
کہ سارے لباسون مین بہتر لباس نیکی اور تحمل ہی * قطعہ *
پادشاہون کو لازم ہی اِتنا * ہینگے جننے یہہ بندہا سے خدا *
خوب ہی اُنکے تئین ملا لینا * اور شفقت بھلی ہی ہر یک جا *
* نقل * فریدون سے سوال کیا کہ نوکرون کو کس طور سے
رکھنا درست ہی * جواب دیا کہ مہربانگی اور بُردباری سے
پھر پوچھا اگر کوئی مشکل پیش آوے تو وہ کس چیز سے
آسان ہووے * فرمایا ملایمت اور لیاقت سے کہ دانائون نے

اسی میں میں کہا ہی * قطعہ * جو مشکل کام کوئی پیش آجاے *
تو آسان ہوتا ہی شیرین زبان سے * بہت کام ایسے
ہیں نرمی سے بنتے * کہ ہو سکتے نہیں تیغ و سنان سے * نقل *
جمشید نے اپنے وزیر سے سوال کیا کہ پادشاہوں کو انصاف
کرنا کس طرح ضرور ہی * عرض کی کہ ملایمت اور نیک خوئی
سے * اس واسطے کہ رعیت جب پادشاہ کو اس صفت
سے دیکھیں تو دعا کریں * اور سپاہی یہہ خود دیکھہ کر رضامندی
اور خوشی پادشاہ کی چاہیں * اور سلطنت کی خوبی اور مضبوطی
فقط رعیت کے آرام اور فوج کے راضی رہنے سے ہوتی ہی *
اور گوشمالی گنہگار کی بھی جیسی ملایمت اور سلوک سے ہوتی
ہی ویسی سختی اور بیدادی سے نہیں ہو سکتی * یہہ نقل اس
بات کے موافق ہی * حکایت * ایک پادشاہ علم اور بردباری
میں مشہور تھا * ایک دن خاص پز کو فرمایش کی کہ آج خاصے میں
فلانا پلاو بہت اچھی طرح خبرداری سے پکائیو اور میوہ اور مصالح
بہت ساڈالیو * اُس نے بہت شستہ اپنے سے پکایا * اور کھانے
کے وقت وہی میں نکال کر دسترخوان پر لایا * پادشاہ نے
اُسی طعام کو نظر خواہش سے دیکھا اور نوالہ اُٹھایا * اتفاقاً اس

ابوہ کیا

مین ایک مکھی نظر آئی ہاتھہ سے رکھہ دیا دوسرا لقمہ لیا
اُس مین بہی دیکھی اُسکو بہی ڈال دیا تیسرے بار جو نوالہ
اُٹھایا اُس مین بہی نکلی غصہ کہا کر ہاتھہ کہینچ لیا اور نعمتون
سے نوشیمان فرمایا ٭ جب دسترخوان بڑھایا گیا اُس باورچی
کو یاد کیا ٭ جب وہ حاضر ہوا فرمایا کہ وہ کہانا تو نے نہایت بامزہ
پکایا تھا اور بوباس اور آب و نمک درست رکہا تھا کل بہی ویسا
ہی تیار کیجیو لیکن بشرطے مکھیان اُس مین نہون ٭ جتنے
خواص اور امیر حاضر تھے سلطان کی درگذر اور بُردباری
دیکھہ کر حیران ہوئے کہ پاد و پز کو بدون جھڑکی اور سزا کے
کس طرح شرمندہ اور رکھہ سیانا کیا ٭ بیت ٭ جو کوئی گناہ
کے بدلے مین لطف ہی دیکھے ٭ بہت ہی اُسکو یہہ شرمندگی

خجل ہی رہے ٭ اُنیسوان باب شفقت اور مرحمت مین ٭
جینے رعیت اور خوش باشون کے حق مین مہربانگی اور رحم
کرے سو یہہ بڑے بڑے پادشاہون کو اور اچھے اچھے سلاطینون
کو ضرور ہی ٭ اِسلیٔے کہ زیردست اور فرمان بردار امانت
خدا کی ہی جو صاحب اختیار اور مقدوروالون کو سونپی ہی ٭
پس اُنکو واجب ہی کہ رعایت کی نظر سے غریبون اور

عاجزون کو دیکھین اور اُنکی احوال پُرسی اور خاطرداری مین مشغول رہین تو اُنکا جان و مال ظالمون اور ستمگارون کے ظلم و ستم سے پناہ مین رہے اور بے پرواہ زندگی کرین * اور صاحب تاج و تخت کو چاہیے کہ جیسی خدا کی مہربانگی اپنے اوپر دیکھے آپ بھی ویسی ہی خدا کے بندون پر کرے * کیونکہ جو کوئی کسو پر رحم کریگا خدا اُسپر بھی رحم کریگا * اور جتنی شفقت خالق کی اپنے حق مین پاوے اُتنی ہی خلق الله سے بجالاوے * جس نے شفقت کی خو کی اُس نے اپنا کام سب درست کیا باکہ تمام خلقت کا کام بنایا * ابیات * جس نے شفقت مین پیدا کیا نام * اپنا اور اَورونکا سنوارا کام * جس نے شفقت مین بھر بلندی کی * آنکھ دولت کی اُسکے مُنہہ پہ کھلی * سلامتی دنیا کی اور نیک بختی عاقبت کی رحم اور شفقت پر موقوف ہی * حکایت * کہتے ہین کہ سبکتگین باپ سلطان محمود غزنوی کا پہلے سلطان سنجر کا نوکر تھا اور ایک گھوڑے کا خاوند تھا نہایت تنگی اور تکلیف سے اُسکی گذران ہوتی تھی * ہر روز جنگل کو نکل جاتا اور شکار کرکے لاتا تب اپنی قوت بسری کرتا * ایک روز ایک ہرنی اُسکی نظر پڑی کہ چرتی ہی اور اُسکا بچہ ساتھہ

ساتھ پھرنا ہی * تب سبکتگین نے گھوڑا اُسکی طرف اُٹھایا * ہرنی
تو چوکڑی بھر کر نکل گئی لیکن بچا چھوٹا تھا ما کے ساتھ نہ بھاگ
سکا اِسنے اُسے پکڑ لیا اور شکار بند سے چارون ہاتو باندھ
کر اپنے آگے ہرنے کے پاس رکھ لیا اور شہر کی راہ لی * ہرنی نے
جب اپنے بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور چلاتی ہوئی پیچھے لگ لی *
سبکتگین کو اُسکی یہہ حالت دیکھکر ترس آیا اور بچے کو کھول کر
چھوڑ دیا اور دل مین کہا اگرچہ * بیت * شکار حلال ہی لیکن نہین
مروت یہہ * کہ جس مین جان ہو اپنی سی اُسکو کیجے حلال * جب
وہ ما کے نزدیک گیا ہرنی نے اپنے آگے لے لیا اور مُنہہ آسمان کی طرف
اُٹھایا * اور باوجود بے زبانی کے دل سے دعا دی * مصرع * تو وہ
ہی جو سمجھے بے زبانون کی زبان * بیت * کہنا ہر ایک کا خدا سُنتا ہی *
بے زبانون کی دعا سُنتا ہی * سبکتگین جیسا خالی ہاتھ گیا تھا
ویسا ہی پھر آیا * جب رات ہوئی حضرت رسالت پناہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ زبان مبارک سے
فرماتے ہین کہ ای سبکتگین آج اُس نکمے جانور کے حق مین
جو تونے شفقت اور مہربانگی کی اِسواسطے حق تعالی کی درگاہ
مین تونے مرتبہ دوستون کا پایا اور مین بھی راضی ہوا * خدا نے

تجھے درجہ پادشاہت کا دیا اور اپنے بندوں کو تیرا فرمان بردار کیا ٭ اب تجھے یہہ لازم ہی کہ اِسی طرح خلق اللہ پر شفقت اور رحم کیجو ٭ اور اپنی سلطنت مین سب کو آسایش اور آرام دیجو ٭ ایک مرد خدا نے اِس جگہ یہہ نکتہ کہا کہ چاہیے انسان سوچے کہ ایک جیو ان کی شفقت کے باعث پادشاہت اِس جہان فانی کی ملتی ہی ٭ پس اگر انسان پر رحم کرنے کے سبب سلطنت ملک باقی کی یعنے آخرت کی ملے تو کیا تعجب اور بعید ہی ٭ ابیات ٭

کرم کا ہاتھہ رعیت کے سر سے دور نکر ٭ جو اُنکا کام ہو تو دل دیکے تو سلوک سے کر ٭ غریب ہین وہ بیچارے رکھین ہین تجھپہ نگاہ ٭ تجھے بھی چاہیے لطف و کرم سے ہاتھہ پکڑ ٭ نصیحت ٭ حکیموں کا قول ہی کہ ایک نشان بادشاہ کی شفقت کا یہہ ہی کہ رعیت کو اِتنا پیار کرے جتنا باپ بیٹے کو چاہتا ہی اور جو باپ اپنے اوپر نہ پسند کرے اُن پر بھی روا نرکھے تو اِس سلوک کے بدلے وہ بھی اپنے جان و مال سے دریغ نکرین ٭ اور جو کچھہ اُن کی بساط مین ہو فدا کرین اور رات دن اُسکی عمر و دولت کو دعا دین ٭ اور جتنا یہہ رحم و شفقت خدا کے بندون پر کریگا خدا بھی دیتا ہی اِسکو رحمت اور توجہہ کی نظر سے دیکھیگا ٭

ابیات * جو تو مجھسے تو تیرے تیمن بھی بخشین * اور مجھ پر
غیب کا دروازہ کھولین * جو لطف حق کی رکھتاہی تمنا * تو توبھی
دوسرون پر رحم فرما * نصیحت * لکھتے ہیں کہ اردشیر بابک
نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ ای فرزند! اس میری بات کو
کوشش دل سے سُن کہ شفقت عام اور مرحمت تام سے
رعیت کو رعیت مت جان بلکہ اُسکو اپنا دوست پہچان تو
اُن کا دل تیرا محکوم اور فرمان بردار رہے * اسلئے کہ جب
اُن کا دل راضی ہوا تو سب چیزین دل کے تابع ہیں تیری
خدمت مین کسو طرح کمی نکرینگے اور سرتاپا تیرے ہو رہینگے *
نصیحت * ایک حکیم سے سوال کیا کہ بادشاہون کو سب
شکارون سے کون سا شکار بہتر اور لایق ہی * جواب دیا کہ
رعیت کے دل کو صید کرنا لازم ہی کیونکہ جس وقت اُن کا دل
تیری طرف مایل ہوا تو سب کچھ تجھکو حاصل ہوا * بیت *
ملک معنی کو جو چاہے تو دلون کو خوش رکھ * کرنہ ہو فوج
تری ملک بھی قایم نہ رہے * اور شفقت کا ایک یہ فایدہ ہی کہ
تجھ تندور ملک کو آباد کرے اور کشت کاری پر متوجہ رہے
تو دن بدن محصول زیادہ پیدا ہو اور دولتمندی اور چین کی

کہہ دانے مین رعیتون کی مدد کرے تو جلد خاطرخواہ آباد ہوں
اور کھیتی دل دیکر کرین ٭ نقل ٭ نوشیروان عادل نے اپنے
عاملون کو فرمان لکھا کہ اگر تمہارے ملک مین ایک بسوا زمین
پرتی رہیگی تو حکم دونگا کہ ایک کو سولی دیوین ٭ اِس قصہ مین
یہہ نفع ہی کہ ملک کے خراج سے بادشاہ کو فایدہ ملتا ہی اور
ملک کی آبادی سے آمدنی زیادہ ہوتی ہی ٭ اور آبادی نہین ہوتی
مگر کھیتی سے ٭ اور جب تلک رعیت راضی اور خوشش نہین
ہوتی اور بادشاہ کا اِنصاف نہین دیکھتی جوت مین دل چلی
نہین کرتی ٭ بیت ٭ سلطنت آباد چاہے خلق کو آباد رکھہ ٭
ظالمون کے ہات سے اُن کو بچا کر شاد رکھہ ٭ حکایت ٭ کہتے ہین
کہ سلطان ابوسعید خدابندے کے وقت مین امیر اُسکے رعیت
پر زور ظلم کرتے اور واجبی حقّے کے علاوہ نذرانہ اور ابواب
زیادہ طلبی کے لگا کر دونون سے کھلیان مین بکوا لیتے تھے ٭ ایک
روز سلطان نے اُمراؤن سے کہا آج کے دن تک مین رعیت
کے حق مین رعایت کرتا تھا اب ہرگز اُن سے سلوک نہین
کرنے کا ٭ اگر صلاح دو تو ایک ہی بار سب کو لوٹ لون اور گھر
بار اُن کا غارت کردون اور بیل بکری بکوا لون ٭ ایک بولتی

کی جایدا د اُن کے پاس نہ چھوڑوں * لیکن اِس شرط سے
کہ تم بھی مجھ سے جاگیر و منصب اور درماہہ ورسوم نہ مانگو اگر بار
دیگر کوئی تم میں سے اِس بات کا التماس کرے تو پیٹ
چاک کردا ڈالوں * سبھوں نے عرض کی کہ بدون عنایات
اور پرورش حضور کے غلام کیونکر رہ سکینگے اور سلطان
کی خدمت کس طرح سے کرینگے * فرمایا کہ ہماری اور تمہاری
شیخی اور شانِ رعیت کی محنت کے سبب سے ہی جب
یہہ آباد ہیں اور زراعت و کسب اور سوداگری سے شاد
ہیں اور سہہ کار میں محصول بھرتے ہیں اور کما کر دیتے ہیں
تب ہم تم فراغت سے گذران کرتے ہیں * اگر اُن کو لوٹ
لوں اور تاراج کروں تو سب کی شیخیاں کیونکر نبہیں * پس
اپنے دل میں غور و تامل کرو کہ جب بیل دہیں اور
سورتی امورتی اُن کا بکوالیں اور اُن کو آدھوانہ جو رعیتی حصہ
ہے نہ دیں لاچار ہو کر آپ سے آپ کشت کاری چھوڑ دیں
تو ملک ویران اور اُجاڑ ہو جاوے اور زمین پرتی پڑے اور
محصول پیدا نہو تب تم کیا کھاؤگے اور کیا کماؤگے اور کیا پہنو گے کام
آؤگے * امیروں اور متصدیوں نے جب یہہ گفت گو بادشاہ

کی سُنی وہین انصاف اور ملک کی آبادی پر کمر باندھی
اور رعیت سے سلوک کرنے لگے ۔ بات سُنی مین عاقلون
سے یہ نصیحت ۔ بھلی ہی گنج سے شکر رعیت ۔ کہ اُس سے
خرچ ہو دے تو وہ بہتر ہے ۔ اور اس سے دم بدم زیادہ ہی
ہووے ۔ اور ایک شفقت پادشاہ کی یہ ہی کہ ہمیشہ بار عام
کرے اور احوال فریادی اور دادخواہون کا آپ پوچھے اور
سُنے اور اُنکی حالت سے واقف ہو کہ شاید دربان اور
چوبدار اپنی طرح سے اُنکا احوال بخون کا تون بیان واقعی نہ کہین
۔ نصیحت ۔ کہتے ہین کہ حرمین کے اکابرون نے بھیجے کے اور
شہر کے شریفون نے خلیفہ ناصر کو لکھا کہ خلافت تمہین زیب
نہین دیتی اور تم لایق سلطنت کے نہین اِسواسطے کہ نایب
اور حاکم تمہارے خلق اللہ پر ظلم کرتے ہین اور عجب عجب
طرح کی بدعتین رعیت پر ہوتی ہی ۔ اُس نے جواب مین
لکھا کہ مجھے اِن باتون کی ہرگز خبر نہین ۔ اُنہون نے پھر پیغام
بھیجا کہ تمہارا یہ عذر گناہ سے بدتر ہی ۔ اِسی لئے کہ بزرگون نے
فرمایا ہی کہ جس چیز کا جواب اپنے تئین دینا ہو اُسکو اوڑون پر
نہ ٹالے ۔ آج دنیا مین رعیت اور خوشی باشون کا بوجھ تمنے

اپنے سر پر لیا ہی کل روز حشر میں ہر ایک کا جواب تمھیں
دینا ہوگا * یہ بے خبری اور غفلت اُس وقت کام نہ آوے گی
اور یہ عذر ناپسندیدہ کون سُنے گا اور کا ہیکو منظور و قبول
ہو ویگا * نصیحت * نوشیروان کا قول ہی کہ اگر میرے
ملک کے کسو شہر میں ظلم ہووے اور بکریوں کا یہ ڈر آسپر ہو کر
گذرے اور اُنمیں سے ایک کا پانوں سوراخ میں گھُس جاوے
اور وہ دُکھ درد پاوے مقرر قیامت میں اُسکی پرسش مجھسے ہو
پہر ہو * تب اُسکے جواب سے کیونکر عہدہ برا ہوسکونگا اور کیا کہونگا *
پس جو کوئی تاج سلطنت کا اپنے سر پر دھرے اور پادشاہت کے
تخت پر پانوں رکھے ضرور ہی کہ اِس درجے اور مرتبے کے جو حق ہیں
انکو بھی ادا کرے اور اُسکے جو قاعدے اور رسمیں ہیں شفقت
اور خوش خلقی سے خلق اللہ کے ساتھہ بجالاوے کہ یہ نکتہ * قطعہ *
جو بیٹھے تخت پہ تو سلطنت سے نہیں آسان * کہ اُسکے کام
میں بہت احتیاط لازم ہی * دوسرا ان باب خیرات و مبرات
میں * یعنے نیک کاموں کے قاعدوں کو رواج دینا اور اچھی
باتوں کی جڑ قایم کرنی ہر ایک دولتمند کے اوپر واجب ہی *
اِسواسطے کہ اگر اُن کاموں میں سے ایک بھی اُسکی رعیت

کے بعد باقی اور یادگار رہے اور اُس سے فیض خدا کی خلقت کو پہنچے
تو برکت اور ثواب اُسکا اُسکی روح کو ملتا ہی * اور خیر جاریہ
اُسکو کہتے ہیں کہ مسجدیں اور عبادت خانے خانقاہیں سرائیں
تالاب کوئیں پل اور جن عمارتوں سے خلق اللہ آرام پاوے
بناوے تو جب تلک اُنکا نشان باقی رہیگا تحفہ ثواب کا بنانے
والے کی روح کو ملے جایگا * بیت * جس کسو نے کرکے نیکی مر کے
چھوڑا یہ جہان * فیض ہردم اور ہی پہنچے گی جان اُسکی وہاں *
جو مرد عاقل اور ہوشیار ہیں دل کے آئینہ کو غفلت کی زنگ
سے روشن اور صاف رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس
دنیاے فانی کا جاہ و جلال اور اسباب و مال ہمیشہ زوال
میں ہی * اِس بھتیاری سرا کے آنے جانے والے اور جتنے
آئے اور گئے جیتے پیدا ہوئے اور موئے اُنکا نام و نشان سواے
نیکی اور خیر کے باقی نہیں رہا * جتنی عمارتیں اور مکان عالیشان کہ
بادشاہوں نے یا امیروں اور تونگروں نے ہرایک ملک میں
بنائے ہیں اب تلک یادگار ہیں بلکہ جب تلک قایم رہینگے اُنکا
نام نیکی اور خوبی سے مشہور رہیگا * بیت * عالم فانی کو کب
ہیگا قرار * چاہیے ہو نیک نامی برقرار * خصوصاً خیرات کی بنا کبھو

طرح اِس زمانے کے صفحۂ سے محو نہین ہوتی * اور حدیث شریف مین ہی کہ اگلے لوگ جو عمارتین خیر کی بنا گئے ہین اِسی نیکی کے سبب حال والے اُنکے نام و نشان سے واقف ہوتے ہین اور تعریف اور خوبی اُنکی بیان کرتے ہین * بیت * کسری کبا پہ طاق کا مذکور رہ گیا * نعمان موا اور ذکر خورنق ہی اب تلک * بزرگون نے کہا ہی کہ فضل الٰہی سے جسکے سر پر اقبال کا ہما سایہ تو الے اور زمانہ اُس سے نیکی کرے اور دل کے مقصد موافق خواہش کے حاصل ہون تو لایق یون ہی کہ موافق خدا کے حکم کے کہ اگر نیکی کرو گے تو اپنے ہی واسطے کچھ ایسی نیکی کیا جاوے کہ بعد اُسکے قایم رہے اور وہان اُسکا پھل پاوے اور راہ کا توشہ خیرات باقیہ اور صدقۂ جاریہ سے ساتھ لیوے کہ وہان کام آوے * اور یہان اُسکی خوبیونکا ذکر اور نیکیون کا مذکور رہ جاوے * تو جس وقت اُسکا نام جسکی زبان پر آوے وہ بخوبی یاد کرے اور آفرین کہے اور اُسکا جس گاوے * بیت * لکھا ہی سونے کے خط سے محل پہ دنیا کے * سواے نیکون کی نیکی کے اور ہی بیگانہ کچھ * پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جب آدمی مرجاتا ہی تو سب عمل اُس سے جدا ہوجاتے ہین مگر تین نیکیان ساتھ رہتی ہین * ایک صدقۂ جاریہ جس سے خیر جاری رہے *

دوسری دیسے کام جنسے اوروں کو نفع پہنچا ہو۰ تیسری بیٹا نیک بخت کہ اپنے باپ کا نام روشن کرے جو اُسکو خوبی یاد کریں۰ اور صدقۂ جاریہ وہ ہی جس سے لوگ فایدہ مند ہوں جیسے اُن میں سے بنانا مسجدوں اور معبدوں کا ہی بموجب حکم خدا کے کہ فرماتا ہی نہیں تعمیر کرینگا مسجدوں کو مگر جو کوئی اسپر ایمان رکھیگا۰ سو یہ بادشاہوں اور تخت نشینوں سے نہایت لایق اور خوشنما ہی۰ اور مسجدوں کی بنا کرنے میں حدیث بھی ہی کہ جو کوئی خدا کے لیے مسجد بنادیگا حق تعالی اُسکی خاطر بہشت میں گھر بنا دیگا۰ اور پرانی مسجد کی مرمت کرنے کا بھی حکم اور ثواب ایسا ہی ہی۰ اور جب مسجد بنکر تیار ہو ضرور ہی کہ پیش نماز اور خطبہ پڑھنے والا اور بانگ دینے والا مقرر کرے اور اُن کی وجہہ معیشت کے واسطے جایداد جدی کر دے تو بے فکر ہو کر اُسکی پیداواسے بفراغت گذران اپنی کریں اور مسجد کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہیں۰ نہیں تو فکر قوت لایموت میں دوڑے ہونگے۰ دوسرے مدرسے بلند اور کشادہ چاہیئے بنادیں اور اُن میں مدرس عالم و فاضل صاحب علم و عمل جنسے فیض طالب علموں کو پہنچے متعین کریں تو شرعی علم آگے

سبب سے جاری رہیں اور اُسکی برکت اور ثواب بانی
مدرسہ کو پہنچے * تیسرے خانقاہیں پاکیزہ اور ستھری تیار کریں
اور روز راتب وہان کے رہنے والوں کی خاطر بہ قرار کردیں تو علم
والے علم میں اور خدا پرست خدا کی یاد میں خاطر جمع سے دل
لگادیں * اور صوفی صاف دل اور مشایخ کامل اور خدا کے
طالب فراغت سے عبادت خدا کی بجالاویں * دن کو روزہ رکھیں
اور رات کو خدا کی بندگی کیا کریں * اغلب ہے کہ اُنکے دم قدم کی
برکت سے نیک بختی ظاہرا و باطن کی حاصل ہو * چوتھے
لنگر خانے بنادیں جو اُنمیں فقیر اور محتاج صبح اور شام سرکار
سے کھانا پکا پکایا کھاویں اور آرام پاویں اور دعا کیا کریں *
پانچویں دار الشفا ہر ایک شہر میں تعمیر کریں اور طبیب
اور حکیم دانا اور رحم دل تجویز کر کے تعینات کریں تو بیمار بیکس
جنکا سواے خدا کے کوئی وارث نہیں وہان آکر رہیں اور دوا
وغذا وہان سے پاویں اور کھاویں اور صحت و شفا پاکر دعائیں
دیتے چلے جاویں * اس ثواب کے عوض دار الشفا کے بنانے والے
کو خدا کے فضل سے صحت اور تندرستی ہمیشہ رہتی ہے * چھٹے
پکی سرائیں بناویں اور دروازے عالیشان لگاویں کہ مسافر تھکے

ماندے منزل سے جو آدین وہان اُترکر شب کو آرام پاوین
اور چور اُچکّون سے بے فکر ہو کر سو جاوین کہ اِسکا بھی بڑا ہی
ثواب ہی * ساتوان ندی نالون پر پُل باندھنا کہ آیندرووندکو
اُسپر سے پار وار آنا جانا آسان ہو نہین تو مسافرون کو
بڑی دقّت ہوتی ہی کیونکہ خلق اللہ اپنی کارروائی کرے اور
پھرے چلے * بس یہہ بھی بڑے ثواب کا کام ہی * پُل کے حق مین
حدیث ہی کہ جو شخص مسلمانون کی خاطر پُل بنادیگا کہ وہ آسانی
سے آمدورفت کرین حق تعالیٰ پُل صراط کی راہ اُسپر آسان
کریگا * اور تالاب بڑے بڑے اور کوئین اچھے اچھے پختہ اور
تھیکیان منزلون مین اور اُن مکانون مین جہان پانی نایاب
ہو کھدوانے اور بنوانے بہت بہتر ہین کہ روز قیامت کی پیاس
سے محفوظ رہے * روایت ہی کہ ایک اصحاب نے حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول
اللہ مین چاہتا ہون کہ اپنی ماکی روح کی خاطر کچھ صدقہ دون
آپ کیا حکم کرتے ہین جو فرماویے سو کرون * حضرت نے فرمایا کہ
سب صدقون سے یہہ بہتر ہی کہ ایک کنوان بنوا کر مسلمانون پر
وقف کرے اُسکا ثواب تیری ماکی روح کو پہنچیگا * اُسنے

ایسا ہی کیا ۔ آٹھوین بزرگون کے مزارون کی مرمت کرے اور وہان بھی مسجدین اور حجرے بنواوے تو لوگ آرام پاوین اور خدا کی بندگی بجالاوین ۔ جو اُن مردان خدا کی روحین خوش رہتین اور صاحب عمارت کی مدد غیب سے کرین ۔ اور سب خیراتون مین بہ بڑی خیرات ہی کہ جو مکان وقف اور لاخراج ہین اُنکو ظالمون اور بے دینون سے چھین کر جو شخص کہ صاحب ایمان اور دیانت دار ہون سپرد کرے تو وہ اُسکا حاصل وہان کا محتاجون اور مستحقون کے خرچ مین صرف کرین ۔ اور شرطین جو وقف اور نذر وات کی ہین پوری کرین بلکہ اُن پر کڑا دیا خوش نیت اور نیک دیانت ہیجئے اس پر بھی اعتماد کلی نفرماوے آپ بھی اکثر خبرگیری اور جستجو کیا کرے اور وقف کے کام مین ہرگز سستی اور کاہلی روا نرکھے اس واسطے کہ جاری ہونے سے وقف کے شرع کو قوت ہوتی ہی ۔ جو کوئی وقف کے کاروبار کو موافق حکم شرع کے انجام دیگا وقف کے اجر اور ثواب مین روز حساب کے حصہ پاویگا ۔ بیت ۔ کر بھلا یا بھلے کی کوشش کر ۔ تو تجھے بھی ثواب اُس مین دین ۔ اس خیرات کے باب

میں جو اتنا طول ہوا اِس لئے کہ نواب صدقۂ جاریہ کا بے حد و نہایت ہی * نقل کرتے ہیں کہ ایک بزرگ نے جب اپنی زندگی کی امانت اجل کے فرشتے کو سونپی اور اسباب اپنی ہستی کا اِس سراے فانی سے منزل باقی میں پہنچایا * کسو شخص نے اُنہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کہو بعد مرنے کے تم پر کیا کیا واردات گذری اور اب کیا حال ہی * جواب دیا کہ ایک مدت تئیں عذاب کے عُقوبات کے پنجے میں اور سختی کی شدتوں کے شکنجے میں گرفتار تھا * ایک بارگی کریم کے کرم سے اُس حالت سے چھُٹکارا ہوا اور سارے گناہ معاف ہو گئے * سائل نے پھر سوال کیا کہ اُس کا کیا سبب اور باعث ہوا کچھ تمھیں معلوم ہوا ہو تو بیان کرو کہ کس کے وسیلہ سے نجات پائی * بولے کہ میں نے ایک میدان میں مسافرخانہ بنایا تھا شاید کوئی غریب راہ چلتا جیٹھ کے دنوں دوپہر کی دھوپ میں تو بسا ہوا اُسکے سائے میں آن کر بیٹھا اُسنے کوئی دم آرام پایا * جب ٹھنڈا ہوا اور راہ کی ماندگی سے ہارا ہوا خوش ہو کر نہایت عاجزی سے بدل دعا دی * کہ بارالٰہا اِس مکان کے بنا کرنے والے کے گناہ بخش اور

اُسکی روح کو باغ فردوس کی چھانون مین جگہہ دے * وہین اُسکی دعا کا تیر قبولیت کے نشانے پر درست ہو کر آمرزش ہوئی اور جہنم کے کرشے سے نکال کر بہشت کے غرفے مین حکم رہنے کا ہوا * بیت * ہر چند کہ سب کامون مین مین نور کرون ہون * نیکی ہی بھلی سب مین ہی اور باقی ہی سب پوچ *

اکیسوان باب سخاوت اور احسان مین * سخاوت سے نیک نامی اور احسان سے مُراد دل کی بر آتی ہی اور عاقبت بخیر ہو جاتی ہی * اور مطلب و مقصد دو نو جہان کا انجام پاتا ہی * کوئی خوبی انسان مین خصوصاً اشرافون اور دولتمندون کو بہتر جود اور سخاوت سے نہین * بیت * بیگی بخشش سے بزرگی اور عنایت * جس مین یہ دو نو نہین ہی زندگی اُسکی ناحق * چنانچہ حدیث ہی کہ سخاوت گویا بہشت کے باغ کا درخت ہی کہ خدا کی رضامندی کی آبجو کے کنارے پر اُگا ہی اور ٹہنیان اُسکی بلندی مین عرش سے جا لگی ہی * اور پھول اُس کا دنیا کی نیکنامی اور پھل عاقبت کی بزرگی کا درجہ ہی * بیت * سخاوت باغ جنت کا ہی میوہ سے سدا تہنا * اور آخر بخت پچھتاویگا جنے ہاتھ سے چھوڑا * نصیحت * کسو نے ایک حکیم سے پوچھا کہ دو

کون سا عیب ہی کہ سارے ہنرون کو چھپا ڈالے ہی * جواب
دیا کہ سوم پناہ * پھر سوال کیا کہ وہ کون سا ہنر ہی کہ جو سب عیبونکو
مٹا دے بولو سخاوت * بیت * ہنر سخا ہی اور باقی ہنر ہیں سب
اسباب * ہر ایک انگلی مین گر بری سو ہنر ہو وین * اس
بات کو یقین جانا چاہیے کہ جب مالک مال کو دل کھول کر نیک
کام مین خرچ کرے نیک نامی اور برائی ہاتھ نہین لگتی *
ابیات * آزمایا ہی ہم نے یہہ اکثر * کہ سخاوت سے کچھ نہین
بہتر * دینے لینے کے واسطے ہی درم * کچھ جمع کرنے کی ہی خاطر
کم * حکایت * سکندر نے ارسطاطالیس حکیم سے پوچھا کہ
نیک بختی دین و دنیا کی کس چیز سے حاصل ہوتی ہی * التماس
کیا کہ جود و کرم سے * لیکن بہتری دین دنیا کی یہہ ہی کہ موافق حکم
الٰہی کے عمل کرے کہ قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ جو کوئی ایک
نیکی کیا کر میرے پاس آویگا وہ دس نیکیان ویسی ہی
میری درگاہ سے پاویگا * ابیات * توشہ جو راہ کا تجھے اپنی طرف
سے دے * لینے کے وقت دس کے عوض ایک حصہ لے * بس
ایسا بہر سے دل کا گاہک کہان کہین * اس سودے مین ہی
سود تجھے کچھ زیان نہین * اور بہتری دنیا کی اس مین ہی کہ خلق اللہ

کے دل کو کرم و احسان سے خوش کرے کہ آدمی احسان کا بندہ ہی * جب انسان کا دل جو سب اعضا کا پادشاہ ہی راضی ہوا تو قالب بھی تابع قلب کے ہو کر منت کے جال مین پھنس جاویگا * آخر یہہ شخص کریم جسنے احسان کیا ہی اُسکی جان و تن کا حاکم ٹھہراتب دروازہ سعادت کا اُسپر کھلا * اور اسباب مُرادون کا موجود ہوا * حکایت ہی کہ خسرو پرویز کا ایک سپہ سالار تھا جوانمردی اور مضبوطی مین بر تا انام آور مشہور * اور ہوشیاری اور ہمت و عزم کے سبب تمام دنیا مین نمودار اور پکا * اور پادشاہ کا بھی مقرب اور سب امیرون مین محہ ۔ * سلطان کو جو کچھ کام پیش آتا اُسکی صلاح و تدبیر سے انجام پاتا * بیت * اُسکے باعث تازہ و سر سبز تھا باغ شہی * اُسکے بازو کے سبب تھی پیٹھہ دولت کی قوی * اُسکے اُسپر دربدار اور رنبہ پر حسد کھاکر ایک مرتبہ حاسدون اور چغل خورون نے پادشاہ سے لگایا کہ آپکا میر بخشی فرمان برداری سے رو گردان ہو کر سرکشی کا ارادہ رکھتا ہی * آخر نمک حرامی اور بغاوت کریگا * بہتر یہہ ہی کہ جب تلک وہ کوئی حرکت کرنے نپاوے

پہلے ہی تدارک اور تدبیر اُسکی اور فکر اُسکی بہی مناسب ہو کیا
چاہیے * بیت * ہر ایک کام کی تدبیر پہلے لازم ہی * جو وقت
جا مارے پہر جہٹ ہی پچتانا * پادشاہ یہہ بات سنکر
اندیشمند ہوے اور فرمایا کہ اگر وہ مخالفت کا قصد کر کے
کسو ملک کی طرف جاوے تو بیٹھے بٹھائے ایک آفت
لاوے * یقین ہی کہ بہت سے سردار لشکر کے متفق ہو کر
اُسکا ساتھہ دین پس اُسکے باغی ہونے سے ملک مین مقرر
خلل پڑے اور بڑا فتور اُٹہے * بیت * بہاڑا کرے سر کشی
اختیار * تو پہر ملک بیمار مین ہووے خار * پادشاہ نے ایسی
ایسی اونچ نیچ سوچ کر اپنے خواصون اور امیرون سے کہ معتمد
اور ستون سلطنت کے تہے مشورت کی * سبہون کی
صلاح مین یہہ تجویز ٹہہری کہ اُسکو قید فرمائیے * خسرو نے یہہ
تدبیر پسند کی اور اُنکی فہمید درست کی تعریف کی * دوسرے
روز اُس سردار کو طلب فرمایا * اور جس مکان پر پایہ
کہڑے ہونے کا تہا اُس سے اوپر بلا کر بٹہایا اور اُسکی خوبیان
اور رنگ ڈہالیان اپنی زبان سے بیان کین اور عقلمندی
اور خوش مزاجی کی تعریفین بہت سی فرمائین * پہر تعداد

جنس اور تحفہ ہر ایک ملک کے جو اُسنے سوصاہ اور مرتبہ سے
زیادہ تھے عنایت کئے اور عطا فرمائے * یہہ سلوک دیکھہ کر جن
عمدون اور دانشمندون نے صلاح نیک اُسکے محبوس
کرنے کی خاطر دی تھی فرصت کا وقت پاکر عرض کی کہ قبلہ عالم پہلے وہ
بات ٹھہری تھی اور اب اُسکے برعکس عمل مین آئی کہ حد
سے زیادہ لطف و عنایت فرمائی یہہ کیا خیال مزاج مبارک مین
آیا * بادشاہ نے تبسم فرمایا * اور جواب دیا کہ مین نے
خلاف تمہاری مصلحت معقول کے عمل نہین کیا * اور اس
عزم سے باز نہین آیا تمنے کہا تھا اُسے قید کرنا ضرور ہی سو
مین نے چاہا کہ بڑی محکم زنجیرون سے بھاری دن * آخر کوئی بند
احسان کے طوق سے بھاری اور مضبوط نہ دیکھا * اور یہہ بھی
دل مین تامل کیا کہ ہر ایک عضو کی خاطر ہر ایک بند مقرر ہی
بس سب اعضا کا قید کرنا کون بڑی قید ہی! سواسطے اُسکے
دل کے قید کرنے کی مین نے تدبیر کی * کیونکہ دل سب اعضا کا
بادشاہ ہی جب وہ مقید ہوا تو اُسکے تابع اور محکوم بھی آپ
سے قید مین آجاوینگے * اور طوق اور ہتکڑی اور بیڑی جو اسباب
مقید کے لئے مقرر ہین سو لوہے کے ہوتے ہین جو کوئی چاہے سو ان

سے رکر کر نہیں اپنی کرسکے ٭ پر کرم اور احسان کی زنجیر مین جب دل اسیر ہوا تو وہ کسو طرح نہین چھٹتی اور اُسکا چھٹکارا نہین ہوتا ٭ چنانچہ یہہ مثل ہی کہ جنگلی جانور کو دانہ و دام سے پکڑ لیجئے اور انسان کو احسان و انعام سے اپنا کر لیجئے ٭ ابیات ٭ کرم کر کہ ہون آدمی پر سے صید ٭ کہ احسان سے ہو تا ہی وحشی بھی قید ٭ کرم سے تو دشمن کی گردن کو باندھہ ٭ کہ جن کتنا ہو اسے بھی یہہ پھاندھہ ٭ تو دشمن پہ لطف و کرم گر کرے ٭ پڑی جُمہ پھر وہ بھی کیون کر کرے ٭ جو خیال خسرو کے دل مین گذرا تھا ویسا ہی ہوا ٭ یعنے دشمنی اور مخالفت کی آگ جو اُسکے دل مین بھڑکی تھی الطاف و انعام بادشاہی کی آب پاشی سے بجھہ گئی ٭ اور ریو ہاکینہ کا جو اُسکے سینہ مین جمہا تھا کرم و بخشش شہنشاہی کے تیغہ کی قوت سے اُکھڑ گیا ٭ اُسی دن سے بندگان خاص اور مقربان با اخلاص کی مانند جان و دل سے فرمان برداری اور جان نشانی مین رہنے لگا ٭ بلکہ تمام عمر اطاعت مین زندگی بسر کی اور محکم بنا رہا ٭ بیت ٭ یہہ تو جہہ جو شاہ کا دیکھا ٭ پھیرا اُسنے کبھو نہ منہہ موڑا ٭ اِسی جگہہ یہہ رباعی بہت موقع اور بجا پڑتی ہی

رباعی * تو جس پہ کرم کرے تیرا جور سہے * ہر وقت تیری مدح و ثنا دل سے کہے * دشمن سے بھی اپنے گر سخاوت تو کرے * شک نہیں کہ وہ تیرا دوست جانی ہو رہے * اور جود کی فضیلت ایک یہہ ہی کہ تمام خلق اللہ کا دل جوان مرد کی طرف بے اختیار گرویدہ اور مایل ہوتا ہی ہرچند اُنہیں اِس سے کچھ فیض نہ پہنچا ہو * مثلاً اگر خراسان کے رہنے والے سُنیں کہ عراق میں ایک مرد کریم اور سخی ہی غایبانہ اُسے دوست رکھیں اور اُسکی خوبیاں سُنکر آفرین کہیں بلکہ اگر وہ مرگیا ہو تو اُسکو یاد کرکے اور ذکر مذکور درمیان لاکر تعریف و ثنا کریں * چنانچہ حاتم کو ایک مدت گذری کہ اِس جہان سے انتقال کر گیا لیکن اب بھی جب نام اُسکا کوئی لیگا تو سب مرحبا مرحبا بولینگے * بیت * سوای حاتم طائی پہ یار و تا دم صور * رہیگا نام ہمکو اُسکا نیکی سے مشہور * حکایت * جب حاتم کی جوان مردی اور سخاوت نے تمام عرب کے ملک میں یمن سے روم تک شور پکڑا اور شام و بلخ کی ولایت میں یہہ آوازہ پہنچا * والی شام و حاکم یمن اور پادشاہ روم کے دلوں میں گران گذرا اُسکی عداوت پر کمر باندھی اِس لئے کہ اُن تینوں پادشاہوں

میں سے ہر ایک براے نمود اس وصف میں دعوی سخاوت اور جوانمردی کا کرتا تھا اور اپنی نمود اور نام پر مرتا تھا اگرچہ یہ بادشاہ تھے پر اسکی برابری نکر سکتے تھے اور وہ فقط ویسا کا سردار تھا لیکن بسبب حاتم کا نام سب پر بالا تھا کہ اس کا کام سب سے نرالا تھا اور ذکر اسکی نیکیونکا اور شور اسکی بخشش کا سب کی زبانوں پر جاری ہو کر جہان میں گنجینہ تھا * بیت * ابر نیسان اسکی بخشش سے رکھے تھا انفعال * مال دنیا کا تھا اسکی دست آگے پایمال * آخر ہر ایک بادشاہ نے ایک ایک طرح سے اسکے ساتھ سلوک کیا *

حکایت * یمن والی شام نے چاہا کہ اسے آزماوے ایلچی بھیجا اور سو مہار شتر جنگی سرخ پشم اور سیاہ چشم اور کوہان بلند ہون حاتم سے مانگے * اس لیے کہ اس صفت اور صورت کے اونٹ عرب کے صحرا میں کم یاب تھے اگر کبھو کہیں سے آجاتے تو بڑی قیمت پاتے * اور ان دنون حاتم کے گلے میں بھی اس صورت کے اونٹ نہ تھے * جب پادشاہ کا پیغام لیکر وہ شخص پہنچا اور نامہ دیا * حاتم نے کشادہ پیشانی سے حشاش بشاش ہو کر قبول کیا اور نہایت شگفتہ

دل ہو کر جواب دیا کہ میری آنکھون سے البتہ حضور مین میٹین روانہ
کرتا ہون اور کہا * بیت * جو کچھ کہ حکم ہو بجا کرتا ہون اور
نا بعد ار * جو کچھ کہ امر ہو بندہ ہون اور خدمت گار * اور اُس رسول
کی تعظیم اور تکریم کر کے ایک مکان معقول مین اُتارا اور اُسکے
لایق ضیافت نہایت تکلف سے کی * اور تمام قبایل عرب مین
منادی کروادی کہ جو کوئی اِس صفت کے شتر پہنچنے
کے لئے میرے پاس لاوے گا * اپنی خاطرخواہ مُنھہ مانگا
مول پاوے گا * پر اس وعدے پر لونگا کہ روپیہ دو مہینے کے
عرصے مین ایک مشت دونگا * اِس حکمت سے ایک ایک دو
دو اونٹ جہاں سے میسر آئے قرض لے لے کر سو شتر جمع کئے اور
ایلچی کے ساتھہ روانہ کر دئے * جب پادشاہ کے پاس پہنچے دیکھہ
کر اور حقیقت سُنکر حیرت سے دانتون مین اُنگلی
دابی اور حیران ہو کر کہا کہ مین نے اُس اعرابی کو آزمانے کے
لئے ایسی فرمایش کی تھی سو اُسنے میری خاطر اپنے تئین
قرض دار کیا * یہہ بات سوچ کر فرمایا کہ اِن سب اونٹون کو
مصر اور شام کے اسباب اور تحفون سے لاد کر اِسی آدمی
کے ہاتھہ حاتم کے پاس بھیجا دو * جب وہ اونٹ لدے لدائے

حاتم کے پاس آئے * پھر منادی کروا دی کہ جس جسنے میرے ہاتھ اونٹ بیچے ہیں آوے اور بہ بجاوے شیبے اپنا اپنا پہچان کر لیجاوے * یہ سنکر مالک دوڑے آئے اور وہ شتر جو مال و متاع سے بھرے پائے لے لے گئے * حاتم نے اپنی خاطر ایک نا رہ رکھا * یہ خبر سلطان شام سنکر حیران ہوا اور کہا یہ مروت کسی آدمی سے نہیں ہو سکتی * واقعی اسکی سخاوت بے نہایت ہی منہ و ربشر کا نہیں * بیت * حاتم کی اِس سخاوت و خوبی کچھ ذکر پر * کچھ جھوٹ موٹ دنیا میں مشہور نہیں ہوا *

* حکایت * پھر قیصر روم نے کہ اسکا نام ہارقل تھا حاتم کی سخاوت کا چرچا سنا تب سے اُسکے احوال کی جست جو ہر ایک سے کرتا رہتا تھا * ایک روز کسو نے ذکر مذکور کے درمیان الناس کہا کہ حاتم کے پاس ایک گھوڑا ہی اصیل و شکیل اور سارے عیبوں سے پاک اور ایسا چالاک کہ ہوا سے باتیں کرتا ہی * یہاں تک کہ اگر سوار اُسکا تیر چلاوے اور اُسے دوڑاوے غالب ہی کہ چلتے تیر کو راہ ہی میں پکڑ لیوے اور زمین پر گرنے نہ دیوے *

* ابیات * وہ گلگوں بہت اشکت خونریز سے * نہت جلد خسرو کے شبدیز سے * گہ اُو تو دہ .. ہلی سا کو نہ جاسے * ہوو ڈ تڑاؤ تو

باد اسکو نہ پاوے ❊ یہہ خبر بعد تھوڑے کی سُنکر روم کے
پادشاہ نے اپنے وزیر سے فرمایا کہ حاتم کی سخاوت کی خبر تمام عرب
اور عجم کے ملک مین پھیلی اور ذکر اُسکی جوانمردی اور
مروت کا کوہ قاف تلک پہنچا ❊ مین نے سُنا ہی کہ ایک مرکب
عجیب غریب اُسکے یہان ہی دل مین آتا ہی کہ اُسکی ہمت
کو آزماؤن اور دریافت کرون کہ خدا کے بندے جو اُسکا نام
بذل و جوانمردی سے لیتے ہین وہ شخص اِس لائق ہی یا یہ نہین
جیسے دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین جھوٹ موٹ
مشہور ہوا ہی ❊ ایک آدمی اُس گھوڑے کے واسطے اُسکے
پاس بھیجون ❊ ابیات ❊ مین حاتم سے وہ گھوڑا عربی بر آ منگاؤن
جو اُسنے خوشی سے دیا ❊ تو جانون کہ بیشک ہی سردار طی ❊
نہین خالی نقارے کا شور ہی ❊ وزیر نے التماس کیا بہت مبارک
ہی اِس بات سے آپ ہی اُسکا نام اور کام معلوم ہو جائیگا ❊
تب پادشاہ نے ایک ایلچی کو سوغات اور تحفہ جو حاتم کی لایق
تھے دیکر اُس بادپا کے لینے کی خاطر روانہ کیا ❊ تھوڑے دنون مین وہ
قبیلۂ طی مین پہنچا اور حاتم کے مکان کے قریب جا اُترا ❊ حاتم
سُنکر اُسکے پاس گیا اور بہت منت کرکے اور بیہو کر اپنے

موہی میں لاکر کہا اتفاق یوں ہوا کہ جس وقت ایلچی آکر رہا
چاروں طرف سے بادل گھمنڈ آیا اور بجلی کڑکنے اور اولے
پڑنے لگے اور آندھی کے ساتھ موسلادھار مینہہ برسنے لگا
حاتم سے اور کچھ نہ بن آیا اُس گھوڑے کو ذبح کروا کر کھانا پکوایا
اور مہمان کو بعزت کرکے کھلایا پھر بچھونا بچھوایا اور رات کو
بآرام سلوایا جب صبح ہوئی حاتم مہمان کے پاس عذر خواہی کو
آیا ایلچی نے بادشاہ کا فرمان اور تحفہ جو بادشاہ نے بھیجے
تھے دئے حاتم نے آداب بجالاکر اُسے کھول کر پڑھا جب
مضمون دریافت کیا سر دھنا اور بہت کابکا سا ہو رہا ایلچی نے
دانائی سے معلوم کیا اور پوچھا کہ کیا ایک گھوڑے کے دینے
کی خاطر اتنے رنجیدہ اور فکرمند ہوئے اگر تمہاری نظر پر گرانی
آئی تو بادشاہ کو بھی اُس کا لینا چنداں ضرور نہیں حاتم نے
جواب دیا کہ اگر ایسے ہزار گھوڑے میرے پاس ہوتے ہیں
اور ایک ادنا آدمی طلب کرے میں تو سبھی حوالہ کر دوں اور
سر مو تامل نہوں یہ جانئے کہ سلطان عظیم الشان ایک گھوڑے
کے باد فرمانے کے باعث میرے تئیں حرمت و آبرو بخشے اور رسول
بھیجے اور نامہ لکھے لیکن مجھے حیرانی اور یہ پچتاوا آتا ہی اور

دل گھبراتا ہی کہ اگر پہلے خبر ہوتی تو اس گھوڑے کو حلال نکرتا
* ابیات * وہ گھوڑا ہوا سے جو تھا تیز تر * کئے جیسے ہرگز نہ تھے
آسکے پر * سو اس گھوڑے کو ذبح کر میں شتاب * کھلایا
تمہیں رات دہ آتش و آب * کہ تھا ابر اور مینہہ برستا برا *
کوئی گلے میں جانہ یہاں سے سرکا * تمہارے لئے کچھ میسر نہ تھا *
سوا اسکے کچھ اور حاضر نہ تھا * روا نہیں یہ ہرگز کسو دین
میں * خصوصاً سخاوت کی آئین میں * مروت نے میری نکی یہ
قبول * کہ مہمان ناقے سے سووے ملول * مجھے نام ہے اپنے
اب کام ہی * جو گھوڑا ہو نامی تو کیا نام ہی * پھر تو بہت سے
عربی گھوڑے اور سو ما تین عرب کی قیصر کے نذر کے لایق. تین
اور ایلچی کو بھی بہت کچھ دے دلا کر خاطر داری سے رخصت کیا *
جب بادشاہ اس تمام کیفیت سے خبردار ہوا منصفی کر کے بولا کہ
حاتم مروت اور سخاوت میں لاثانی ہی * قطعہ * نہیں آج دنیا میں
موجود ہرگز * جو کوئی مروت میں ہو اسکے ہمسر * جوانمردی اور
مہربانی کی رو سے * مروت کا سب کام ہی ختم اسپر * حکایت *
پھر بادشاہ یمن کا کہ وہ بھی کرم اور سخاوت میں لکھ لٹ تھا
اور احسان و مروت میں نامزد اور مشہور * ایک دن

باورچی خانہ اسکا بہوکے محتاجوں اور لاچار عاجزوں کی خاطر گرم رہتا * سب خوان نعمت سے پیٹ بہر کر کہاتے اور ہمیشہ کوٹہا خزانے کا کہلا رہتا کہ خاص و عام اسکے فیض سے جو چاہتے سو پاتے * بیت * عطا اور بخشش مین جو ہاتہہ کہولے تو * محتاجی کا نام عالم سے کہو دے * اس فیض عام اور بخشش لاکلام کے باعث اسکے دل مین یہہ دہن تہی کہ سخاوت کے ذکر مین سواے میرے نام کے کوئی دوسرے کا مذکور زبان پر نہ لاوے * اس سبب سے اگر کوئی حاتم کا نام بہولی اسکے روبرو لیتا تو دل سے خفا ہو کر غضب مین آجاتا * اور تیوریاں چڑہا کر جواب دیتا کہ کیا حاتم اور کیا اسکا مقدور * وہ مثل ہی کہ کیا پدّی اور کیا پدّی کا پلیو * وہ ایک مرد صحرائی ہی ایسے ایسے ہنر سے میرے ملک مین پڑے ہین کہین کا پادشاہ تہوڑا ہی ہی کچھ ملک بہت سا اسکے پاس نہین نہ اسکو ملک گیری کا عزم نہ لاو لشکر ہی * اسکی یہہ سخاوت ہی نہ بر نہ کہان ناحق کا ستہان * بیت * خزانہ نہ اس پاس نہ تخت و تاج * نہ اسکو کوئی ملک کا دے خراج * ظاہر ہی کہ وہ بیچارا کیا سخاوت کریگا اور کیا کسو کو دیگا * مگر کئی ٹکڑے کہوتروں اور راہروؤن

اور ڈہیون کے رکہتا ہی اُسکی پیدا سے ایسا کون سا کام کریگا
جس سے دنیا مین اپنا نام کریگا * جتنا اُسکو تمام سال مین حاصل
ہوتا ہی مین ایک دن مین سائیون کو خیرات کر دیتا ہون *
اور جس قدر وہ بہوکہون کو کہلاتا ہی ہمارے یہان سو گنا اُس
سے ایک وقت صبح کو صرف ہو جاتا ہی ہم مین اور اُس
مین بڑا تفاوت ہی * مصرع * جدائی راہ کی دیکہو کہ ہی
کہان سے کہان * اتفاقاً یمن کے پادشاہ نے ایک روز بڑا جشن
کیا اور نعمتین شاہانہ پخت ہوئین اور تقسیم ہونے لگین * اُس
روز تمام دن آفتاب کے فیض کی مانند اُسکے انعام سے خاص و
عام کو حصہ ملا یعنے زر جواہر ہر ایک اعلی ادنا کو بیٹہا بانٹتا تہا کہ
ویسے وقت مین * بیت * کوئی ذکر حاتم کا کرنے لگا * شروع
دوسرے نے کی اُسکی ثنا * بادشاہ اِس مذکور سے نہایت
رنجیدہ ہوا اور حسد نے جوشش کیا دل مین یہہ منصوبہ
آگیا کہ زبان خلقت کی حاتم کی تعریف سے ہرگز خاموش نہین رہتی
اور اُسکی نکوکاری اور مہمانداری اپنے دل سے فراموش
نہین کرتی * اب صلاح یہی ہی کہ ایسی فکر کرون کہ وہ مار اجاد سے
اور اپنا نام نیک اپنے ساتہہ گور مین لیجا دے * جب اُسکا

کچھ نام و نشان باقی نرہیگا تب اُسکا ذکر نہ کوئی کرے گا
نہ سنیگا اور کون کہیگا آپ سے آپ اُسکو سب بھول
جاوینگے اور راہ راست پر آوینگے * جب تک وہ قید حیات
مین ہی اور سخاوت مین گنہگار رہا ہی میرا نام نہین بچنے کا *
بیت * ہی جب تک کہ حاتم کبھو میرا نام * نہ نیکی سے مشہور
ہو گا نام * اُس شہر مین ایک تھیلی مار تھا کہ ایک روپے کے
واسطے سو خون ناحق پر کمر باندھتا اور ضرورت سے فایدہ کی خاطر
سیکڑون جان کا نقصان کرتا * بیت * معشوقون کی نظرون کی
روش مارکھپاتا * محبوبون کی زلفون کی طرح ڈھونڈھتا * شاہ
یمن نے اُسے یاد کیا اور بہت سے انعام دینے کا وعدہ دیا * آخر
بعد انکار کے اُسنے اقرار کیا کہ میں بنی طی کے قبیلہ مین جاتا ہون
اور جس طرح مجھ سے ہوسکے مکر و دغا سے یا ستیکہ بہو حاتم
کو قتل کر کے چلا آتا ہون * یہہ ارادہ مصمم کیا اور روانہ ہوا آتے
آتے جب اُس بستی مین پہنچا * پہلے ایک جوان خوش رو سے
کہ شان شوکت سرداری کی اُسکے چہرے سے نمایان تھی
ملاقات ہو گئی * اُس مرد نے اِس ٹھگ کو مسافر جان کر
شیرین زبانی سے سوال کیا اور نہایت شفقت سے پوچھا

کہ کہان سے آتے ہو اور کہان کو جاتے ہو * اُس جوان نے جواب دیا کہ بصرے سے چلا آتا ہون اور شام کا ارادہ رکھتا ہون * اُس جوان خوش خلق نے کہا کہ بھلا آج کی رات غریب خانہ مین چلکر رہو اور جو کچھ خدا دیوے سو نوش جان فرماؤ اور اتنی مہربانگی کر کر مجھے احسان مند اور منت دار بناؤ * مصرع * دروازے سے آکے گھر ہمارا روشن کر * عیار یہ خوش خوئی اور دلجوئی اُس جوان مرد کی دیکھ کر اور شیرین زبانی اور مہربانی کی باتین سُنکر اُسکے ساتھ ہو لیا اور حویلی مین آیا * ہاتھ پانون دُھلا کر اچھے فرش پر بیٹھایا اور دسترخوان بچھا کر اچھے طرح بطرح کے کھانے دھرے اور رنگ برنگ کے شربت چُنے اور دم بدم خاطر داری کرنا * اور آپ مارے شرم کے تھوڑا تھوڑا ہوا جاتا اور کہتا اگرچہ تمھارے لایق نہین پر کرم فرمایے اور سیر ہو کر کھایے * بیت * خوان پر اُسکے دیکھ ہر اک دم * ایک سے ایک نعمتین اچھی * مہمان ہر دم اُسکی ہمت اور خاطر داری دیکھ کر تعریف کرتا اور خوش ہو کر کہتا * بیت * خدا کا شکر ہے جو اس جوان مردی و خوبی مین * ہوئے ہو تم زیادہ سارے نیکون سے نکوئی مین * جب

دسترخوان اُٹھا پھر اُسکو بآرام تمام خواب گاہ میں سُولا رکھا ٭ جب رات بھر گئی اور صبح ہوئی آفتاب نکلا مہمان نے جدائی کے غم سے آنسو بھر لا کے میزبان سے رخصت چاہی اور نہایت حسرت اور افسوس سے یہ بیت جگر سوز پڑھی ٭ بیت ٭ جلاتی ہی مرا دل یہ جدائی ٭ بھلا تھا گر نہوتی آشنائی ٭ صاحب خانہ نے بڑا مبالغہ کیا اور رو رو کر کہا کر دو چار روز اور بھی کرم کرو ٭ اور اِس عاجز کے پاس رہو ٭ وہ مسافر ہر نوع کے عذر کرنے لگا اور بولا ٭ بیت ٭ نہین کر مین سکتا ہون اِس جا مقام ٭ کہ در پیش رکھتا ہون اک سخت کام ٭ اُس جوان نے کہا کہ کیا ایسا کام ضروری ہی جسکے سبب چندے رہنے سے مجبور ہو ٭ بھلا کچھ مضایقہ نہو تو مجھہ سے کہو اور اُس بھید سے واقف کرو شاید مجھہ سے کچھ تدبیر ہو سکے یا اگر تمھارے ساتھہ چلنے سے وہ کام نکلے تو ہمراہی کو بھی حاضر ہون ٭ مہمان نے از بسکہ خوبیان اور جوانمردیان اُسکی دیکھین تھین دل مین تامل کیا اور سوچا کہ میرے تئین حاتم کا مارنا منظور ہی پس اگر یہہ جوان بھی رفیق ہو تو بہت مناسب ہی مین تنہا ہون ٭ اور وہ مثل مشہور ہی کہ سو رہا

چنانچہ جھاڑ نہین چھوڑتا * پس اُسکی رفاقت اور مدد سے جلد وہ کام سر انجام ہوگا اکیلا اکیلا ہی ہی اور دو آدمی کو کہتے ہیٔن ایک اور ایک گیارہ * پس ایسا مرد با مروّت اور غریب نواز اگر باہم ہو تو اِس سے کوئی بات بہتر نہین مقرر اِس جوان سے اپنا اِرادہ ظاہر کیا چاہیئے اور محرم کر کے اُسکو بھی ساتھ لیا چاہیئے اور اِس مشکل کام کو سر انجام دیا چاہیئے *

ابیات * گل مراد جو باغ جہان سے چاہے چُننے * بغیر یارون کی پُشتی کے کبھو نکہ ہاتھ لگے * جو یار جانی کا دامن کسو طرح پکڑے * تو جس طرح سے خوشی ہو وے تیری بیٹھہ رہے * کہ دوستون کے سبب سے ہون تیرے کام درست * مدد سے اُنکی ہون سب مشکلون کی گرہین شکست * پہلے بہت سی سوگند اور قسمین دیکر تاکید کی لہ خبردار رہیہ میرا بھید کہین فاش نہو * اُس جوان مرد نے قبول کیا * تب بولا کہ مین نے سُنا ہی کہ اِس ضلع مین حاتم نام کوئی شخص ہی کہ لاف جوانمردی کا اور دعوی مروت اور عاجز نوازی کا کرتا ہی * سو شاہ یمن کے دل مین اُسکی طرف سے خلش اور کدورت پیدا ہوئی ہی اور مین کچھہ وجہہ معیشت نہین رکھتا چوری اور سر زوری سے میری اوقات کٹتی ہی

اِن دنون بادشاہ نے مجھے بُلوا کر بہت سے روپیے دینے کا وعدہ کیا ہی اِس شرط پر کہ حاتم کو تلاش کر کے قتل کرون ٭ اور اُسکے سر کو کاٹ کر بادشاہ کے روبرو لیجا کر نذر دھرون ٭ کیا کرون لاچار ہو کر روزی کے دُکھہ سے یہہ کام قبول کیا ہی اور یہان تک آیا ہون ٭ لیکن حاتم کو پہچانتا نہین نہ اُسکا گھر جانتا ہون ٭ اگر میرے احوال پر رحم اور ترس کھا کر غریب پروری کی راہ سے حاتم کو دکھادو اور اُسکے مارنے مین میرے شریک اور مددگار ہو تو جلد مجہہ سے یہہ حرکت جسکے واسطے گھر بار چھوڑ کر نکلا ہون ہوسکے اور تمھاری دولت سے بادشاہ نے جو کچھہ قول قرار کیا ہی عنایت کرے تو مین باقی زندگی خوشی اور خرمی سے کاٹون ٭ حاتم یہہ باتین سُنکر ہنسا ٭ بیت ٭ جوان ہنس کے بولا کہ حاتم ہون مین ٭ میرا سر بدن سے ابھی کاٹ لین ٭ اور بولا کہ ای مہمان جلدی میرا سر کاٹ مین ہی حاتم ہون اور اپنی راہ لے تو بادشاہ کا مطلب بر آوے اور تو بھی اپنے دل کی مُراد پاوے ٭ بیت ٭ جب حاتم نے بید هر کے سر دھر دیا ٭ تب اُس شخص نے آہ و نالہ کیا ٭ عیار سُنتے ہی حاتم کے پانون پر گر پڑا پھر اُٹھہ کر اُسکے ہاتھہ کو بوسہ دیا اور کہا ٭ ابیات

کہ جو پھول مارے بدن پر ترسے * تو جو مرد ہو مجھکو عورت
گنے * گلے ملکر آنکھون کا بوسہ لیا * وداع ہوا اور ویسا ہی کیا *
حاتم نے اسباب راہ کا تیار کیا اور سواری اور خرچ دیا *
اور اُسکو رخصت کیا وہ روانہ ہوا اور چلتے چلتے یمن پہنچا
اور پادشاہ کے پاس جاکر حقیقت جو گذری تھی مفصل عرض
کی * ملک نے اپنی نیک نیتی اور خوش خوئی سے کہ اُسکی
ذات میں تھی منصف ہوکر اقرار کیا کہ واقعی جو خوبیان
ذاتی اور سخاوت خلقی حاتم میں ہی کسو بشر کا مقدور نہین
جو ریس اُسکی کرے * بیت * ہینگے رہونیکے تو تنگی تیر سے *
کام ہی سے جان پہ جب آبنے * حکایت * اہل الاخبار جو
کتاب ہی اُس میں لکھا ہی کہ جب حاتم نے وفات پائی اُسکو
زمین میں گاڑ دیا اتفاقاً اُس کا مقبرہ ایسے نشیب میں تھا کہ
مینہہ کا پانی سارا جمع ہوکر نالے کی طرح اُسی جگہ بہتا تھا ایک
بار ایسی جھڑی لگی اور پانی کا زور ہوا کہ قریب تھا کہ تعویز
اُسکی گور کا اُکھڑ جاوے اور ساری چاردیواری بہہ جاوے *
حاتم کے بیٹے نے یہہ خبر سُنی چاہا کہ اُسکی لاش کو اُکھاڑ کر
بلند ستہرے مکان میں گاڑے کہ ہمیشہ کے خلل سے محفوظ رہے

جب قبر کا گڑھا کھولا دیکھا کہ تمام اعضا اور اجزا اُن کے بوسیدہ ہو کر ہڈی سے جدا ہو گئے تھے سوا ہاتھ کے بدن کے کچھ باقی نہین رہا کہ ایک ہاتھ وہ اپنا امانت جیسے کا تیسا ہی کہ ایک سر مو اُسکی صورت متغیر نہین ہوئی * جتنی ملائمت اُسوقت موجود تھی تب ان اور ویسی ہی رہی کہ ایسی یہ کیا عجب ہی کچھ عقل مین نہین آتا * ایک صاحب دل بھی وہان حاضر تھے کہنے لگے کہ ای یارو اس بات کا شکر و اور ہاتھ کے ثابت رہنے سے تعجب نہو وہ دست یہی کہ سائلون اور محتاجون کے ہاتھ سے مانا رہا تھا اور اُسی ہاتھ سے خیرات کرتا تھا اور وہ اسکی برکت سے یہ سلامت بے ملامت رہا * اس بات سے یہ یقین سمجھو کہ جب کافر بت پرست کا ہاتھ سخاوت کی پناہ سے صحیح سالم رہا اگر بدن مومن خدا پرست کا احسان اور خیر و کرم کے وسیلہ سے کہ جو خدا کے بندون کے حق مین کرے آتش دوزخ کی سوزش سے امن رہے کیا عجب کی بات ہی * اس لیے کہ نیکی اور خیر کے سبب دولت بے زوال اور نعمت کمال ملتی ہی *

بیت * صاحب دولت ہزارون اس جہان مین مر گئے *
پر انھون کا نام باقی ہی کرم جو کر گئے * نصیحت * دار انے کسو

حکیم سے پوچھا کہ سلطنت کا زیور کیا ہی * جواب دیا کہ عزت و حرمت کے ساتھہ زندگی کرنی * پھر پوچھا کہ آدمی کی آبرو اور عزت ساری عمر کس طرح سے رہتی ہی * کہا کہ روپیہ کو ناچیز اور بُرا جاننے سے * کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو شخص زر کو عزیز نرکہے گا سب اُسکی عزت اور حرمت کرینگے اور جو کوئی روپیہ کی قدر کریگا سب اُسکو کم ہمت اور ناچیز جانینگے * قطعہ *
مال اِس واسطے ہی کام آتا * کہ رہے تن کے واسطے ہو وبال *
جان جو کوئی قدر اکرتے زر پر * اُسکا خطرے میں ہی بدن اور مال *
جس سخی کو کہ زر کی قدر نہیں * اُس کا ہر دم بڑھے ہی جاہ و جلال *
شکر خدا کا کہ قاعدہ جوانمردی اور سخاوت کا اور قانون احسان اور مروت کا حضرت شاہزادہ عالم میں کہ اُنکی ذات میں نور لطف و کرم کا ظاہر ہی اور سلطنت اور جہانداری کے آسمان پر ماتہ آفتاب کی روشن ہیں اور سرداری اور ملک گیری کی بارگاہ کے بادشاہ ہیں * جہان کے آباد کرنے والے دشمن پر فتح پانے والے اور ملک اپنے والے ہیں * قطعہ * مددی ملک و دولت کو ابوالمحسن سنہ نے * کہ مینہ بخشش کا اُسکی سارے عالم میں برستا ہی * جہان حکمت دیتا ہی محتاج و

و ر د یشون تو سیم و زر ٭ کہ دنیا مین محتاجی کا نام حاتم سے
اُٹھا ہی ٭ سخاوت کے دفتر کو اُسکے انعام نے اپنے
وبا او ر معین بن زائدہ کی بخشش لے دستر خوان کو اُسنے نام نے
شہرت دیا ٭ قطعہ ٭ آج دنیا مین فریدون اور جمشید ہی وہ ٭
ہی عدالت اور سخاوت کہ جہان مین اُسسے شور ٭ عدل
سے آراستگی اور ملک سے قائم ہی ملک ٭ جود سے سائل
غنی اور زمانہ سے بخشش کو زور ٭ خدا اسے پاک بر تر اُنکے احسان
عام او زمینون کے فرمان لوازن مہر سے آراستہ رکھے ٭ جیسا
حکم خدا کا ہی کہ جو کوئی احسان کریگا بر ا اجر پاویگا ٭ اور اُنکی کمال
نیکی اور خوشش خصائل کے پروانے کو اپنے وصل کے طمرا سے
اعتبار بخشے کہ خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جزا نیکی کرنے والون کی
بے شمار ہی ٭ بائیسوان باب تواضع اور احترام مین ٭ تواضع
کرنے سے اپنا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی ٭ حدیث ہی کہ جو کوئی کسو کی
بے غرض تواضع کریگا اُسکو قدر و مرتبہ زیادہ دیگا ٭ یعنے جو شخص
عاجزی اور فروتنی عنداللہ بجا لاویگا اللہ اُسکو دنیا مین روز
بروز بڑھاویگا اور آخرت مین درجہ عظیم باویگا ٭ بیت ٭
تواضع ترا اور بہ زیادہ کرے ٭ تجھے سربلندی بزرگی سے دے ٭

نصیحت * ملک سامانیہ کا نصیر الدین پادشاہ تھا اپنے بیٹے کو
یہہ وصیت کی کہ ای فرزند دلبند اگر اِس سلطنت کو کہ
مینن نے بڑی کوشش اور محنت سے پیدا کی ہی اور اپنی عمر
عزیز اِسکی سعی و تلاش مینن کھوئی ہی چاہے کہ تجھپر قایم و
دایم رہے تو میری اِس بات کو یاد رکھیو کہ خزانے پر مغرور
مت ہو جیو کہ مال کو ایک دن زوال لازم ہی اور لشکر پر بھی
اعتماد نہ کیجیو کہ انسان کا احوال ایک سان نہین رہتا * اگر ملک
کی پایداری چاہے تو کرم اور مروت پر عمل کریو اور تواضع کی
خو پکڑیو کہ یہہ دونون دام ہین کہ اُنسے خلق اللہ کے دل صید
ہوتے ہین * اور جو کوئی اِن دونون جال مینن پھنسا جیتے جی اُسکی
مخلصی نہین ہوتی * گویا اِ دنیا مینن یہہ حدیث ہی کہ سردار
قوم کا خادم قوم ہی * یعنے جس شخص کی تونے خدمت تواضع سے
کی اُسکا دل تیرا محکوم ہوا اور تیری محبت کے پھندے مینن
پھنسا اِپس وہ خادم اور تو اُسکا مخدوم بنا اور وہ تیرا شکار اور
تو اُسکا شکار ٹھہرا * ابیات * تواضع کرنے مینن یہہ ہی بھلائی *
کہ بیگانون سے ہو ہی آشنائی * تواضع جو کرے سب سے بڑا ہی *
کہ اونچائی اُسکی نیچے کھیت پہ کھڑا ہی * اور معنے تواضع کے یہہ ہین کہ

اپنی قدر سے دوسرے کی قدر کو زیادہ سمجھے ۞ جب اس شخص کو یہہ
فروتنی حاصل ہوئی تو اپنی عزت و حرمت کو بالاے طاق رکھہ
کر دوسرے کو عزیز اور بزرگ بناویگا ۞ یہہ بات ایسے سے
ممکن نہیں کہ آدمی جو ذات میں اوچھا اور مرتبہ میں ادنا ہوگا
اور اسکی نجابت اور شرافت میں لوگوں کو دھوکھا ہو ۞
اور جو کوئی فی الواقع حسب اور نسب میں درست ہا وہ
عالیقدر اور صاحب درجہ ہی وہ تواضع کرنے سے نہیں ڈرتا
اس واسطے کہ تواضع کرنے سے اسکی بزرگی اور مرتبہ میں کچھہ
نقصان نہیں آتا بلکہ سرداری اور رتبہ اسکا خلق اللہ میں
زیادہ ہوتا ہی ۞ مصرع ۞ تواضع بڑون سے بہت خوب
ہی ۞ ان باتوں سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ تکبر ناقصوں اور
نادانوں کا پانا ہی ۞ اور غرض انکی غرور کرنے سے اپنے عیب کو
چھپانا ہی ۞ لیکن فی الحقیقت کبر اپنی بدیوں کو ظاہر کرنا اور
جتانا ہی ۞ کیونکہ دماغ اور شیخی آدمی کو خوار اور ذلیل کرتی ہی ۞
ابیات ۞ جب تلک ہو سکے غرور نکر ۞ کوئی کھاتا نہیں غرور سے برہ
کبر تو کر دیا کہ جو ترک کیا ۞ جا بجا میں منہ خدا کا ہو دیکھا ۞ تواضع سب
سے بہتر شی ہی ۞ خصوصاً صاحب دولت و اقبال سے

بہت خوب معلوم ہوتی ہے ۔ اِس واسطے کہ بزرگی کا گہنا
تواضع ہے ۔ نصیحت ۔ نقل کرتے ہیں کہ ابن سماک کوئی بزرگ
تھے وہ ایک روز ہارون رشید کی مجلس میں آئے ۔ خلیفہ نے
بہت وقعت کر کے اُنکی تعظیم کی ۔ اُنہوں نے کہا کہ اے بادشاہ
اگرچہ تم بادشاہ ہو پر تمہاری تواضع کرنے کا درجہ تمہاری
بادشاہت سے زیادہ ہے ۔ خلیفہ نے کہا یہ تمہاری بات مجھے
پسند آئی کچھ اور فرماؤ ۔ تب اُنہوں نے کہا کہ خدا ے تعالیٰ جسکو مال
اور جمال اور سرداری دیوے چاہیے کہ خدا کے بندوں سے
موافقت اور نیکی کرے اور آپ پرہیزگاری اور پارسائی
قبول کرے ۔ اِس لئے کہ جو کوئی بڑا آدمی ہو کر تواضع کی خو
کرتا ہے اُسکو اللہ دوست جانتا ہے اور اپنے خاص بندوں میں
گنتا ہے ۔ ہارون نے قلمدان منگوا کر دستخط خاص سے یہ
نصیحتیں لکھیں جیسی ان نصیحتوں پر کان دھرنا اور دیا [illegible] میں
کم لوگ لاتے ہیں اُسکی تواضع دانی کی تھی ۔ ایک بات ۔ بہت
دانا لوگوں نے یہ کہا ہے ۔ تواضع سب زبانوں میں کرنا ۔ تواضع
[illegible] ہوتا ہے [illegible] ۔ تواضع کرنے سے بڑا [illegible]
[illegible] کرے [illegible] ۔ [illegible]

اپنی قدر سے دوسرے کی قدر کو زیادہ دیکھے جب اُس شخص کو یہ
فروتنی حاصل ہوئی تو اپنی عزت وحرمت کو بالاے طاق رکھ
کر دوسرے کو عزیز اور بزرگ بناویگا * یہ بات ایسے سے
عمل میں نہ آویگی جو ذات میں اونچا اور مرتبہ میں اونچا ہوگا
اور اُسکی نجابت اور شرافت میں لوگوں کو دھوکا ہو *
اور وہ کوئی فی الواقع حسب اور نسب میں درست ہی وہ
عالیقدر اور صاحب درجہ ہی * وہ تواضع کرنے سے نہیں ڈرتا
اِس واسطے کہ تواضع کرنے سے اُسکی بزرگی اور مرتبہ میں کچھ
نقصان نہیں آجاتا بلکہ سرداری اور درجہ اسکا ناحق اسمیں
زیادہ ہوتا ہی * مصرع * تواضع بڑوں سے بہت خوب
ہی * اِن باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ تکبر ناقصوں اور
نادانوں کا بانا ہی * اور غرض اُنکی غرور کرنے سے اپنے عیب کا
چھپانا ہی * لیکن فی الحقیقت گویا اپنی بدیوں کو ظاہر کرنا اور
جتانا ہی * کیونکہ دماغ اور شیخی آدمی کو خوار اور ذلیل کرتی ہی *
ابیات * جب تلک ہوسکے غرور نکر * کوئی کھاتا نہیں غرور سے بر *
گر تو کبر و ریا کو چھوڑیگا * خاص بندہ خدا کا ہوویگا * تواضع سب
سے خوشنما لگتی ہی * خصوصاً صاحب دولت و اقبال سے

بہت خوب معلوم ہوتی ہی * اِسواسطے کہ بزرگی کا کہنا تواضع ہی * نصیحت * نقل کرتے ہیں کہ ابن سماک کوئی بزرگ تھے وہ ایک روز ہارون رشید کی مجلس میں آئے * خلیفہ نے سر و قد اٹھکر اُنکی تعظیم کی * اُنہون نے کہا کہ ای پادشاہ اگرچہ تم پادشاہ ہو پر تمھاری تواضع کرنے کا درجہ تمھاری پادشاہت سے زیادہ ہی * خلیفہ نے کہا یہہ تمھاری بات مجھے پسند آئی کچھ اور فرماؤ * تب اُنہون نے کہا کہ خدا سے تعالی جسکو مال اور جمال اور سرداری دیوے چاہیے کہ خدا کے بندون سے موافقت اور نیکی کرے اور آپ پرہیزگاری اور پارسائی قبول کرے * اِس لئے کہ جو کوئی بڑا آدمی ہو کر تواضع کی خو کرتا ہی الله اُسکو اپنا دوست جانتا ہی اور اپنے خاص بندون میں گنتا ہی * ہارون نے قلمدان منگواکر دستخط خاص سے یہہ پندین لکھہ لین * پس اِن نصیحتون پر کان دینا اور بیاض میں لکھہ لینا دلیل اُسکی تواضع ذاتی کی تھی * ابیات * بہت داناؤن نے یہہ آزمایا * تواضع سے زیان ہرگز نپایا * تواضع سے بلند ہو جاوے ہی نام * تواضع کرنے سے برآوے ہی کام * تواضع جو کرے سب سے بڑا ہو * دل اُسکا خانۂ نور خدا ہو *

اور تواضع کرنی اور حرمت رکھنی اشرافوں اور سیدوں کی اور عالموں اور مشایخوں کی بہت بہتر ہی اور دولت و اقبال کے بڑھنے کی نشانی بھی ہی ٭ نقل ٭ شیخ حسن شیبانی ہارون رشید سے ملاقات کو آئے ٭ پادشاہ نے بڑی تعظیم کی اور اپنی مسند پر ساتھ بٹھایا ٭ بعد صحبت داری کے جب رخصت ہوئے لب فرش تک ساتھ آئے ٭ جب وہ جاچکے ایک خواص نے عرض کی کہ اتنی تواضع کرنے سے پادشاہوں کا رعب اور داب نہیں رہتا ٭ جواب دیا کہ جو دبدبہ تعظیم کرنے سے زوال کا پہونچا بہتر اور جو درجہ اور مرتبہ بزرگوں کی حرمت رکھنے سے گھٹے اُس کا گھٹنا ہی خوب ہی ٭ بیت ٭ جو مرتبہ تعظیم کے کرنے سے گھٹتے ہی ٭ اُس مرتبے سے آدمی کب کوئی بڑھتے ہی ٭

حکایت ٭ لکھی ہی کہ اِسمٰعیل سامانی جو پادشاہ خراسان کا تھا اور شان اور دبدبہ بہت رکھتا تھا ٭ ایک روز کوئی عالم باعمل کسو خاطر اُسکے یہاں آئے ٭ اُنکی بہت تعظیم کی جب وہ اُٹھے سات قدم اُنکے ساتھ جاکر رخصت کیا ٭ رات کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ٭ اے اِسمٰعیل تو نے میری اُمت کے ایک عالم کی حرمت کی میں نے

خدا سے دعا مانگی کہ اُسکے عوض دونون جہان مین تیری آبرو رہے اور تو جو سات قدم اُنکی مشایعت کی خاطر گیا یہ بھی مین نے جناب الٰہی سے مناجات کی کہ سات پُشت تلک تیرے فرزندون مین سلطنت چلی جاے * سو یہہ دونون دعائین تیرے حق مین مستجاب ہوئین * اور ایک نشان تواضع کا یہہ ہی کہ عالم اور صالح جو دیندار ہین اور درویش جو خدا پر یقین رکھتے ہین اُنکی صحبت کی خواہش رکھے نہ ویسے عالم اور مشایخ کہ ظاہر مین حکم خدا اور رسول کا خلقت کو سُناتے ہین اور اس دنیاے فانی کے اسباب کے واسطے خوشامد کی باتین بناتے ہین * اور طالعمندون کے آگے گڑگڑاتے ہین اور اُن سے کچھ پاتے ہین * بلکہ ایسے مردان خدا کی صحبت مین جاوے کہ اُنکو دنیا کے لوگون کی صحبت خوش نہ آوے * اور ایسون پر اعتقاد لاوے کہ اُنکو ناپرسان جان کر کوئی خاطر مین نہ لاوے * حکایت سُنا ہی کہ جب عبد اللہ طاہر نے حکومت خراسان کی پائی ملک گیری کے واسطے نکلا نیشاپور مین مقام کیا * ادنا اعلا اُس شہر کے سلام کی خاطر آئے اور ملازمت بجا لائے * بعد کئی روز کے پادشاہ نے پوچھا کہ کوئی شخص ایسا بھی یہان ہی کہ میرا نام سُنکر

میرے پاس نہ آیا ہو * سبھون نے التماس کیا کہ جو نام و نشان والے ہیں وے سب حاضر ہوئے مگر دو درویش کہ وے گوشہ نشین ہیں کسو سے کام نہیں رکھتے اور ملاقات نہیں کرتے * خلایق کی آمد و رفت سے ملول اور اپنے خالق کی یاد مین مشغول ہیں * ابیات * بندے خدا کے جو ہیں گوشہ نشین * کم و کاہر سے وہ واقف نہین * کون و مکان دیکھتے ہیں آنکھون بغیر * پر نہین پر دونون جہان پر ہی سیر * ملک نہین لیک شہنشاہ ہین * خاص وہی بندۂ درگاہ ہین * عبد اللہ نے پوچھا کہ وے دونون مرد خدا کون ہین * خواہون نے کہا کہ ایک احمد حرب اور دوسرے محمد اسلم طوسی کہ دونون عالم ربانی ہین اور زہد و عبادت مین لاثانی ہین * گھر سلاطین اور امیرون کے گھر نہین آتے جاتے اور دونون قطب تارون کی مانند اپنے مقام سے حرکت نہین فرماتے * پادشاہ نے کہا اگر وے میری ملاقات کو نہ آوین تو مین ہی اُنکے دیکھنے کو چلتا ہون * یہہ ارادہ کرکے سوار ہوا پہلے احمد حرب کی طرف چلا کسو نے دوڑ کر خبر پہنچای کہ عبد اللہ طاہر آتا ہے * اُنکو بھاگنے کی فرصت نہ ملی پادشاہ آہی گیا * احمد حرب دیکھکر گھر تے سے ہوئے اور دیر تک سر نہوڑاے رہے * پادشاہ بھی ماندہ جو ترے گھر اترا

لاچار سر اُٹھایا اور بولے کہ ای طاہر کے فرزند میںن نے سُنا تھا کہ تو خوش رو اور شکیل ہی ٭ اب جو میںن تجھے دیکھتا ہون تو جیسا سُنا تھا اُسے بھی زیادہ صاحب جمال ہی ٭ آج سے اپنے اِس رخسارے اور رو کو نیک اور زیبا ہی خدا کی نافرمانی سے بدصورت اور بدشکل نہ بنا اور ایسے مُنہہ کو گُنہ اور دوزخ کا نکر ٭ یہہ ارشاد کر کے رو بقبلہ ہوئے اور نماز پڑھنے لگے ٭ عبد اللہ طاہر روتا ہوا حجرے سے باہر نکلا ٭ پھر محمد اسلم کی طرف گیا ہر چند پُکارا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی کچھ فائدہ نہوا اور پٹ نہ کھولے ٭ امیر دون نے التماس کیا کہ اِس وقت چلئے اور چند روز صبر کیجیے کہ روز آدینہ آوے ٭ جمعہ کی نماز کو نکلینگے شاید اُس وقت قبلہ عالم سے ملاقات ہو جاوے ٭ پادشاہ یہہ سُنکر اپنے دولتخانے کو پھر آئے ٭ جب وہ دن آیا سوار ہو کر اُنکی خانقاہ سے ایک کوچہ کے باہر کھڑے رہے ٭ شیخ نماز کے واسطے باہر نکلے دیکھا تو بہت سے سوار دن کی بھیڑ تک رہی ہیں تھم گئے ٭ پادشاہ نے مرکب سے اُتر کر اور پاس آکر سلام کیا ٭ محمد اسلم نے پوچھا کہ تو کون ہی اور کس کام کو آیا ہی ٭ جواب دیا کہ میںن عبد اللہ طاہر ہون زیارت کو آیا ہون ٭ شیخ بولے

کہ استغفراللہ تجھے مجھ سے کیا کام اور مجھے تجھ سے کیا
مطلب * یہہ کہہ کر شہزادہ اپنا دیوار کی طرف موڑ لیا * پھر پادشاہ کے
اوپر نگاہ نکی * عبد اللہ آگے بڑھا اور انکے قدم کے پاس سر اپنا خاک پر
دکھا اور مناجات کرنے لگا کہ ای کریم یہہ مرد خدا کا تیری رضامندی
کے سبب مجھے گنہگار بندہ سمجھہ کر دشمن جانتا ہی اور میں اسکو
تیری خشنودی کے باعث نیک کار بندہ جانکر دوست رکھتا ہون
طفیل اس سعادت اور اخلاص کے کہ فقط تیرہ ہی مجھہ پہ
مہر دار رکھو اس نیک افعال کے سبب سے بخش * وہین ہاتف
نے غیب سے آواز دی کہ سر اپنا سجدے سے اُٹھا تیرے گناہ
اس عابد کی عبادت کے شریک ہوئے * ابیات * اگر یہہ ساری
دنیا میں ہین ہم بد * ولیکن اچھون کے ہین دوست بے حد *
بدون کو کر قیامت مین وہ بخشیے * سبب نیکون کے تو کیا خوب
ہوئے * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ کسو درویش کے پاس گیا اُس
مرد خدا نے دیکھتے ہی سجدہ کیا * وزیر نے پوچھا شاہ صاحب یہہ کیسا
سجدہ تھا جو تم پادشاہ کے آتے ہی بجا لائے * جواب دیا کہ خدا کی جناب
مین مین نے سجدہ شکر کا ادا کیا * پھر پوچھا کسو واسطے تم نے خدا کا شکر
کیا فرمایا اس خاطر کہ پادشاہ کو میرے پاس لایا اور مجھے پادشاہ

ہے نزدیک نہ دوڑ آیا کیونکہ سلاطینون کا آنا درویشون کی خدمت مین عبادت ہی اور درویشون کا جانا سلطان کے دروازے پر گناہ * پس پادشاہ کی اِتنی تشریف لانے سے پادشاہ کو طاعت کا ثواب ملا اور مین گناہگار نہوا * یہہ البتہ شکر اور سپاس کی جگہہ ہی * ابیات * جو دم درویش پُر ہی سے تو مارے * بلندی سے قدم گردون پہ رکہے * فقیرون سے مدد جو کوئی نک پاے * فریدون سے لڑے تو پیش لے جاے *

تیسوان باب امانت اور دیانت مین * عالم جو علم دین کے اور عارف جو صاحب یقین کے ہین فرماتے ہین کہ مرتبہ امانت کا بہتر ہی ساری نیک خصلتون سے * اِس لیئے کہ ایمان کی بنیاد امانت سے مستحکم ہوتی ہی * چنانچہ بزرگون نے فرمایا ہی جس شخص مین خصلت ایمانداری کی ہی اُسکا ایمان درست ہی اور قانون شرع کے بہی دیانت کے قاعدے کی پناہ مین آراستہ ہو رہے ہین * ابیات * مشرع نے منضبوط جب جرگ کیا * قاعدہ دین کا دیانت کر دیا * دل مین تیرے گر امانت کی ہی چاہ * آگ سے دوزخ کی پاویگا پناہ * جس قول و فعل مین کہ تو نا مل کی نظر سے لحاظ کرے اور جس کار و بار مین غور سے دیکہے تو امانت

و خیانت اُن مین شریک ہین؛ اور ہر ایک بات مین دونون ملی ہوئی ہین؛ پس اگر کوئی طرف داری امانت کی نکرے تو گویا اُس شخص نے خیانت کی؛ اور حق تعالی نے جو کچھ اپنے بندون کو دیا ہی وہ محض امانت ہی کہ اُس مین خیانت ہرگز درست نہین؛ مثلاً چشم ایک امانت ہی کہ اُس سے اللہ کی قدرت کو دیکھے؛ اور گوش بھی امانت ہی کہ اُس سے کلام حق کو سُنے؛ اور زبان بھی امانت ہی کہ اُس سے ذکر الٰہی کرے؛ اور ہاتھ امانت ہین کہ اُن سے خلق اللہ کو نفع پہنچاوے؛ اور باقی اماتونکو بھی اِسی طرح سمجھیے کیون کہ ایک رو وان بدن کا بیکار نہین؛ اور یہ سب خدا کی امانتین ہین کہ اِن سے خبردار رہا چاہیے اور بیجا صرف نکیجیے؛ اور اگر کوئی برعکس اُسکے کام کرے کہ آنکھون سے حرام کی طرف نظر کرے اور کانون سے نامعقول باتین سُنے؛ اور جیب سے دروغ اور بُہتان بکے اور ہاتھ سے مسلمانون کو آزار پہنچاوے تو صرتر خدا کی امانت مین دیدہ و دانستہ اُسنے خیانت کی اور خدا کی بندگی سے رو گردان ہوا؛ شاید اُسنے یہ آیت نہین سُنی کہ خدا فرماتا ہی کہ اَی لوگو کہ ایمان لاے ہو نہین تم ڈرتے خدا سے؛ الیات؛ مگر نہین ہی تجھکو امانت سے کام؛

نہین ہی تیرے دین مین دیانت کا نام * ڈر نہین مرنے کا مجھے اک ذرا * شرم نہین رکھتا کہ کوئی ہی خدا * اور سلاطینون کو بعد محافظت اُسس امانت کے خبرداری اور امانتون کی بہی لازم ہی * یعنے رعیت کے احوال کو لحاظ کرے کروہ بہی امانت خالق کی ہی کہ اُسکو سپرد کی ہی * اگر رعایا کی خبرگیری کما حقہ نکر سکے تو امانت داری مین خلل ہی * نصیحت * حکیمونکا قول ہی کہ اگر بادشاہ ظالم عامل کو خدمت پر بھیجے اور وہ رعیت پر ظلم وستم پہنچاوے تو وہ مثل ہی کہ بھیڑیے کو بکریون کی چرواہی سونپی * جو دیکھہ بھال کر غریبون اور ضعیفون کو ستمگار بے رحم کے حوالہ کر دیا * ابیات * ظالم عامل ہی گویا بھیڑیا * اور رعیت بکری ہی اُسکو بچا * سونپی جس نے بھیڑیے کو بھیڑ بان * ہی بچاؤ اُنکو بلا سے پھر کہان * اور دوسرے ملاحظہ دیانت کا لازم ہی * دیانت سے نگہبانی امانت کی ہی جو درمیان خدا کے اور بندون کے ہوتی ہی * سوا اُس سے کوئی واقف نہین ہوتا مگر وہ جب آپ سے آپ ظاہر ہووے * اور دیانت کے قانون کی نگہبانی کے سبب سے نیک بختی دونون جہان کی ہاتھہ لگتی ہی بلکہ رضامندی خالق کی حاصل ہوتی ہی * بیت * کر دیانت

جو ہر سے دونون جہان روشن رہین * بے دیانت کی نہ دنیا
خوب ہی نہ آخرت * اور جو شخص دیانت داری وہ ہمیشہ
ہر مجلس مین عزیز اور باحرمت رہتا ہی * اور ہر کوئی اُسکو
بزرگ اور برتر سمجھتا ہی * حکایت * سنا ہی کہ نوشیروان
نے ابتداے سلطنت مین کہ ابھی دولت کی نعمت کا مزا نپایا تھا
اور عیش و عشرت کی خواب غفلت سے ہوشیار نہوا تھا
رعیت کی خبر گیری اور احوال پُرسی کی طرف کم متوجہ
ہوتا * اتفاقاً اُسکے ہمسایہ مین ایک شخص رہتا تھا کہ کرم اور
سخاوت مین مشہور اور مہمان نوازی اور نان دہی مین یکتا
نہایت * اُسکی بخشش سے فقیر امیر شادتھے * مفلسی
کی قید سے آزاد تھے * ہمیشہ اُسکا باورچیخانہ گرم رہتا تھا اور
ادنا اعلا کو دعوت کرکے کھلاپلا دیتا * جب اُسکا نام جوانمردی
اور سخاوت مین نہایت بلند ہوا اور ہر ایک کے مُنہ سے
اُسکا ذکر خوبی ہونے لگا یہہ سُنکر ایک روز کسری خود
[illegible] اور آزمایش کی خاطر سوداگر کا بھیس بنا کر اُسکے مہمان
خانے مین گیا * میزبان نے پادشاہ کو نہ پہچانا پر اُسکو تو خدا ے
کریم نے خلق ذاتی اور کرم طبعی دیا تھا موافق اپنی عادت کے

اُنسے بھی پیش آیا اور بہت خاطرداری سے بٹھایا اور لوازمہ ضیافت کا بخوبی حاضر کیا * غرض مروت اور سلوک مین ایک نکتہ فروگذاشت نکیا * آخر مہمان کو ایک بنگلے مین لا بٹھایا اور تواضع عطر و پان کی کی اور باہم صحبت داری کرنے لگا * اتفاقاً وہ بنگلہ خانہ باغ پر مُشرف تھا کہ اُس باغیچہ مین انگور کی ٹٹیون پر بہت سے خوشے پکے اور تر و تازہ لٹک رہے تھے * نوشیروان دیکھکر دل مین متعجب ہوا جب رخصت کا وقت آیا بولا کہ مین تاجر ہون تمھاری جوانمردی کا شہرہ سُنکر دل بہت مشتاق ہوا اِس واسطے آنکر تمھین تکلیف دی لیکن جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ دیکھا * مصرع * ہزار مرتبہ بہتر ہو مین نے اب دیکھا * خراب رخصت ہوتا ہون کچھ فرمایش کرو تو جس ملک مین پاؤن تمھاری خاطر لے آؤن * خانہ خاوندنے کہا اي خواجہ تمھاری دولت سے سب میسر ہی بہت کچھ کریم نے دیا ہی * آخر نہایت بے تکلفی اور یگانگت کی باتون سے بے حجاب ہو کر کہنے لگا کہ مین تازہ انگور کو نہایت چاہ کر کھاتا ہون اور سب میودن مین اُس سے مجھے کمال رغبت ہی اگر کسی باغ مین تمھارے جانے کا اتفاق ہو او

اچھا انکو رنظر پڑتا ہے تو تمھو تماشا اِیشس مخلص کی خاطر یاد کر کے بھیج دیجئو؛ نوشیروان نے کہا تمھارے پائین باغ مین تو آپ ہی ڈھیر سے انگور پختہ معقول نظر آتے ہین اُن کو کیون نہین کھانے اور تصرف مین لاتے؛ وہ بولا کہ ای صاحب ہمارا پادشاہ ظالم اور سخت غافل ہی ہرگز رعیت کی پرواہ نہین رکھتا چنانچہ سب باغ والون کے انگور بہت دنون سے تیار ہین پر اب تک امین کو نہین بھیجا جو کن کوٹ کر کے حصہ پادشاہی لیوے وپروا انکی دیوے؛ اور سب تو بلا ملاحظہ نگہبانی کے دُکھ سے کھائے جاتے ہین پر مین محروم مطلق ہون اب تک زبان پر نہین رکھا اور مزہ بھی نہین چکھا کہ میٹھا ہی یا پھیکا؛ خوف الٰہی سے ڈرتا ہون کہ ابھی حصہ پادشاہی اِس باغ مین شامل ہی اگر مین کھاؤن تو خاین کہلاؤن اور خیانت اور بے دیانتی کرنی حرام ہی؛ اِس واسطے جب سے یہہ تاک پھلنے شروع ہوئے ہین مین تا کنار رہتا ہون جون دانہ بندھنے پر آتا ہی مین باغ کا دروازہ بند کر کے قفل مار دیتا ہون اور اپنے گھر کی چڑیا کو وہان پھٹکنے نہین دیتا؛ جب تک خراج اپنا پادشاہ نہین لیتا تو ہین پڑا رہتا ہی خواہ گلے یا سڑے یا گلہری کھا جاوے مجھے

کچھ کام نہین ٭ اُسپر بھی جب بہت نقصان ہو جاتا ہی تب بادشاہی
عہدہ آتا ہی نظرات کرکے اپنا حصہ لیجاتا ہی تب مین اُسکو ہاتھہ
لگاتا ہون اور ہمال پھرتن سمیت کھاتا ہون ٭ نوشیروان
کے یہہ بات سُنتے ہی بے اختیار ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے اور
فرمایا کہ وہ ظالم اور غافل بادشاہ مین ہی ہون ٭ آج تمھاری
دیانت اور امانت نے مجھے غفلت کی نیند سے جگا دیا ٭ یہہ کہکر
اُسکی بہت خاطرداری اور عذرخواہی کرکے رخصت ہوا ٭
اُسی روز سے عدالت شروع کی رفتہ رفتہ ایسا عادل
ہوا کہ آج تلک اُسکا نام چلا جاتا ہی ٭ قطعہ ٭ دین داری سے
کام دل کے بن جاتے ہین ٭ ایمان رہے تو مرد کامل ہوجے ٭ بے شبہہ
دیانت سے ہر ایک انسان کو ٭ دولت دو جہان کی ساری
حاصل ہوجے ٭ حکایت ٭ اور نقل ہی کہ بلخ کے امیر کا بیٹا ایک
روز سیر کرنے کو نکلا سوار ہوا چلا جاتا تھا کہ رستے کی ایک
طرف چھوٹی سی دیوار دیکھی ٭ اور اُسکے پیچھے ایک بوڑھا
نظر پڑا کہ جنیو پہنے اور بیلچہ ہاتھہ مین لیئے درختون کے چار بیج
لگا رہا ہی ٭ شہزادے نے ٹوکا ای پیر جن بوٹون سے تجھے
پھل کھانے کی آس نہین اُنپر کیون اتنی بلا ٭ بڈہہ ٭ محنت

کر رہا ہی ٭ اُسنے جواب دیا کہ دنیا کا یہی چلن ہی اور دو ن
نے جو بوئے تہے سو ہمارے کام آئے ہم جو بوتے ہین
اور دون کے نمک کہین گے اور شاید میری بہی قسمت مین
ہو ن ٭ امیرزادہ جوان نو یخز تہا نادانی کے غرور سے سوگند
مغلظہ طلاق یاد کر کے کہا یہ تہا کہ تو ہرگز اِس باغ کا میوہ نکہانے
پاویگا جب تک یہہ باغ پہلے کا تو مرجاویگا یہہ کہکر چلا گیا ٭ اُس
بڈہے نے پوچہا کہ یہہ جوان کون تہا لوگون نے کہا کہ امیر بلخ کا پوت
ہی ٭ ایک مدت کے بعد وہی پادشاہزادہ پہر سیر کی خاطر
سوار ہوا اِتفاقاً ایک باغ مین جانکلا کہ نہایت ہرا سبز اور
سیراب تہا اور درخت سایہ دار اور پہلے پہولے نظر آئے ٭
ابیات ٭ درخت اُس باغ کے سارے ہرے تہے ٭ ہرایک
ڈالی مین میوے ہی بہر رہے تہے ٭ درختون کی بلندی پر تہے بیٹہے ٭
چرندے بولتے کریاں کرتے ٭ امیرزادے کو اُس بوستان کے
دیکہنے سے فرحت ہوئی اور خوش ہوکر باگ تہامی
اور گہوڑے سے اُتر اپیادہ ہوکر باغ مین آیا ٭ ایک زُنّاردار
کو دیکہا کہ پہرتا ہی ٭ شاہزادے نے میوہ کہانا شروع کیا کچہ جی
مین جو آگیا تو ڑا اُس پہر کو دیا کہ تو بہی ہمارا شریک ہو

اُسنے ہاتھہ سے لیا اور اُسی جگہہ وہ پھل اُسی کے ایک نوکر کو
کہ روبرو ہاتھہ باندھے کھڑا تھا حوالے کر دیا اور کہنے لگا کہ یہہ میوہ
مجھے کھانا درست نہیں ✻ امیرزادے نے متعجب ہو کر پوچھا کہ
اِسکی کیا وجہت ہی ✻ بولا کہ میں جن دنوں میں اِس باغ کو لگاتا
اور بروے بیٹھاتا تھا امیر بلخ کا بیٹا اِس جگہہ آیا اور مجھے دیکھتے
لگا کہ تیری عمر آخر ہوئی اور گور میں پانوں لٹکا چکا ہی اِس
سن و سال میں یہہ نیت دور دراز رکھتا ہی کہ درخت بوتا
ہی اِتنی مدت تلک تو جیے گا کہ یہہ پھلیں گے اور تو کھاویگا اُسکی
سوگند کے سبب سے نہیں کھاتا کہ شاید وہ جیتا ہو اور یہاں آیا ہو
اُسپر طلاق نہ پڑے ✻ سو میں شرط دیانت کی بجالاتا ہوں
یہہ سنکر اُسپیرو نے کہا اَی پیر مرد وہ امیرزادہ میں ہی ہوں
اور قسم میں نے ہی کھائی تھی لیکن یہہ تیری دیانت داری
دیکھہ کر بہت محظوظ ہوا اور وزارت کا کام آج سے تجھے سپرد
کیا اب تیری مشورت اور صلاح کے بدون کوئی کام نکرونگا ✻
اُسنے یہہ بات سنکر سر نہوڑا لیا اور تأمل کیا بعد دیر کے
سر اپنا اُٹھایا اور بولا کہ تیرا فرمانا میں نے قبول کیا لیکن مسلمان
پادشاہ کا وزیر گبر ہو یہہ مناسب نہیں ✻ یہہ کہہ کر زنار کو کاٹ ڈالا

اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوا ● پس اُنکی دیانت کی برکت سے دولت دین کی بھی پائی اور حشمت دنیا کی بھی ہاتھہ آئی اور پایہ وزارت کا پایا ● بیت ● جو کرے دینداری اُس کا مرتبہ ہوی عظیم ● کیا جو کچھ تھا کہا میں ہی خدا اس کا علیم ● چوبیسواں باب وفاے عہد میں ● یعنے اپنے قول وقرار کو پورا کرے اگرچہ یہہ تھوڑی سی بات ہی پر اِس عہدے سے برآنا بڑے جوان مرد صاحب کمال کا کام ہی ● جو کوئی اپنے قول کو نباہے اور قرار کو پورا کرے وہ گویا حکم خدا کا بجا لایا اِسلئے کہ حق تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہی ● ای وہ کوئی جو ایمان لائے ہو اپنے عہدون کو آپس میں وفا کرو ● اور دوسری آیت میں حکم کرتا ہی کہ اگر تم وفا کروگے میرے عہد پر تو میں بھی وفا کرونگا تمہارے عہد پر ● یعنے روز الست میں تمہاری روحون نے جو مجھہ سے قول کیا ہی اُسے پورا کرو تو میں نے بھی جو تم سے وعدہ کیا ہی بجا لاؤن جزاے خیر اُسکے عوض دون ● اور پیغمبر خدا کی حدیث مشہور ہی کہ جس کو پاس داری عہد کی نہیں وہ دیندار نہیں ● بس اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جڑ دینداری کی عہد کی رعایت سے ہی ●

بیت ٭ مردم دانا پہ نہین کوئی کام ٭ عہد سے بہتر جو کرے وہ تمام ٭ روایت ٭ ایک دن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کسی دوست کے ساتھہ اتفاق کہین چلنے کا ہوا ٭ سر راہ اُسکا مکان تھا وہ اپنے گھر مین چلا اور پیغمبر خدا سے کہنے لگا کہ تمھارا ساتھہ مجکو غنیمت ہی مجھہ سے وعدہ کرو اور اِس جگہہ ذرا ٹھہر جاؤ تو مین گھر مین سے ہو کر چلا آؤن ٭ حضرت نے اِس بات کا قرار کیا اور رہ گئے ٭ وہ شخص اپنی حویلی مین گیا اور دوسری طرف گھر کی تھی اُدھر سے نکل کر کہین چلا گیا بعد تین شبانہ روز کے اُس مکان پر آیا ٭ جہان آپ کو چھوڑ گیا تھا اُسی طرح بیٹھے پایا ٭ پوچھنے لگا کہ ای نور چشم خلیل کے اور پیغمبر رب جلیل کے یہان کیون بیٹھے ہو ٭ فرمایا جس وقت سے تو وعدہ کر کے مجھے یہان چھوڑ کر گیا مین بیٹھا ہون اور تیرے آنے کی راہ دیکھہ رہا ہون ٭ اُسنے شرمندہ ہو کر کہا اگر مجھے دیر لگی تھی آپ چلے گئے ہوتے ٭ فرمایا مین نے وعدہ کیا تھا سو یہہ دل نے نہ قبول کیا کہ خلاف وعدے کے کرون ٭ جو تو نہیون نہ آتا تو مین یہین تمھارہتا اور ٹھکانے سے نجاتا ٭ اِسی خاطر رب العزت نے حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کی صفت مین فرمایا کہ وہ پیغمبر راست وعدہ اور

صادق انکا قول ہی • بس جب خلق اللہ کے منہ سے کہ وہ کرنا پسندیدہ
ہی تو بے شبہ خدا کے منہ کو وہ کرنا پسندیدہ تر ہوا چاہیے • رباعی •
وہ مرد نہین دانا جو کہلاتا ہی • تک دیکھ کر قول اپنا بجا لاتا ہی •
کر منہ سے سے منہ کے وہ بر آتا ہی • جس کام مین جا پہنچے وہ بر تہ
جاتا ہی • نقل • حکایت الصالحین جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی
کہ کسو خواجہ کا ایک غلام پرہیزگار اور خدا ترس تھا • اتفاقاً میان
بیمار ہوا منہ کہا کہ اگر مین اِس بیماری سے صحت پاؤن تو
اِس غلام کو آزاد کرون • یہہ کہتے دنون کے شافی حقیقی نے
شفا دی • وہ خواجہ اُس غلام کو بہت پیار کرتا تھا آزاد نہ کیا پھر
کاہلی پر آیا • اُسی غلام کو حکم کیا کہ جا کر حکیم کو بُلا لا جو میرا علاج کرے •
غلام باہر نکلا اور جلدی پھر آیا • صاحب نے پوچھا حکیم کہان ہی
اُسنے جواب دیا کہ وہ کہتا ہی کہ تیرا خاوند جھوٹ بولتا ہی جو کچھ
کہتا ہی اُسپر عمل نہین کرتا اب مین اُسکی دوا نہین کرنے کا •
خواجہ سُنکر سوچا اور شرمندہ ہوا اور بولا کہ ای خانہ زاد طبیب
کو میری طرف سے کہہ کہ مین اب دروغ گوئی سے باز آیا پھر
اپنے قول قرار سے نہ پھرونگا • مصرع • سر اگر جاے قول سے
نہ پھرون • غلام نے کہا ای میان حکیم کہتے ہی کہ اگر تم اپنے قول

کی دعا کرو تو میں بھی ایسی دوا دون کہ تم جلد شفا پاؤ * خواجہ
نے غلام کو خط آزادی کا لکھ دیا وہین صحت کلی پائی * بیت *
وفا سے عہد خدا سے جو کرتو لاوے بجا * تو اپنے فضل و کرم سے
کرے وہ تجھ سے وفا * حکایت * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ
کو سخت مہم درپیش ہوئی عہد کیا کہ اگر خدا میرے اس کام کو
بخوبی جیسا جی چاہتا ہے انجام دیوے تو جتنا خزانہ میرے یہان
موجود ہے فقیرون اور مسکینون کو بانٹ دون * حق سبحانہ
تعالی نے اُسکے مطلب کو جلدی اُسکے دل کی خاطر خواہ ہوا کیا *
پادشاہ نے چاہا کہ جو وعدہ کیا تھا بجا لاوے خزانچی کو طلب کیا
اور فرمایا کہ موجودات کا حساب کرلا کہ تیری تحویل مین کتنا
نقد تیار ہے * اُسنے نقدات کی فرد گذرانی مبالغ کلی نظر پڑے *
اُمراء اور ارکان دولت بولے کہ جہان پناہ اتنا مال محتاجون
کو خیرات کر دینا لازم نہین کہ لشکر تباہ اور پریشان ہو جاویگا *
سلطان نے جواب دیا کہ مین نے عہد کیا تھا کہ سارا خزانہ غریبون کو
خیرات کر دونگا * امیرون نے کہا کہ عالم و فاضل تو دادنی ہین کہ
سپاہی اور جتنے ملازم سرکار کے ہین یہ بھی حکم مستحق کا
رکھتے ہین * پادشاہ اس بات سے متحیر اور متفکر ہو کر

شہر برج میں جا بیٹھے دیکھیں تو زیرِ جھروکے ایک فقیر دیوانہ
چلا جاتا ہی۔ پادشاہ نے حکم کیا کہ اِس مجذوب کو بلاؤ۔ چوبداروں
نے اُسے پکارا جب وہ آیا ملک نے کہا ای میاں مستان میں
نے شرط کی تھی اور خدا سے عہد باندھا تھا کہ جو میرا مقصد دلی
بر آوے تو میرے خزانے میں جو نقدی ہی خدا کی راہ میں صرف کروں
سو کام میرا حسب دلخواہ ہوا لیکن روپیہ بے شمار اور اگنتی
ہیں اُمرا راضی نہیں ہوتے اور عالم سپاہیوں کو واجب
الرعایت ٹھہرانے میں اب تم کیا صلاح دیتے ہو۔ دیوانے نے
کہا ای پادشاہ جس وقت تم نے یہہ نذر قبول کی تھی کہ سارا
مال درویشوں کو دونگا دو الی ہندون کا بھی خیال تمھارے دل
میں گذرا تھا۔ فرمایا نہیں فقط گدا اور بے نوا اُن کا نام زبان سے
لیا تھا۔ کہا تو اُنہیں کو دو جنکی نیت کی تھی۔ ایک امیر اُس گھڑی
حاضر تھا بولا کہ ای دیوانے مال بہت ہی اور سپاہی مفلس اور
حیران ہیں۔ مجذوب نے اپنا مُنہہ اُسکی طرف سے پھیر لیا اور
بولا کہ ای سلطان جس سے تم نے وعدہ اور قول کیا ہی پھر
بھی اُس سے کبھو کام ہی یا نہیں۔ اگر کچھ ضرورکاری ہی تو اپنے
عہد کو وفا کرو اور اگر اُس سے آگے کو غرض نہیں اور اُسکے

محتاج نہوگے تو جو مزاج مین آوے سو کرو * پادشاہ نے یہہ جواب معقول اُس سے سنکر رد دیا اور حکم کیا کہ سارا مال فقیر غریب مسکینوں کو تقسیم کرو * ابیات * جو آخر کو محتاج اُسکا نو ہو * نمو برا ستے وفاداری سے اُسکی رو * حکومت کا جو مرتبہ پاتے ہین * وفا عہد کی وہ بجا لاتے ہین * وفاداری ہی سلطنت کا نشان * جو قول اپنا پورا کرے مرد جان * اور عہد کو وفا کرنا اور برقرار کو بناہنا کسو سے اِتنا خوش نما نہین جتنا پادشاہون سے ہی * اِس واسطے کہ اُنکا ذکر تمام عالم کی زبان پر مذکور ہوتا ہی اور ہر ایک کے سُننے مین آتا ہی * پس ادنا اعلا اُنکے عہد و پیمان سے واقف ہوتے ہین * تو جب سلاطین اپنے عہد کو انجام نہ دین سارے دوست اور دشمن اُنکے سخن کا اعتبار نکرین * وصایاے ہوشنگ مین لکھا ہی کہ ای فرزند عہد شکنی اور خلاف وعدگی ہرگز نہ کریو کہ سزا او بر شامت اُسکی جلد ملتی ہی * بیت * قول بجا لانا بڑی بات ہی * عہد شکن ہونا بُری بات ہی * اور ہر کسو کو اپنی سلطنت کے عہد کے عہد سے نکلنا واجب اور لازم ہی * حکایت * کہتے ہین کہ افراسیاب ظالم کے احوال سے اور مظلوم کی حالت کی نہایت جستجو

اور تلاش کرنا بلکہ اِسکے تحقیق کرنے مین آپ محنت
کرنا * ایک روز کسو مصاحب نے کہا کہ رات دن اِسی فکر مین
رہتے ہو عیش و آرام مطلق نہین کرتے * جواب دیا کہ مین
اپنے وعدے کے برخلاف نہین کرسکتا * اُن نے پوچھا کہ آپ نے کیا
وعدہ کیا ہی ہم نے کبھو بادشاہ سے نہین سُنا * فرمایا یہہ
سلطنت خود وعدہ ہی بادشاہون کو واجب ہی کہ اِس
وعدے کی وفا کرین اور وفا یہہ ہی کہ انصاف مظلومون کا ظالمون
سے دلوا دین * اور جو کوئی بادشاہت پاکر عدالت سے غافل
رہا گویا اپنا قول بھولا * مصرع * وعدے کو نہین بھولتے جنکو
ہی دیانت * نصیحت * ایک بادشاہ نے حکیم سے پوچھا کہ آدمی کو
کون سی صفت سے بزرگی حاصل ہوتی ہی * جواب دیا کہ وعدے
کے انجام کرنے سے * اور ایک فضیلت صادق القول کی یہہ
ہی کہ بقا جہان کی اُسکے سبب ہی اِس لئے کہ قیام دنیا کا
سلطنت پر ہی اور بنا سلطنت کی اوپر لشکر کے * اور بادشاہ
تمام جہان کے اپنی ساری دولت لشکر کے اعلا و ادنا کو کھلاتے
ہین اور اُن پر صرف کرتے ہین اِس اُمید سے کہ جب کوئی
حریف مقابل ہو گا تو بیشک شرط وفا کی بجالا دینگے * پس اگر بہم

نمک حلالی اور وفاداری کی آنکھہ جاسے تو کوئی خاوند نوکر اور سپاہیون پر اعتماد نہ رکھے بلکہ تمام سلطنت مین خلل عظیم پیدا ہو * دوسری ساری معاملتون مین کیا خرید فروخت اور زراعت اور تجارت مین اکثر قول و قرار ہی کام آتے ہیں * اگر وہ درست نہ ہین اور پورے نہ ہون تو بنود بہت اور ضبط و ربط عالم کا نیست و نابود ہو جاوے * یہہ سب باتین سوچ کر وفاداری کی راہ سے مُنہہ نہ موڑنا چاہیئے * ابیات * چاہو اُسکو جو وفا تجھہ سے کرے * جان تیرے تیر کے آگے دھرے * دوست جانی ہو تو پھر اُسکے لئے * جان کام آوے تو دُنیا ہی بنے * جان سا دنیا مین کوئی یار نہین * جو وفا اُس مین نہین تو یار نہین * یار دنیا مین ملین ہین کو بکو * پر وفاداری نپاوے اُنمین تو * اُس سے مل جس مین کہ ہی صدق و صفا * دامن اُسکا لے کہ ہی صاحب وفا *

حکایت * تاریخ ولایت خراسان مین مذکور ہی کہ جس وقت یعقوب لیث نیشاپور مین پہنچا وہان کا حاکم محمد طاہر تھا اُس نے باغی ہو کر شہر کے گرد مورچے باندھے اور قلعہ گیر ہو کر لڑنے لگا * بسر دارا ور رفیق محمد طاہر کے پادشاہ سے نامہ و پیام اور نوشت خوا اند خنیہ کرنے لگے * اور اپنی ہوا خواہی اور وفاداری

بہت سی ظاہر کرنے لگے مگر ابراہیم حاجب نے نہ عرضی لکھی اور نہ زبانی پیغام کبھو بھیجا * آخر بعد جنگ کے جب یعقوب کی فتح ہوئی اور عمل دخل ہو گیا رعیت اور سپاہ سب فرمان برداری مین آئے * بادشاہ نے ابراہیم حاجب کو یاد کیا اور پوچھا کہ سب امیرون نے اور نیز سے ساتھہ والون نے پوشیدہ خط بھیجے تو نے کبھو کچھہ نہ لکھا اور آنکے باہم نہ ہوا * بولا ای پادشاہ مجھے تم سے آگے کی ملاقات اور جان پہچان نہ تھی کہ از سر نو آشنائی یا یاد دہی کرتا * اور مجھہ ظاہر سے بھی آزردہ نہ تھا کہ اسکی دشمنی کی خاطر یہہ حرکت کرتا علاوہ دل میرا نہ راضی ہوا کہ اسکی پرورش اور داد و دہش کا حق مٹا دون اور عہد و پیمان کے توڑنے پر کمر باندھون * بیت * خطر و فا سے نہ ہرگز اٹھاؤن اپنا سر * اگرچہ کاٹین قلم سا ہمارے بند سے بند * یعقوب لیث یہہ جواب صاف سنکر نہایت محظوظ ہوا اور بولا کہ تو اسی لایق ہی کہ تجھے رفیق کرین اور سزاوار اسکے ہی کہ تجھے خدمت دیگر سرفراز کرین * مصرع * وفا جن مین ہی انکو آفرین ہی * پھر اسکا مرتبہ سب سے زیادہ کیا اور مرتب اپنا بنایا * اور جنہون نے اپنے خداوند نعمت کے حقوق

فراموش کرکے عزیزان کاکی تعیین اُن سب کو نہایت
شدّت اور عذاب سے مروا ڈالا ٭ قطعہ ٭ جو کوئی حق کو نہ پہچانے
اُس سے کیا امید ٭ وفا کی جس مین نہین ہرگز اُ سکا مست
ہو یار ٭ وفا سے عہد سے دنیا مین گرتو ہو مشہور ٭ نشان مرتبہ
کا تیرے چرخ سے ہو پار ٭ پچیسوان باب صدق و راستی مین ٭
راست گوئی اور راست کاری سے اِنسان کی زندگی دنیا
مین تو آرام اور چین سے کٹتی ہی اور عاقبت مین اُسکے
سبب سے رہائی اور مخلصی ہوتی ہی ٭ قطعہ ٭ سچّے آزاد ہین
قیامت مین ٭ سچی کر جو تجھے بھی اُنمین گنین ٭ مخلصی اپنی کرتو
دنیا مین ٭ تو وہان بھی ترا حساب نلین ٭ بزرگون نے فرمایا
ہی کہ میدان گویائی کا اِسس واسطے بہت فراخ ہی کہ کہنے
والے کے سخن کا پانون جھوٹ کے پتھر سے ٹھوکر نہ کھاوے ٭ پس
جب تلک راست گوئی کی خوشبو سے دماغ سُننے والون کا
معطر کرنے کے دروغ گوئی کی بد بو سے مغز اُنکا پراگندہ نہ کرے
٭ قطعہ ٭ زبان جو پاک ہی افسوس ہی کہ خواہ نخواہ ٭
اُسے تو جھوٹ کی ناپاکی سے کرے ناپاک ٭ جو پانون تونے اُٹھاویگا
راہ صدق سے تو ٭ رہیگا چرخ سے بھی سر بلند اور چالاک ٭

نصیحت * ایک علم دین کے عالم نے فرمایا ہی کہ اگر دروغ گوئی
میں عذاب الٰہی کا خوف اور راستی میں آخرت کے ثواب
کا مژدہ نہوتا تو بھی عقلمند کو جھوٹ بکنے سے پرہیز کرنا اور سچ
بولنے کا قصد کرنا لازم تھا * اِس واسطے کہ جھوٹ انسان کا بوجھہ
اور بھرم کھوتا ہی اور سب کی نظروں میں ہلکا اور بے قدر
کرتا ہی * بیت * غم میں پڑا تو گر ہی تو جھوٹا * وہ رہی تو سچا
سب غم سے چھوٹا * نصیحت * کہتے ہیں کہ مرشد خلیفہ نے وصیت
نامہ جو اپنے فرزند کو لکھا تھا اُس میں یہہ نکتہ بھی درج تھا کہ
ای پسر اگر تو چاہے کہ آدمی تجھہ سے ڈریں تو جھوٹ مت
بول کہ دروغ گو کی دہشت کسو کے دل میں نہیں ہوتی * اگر
ہزار ننگی تلواریں اُسکے گرد و پیش سواری میں چلیں اور لاکھہ
شمشیر زن اُسکی رکاب میں حاضر رہیں * اِس لئے کہ اگر
اُسکی زبان کی تیغ میں جوہر راستی کا نہیں تو خلق اللہ کی نظر
میں ہرگز اُسکا دبدبہ نہیں * ابیات * تو کام اپنا سب راستی
سے سنوار * کہ ہو سرخرو اور نہ ہو شرمسار * اگر آدمی ہو
بہت کج کلام * پر آخر کو سچوں کا ہوے غلام * اگر سخت و پر
بدور ہو وے کمان * پہ تیر آکے کھنک جاوے ہی حلقہ سان *

حکایت * کہتے ہیں کہ ایک روز حجاج ظالم کسو قوم کو سیاست
کرتا تھا اُس گروہ سے جب ایک شخص کی باری آئی وہ
بولا ای امیر مجھے مت مار کہ میں نے تجھپر حق ثابت کیا ہی *
اُسنے پوچھا تیرا مجھپر کون سا حق ہی * بولا کہ فلانا تیرا دشمن
تیری غیبت کرتا تھا اور تجھکو گالیان فاحش دیتا تھا * میں نے
منع کیا اور دشنام دینے سے اُسے باز رکھا * حجاج نے کہا اِس
تیری بات کا کوئی گواہ شاہد ہی کہنے لگا ہان موجود ہی * یہہ کہکر
اُس جماعت میں سے ایک پیر مرد کی طرف اِشارت کی وہ
بوڑھا بولا کہ سچ کہتا ہی میں اپنے کانون سُنا ہی کہ اُسنے
اُسکو تیری بدگوئی اور بدیون سے منع کیا * حجاج نے کہا اگر تو
وہان تھا تو کیون تو بھی میرے مخالف کو مانع نہوا اور اُس کا
ساتھہ ندیا اور شرکت اور موافقت نکی * اُسنے جواب
دیا کہ میں بھی خود تجھے بُرا سمجھتا ہون اور تیرا مدعی ہون مجھکو
ایسا کیا پڑا تھا کہ تیری طرفداری کرتا اور اُس سے لڑتا *
حجاج نے حکم کیا کہ اِن دونون کو آزاد کرو ایک کا حق تو ثابت ہوا
اور دوسرے نے کلمہ حق کہا اِس سبب سے دونون کی جان
بچی اور مخلصی ہوئی * جب سے یہہ مثل لوگون کی زبان میں

جاری ہوئی کہ اگرچہ جھوٹ آدمی کو بچا دیتے ہی لیکن راستی
پر اوسکا بچاؤ کا ہی * ابیات * جو کوئی راست گوئی مین مشہور
ہو * خدا اسکی مدد کو منظور رہو * کوئی راستی کو چھپاتا نہین *
کہ سچ سے نقصان پاتا نہین * تو سچ بول اور سب سے بے فکر رہ *
خدا فتح دیویگا تو سچ ہی کہہ * جو تو براستی کہنے مین ہی گمرا *
کریگا مدد تیری آپ ہی خدا * جیسے کہ دروغ گوئی مین حرمت
اور آبرو انسان کی نہین رہتی اسی طرح ٹھٹھا مزاخ اور زیادہ
گوئی اور خوشطبعی اور ہنسی کھیل سے بھی آدمی کا بوجھ
بھار اور قدر و منزلت کم ہوتی ہی * خصوصاً عقلمندونکی جنکو خدا
نے اختیار دیا ہی اور صاحب مقدور کیا ہی * اس لئے کہ ایسی
حرکتون سے خادم اور ملازم انکے ڈھیٹ اور دلیر ہوتے ہین *
بس انکا خوف اور دہشت انکے دل سے مطلق اٹھ جاتی ہی *
اور علاوہ یہہ بھی وسواس ہی کہ اگر کسو کو خوش نہ آیا
اور بدگذرا تو اگر اسوقت قابو نہ پایا پر دل مین کنہ اور کینہ رکھا
کبھو وقت پا کر عوض لیویگا * تو گویا ایسا ٹھٹھا ز فساد برپا ہوا
جسکا علاج ممکن نہین * چنانچہ روشنائی نامے مین لکھا ہی *
ابیات * مکر تو جو ٹھٹھا اور بیہودگی کو اپنا شعار * کھلاوتی باتون

مین اپنے نمار توز نہار * جو پادشاہ ہو تو نزول آبر تو کھو وے *
جو چاند ہو وے تو بلانور بات مین ہو وے * اور غیبت کرنی
بھی ایسی ہی ہی کہ وہ بھی صاحبان دولت اور قدرت سے
بعید ہی کیون کہ اُنکو مقدور اور قابو ہی کہ جو چاہین سو سبکے مُنہہ
پر کہہ سکتے ہین پس پیٹھ پیچھے کہنا اُنکو کیا ضرور ہی * بلکہ یہہ
لازم ہی کہ اپنے نوکرون چاکرون کو بھی ہر کسو کی غیبت کرنے
سے منع کرین کہ بدگوئی کا بڑا عذاب ہی * اور غیبت مین دنیا و
آخرت کا کمال نقصان ہی * ابیات * غیبت کسو کی ہرگز جو ہو سکے
نہ کر تو * اس واسطے کہ غیبت کھوتی ہی آبرو کو * مت ڈھونڈ
بدی کسو کی اِس واسطے کہ جو تو * اُنکا شریک و شامل اِس
عیب مین نہو تو * چھبیسوان باب احتیاج روا کرنے مین *
جو کوئی چاہے کہ خدا میری حاجت بر لاوے تو اُسے لازم ہی کہ
آپ بھی محتاجون کی احتیاج روا کرے * حدیث مین آیا ہی
کہ حق سبحانہ تعالی اپنے بندون کی مدد کرتا ہی لیکن اِس
شرط پر کہ وے بھی اُسکے بندونکی مدد کرین * بیت * اگر خدا سے
تجھے ہی امید بخشش کی * تو مہربانی سے اَوروں پہ تو بھی بخشش
کر * روایت * اخبار مین آیا ہی کہ ایک شخص کو خدا اپنے فضل و

کرم سے نعمت اور دولت زیادہ عنایت کی ہے اُسپر واجب ہی کہ محتاجون کی مدد اور درماندون کی خبرگیری بیلے نہایت کرے اِس واسطے کہ فقیرون اور عاجزون کا دولت مین حصہ ہی * پس چاہیے کہ جتنا اختیار اقتدار پاوے اُتنا ہی لاچارون اور بیکسون کی خدمت کرے اور اُنکی احتیاج برلاوے * خصوصاً جس بخت وَرکو کہ دولت اور بھلمنسائی خدا نے دی ہی اور اُسکو پادشاہ یا سردار بنایا ہی تو گویا سب خلق اللہ کا بوجھ اُسکے سر پر ہی اُسکو بخوشی اُٹھاوے اور شکر بجالاوے * کہ قادر نے اِتنا مقدور دیا ہی اور ایسا مجھے بنایا ہی کہ خدا کے بندے اپنا مطلب مجھہ پاس لیکر آتے ہیں ہرگز ہرگز اُنکی کارروائی اور دلجوئی مین دیر نکرے اور داد دہش مین کمی نفرماوے * کیونکہ زور و قابو پکڑ کرکم زوروں اور ناتوان کی دستگیری نکرنی گناہ عظیم ہی * قطعہ * اُمیدین سب کی بزرگی سے اپنی پوری کر * کہ تو بھی دل مین اُمیدین بہت سی ہی رکھتا * مُرادین لطف سے محتاجونکی جو تو برلاوے * مُرادین تیری بھی برلاوے اُسکے بدلے خدا * حدیث شریف ہی کہ صاحب ایمان انسان کے دل کو شاد کرنے سے ثواب فرشتون اور پریون کی عبادت کا

ملتا ہی * پس پادشاہت پانے کی یہہ شرط ہی کہ ہمیشہ خدا
کے بندون کی حاجتین بر لایا کرے اور اُنکو آرام دے اور خوش
رکھے اور اُنکے کام مین ہرگز کمی نکرے * حکایت * سکندر
ذوالقرنین ایک روز زرات تک دربار عام کئے بیٹھا رہا کوئی
حاجت مند اُسکے پاس نہ آیا اور کچھ احتیاج نہ لایا * برخاست
کے وقت ندیمون سے فرمایا کہ آج کے دن کو مین اپنی زندگی
کے حساب مین نہین گنتا * مصاحب نے عرض کی کہ قبلۂ عالم آج
کا روز عجب فراغت اور خوشی مین کٹا اور صحت و سلامتی
سے شب ہوئی اور جتنے امور سلطنت کے ہین حسب دلخواہ
سر انجام پائے * خدا نخواستہ کسو طور کی کدورت مزاج
مبارک پر نہ آئی * سواے اُسکے خزانۂ عامرہ سے جو زرسے
بھو نرسے بھرے پڑے ہین اور لشکر موروملخ موجود ہی اگر آپ
ایسے دن کو گنتی مین نہ لاوینگے تو کون سے روز کو شمار کیجئے گا *
فرمایا یہہ سب باتین درست ہین لیکن جس روز پادشاہ سے فیض
اور خوشی غریب مظلوم کو نہ پہنچے اور حاجت محتاج کی نہ برآوے
اُسے کیونکر اپنی زندگی مین شریک کیجئے * قطعہ * اُسے زندگی کہتے
ہین اہل دانش * جو خلق خدا کی بھلائی مین گذرے * نہین تو

وہ سارا جنم ہی اکارت * جو حرص و ہوا اور بُرائی مین گذرے *
حکایت * کہتے ہین کہ خاقان چین نے سکندر سے پوچھا کہ لذت
اور مزا سلطنت کا آپ نے کسں چیز مین پایا فرمایا تین چیز مین *
پہلے تو دشمنون پر غلبہ پانے اور اُنکو زیردست اور مغلوب
بنانے مین * دوسرے دوستون اور خیر خواہون
کے سر فراز فرمانے مین * تیسرے غریب اور محتاجون
کی احتیاج بر لانے مین اور دل خوش کرنے مین * سواے اِن
تین لذتون کے جو لذت ہی اُسکو قرار واعتبار نہین * ابیات *
بادشاہونکو ہین یہہ کام ضرور * کہ کرین دشمنون کو ملک
سے دور * دوسرے دوستون سے مہرووفا * اور رعیت
کے کام دینین بنا * تیسرے احتیاج جو لاوے * خالی مشرہندہ
وہ پھر جاوے * بہت سے پادشاہ نام آور * آکے دنیا مین
کر گئے ہین سفر * لیگیا پر وہ بہا دولت کا * جو رعیت کی شکر
کی فکر مین تھا * لیکن تو ذہن نیاب فعل نیک پر موقوف ہی
اگر نیک کام کریگا تو نیت بھی نیک ہو گی * ستائیسوان
باب تانی و تامل مین * موافق اِس قول کے کہ سمجھ اور غور
کر کے کام کرنا خدا کی مدد سے ہوتا ہی * اور شتابی اور جلدی

کہ بہ تعجیل شیطان کی پشتی سے ہوتی ہی * اِسمین لئے کہ اگر
آہستگی اور تامل سے کام شروع کریگا تو غالب ہی کہ بخوبی خاطر
خواہ سرانجام پاویگا * اور جو بات جلدی بے تامل کریگا مقرر ہی کہ
انجام اُسکا خوب نہوگا * بلکہ شاید دُنیا مین بدنامی اور عاقبت مین
شرمندگی حاصل ہو * ابیات * تو کر نرمی سے کام عالم کا انجام *
کہ سختی کام مین آتی نہین کام * دیا گر آگ کے باعث نہ جلتا * تو
کیون پروانہ اُسپر آکے جلتا * کرے ہی صبر مشکل ساری
آسان * کہ صابر ہوتا نہین ہرگز پشیمان * نصیحت * کہتے ہین کہ پرویز
نے اپنے پسر کو یہہ نصیحت کی کہ ای فرزند جس طرح تو رعیت
پر حاکم ہی اِسی طرح تیری عقل بھی تجھہ پر حاکم ہی * جو تو رعیت
سے اپنی فرمانبرداری چاہتا ہی اور اُنکی نکوئی سے خوش
ہوتا ہی تو چاہیے کہ تو بھی عقل کے حکم سے باہر نہو اور جو مہم یا کام
تجھے پیش آوے پہلے تامل کر اور اپنے حاکم سے یعنے عقل سے
صلاح لے * خصوصاً جس بات مین کہ خلق اللہ کو نقصان جانی یا مالی
پہنچے یعنے اُنکی جان جاوے یا مال مین نقصان آوے * ابیات *
بے تامل نکر تو کام کبھو * بلکہ جلدی کی راہ چھوڑ دے تو * سوچ کر کے
جو کوئی کام کرے * اپنے دل کی مراد کو پہنچے * نصیحت *

وصایاے ہوشنگ میں لکھا ہی کہ سلطنت کے کاموں میں
اور حکم دینے میں موافق اِس نصیحت کے کہ عادل
بادشاہ کو شتابی مناسب نہیں ہرگز جلدی نہ کیا چاہیئے خصوصاً
خشم اور غضب کے غلبے کے وقت مغلوب نہو جایئے بلکہ اپنی
عقل و فہم کو غالب بنایئے اور انجام کو لحاظ کریئے اور انتہاے
کار کو ملاحظہ فرمایئے مبادا اُس گھڑی تو جلدی میں کام کر
بیٹھے اور آخر کو خجالت حاصل ہووے پھر اُس وقت کی
پشیمانی کچھ فایدہ نہیں رکھتی * ابیات * تو سیاست کرنے میں
جلدی کو چھوڑ * راہ سے تانی کی باگ اپنی موڑ * ایک دم میں
مارے سو چاہے تو جو * پر جلا سکتا نہیں ایک مُردے کو * نصیحت *
جلدی کام کرنا مانند تیر کی ہی کہ جب کمان سے چھوٹا اپنے
اختیار سے نکلا * اور اگر سوچ سمجھ کر دھیرج سے کچھ حرکت
کرے تو ایسی ہی جیسے تلوار کھینچی ہوئی ہاتھ میں لئے ہی
اگر چاہے وار کرے اور اگر نہ چلاوے تو کچھ نقصان نہ پاوے *
اور یہہ سچ ہی کہ کسو وقت جلدی صاحب حکومت کے مزاج
پر ایسا غلبہ نہیں کرتی جیسے غصے اور رنجش کے وقت میں *
پس لازم ہی کہ اُس دم طبیعت کو بہکنے نہ دے اور انجام کو

اُسکے نظر مین رکھے اور سوچے کہ اپنی حرکت سے افسوس
پھر نکرے * نقل ہی کہ اردشیر بابک نے کہ سلطان صاحب
نصیب اور بادشاہ نامدار تھا * تین رقعون پر تین سطرین
داناؤن سے لکھوائین اور تین نشان دیئے اور وہ اپنے خاص
غلام کو وہ رقعے سونپ کر حکم کیا کہ مین عدالت کے کام مین
جب کچھ حکم کرون اور میرا چہرہ تغیر ہو جاوے اور نشان
غضب اور خشم کا میری نظرون مین ظاہر ہو * حکم کرنے سے پہلے
یہہ پہلا رقعہ مجکو دکھائیو اگر معلوم کرے کہ میرے مُنہہ کا رنگ
بحال نہوا اور غصے کی آگ ٹھنڈی نہوئی جلدی دوسرا خط
آگے لائیو جو تب بھی میری وہی حالت رہی تو تُرت یہہ
تیسرا پُرزہ دکھا دیجیو * اور مضمون پہلے رقعہ کا یہہ تھا کہ تامل
کر اور نفس امّارہ کو اتنا مختار نکر اِسلیئے کہ تو ایک عاجز
مخلوق ہی اور بہتر اخلاق زبردست کا جسنے تجھے پیدا کرکے
اِس درجے کو پہنچایا * اور دوسرے خط کی یہہ عبارت تھی
کہ جلدی مت کر اور زیردستون پر جو خدا کی امانت ہین اور
تیرے سپرد کیئے ہین اور تیرے مطلوب کے [illegible] ہین تجھہ
[illegible] کچھہ نہین ہے * تجھپر لازم ہی [illegible] طرح [illegible]

لیویگا * اور تیسرے ہتر زے مین یہہ لکھا تھا کہ تو جو یہہ حکم کرتا ہی
موافق شرع شریعت کے کر اور انصاف سے درگذر مت
کر * ابیات * تو گھوڑے کو میدان اِتنا نہ دے * کہ گرچاہے پھیرے
نہ وہ پھر سکے * تجھے حکم و ضبط ایسا کرنا بھلا * کہ حکم خدا سے وہ
ہووے پلا * حکایت * تواریخ مین مذکور ہی کہ جب احمد سامانی
نے وفات پائی تب بیٹا اُسکا نصر نام آٹھہ برس کا تھا *
سامانیہ کے اُمراؤن اور سردارون نے ملکر اُسکو سلطنت
کے تخت پر بیٹھایا اور آپ سارا کار و بار عدالت اور
انصاف سے کرتے تھے * جب شہزادہ بالغ ہوا اور سب کچھہ
سمجھنے اور بوجھنے لگا تب مختار ہو کے آپ حکم رانی پر کمر باندھی
اور تمام ملک باپ کا اپنے تصرف مین لایا اور سب طرح کی
بزرگیان اور خوبیان پیدا کین * لیکن نوجوانی اور ناکر دکاری
کے باعث اور غرور دولت و سلطنت کے سبب جلد غصے مین
آجاتا اور بے تامل جو چاہتا سو فرماتا * تھوڑے سے گناہ پر بہت
سی سیاست کرتا تھا * ایک روز اپنے وزیر سے پوچھنے لگا کہ
اگر کوئی عیب میرا مجھپر ظاہر ہوا ہو تو مجھے مطلع کر جو مین اُسے
آہستہ آہستہ چھوڑنا شروع کرون * دیوان اعلا نے التماس

کہا کہ خدا کے کرم اور فضل سے ذات عالی مین تمام خوبیان بھری ہین اور نیک نامی سے مشہور ہی * کیونکہ خوان نعمت سے جہان پناہ کی غنی و غریب بھرپیٹ کہاتے ہین اور باورچی خانے سے قبلۂ عالم کے محتاج و فقیر فیض پاتے ہین اور صبح و شام دنیا کی نعمتین پلاو نان قلیے پخت ہوتے ہین * لیکن اِتنے برتے خرچ پر نمک کم ہوتا ہی کھانا پھیکا رہتا ہی * اور جو طعام بے نمک ہووے بے مزہ کہلاتا ہی * نصر نے پوچھا کہ کیا ہمنے نمک اُسکا کیا ہی * بولا کہ سمار منت کے خوان کا لون تامّل اور بُردباری ہی اور جو اُسس خوان کا بازار پھیکا کر دے وہ خشم اور شرمساری ہی * امیر نصر نے فرمایا کہ مین نے دریافت کیا کہ یہی عیب مجھہ مین ہی * لیکن اب تو عادت ہو گئی اور خو پرتی ہی کیا کرون جو یہہ دور ہو * وزیر نے عرض کی ہر وقت اپنے مزاج کے اوپر لحاظ رکھیے اور تامّل فرمائیے اور کسو کام مین شتابی اور جلدی مکیجئے اور اپنی خدمت مین دانا اور پاکیزہ خصلت آدمی رکھیے اور صحبت مین صاحب نیک سیرت مقرر کیجئے * اور اُنھین پروانگی دیجئے کہ جسوقت کسو شخص پر مزاج مبارک برہم ہووے شفاعت

کرین اور طبیعت پر غضب کو غالب نہ ہونے دین ۔ اغلب ہی کہ
دل کو اسبب خاص ہوگی اور مرضی حضور کی رحم دلی کی
طرف مائل ہوگی ۔ اُسی دن سے بادشاہ نے ویسے ہی لوگ
صاحب دیانت اور عدالت چُن چُن کر جمع کئے اور اپنے
نزدیک رہنے سے اور صلاح نیک دینے کی پروانگی سے
سرفراز کئے ۔ اور حکم عام کر دیا کہ آج سے جس گنہگار کو مین
سیاست دینے کا حکم کرون تین دن تلک جاری نہو اور
تین مرتبہ اُسکا احوال عرض کرو بعد اُسکے جسکو مین
تعزیر کرنیکو فرماؤن سو تازیانہ سے بہت کم مارو ۔ اور مصاحبون
اور مقربون کو اجازت دی کہ جو تقصیر وار قابل عفو کے
ہو تم خوب طرح ندھڑک اُسکے واسطے عرض کرو اور گناہ
معاف کرواؤ ۔ جب یہہ رسم و آئین مقرر ہوئی اور سلطنت کا
کاروبار اس صورت سے جاری ہوا تیمور کے دونون معنی دبدبہ
اُسکی حکومت کا اور شہرہ عدالت کا چارون طرف ملکون مین
مشہور ہوا اور خدا کی نظر رحمت کا منظور ہوا ۔ اے سلطان
تیز دست ہو تو شاہین کی طرح اے بادشاہ شمشیر زن سے
سیکھ جو آہستہ سے چلتا ہے راہ پا کر کے تھا تو اپنی نظر کا

گھبرا چلا ۞ ہین بہت اُس راہ مین خطرے اور جنگل ہی ہی ۞
کام جو پیش آوے جس مین غم کی پرچھاوے کر ۞ جلدی کر اُس
مین نکر آہستگی ہشیار رہ ۞ اُنتیسواں باب مشورت
اور تدبیر مین ۞ حق تعالی نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو فرمایا کہ ای محمد ﷺ جس کام کرنے کا ارادہ کرے پہلے مصلحت کر لے ۞
بزرگون نے کہا ہی کہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام ایک
تو آپ تمام داناؤن مین دانا تھے اور دوسرے بموجب خدا کی
وحی کے کام کرتے اور حکم فرماتے تس پر بھی یہہ حکم الٰہی ہوا کہ
صلاح اور مصلحت بغیر کچھ کام نکر ۞ اِسی خاطر کہ بعد پیغمبر کے
ساری اُمت مین یہہ سنت جاری ہو ۞ کیونکہ مشورت مین
بہت فایدے ہین ۞ ایک تو یہہ ظاہر ہی کہ جو کام مصلحت سے
ہوتا ہی وہ نہایت خوبی اور راستی سے انجام پاتا ہی ۞ اور
دوسرے یہہ کہ جو شخص بغیر صلاح کے کچھ کام کرے اگر بن نہ
آوے تو ساری خلقت اُسے طعنے دے اور نام رکھے اور
سب کے نزدیک احمق ٹھہرے ۞ اور اگر مشورت کر کے کچھ کام
کرے اور اُس مین کچھ کسر ہو جاوے تو اُسکو معذور و معاف رکھتے
ہین ۞ چنانچہ یہہ کہاوت ہی پانچ پنچ مل کیجے کاج [illegible]

آوے نہ لاج * اور مصلحت مین یہہ بھی خوبی ہی کہ ایک شخص
کی عقل کسی کام کے بھلے برے کو دریافت نہین کر سکتی اگر کئی
انسان باہم ہوکر عقل دوڑادین تو اگر ہر ایک کو ایک
ایک رگ و ریشہ اور پہلو اسکا سوجھے اور سب ملکر بوجھین
تو غالب ہی کہ کسو طرح کی گنج دکاوش باقی نرہے * پس
صاحب حکومت اور اہل اختیار کو واجب ہی کہ جو کام پیش
آوے بدون پوچھے عاقلون کے ہرگز شروع نکرے * کہ قول
بزرگون کا ہی کہ جو کوئی بغیر سمجھے بوجھے اور بدون صلاح لئے کام
کر بیٹھے کا تتمہ نیک نپاویگا اور بن نہ آویگا * اور مشورت کو
مشکل کے حل کرنے مین بجاے حاکم عادل کے یا پیغمبر برحق کے
سمجھین * اور یقین جانین کہ عقل دس آدمی کی ایک انسان
کی عقل سے بہتر اور فائدہ مند ہوتی ہی * قطعہ * مصلحت سے
تو کام کرنا نہین * عقل کی راہ ہونے کیون چھوڑی * تو دانا کہہ گئے
ہین ملکے کیجے کام * وہ ہین وہ اور ایک ہی ایک ہین *
پس جس وقت یہہ نکتہ سب کے نزدیک ثابت ہوا کہ کوئی کام
یا تدبیر سواے صلاح کے درست نہین ہوتی * اور ٹھیک نہین
پڑتی تو مصلحت کرنی لازم ہوئی * پس مشورت کی خاطر

لوگ بھی ایسے ہی چاہئین کہ اپنے وقت کے دانا اور کار آزمودہ
ہووین اور صاحب دین وکیش ہون کہ تجویز اور منصوبہ ایسے
عاقلون کا درست پڑتا ہی اور کیسی ہی مشکل سخت ہو پر آسان
کر دیتا ہی * پس تابعداری دانا مدبرون کی کرنی واجب ٹھہری
نصیحت * بہرام گور نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ ہر کاروبار
مین خردمندون سے مشورت کیجیو کہ تدبیر معقول مانند شکار کے
ہی کہ ایک آدمی کے ہاتھہ سے نہین ہاتھہ آتا * اور جو بہت لوگ
ہون تو بھاگنے نہین پاتا * اگر غم یا فکر سخت پیش آوے تجرد از
جب تک تدبیر سے بن سکے ہرگز گھبرا کر اور ارادہ نکر بیٹھیو
کیونکہ جو کام تدبیر سے بر آتا ہی شمشیر تیز سے نہین ہو سکتا *
بیت * فوج و لشکر سے نہین ہوتا ہی جو کام انجام * اسکو اک
بات مین عاقل جو ہی کر دے ہی تمام * حکایت * کہتے ہین کہ
قیصر روم کو عزیز مصر سے مخالفت اور رنجش ہوئی * یہہ لشکر
عظیم لیکر چڑھہ آیا * جب دونون پادشاہون کا مقابلہ ہوا اتفاقاً
روم کی فوج مین کوئی شخص تھا کہ جو صلاح رومی ٹھہراتے وہ
پوشیدہ عزیز مصر کو لکھہ بھیجتا اور مطلع کرتا * از بسکہ ٹھیک
ٹھیک خبرین اسکے لکھنے سے ظاہر ہوتین * عزیز کا اعتماد آتا اور

اعتبار کرنا * یہہ احوال نامہ نگاروں اور خبرداروں سے قیصر تک
پہنچا کہ عزیز مصر کی طرف سے آپ کے لشکر میں خفیہ نویس رہتا
ہی اور یہانکی تمام کیفیت و بیدم کی شب و روز لکھا کرتا ہے * پادشاہ
سنکر چپ ہو رہے مطلق اس بات کا دھیان نکیا اور
اس شخص کے منہہ پر نرکھا * جب بعد سوال جواب کے لڑائی
مقرر ہوئی اُس واقعہ نویس کو طلب کیا اور اپنے روبرو
کسی کام میں مشغول کر دیا * اور اُسی وقت اپنے لشکر کے
میر بخشی اور رسالہ دار جمعداروں کو یاد کیا اور اُن سے کہا
کہ عزیز مصر کے امیروں اور سرداروں نے مجکو عرضیان لکھین
ہیں اور قسمیں کھائیں ہیں کہ جسوقت جنگ مقابل ہو کر
صفین آراستہ ہونگی ہم مقرر عزیز مصر کو دستگیر کر کے حضور
میں لے آوینگے * اور اِس خدمت نمایاں کے بدلے سرفرازی
اور انعام پاوینگے * اب تم خاطر جمع رکھو اور لڑائی پر کمر
باندھے مستعد رہو انشاء اللہ تعالی اب وہ بغیر لڑائی بھڑائی
کے آپ سے آپ گرفتار ہوا چلا آتا ہے * وہ خفیہ نویس یہہ
بات سنکر دل میں گھبرایا اور تہ بہ تہ یہہ کلام جو قیصر سے
سنا تھا عزیز کو لکھ بھیجا * عزیز نے جونہیں پڑھا یقین جانا اور اپنے

مت داروں سے بدبر ہو کر مارے اندیشے کے وہاں توقف
کرنا مصلحت نہ دیکھا بے جنگ کوچ کر دیا اور بے لڑائی بھاگا ٭
قیصر نے اپنی فوج اُسکے پیچھے روانہ کی بہیر بنگاہ اور مال اسباب
لوٹ کر لے آئے ٭ دیکھا چاہیئے تدبیر کی یہہ خوبی ہی کہ ایک ذرا سی
بات میں ایسے بادشاہ کو سپاہ سمیت شکست دی
کہ ایک کی نکسیر نہ پھوٹی ٭ قطعہ ٭ جو کہ بے تدبیر ہی ملک
اُسکا نہیں رہتا کبھو ٭ ملک گیری کی بنا تدبیر پر ہیگی تمام ٭ ملک
کے اپنے کی خاطر لشکر اور اسباب جنگ ٭ سب مجھے درکار
ہیں پر آتی ہی تدبیر کام ٭ نصیحت ٭ ایک بادشاہ نے کسو حکیم
سے سوال کیا کہ تدبیر بہتر ہی یا شجاعت ٭ اُسنے جواب
دیا کہ شجاعت مشابہ شمشیر کے ہی اور عقل مانند دست قوی
کے کہ اُس سے جو چاہیں سو کریں ٭ اگر ایک آدمی نہتھا ہی تو
بھی خالی ہاتھ سے طما نچہ یا مکا مار سکتا ہی اور خالی تلوار سے
بغیر ہاتھ کی مدد کے کچھ نہیں ہو سکتا وہ نکمی ہی ٭ اسی واسطے
بزرگ کہہ گئے ہیں کہ مردوں کو عقل پہلی شجاعت ہی ٭ ایک
عزیز سے پوچھا کہ خوبی دانائی کی اور تدبیر پسندیدہ کیا ہی جواب
دیا کہ جو فتنہ اور فساد کو کم کرے ٭ پس ایسی راے اور تدبیر

پادشاہون کو ضرور ہی کہ تا مقدور خاشیں اور رفتنے کی بیخ کنی مین کوشش کرین ٭ جیسے ہیاطلہ کے پادشاہ نے کیا ٭ اُسکی یہہ حکایت ہی کہ کسو بڑے غنیم نے خراسان سے ملک ہیاطلہ کا قصد کیا ٭ وہ بھی تیاری کرکے اِس سے لڑنے کی خاطر نکلا ٭ ارکان دولت ملک ہیاطلہ کے متفق ہوئے اور جان کے خوف سے عاقبت اندیشی کرکے اپنی سلامتی اور بچاو کے واسطے ہر ایک نے نامے اور رخط اپنے خاوند کے مخالف کو لکھے اور دوستی اور خیرخواہی ظاہر کی ٭ حریف پڑھکر خوش ہوا اور اُن سبہ نوشتون کو ایک تھیلی مین ڈالکر سر بمہر کرکے قلمدان خانے مین رکھوا دیا ٭ خدا کا کرنا جب جنگ روبکار ہوئی ملک ہیاطلہ کی فتح ہوئی اور دشمن نے شکست فاش پائی ٭ اُسکا سارا مال و اسباب اُسکے تصرف مین آیا ٭ وہ خریطہ جس مین عرضیان اُمراؤن کی تھین بجنس ملک ہیاطلہ کے روبرو پہنچا ٭ پادشاہ نے دریافت کیا کہ اِس مین سردارون کے نوشتے ہین جو آپ ڈرسے غنیم کو لکھے تھے ٭ جان بوجھ کر اُسکو نہ کھولا اور مہر سمیت ویسے کا ویسا ہی رہنے دیا ٭ اور اپنے دل مین صلاح کی کہ اگر اِن خطون کو پڑھون یا اُنکا

احوال ظاہر کردن تو اپنے نوکرون اور رفیقون کی طرف سے دل
برہم اور کمدر ہوگا اور سرداپنے کو دل چاہیگا ور وہ بہی. کچھ سے
ڈرینگے اور پھر کہنے لگے * شاید اپنے جی کے بچاو کے لیئے پہرسے ہی ہلاک
کرنے کا ارادہ نکر بیٹھین * ناحق بیٹھے بیٹھائے اپنے ہی گھر سے آگ
اٹھے کو اُسکا بجھانا مشکل پڑتے * یہہ سمجھہ کر اُسی وقت
اپنے چھوٹے برتے امیرون کو اور اعلا و ادنا نوکرون کو حضور مین
طلب کر کے وہ خریطہ دکھایا اور فرمایا کہ اِس مین خط میرے لشکر
کے تمام سرداروں اور اہل کارون کے ہین کہ دور اندیشی
کے باعث میرے حریف کو لکھے تھے * اُسنے سب کو اِس
تھیلی مین جمع کر کے سربمہر اپنے پاس رکھے تھے * سوا مانت
کی امانت میرے ہاتھہ لگی * خدا شاہد ہی اگر مینے اِس خریطے
کا مُنہہ کھولا ہو یا پڑہا ہو یا معلوم کیا ہو کہ اِن نامون مین کیا
مضمون ہی اور لکھنے والے اِنکے کون کون ہین * یہہ کہکر آگ
جلوا کر اُنکا غذون کو اُسی مین ڈلوا دیا * جتنے ارکان دولت
تھے بہ لطف و عنایت اور بردہ پوشی اور درگذر دیکھہ کر
شرمندہ ہو گئے * اور بدولت ایسا احسان اور بردباری کی دیکھہ
کیا جانو دل سے تیرے ہو گئے آخر اِسی منصوبہ سے سب

بیدلون اور نمک حراموں کو نئے مہر سے اپنا مطیع اور فرمان بردار کیا اور احسان مند اور منت دار بنایا * ابیات * جو تدبیر سے کام بنتا ہے سو * نہیں بنتا تلوار و تیر سے وہ * نہ مغرور ہو گنج اور فوج پر * حکیموں کی تدبیر سے کام کر * اور یہہ بھی ضرور ہی کہ اعلا اور ناجنسی خانہ زاد ہوں اور اُن پر بھروسا اور اعتماد ہو اُن سے مشورت کرے * کہ اکثر ایسا ہوا ہی کہ چھوٹوں کی خاطر میں جو خیال گذر گیا ہی بڑوں کے سان گمان میں نہیں آیا اور اُسی صلاح سے سوا سود کے نقصان نہیں پایا * حکایت * کہتے ہیں کہ کبھو مولوی کی ایک بیٹی صاحب جمال اور نیک خصال تھی * اکثر رئیس اور سردار اُس شہر کے غایبانہ مشتاق ہو کر اُسکی خواستگاری کے لئے نامہ و پیام کرتے تھے * یہہ مُلّا بچارا حیران تھا کہ اُن سب میں کس سے اُسکی شادی کر دوں * اتفاقاً اُنکے پڑوس میں ایک گبر آتش پرست رہتا تھا اُنہوں نے اُسکو بلایا اور کہا میری ایک لڑکی ہی اور بہت جگہہ سے نسبت کے رُقعے آتے ہیں * میں تجھہ سے صلاح پوچھتا ہوں کہ تیری دانست میں کیا مناسب ہی کس کو بیٹی قبول کر دوں * اُسنے جواب دیا کہ میں تمہارے دین اسلام کا شریک

نہین اور راہ و رسم سے واقف نہین * مین اِس بات مین کیا بولون مین تمھاری مشورت کے لائق نہین جو تم مجھ سے پوچھتے ہو * عالم نے کہا سچ ہی اگر چہ تو شرع محمدی سے بیگانہ ہی لیکن امانت اور دیانت مین یگانہ ہی * اور بزرگون کا قول اور نصیحت ہی کہ منصف اور دیانت دار آدمی سے اپنے کام کی صلاح لیا چاہیے * اور حدیث شریف بھی ہی کہ مصلحت کار امین چاہیئے سو ایسا تجھے سمجھ کر پوچھتا ہون * اب جو کچھ تو کہیگا سو ہی کرونگا اور جسکو تو پسند کریگا اپنی لڑکی اُسی کو دونگا * تب وہ گبر بولا کہ نسبت ناتے مین قومیت شرط ہی سو مسلمان مین یگانگت دین و مذہب کی کفایت کرتی ہی * اور ہمارے دین مین حسب اور نسب تحقیق کر لیتے ہین اور روزگار پیشون کے یہان مال اور دولت پر موقوف ہی * اب اپنے دل مین غور کرو اور سمجھو اگر اپنے دین کی آئین قبول کرو تو کسو دیندار کے حوالے کرو * اور اگر ہمارے بزرگون کی راہ پسند پڑے تو نسب تحقیق کر کر شادی کرو * اور جو عوام الناس کی راہ و رسم خوش آوے تو کسو دولتمند اور مالدار سے نسبت کرو * عالم کو یہ باتین اُس عاقل کی بہت معقول معلوم

الامانت

ہوئیں * کہا کہ ہمارا دین سب پر غالب ہی اپنے ہی مذہب کی
رعایت ضرور ہی * گھر میں ایک غلام تھا مبارک نام بڑا
عالم اور صاحب اسلام * کہنے لگے کہ میں کسو کو مبارک سے
زیادہ علم اور فضل میں نہیں پاتا * آخر اپنی بیٹی کا نکاح اُس خانہ
زاد سے باندھ دیا * حق تعالی نے اُسی مبارک غلام کے نطفے سے
ایک ایسا فرزند پیدا کیا کہ اُسکا عبد اللہ مبارک نام ہوا اور
علم و عبادت میں اُس عرصے میں کوئی اُسکے برابر نہ تھا * علامہ
الدہر ہوا کہ آج تک اُسکا نام مشہور ہی اور اُسکے علم کا ذکر
کتابوں میں مذکور ہی * بیت * مصلحت سے مُنہ نموڑ اپنا
اگر ہی ہوشیار * صاحب دولت کی خاطر مشورت ہی
پیشکار * بس پادشاہوں کو لازم ہی کہ اگر کسو کام میں
سخت گرہ پڑ جاوے تو تدبیر کے ناخن سے کھولیں * اور جو مہم
یا خلل اُنکے ملک میں پیدا ہووے دانشمندوں کی صلاح و تدبیر سے
اُسکے دور ہونے کا علاج کریں * ابیات * تدبیر سے اک جو گرہ
ہزار ستّا پاوے * تو لاوے سو آدمی بارا چاہو سے * بنی ہی
فقط عقل پہ مشورہ وقتوں * جو کام ہو تدبیر سے کر تو اُسکو * پر اُس
میں مدد اپنی نہو اُنا بیچارہ * مطلب کی بات جلد کیجے سب [illegible]

اپنی مضمون مین دوسرے استاد نے بھی کہا ہی * قطعہ * کام
جو کچھ کرے صلاح سے کر * تو تمتع اُس مین تو برا پاوے * نکر مگا
صلاح سے جو کام * ہی مقرر کچھے زیان آوے * انتیسوان باب
حزم و احتراز مین * یعنے عاقبت اندیشی کرنی ہر ایک بات مین
کہ اگر یہہ کام یون کرونگا تو انجام اِس کا یون ہوگا * اور سوچنا
ہر ایک بات کی انتہا کو موافق اپنی عقل اور سمجھ کے * اور
خلل اور بگاڑ سے اُسکے پرہیز کرنا اور نیک و بد سے ہوشیار
رہنا * اور یہہ خو اور خصلت حاکمون اور فرمان رواؤن کو لائق
اور درکار ہی * کیونکہ اور خصلتون سے یہہ خصلت بھی خوب
اور بہتر ہی * وصیت * افراسیاب کا قول ہی کہ جو کوئی حزم کی
زرہ ہر وقت بدن مین پہنے رہے اُس پر مخالف کے مکر کا تیر
اور دغا کی شمشیر کبھو کارگر نہوگی * اور علامت حزم کی دور
اندیشی اور پیش بینی ہی * جو آدمی عاقل اور دانا ہی جس
کام مین اُسکو شر کا گمان اور فساد کا کھٹکا معلوم ہوتا ہی
وہین وہ اُسکی تدارک اور تدبیر مین لگتا ہی * اور نادان اور
بیوقوف جب تک بلا مین گرفتار نہو تب تئین غافل اور
بے فکر رہتا ہی * مثلاً عقلمند نے دیکھا کہ ایک شخص لاٹھ سے

پتھر کو جھاڑ رہا ہی * وہین اُسکے خیال اور دھیان مین آ گیا
کہ مبادا اِس حرکت کرنے سے آگ نکلے گی اُسکے بجھانے کی فکر مین
لگا * اور بیوقوف جب تاک جاتی آگ مین نکر سے تب تلک یہ
نہ معلوم کرے کہ آگ مین سوزش بھی ہوتی ہی * نصیحت
کام مشکل برتنے سے پہلے تو اپنی فکر کر * نصیحت * ایک ہوشمند
سے کسونے سوال کیا کہ حزم کسے کہتے ہین * جواب دیا کہ جسکو
حزم ہوتا ہی وہ بدگمان ہو جاتا ہی اور چوکنا رہتا ہی * ہر ایک سے
جلدی ملتا نہین جب تلک اُسکو خوب جانچ نہ لے تسپر بھی خبردار
رہتا ہی * پیغمبر خدا کی حدیث ہی کہ حزم کے معنے بدگمانی ہی *
بیت * تو بدی مست کو پہ ہشیاری مین رہ * مکر و حیلے سے
خبرداری مین رہ * چنانچہ مولوی جلال الدین رومی مثنوی مین
فرماتے ہین * بیت * حزم وہ ہی کہ ہوشیار رہے * بدگمان ہو کر کبھو
نہ یار رہے * جو انسان کہ حزم کی صفت سے آراستہ ہو
اور بغیر ہشیاری کے کوئی کام نکرے وہ ہر طرح کے غم الم
سختی کے آنے کا رخنہ اپنی عقل درست سے بند کر سکتا ہی اور
آفت اور بلا کے اُترنے کی راہ پہلے اُنکے نازل ہونے سے اپنی
تدبیر منضبط کے سبب سے ہاتھ بستہ سکندر کی مسدود کریگا * اور

لازم ہی کہ دوستی پر دنیا داروں کی اور خوشامد اور چاپلوسی پر زمانہ سازوں کی ہرگز اعتماد نکرے اور آشنائی کی توقع نرکھے* اور اپنے دل کے ارادے اور خیال سے کسو کو خبردار نکرے تو حاسدوں کی حرامزادگی اور بد ذاتوں کی شرارت سے سلامت اور محفوظ رہے* رباعی* دین و دنیا میں چاہے جو کہ پناہ *حزم کے قافلے کے ہو ہمراہ* فکر کی آرسی کو صیقل کر* دیکھ مطالب کے منہہ کو خاطر خواہ* نصیحت* ابراہیم امام نے کہ صاحب دعوت تھا جب پہلے ابو مسلم کو خراسان کی طرف بھیجا نصیحتیں اور وصیتیں بہت سی کین اور نیک و بد سمجھایا* اُن میں سے آخری پند یہہ تھی کہ اگر تو چاہے کہ کلمہ دعوت کا جاری ہو اور میری موافق مرضی کے خلقت تجھہ سے رجوع کرے تو جسکی طرف سے تیرے دل میں شک پڑے اور وسواس آوے اُسکے ہلاک کرنے میں دیر نکر کہ پادشاہوں کا حزم یہی ہی کہ جس سے بدگمان اور بد بر ہوں اُسکو بیچ سے اُٹھا ڈالیں دانا اِسی لئے کہہ گئے ہیں* بیت* جس شخص سے دل ہو بیزار* دُرمیان سے جلد اُسے اُٹھا دے* حکایت* تاریخ سلامی میں لکھا ہی کہ جب شمنا دینا شہیر دیہ کا

سمنان مین آیا * امیر دین نے اصلاح دی کہ ابو جعفر سمنانی کو مروا ڈالئیے * یہہ مذکور سنکر ابو جعفر نے خوف کھایا * وہان ایک قلعہ بہت مضبوط تھا اُس مین جا کر قلعہ بند ہوا * جب اسفار نے تمام ملک ری کا لیا اور عمل کیا دیلمی کو بہت سا لشکر اور سامان قلعہ گیری کا دیکر اُس گڈھہ پر بھیجا * وہ ایک مدت قلعے کو گھیرے رہا اور تدبیرین اور حیلے کئے لیکن کچھہ بن نہ آیا * آخر دیلمی نے کسو کو درمیان دیکر پیغام صلح کا کیا اور یہہ صلاح ٹھہری کہ ابو جعفر دیلمی کو قلعہ مین بلا کر ملاقات اور ضیافت کرے * ایک روز اسباب مہمانداری کا تیار کر کے دیلمی کو بُلایا * اُس نے اپنے لشکر کے سرداروں سے مصلحت کی کہ جب کوٹ کے اندر پہنچین ایک بارگی تلوارین کھینچ کر ابو جعفر کا کام تمام کر لین * یہہ دغا دل مین تھان کر جب دیلمی دروازے پر آیا * ابو جعفر نے قلعہ دار کو حکم کیا کہ دیلمی تن تنہا کئی خدمتگارون کو ساتھہ لیکر آوے اور ہتھیار بند ہرگز کوئی آنے نہ پاوے * قلعہ دار نے موافق پروانگی کے روکا * آخر دیلمی اکیلا ہی آیا اور لوگ اُسکے باہر کے باہر رہے * ابو جعفر کو رعشے کا مرض ہو گیا تھا حرکت نکر سکتا تھا بالاخانے پر بیٹھا رہتا اور

کھڑکی کی راہ سے خندق اور میدان کی سیر کیا کرتا ٭ دیلمی کو وہیں اپنے پاس بُلا لیا اور اِدھر اُدھر کی باتیں آپس میں کرنے لگے ٭ اِس میں دیلمی نے ابو جعفر سے کہا کہ اگر خلوت کرو اور تنہا ہو بیٹھو تو کچھ باتیں ضروری سلطنت کے کام کی کہنی ضرور رہیں تم سے کہوں ٭ ابو جعفر نے اپنے دوال بند نوکروں کو بالکل رخصت کر دیا بیٹے کو بھی فرمایا کہ اِس مکان سے اُتر جاؤ فقط ایک غلام لڑکا سا خدمت کی خاطر اُس جگہہ رہگیا اور سب نیچے اُتر گئے ٭ جب وہ مکان خالی ہوا دیلمی نے اُٹھ کر دروازہ بند کر دیا اور خنجر سے ابو جعفر کا شکم چاک کر ڈالا ٭ وہ لونڈا یہہ حالت دیکھہ کر بے حواس ہو گیا اور گھگی بندھ گئی مجال دم مارنے کی نہ رہی ٭ غرض ابو جعفر کو سرد کر کے اپنے موزے میں سے ریشم کی ایک ڈوری نکالی اور ایک سرا اُس کا دریچے کے کٹھرے میں محکم باندھا اور اُسے پکڑ کر نیچے اُترا اور خندق کو پیر کر پار ہوا اور اپنی فوج میں جا ملا ٭ حاصل اِس حکایت کا یہہ ہے کہ اگر ابو جعفر حزم کرتا اور ہشیاری کو کام فرماتا تو اُسکے ساتھ خلوت نکرتا اور اُس زبردست حریف کے پاس اپنی بیماری کی حالت میں اکیلا ہو کر نہ بیٹھتا ٭ نہ وہ اپنی

فرصت پاتا نہ اُسکو مارکر اپنے جوکہون چلا جاتا * اور ایسی ہی حکایتین ناعاقبت اندیشون اور غافلون کی بہت سی ہیتن کہ اِسی صورت سے دم مین آکر اور دغا کہاکر اپنے سر برباد دیئے ہیتن اور اپنی جان شیرین کو مفت مین تلخ کیاہی * یا اگر جیتے بچے ہیتن تو فتنہ و فساد مین پڑتے ہیتن * اگر دانشمند اور صاحب عقل ذرا ہوشیاری سے غور کرے تو دریافت مین آوے کہ کوئی حصار محکم زیادہ حزم اور خبرداری سے نہین * اور کوئی میدان قہر اور نا زیادہ غفلت اور ناعاقبت اندیشی سے نہین *

ابیات * تو احتیاط سے چل یہہ زمانہ ہی بدتر * غرور رہیگی خبرداری راہ مین ہی خطر * یہی جو مینہہ برستا ہی کر اُسی سے خیال * کہ پہنچی آن کے رو گہر تراہی نالے پر * نہو تو غافل و ہشیاری سے الگ مت ہو * بلا کے تیر کا گردون کی حزم ہیگا سپر * جو کوئی عاقبت اندیش بد و دربین ہووے * مقرر ہی کہ ہمیشہ وہ رکہے اپنی خبر * ہو باخبر ہی تو دولت کا اُسکی جو ہی درخت * ہمیشہ باغ مین دنیا کے لاوے بار اور بر * تیسوان باب شجاعت مین * شجاعت کی فضیلت سب فضیلتونکی ماں ہے جتنی فضیلتین ہیتن اُسی سے پیدا ہوتی ہیتن * اور وہ ایک قوت ہی کہ درمیان نامردی

کے اور زیادہ جہالت کے ہوتی ہی * یعنے جو شخص نہ بہت بزدلا ہو نہ حق ناحق لڑتا پھرے اُسکو شجاع کہتے ہیں * حق تعالی حکم کرتا ہی کہ میں دوست رکھتا ہوں شجاع کو * اور خبر میں آیا ہی کہ مدد مانگو اور برکت چاہو صاحب شجاعت سے کہ یہ لوگ اپنے خالق پر یقین کامل رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ بغیر اجل کے کوئی نہیں مرتا اور بدون حکم خدا کے موت نہیں آتی * اور نامرد یہہ سمجھتے ہیں کہ اگر لڑائی کے وقت حریف کے آگے سے بھاگینگے تو موت کے ہاتھہ سے بچینگے * یہہ نہیں جانتے کہ اجل اُنکے پیچھے موجود ہی کہیں نہیں چھوڑنے کی * اگر لوہے کی کوٹھری میں چھپیں تو بھی وہ اپنے وقت پر آویگی اور لیجاویگی * پس ہر ایک جگہہ جان کو چھپانا آدمی کو کیا لازم ہی * اور جو شجاع اور دلیر ہیں وہ میدان جنگ میں اپنے خدا پر تکیہ اور بھروسا رکھتے ہیں * چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تمام دنیا کے شجاعوں میں اشجع تھے * اپنے حق میں فرماتے ہیں کہ میری روزی میرے نیزے کے سایہ کے نیچے ہی * اِس فرمانے سے یہہ مدعا ہی کہ اُمت بھی شجاعت کو بہتر سمجھیں اور جنگ کے روز دل لڑائی سے نچرادین * اور علم نحو یا مزاد رکھنے

اندازی اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے سیکھنے اور اُنکو وقت پر مردون کے میدان مین ظاہر کرین * قطعہ * شجاعت سے لے سکیے سارا جہان * جو نامرد ہو اُس سے کیا کام نکلے * جو کوئی منچلی کام مین تک کرے * تو جرات سے اُسکا بڑا نام نکلے * حکایت * خالد ولید اِسلام کے لشکر مین جرات اور دلاوری مین مشہور اور نامزد تھا * جب مرنے لگا آنسو آنکھون مین بھر لایا اور رونے لگا اور بولا افسوس اتنی لڑائیون مین مین نے شجاعت اور دلچلی کی اور زخمون کے دُکھ درد سہے اب بچھونون پر پڑا مرتا ہون جیسے کوئی بُڑھیا ایڑیان رگڑ رگڑ کر جان دیتی ہی * آخر اجل سے کچھ چارا نہین اگر میدان مین لڑ بھڑ کر مرجاتا تو دنیا سے نیک نام جاتا اور عقبا مین ورجۂ شہادت کا پاتا * اور اُسی کا قول یہہ بھی ہی کہ جو نامرد ہو تُل دلا اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے مین سہما جاتا ہی اور لڑائی کے نام سے اُسے تپ آتی ہی یہہ اُسکا خیال خام اور گمان باطل ہی اِس واسطے کہ دبدبہ مردانگی کا اور نام مردون کا دشمن کے دل پر غالب ہوجاتا ہی وہ مردون کے مقابل آتے ہوئے سُکچتا ہی اور ایک پاہر کی

ہاتھ نہین ڈال سکتا ہی * اور نامردون اور ڈرپوکنون کو گھاس کی طرح کاٹ ڈالتے ہین اور کھیت کو لوتھون سے بھر دیتے ہین * اور خدا نخواستہ لڑائی کے بگڑنے پر بھی جو مرد میدان کے اور دلاور ہین بد حواس نہین ہو جاتے اور اپنی پال پر تل کو اور ہتھیارون اور گھوڑون کو نہین چھوڑتے * خدا بھاگی فوج مین نرکھے * اور جو گھبرا جاتے ہین اُنکو اپنے ہی ملک کے گنوار لوٹ لیتے ہین اور راہ کا کانٹا دشمن ہو جاتا ہی * ابیات * جو لڑائی کے وقت ہی نامرد * ہول دل سے ہو رنگ اُسکا زرد * دلچلی کرتو آگے مردون کے * جو ترا نام مردون مین نکلے * حکایت * ایک پادشاہ ہین لڑائی مین اپنے اُمراؤن اور سپاہیون کو للکارتا تھا اور نعرے مار مار کہتا تھا کہ ہان مردو آج اِمتحان اور آزمایش کا دن ہی اور جنگ کی کٹھالی گرم ہی * جو کوئی مرد ہو گا اِس گھریا سے سونے کی مانند بے جوکھون سُرخرو ہو کر نکلیگا * اور جس مین کچھ کھوٹ ہو گی وہ اِس آتش جنگ مین پورا نہ اُتریگا * بیت * آزمایش کے لئے سب کو کسوٹی پر کسن * خوب ہی شرمندہ ہووے کھوٹ ہو جس مین ذرا * اور جو مرد شجاع ہی وہ کسو طرح کی سختی

اور پیٹ بھرنے سے ہرگز نہین گھبراتا بلکہ ڈر اور رجو کھون کی جگہ سب سے پہلے پیش قدمی کرتا ہی اور گھس جاتا ہی * اور اسی سبب سے نام اُسکا چاردانگ عالم مین بخوبی مشہور ہوتا ہی اور جلدی بڑے درجے اور مرتبے کو پہنچتا ہی * مثل * مرد مرے نام بکو نامرد مرے نان کو * ابیات * مرا چاہیے نام ہووے بڑا * کہ انسان کا نام ہے ہی بھلا * ہی مردون کو منظور نام نکو * اگر نام ہی نیک گو جان نہو * حکایت * افراسیاب اپنے لشکر کے سرداروں کو فرماتا کہ ہردم مرنے پر تیار رہو تو تمھاری زندگی زیادہ ہو * اور اپنی اجل کے سے سکھے رہو تو دولت اور نام ہاتھ لگے * اِس واسطے کہ بزرگی اور نام آوری دو چیزون سے ملتی ہی * ایک تو جو ثابت ہو کر مضبوطی سے مریگا اُسکا نام رہیگا * دوسرے جس شخص سے زندگی مین کچھ فیض خلق اللہ نے پایا ہوگا اُسے سب یاد کرینگے * رباعی * جو کوئی سب طرح سے ہی کم نام * وہ شجاعت سے ہی پکڑتا نام * جو کوئی جان کو عزیز رکھے * پادشاہت سے اُسکے تئین کیا کام * روایت حضرت امیر المؤمنین شیر خدا علیہ السلام لڑائی کے وقت جس طرف دشمنون کی بھیڑ ہوتی اور جس

میں ازدہام آدمیوں کا دیکھتے اسی قول پر حملہ فرماتے
اور بے خطرے پر اپر کر درمیان میں گھس جاتے * اپنی جان کا
ہرگز خطرہ اور وسواس دل میں نہ لاتے * کسونے پوچھا ای
نبی کے وصی برحق عجب طرح کی جرأت کرتے ہو کہ ہرگز
اپنے بچاو کا لحاظ نہیں رکھتے * فرمایا یہہ مجھے یقین ہے کہ اگر قضا
آپہنچی ہے تو تدبیر سے خوف کرنا کیا حاصل اور اگر زندگی
باقی ہے اور وعدہ پورا نہیں ہوا تو میری اس جرأت اور
ہمت سے ہرگز مجھے ضرر اور نقصان نہیں ہونے کا * پس کس
لئے آگا پیچھا کروں اور یہ دو شعر پڑھے جنکا یہہ ترجمہ ہے * قطعہ *
یہہ لازم ہے مردوں کو دو دن نہ ڈریئے * نہ ہو موت جس دن
اور جس دن کہ مر جیئے * قضا آوے جس دن تو کوشش ہے بیجا *
نہ ہووے قضا جب تو خطرہ بکز یئے * اور واقعی یہہ بات تحقیق
ہے کہ جس نے اپنی جان کا خوف کیا اس سے پھر توقع نرکھیے
کہ جس روز میدان جنگ کا ہوگا وہ کچھ کام کریگا بلکہ سب
سے پہلے گھر کی راہ لیگا * بیت * جب تلک ہے دل میں تیرے
جان و تن کا فکر و غم * تب تلک مقصد تیرا ہونے کا نہیں مجھ سے
بہم * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو زمانے میں حبش کا لشکر یمن کے

ملک پر غالب ہوا * اور تخسیت ذوالنیران جو بادشاہ تھا اوچار
وہان سے نکل کر نوشیروان کی پناہ مین گیا اور مدد چاہی *
کسرا نے فرمایا کہ بندی خانے مین جو چور اور ٹھگ اور دغاباز
اور خونی قیدی ہین انکو لے آؤ ہتھیار اور زرہ بکتر خود دستانے
دیکر اُسکے ساتھہ کردیا * یہہ سب سولہ سو جوان تھے سیت
ذوالنیران اُنکو ہمراہ لیکر کشتیون پر سوار کر کر روانہ ہوا *
جب کنارے پر پہنچا خشکی مین اُترا فرمایا کہ اِن ناؤن کی نلی ماردو *
اور کھانے پینے کا اسباب تمام دریا مین ڈبو دو * اور بعد
اُسکے بولا کہ ای یارو اب تم یمن کی سرزمین مین پہنچے اور
دشمن سے لڑائی درپیش ہے * تم اپنے اپنے دل مین غور کرو
کہ دو باتین در بکار ہوئی ہین یا مخالف پر غالب ہو یا زندگی سے
ہاتھہ دھو اِن سوا تیسری بات پناہ اور بچاو کی نظر نہین
آتی * اُن لوگون نے بھی دیکھا کہ سچ فرماتا ہے * سبھون نے
ایک دل ہو کر جان سے ہاتھہ دھو بیٹھے اور زندگانی سے
نا اُمید ہوئے * اور تلوارین کھینچ کر ایکبارگی جو پلے لڑائی کے
کھیت کو گیہون کے کھیت کی طرح ایکدم مین کاٹ کر دشمنون کے
کھلیان کر دئے * اور تھوڑے سے آدمیون نے حبشہ کے لشکر

کو مغلوب کر لیا مارے سو مارے اور باقیوں کو بھگا دیا * پس سب کو ضرور ہی کہ سپاہی اور سردار جو کہا وے کسو نوع کا خوف و ہراس دل مین کبھو نہ لاوے تب اپنے دل کا مقصد پاوے * رستم دستان کا قول ہی کہ اگر ہزار زخم میدان کے روز میرے بدن پر لگین تو میرے نزدیک بہتر ہین اُس سے کہ بیمار ہو کر بچھونون پر جان دون * بیت * نام اپنا کر کے مر جاؤن تو یہہ ہیگا بھلا * نام مجھکو چاہیئے تن کو تو آخر ہی فنا * اور اس جہان کا قاعدہ ہی کہ پادشاہون مین سے جس بادشاہ کو جرات اور مردانگی زیادہ ہی اور وہ سختی کی حالت اور بڑے وقت مین حواس بجا اور پاؤن قائم رکھیگا اور محنتین اُٹھاویگا وہ ہی جلد منزل مقصود کو پہنچیگا اور اپنے دل کے مطلب سے کامیاب ہوویگا * حکایت کہتے ہین کہ جب یعقوب لیث کی ترقی ہوئی اور روز بروز اقبال نے یاوری کی تب ارادہ خراسان کے لینے کا کیا * جس روز لڑائی پر مستعد ہوا تمام سردار لشکر کے مسلح ہو کر جلو خانہ مین جمع ہوئے * یعقوب آپ بھی زرہ بکتر اور خود اور زرہ با جامہ اور زرہ موزہ اور دستانے پہن پہنچا اور چار آئینہ باندھ پانچون ہتھیار لگا

اور بھی لشکر فوج کا ملاحظہ دیکھنے کی خاطر بالا خانے پر آیا۔ منجمون اور
رمالون نے التماس کیا کہ ابھی ساعت نحس ہے سوار ہونے
مین توقف فرمایئے آٹھ ساعت کے بعد سوار ہونا مبارک ہے وہ
اُس وقت جس کام کا ارادہ کیجئے گا موافق خواہش کے
سرانجام پاویگا۔ پادشاہ اُسی طرح تمام سلاح پہنے مین
جیٹھ کی دھوپ مین بغیر سایہ چتر یا سورج مکھی کے آٹھ
ساعت پختہ کھڑا رہا۔ جتنے اُمرا اور سردار سپاہ کے فرقہ
تھے اُس مضبوطی اور ارادے کو دیکھ کر حیران ہوئے۔
جب وہ گھڑی آئی اور ساعت نیک پہنچی کوٹھے پر سے اُترا
اور سوار ہوا۔ اکثرون نے پوچھا کہ ایسی سخت تابش مین
آپ کے کھڑے رہنے کا کیا باعث تھا۔ فرمایا کہ مجھکو بڑا کام
درپیش ہے اور یہہ عزم خراسان کے لینے کا جو مین نے کیا ہے
اِس مین سستی اور کاہلی اور آرام طلبی سے بڑا خلل ہے۔
اِس واسطے مین اپنے دل اور بدن کو امتحان کرتا تھا کہ اِس
تپش مین سلاح کے بوجھ اُٹھانے کی طاقت رکھتے ہین یا نہین۔
سو خاطر جمع ہوئی کہ ان مین اتنی قوت ہے اب مجھکو یقین
ہوا کہ جلدی میرا عزم درست ہوگا اور جس مہم پر کمر باندھی

عبا انشاء الله تعالی فتح کرونگا * آخر یعقوب نے جتنی کر اپنا
مرتبہ بلند کرنے مین اور ملک اپنے مین کوشش اور محنت
کی وتباہی دن بدن درجہ تھا اور مرتبہ پاتا گیا * قطعہ * ملک کی
دلہن ہو راضی اُس سے کرتی ہی نکاح * جسکو ہمت ہی
اور ہردم تیغ سے رکھتا ہی کام * جو کوئی آرام و نعمت
پر ہی تھوکر مارتا * اُسکو دنیا مین خدا دیتا ہی سرداری کا نام *
پادشاہی باغ مین گل کو ملی ہی اِس لئے * کرچہ ہی نازک پہ
کانٹون پر وہ رکھتا ہی مقام * اور یہہ دوسری بھی حکایت
یعقوب لیث کی ہی * حکایت * کہتے ہین کہ ایک روز کئی جوان
دانا خوش گپ باہم بیٹھے تھے اور خوش طبعی اور لطیفہ
گوئی آپس مین کر رہے تھے * یعقوب بھی وہان اُنکا شریک تھا
لیکن اُس وقت مالک پادشاہ نہوا تھا اور ملک بھی عمل
مین نہ آیا تھا اور نام پیدا کیا تھا * ایک شخص اُن مین سے بولا کہ
سب مین نرم اور بہتر لباس اطلس خطائی کا ہوتا ہی * دوسرا
کہنے لگا کہ تا ہون مین خوب خاصہ رودم کا ہی * تیسرا بولا اچھا
کرتا ہون مین دل جب باغ ہی جہان پھول بھرے ہون *
چوتھے نے کہا کہ جناب کا بات سے ہم کو کچھ خبر نہین تہا

پانچویں نے ذکر کیا کہ سلطان میں بید کی چھانو بہت ٹھنڈی ہوتی ہی * چھٹے نے تقریر کی کہ سب ساز اور باجوں میں آواز عود کی نرم اور ملائم ہی * ساتوان کہہ اُٹھا کہ ہم نشینی اور مصاحبت کے لئے اچھے اچھے جوان خوبصورت شکر نیک باطن ضرور رہیں کہ صحبت میں رہیں * آخر نوبت یعقوب لیث کی پہنچی سب یہ ہوئے کہ تم بھی کچھ کہو * اُسنے کہا کہ ابا سون میں بہتر زرہ ہی اور تاجون میں خود اور مکانون میں لڑائی کا کھیت اور شربتون میں خون حریفون کا اور سایون میں سایہ نیزے کا اور آوازون میں ہنہنانا گھوڑون کا کہ اُن پر پاکھرین پڑی ہون * اور مصاحبون اور ساتھ بیٹھنے والون میں سپاہی دلاور اور شجاع جنھون نے اکثر لڑائیان دیکھی ہون * چنانچہ حضرت مرتضی علی علیہ السلام کے شعرون کا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ * سیف و خنجر ہمارا ہی گلزار * کام کیا آوے نرگس و لالہ * خون دشمن کا ہی بجاے شراب * کھوپری اُسکے سر کی ہی پیالا * اور فارسی قطعہ کا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ * ہمارا نیزہ توہی سرو و تیغ شاخ گل * ہماری ڈھال پہ کیا خوب پھول پھولیں ہیں * اور رنگ خونِ جام سے ہی کھوپری عدو کی ہمیں *

شراب خون ہی دشمن کابل کے جھو منتن ہیتن * پس جنکو
ملک گیری کی خواہش اور نام آوری کی تلاش ہو اُنہین
لازم ہی کہ نوک اُنکے نیزۂ آبدار کی مانند چورون کی حریف
کے سینے منتن نقد جان کے لینے کے واسطے کو مہل دے * اور
شمشیر تیز دشمنون کی روح نکالنے کی خاطر زخم کا دروازہ
کھول دے * اِسلئے کہ جو پادشاہ آپ جری اور دلاور
ہوگا اُسکا لشکر بھی جانفشانی منتن کمی نکریگا * اور نامرد اور
بزدلے سلطان کو دولت جہان گیری کی میسر نہین ہوتی *
نصیحت * نصایح الملوک منتن لکھا ہی جس بو ترشے منتن عقل نہین
مانند چشمے کے ہی کہ اُسمنتن پانی نہین * اور جس جوان
منتن ادب نہین مشابہ باغ کے ہی کہ اُسمنتن پھول نہین *
اور جس درویش نے خدا کو نہین پہچانا وہ جیسی آنکھ موتیا
بند کی ہی کہ دیکھنے منتن درست ہی پر اُس منتن بینائی نہین *
اور جو خوب صورت کہ اُس منتن شرم اور حیا نہین مثال چیکے
کھانے کے ہی کہ اُس منتن لون نہین تر ۱۲ * اور جو عالم کہ با عمل
اور پرہیزگار نہین گویا کھوترا ہی کہ اُسکے منہہ منتن دہانہ نہین * اور
جو طالمند صاحب دولت سخی نہین تھیک خالی بادل ہی کہ جس

سے بیزار نہین ہوتے ہیں اور جسکو ملک لینے کا ارادہ ہی
اور شجاعت نہین مشابہ سوداگر کے ہی کہ پونجی نہین رکھتا *
حکایت * شیعہ ہی کہ غرب کے کسو سلطان کو ایک بار اتفاق
لڑائی کا ہوا * جب دونون لشکر مقابل ہوئے اور صفین آراستہ
ہوئین امیرون نے عرض کی کہ جہان پناہ جنگ مین دو صورتین
پیش آتی ہین یا فتح یا شکست * خدا نکرے اگر ہماری فوج مین
ہزیمت پڑے تو تمھین کہان تلاش کرین * فرمایا کہ اگر مین
لڑائی مین پیٹھہ دون تو جو کوئی مجھے ڈھونڈھے اُسپر
لعنت ہی اور خدا کی رحمت سے وہ بے نصیب رہے * اور اگر
دشمن غالب ہو تو میری لوتھہ کو کھیت مین گھوڑون کی
ٹاپون کے تلے دیکھیو * اِس بات سے یہ بات نکلتی تھی
کہ یا مین غالب ہو نگا یا مارا جاؤنگا * بیت * یا چڑھون آسمان پہ
نام نکال * یا تو پاؤن تلے مین ہون پامال * کہتے ہین کہ سلطان
اُسہی لڑائی مین تلوار مارتا تھا اور مخالف کی سپاہ پر حملہ کرتا
تھا اِس مین ایک دو پہر ہو گئی اور دھوپ ایسی تیز ہو گئی
کہ چیل انڈا چھوڑتے اور موت کلپا اور کرم تھا پیاس سے سب
کی جیبہ ہین کھنچنے لگی اور دل کا کنول کمہلا گیا اور مہرون پر

خاک جم گئی * عین اُس حالت مین ایک غلام خاص آبدار چھاگل پانی کی لیکر پادشاہ کے پاس دوڑا اور نزدیک پہنچکر بولا کہ قبلۂ عالم پیاس نے غلبہ کیا ہوگا ذرا دم لیکر ایک دم پانی پی لو * اُسنے تیغ زنی کی حالت مین جواب دیا کہ میری شمشیر آبدار مجھہ سے زیادہ پیاسی ہی * قسم خدا کی جب تلک اِسکو دشمنون کے خون سے سیراب نکر لونگا مین اپنی تشنگی کو پانی سے نہ بجھاؤنگا * آخر ایسی پوری ہمت کے سبب سے اور اِسی جرأت اور شجاعت کے باعث خداے کریم نے اُس پادشاہ عالی ہمت کو حریف پر غالب کیا اور فتح عظیم دی * بیت * جسکا اللہ آپ یاور ہو * کس کی طاقت ہی جو برابر ہو * نقل * سکندر ذوالقرنین سے پوچھا کہ پادشاہ کی شجاعت اور دلیری کا کیا نشان ہی اور کس علامت سے اِسے معلوم کیجئے کہ یہہ جوانمردی ہی * جواب دیا کہ جو کوئی نہ پوچھے کہ مخالف کا لشکر کتنا ہی بلکہ یہہ جستجو کرے کہ کہان ہی اور ایسا پادشاہ یا سردار * ابیات * جو تلوار وہ ہاتھہ مین اپنے لے * تو دشمن کی جو فوج ہو پشتہ دے * جو تلوار اور گرز دونون چلاے * تو دنیا مین گویا قیامت مچاے * نصیحت * نوشیروان نے بوذرجمہر

سے پوچھا کہ شجاعت کیا چیز ہی * جواب دیا کہ دل کی مضبوطی *
کہا کہ قوت دست و بازو کی کیون نہین کہتے * بولا اگر قوت دل
مین نہو گی تو ہاتھہ مین زور نہین رہنے کا پس کم زور ہاتھہ سے
کیا کام ہو سکے گا * اور یہہ نقل بادشاہ کے آگے کی کہ مین نے
سنا ہی * نقل * کہ ایک جوانمرد سپاہی حرب کا بوڑھا
ہو گیا تھا اگرچہ پیری سے ناطاقت اور کم زور ہوا پر دل کی
قوت باقی تھی * ایک روز سوار ہوا چاہتا تھا دو آدمیون نے
دونون بازو تھام کر گھوڑے پر چڑھا دیا * ایک بوالہوس
بادہ گو بے ادبی کی راہ سے بطور کنائے کے کہنے لگا کہ ایسے آدمی
سے جس کو دو شخص چاہئین کہ زین تک پہنچاوین اور کاتھی سے
پر بیٹھا وین نہ اتار کیا چل سکیگی اور لڑائی کے کام کو کیا انجام
دیگا * اس بوڑھے شمشیر کے کان مین یہہ آواز پہنچی * بولا کہ سچ ہی
البتہ دو آدمی چاہئین کہ سوار کرین لیکن ہزار مرد چاہئین جو
گھوڑے کی پیٹھ سے اتارین * کسرا کو حکیم کی بات پسند آئی
فرمایا درست ہی تم نے راست کہا ہاتھہ کا زور دل کی قوت کے
تابع ہی * بیت * دل سے ہی زور آدمی کے ہاتھہ مین * جس کا
دل بوڑھا ہی بازو ہی قوی * نصیحت * جس وقت سکندر تمام

جہان کے محکوم کرنے کا ارادہ کر کے سوار ہوا ارسطو کو یاد فرمایا اور پوچھا * ای دانشمند یہہ جو میں نے نیت کی ہی اور اس عزم پر کمر باندھی تو مقرر ہیرے دوستون اور دشمنون سے مجھے بھینٹا ہوگا پس ان دونون فرقون سے کیا سلوک کرون اور کس طرح پیش آؤن * التماس کیا کہ اصل یون ہی کہ جب تلک مقدور چلے کسو کو اپنا دشمن نہ بنایئے اور دوستون کی ذلت اور بے حرمتی روا نہ رکھئے * اگر اس پر بھی کوئی مخالفت جتاوے تو اسکو ملایمت اور دلداری سے ایسا ملا لیجئے کہ وہ دوست بن جاوے اور دوست کو عزت و حرمت دیکر اپنا کر لیجئے تو وہ دوستی سے ہاتھہ نہ اٹھاوے * سکندر نے کہا کچھہ اور بھی کہو * ارسطو نے کہا دشمن کی طرف سے غافل نہوا چاہیے اگرچہ چھوٹا ہو اور اپنے لشکر پر مغرور نہو جئے اگرچہ بڑا ہو اور جب تلک کام شیرین زبانی اور آہستگی سے بنے سخت بات منہہ سے نہ نکالئے اور جلدی نکیجئے * اور جب تلک کام نرمی سے ہونکے تلوار کو میان سے نہ کھینچئے * بادشاہ نے کہا شاید دشمن سے آخر بات لڑائی پر ٹھہرے تب کس طرح پیش آیئے اور کیونکر اسکو دفع کیجئے * ارسطو نے جواب دیا

کہ یہہ سوال وو حال سے باہر نہین یا کسو پر آپ جنگ کی خاطر
چڑھ جاوے گے یا دوسرا آپ سے آپ لڑنے کو آویگا *
پس اگر تم نے کسو سے لڑائی کا قصد کیا تو اُس مین دس
شرطین ہین * اُن کی رعایت کرنی ضروری ہی پہلے تو یہہ کہ جنگ
کے ارادے مین ناس کی زبردستی اور ریجھ شرارت نہ منظور
ہو مگر دین کے واسطے یا اپنے حق کے لئے یا ظلم و فساد کے دور
کرنے کی خاطر ہو تو مضایقہ نہین * دوسرے حق تعالی کی جناب
مین رجوع کرکے اپنی فتح کی دعا مانگے اور درویشون سے دعاے
خیر طلب کرے اور صدقہ اور خیرات دیوے اور صاحب دلون
اور اہل مزارون سے مدد چاہے * تیسرے ہوشیار اور
اندیشناک رہے اور جاسوس اور خبردار تعینات کرے
اور مخالف کے لشکر کی اور اُنکے احوال کی جستجو مین رہے *
چوتھے اپنی فوج کو خاطرداری اور شفقت سے گرویدہ اور
متفق رکھے اس لیئے کہ جب سپاہ پادشاہ کی خیرخواہ ہوئی
تو یہی فتح اور غلبے کی نشانی ہی * چنانچہ کارآموزدہ کہہ گئے ہین *
ابیات * اُسی کو فتح پر ہی فتح حاصل * لڑائی مین ہی جسکی
فوج یکدل * وہی غالب لڑائی مین ہی لشکر * کہ مرنے پر کمر

باندھے ہی ملکر* اور نام آوروں اور بزرگوں سے موافقت کرتے*
اور رعایت اقرباکی اِس کام میں ضرور ہی* پانچویں لشکر
کو تسلی دیوے اور وعدہ سرفرازی اور زیادتی منصب کا
کرے اور اپنی نیت درست رکھے کہ جو قول قرار آنسے کیا ہی
بجالاوے* چھٹے تاسقدور اپنی طرف سے اِرادہ جنگ کا نکرے
اور اگر خدانخواستہ شکست پڑے تو اُسکے تدارک اور تدبیر
میں رہے* ساتوین ایسے مرد کو سپہ سالار بناوے اور فوج
کے لڑانے کا عہدہ سونپے جس میں تین وصف ہوں* ایک تو دل
کا مضبوط اور من چلا ہو اور بارہا اُس سے لڑائیوں میں کام بن
آئے ہوں اور صفِ جنگ کی تدبیر میں مشہور ہو اور اُس
میں نام اور نمود پیدا کی ہو* اِس واسطے کہ اُسکے نام اور
نشان کے سُنتے ہی دشمن کے دل میں دہشت اور ہراس
پیدا ہو گا* دوسرے دانا اور صاحب تدبیر جنگ آزمودہ خوب
ہو کیونکہ اکثر وقت شجاعت سے زیادہ عقل اور سمجھ کام
آتی ہی* تیسرے مکر اور حیلے جنگ کے وقت عمل میں لاوے
کہ لڑائی کے تین سو ساٹھ بندوں میں یہہ بھی ایک بڑا بند ہی اور
یہہ نہیں ملکہ ہنر اور خوب ہی* چنانچہ خبر میں آیا ہی کہ لڑائی میں

مگر اور دغا اور روانائی اور تجربہ کاری کی تدبیر بہت فایدہ بخشتی ہی اور کام آتی ہی * آٹھوین شرط یہہ ہی کہ جو سپاہی یا سردار عین جنگ کے وقت دل چلی اور جوان مردی سب سے زیادہ کرے اور جوکھون اُٹھا کر حریف پر غالب آوے اُسکو سراہے اور سرفرازی کر کے موافق رتبے اور کام کے بخشش اور انعام فرماوے * یہہ بات نہایت مناسب اور کام کی ہی تو اور سپاہیونکو بھی خواہش اور رغبت جانفشانی اور دشمن کے مارنے کی ہو * نوین جنگ کے روز ہرگز غفلت اور بےخبری کو کام نفرماوے * اکثر دیکھنے اور سُننے مین آیا ہی کہ فتح ہونے پر نہوسی ہی بلکہ شادیانے بج چکے ہین لیکن ایک دم کے غافل ہونے سے فتح کے بدلے شکست فاش ہوگئی ہی اور برعکس اتفاق ہوا ہی * دسوین اگر مخالف کی فوج مین شکست پڑے اور بھاگ چلے تو اُس کا پیچھا نکرے اور نہ کسو سردار کو اُسکی پشت پر بھیجے کہ یہہ بھی بارہا ہوا ہی کہ بھاگی فوج لاچار ہو کر مڑ پھرتی ہوئی ہی اور حملہ کر کے غالب ہوگئی ہی اور وقت پاکر غالب لشکر کو مغلوب کر دیا ہی * اور اگر حریف تم پر ارادہ کر کے چڑھ آوے اور تم چاہو کہ

اُسکو دفع کرو تو یہہ بھی دو حالتون سے باہر نہین * یا تمھین طاقت اور شکست اُسکے مقابلے اور دو بدو ہونے کی ہی یا نہین * اگر قوت برابری کی ہی تو بہتر اور مناسب یہہ ہی کہ جس طرح سے ہو سکے ایسی تدبیر کیجئے کہ وہ دشمنی اور مخالفت سے باز آوے اور اُلٹا پھر جاوے * اور اگر کوئی علاج بن نہ آوے تو جنگ کی جو جو شرطین مذکور ہوئی ہین بجالائے اور ہوشیاری کو کام فرمائے * اور اگر قدرت اور قابو اُس سے سنکھہ اور مقابل ہونے کا آپ مین نپائے تو جاسوس اور ہرکارے تعینات کیجئے اور راہونکی خبرداری اور مورچونکی تیاری کیا چاہئے جو وہ غافل پا کر شبخون نہ مارے * اور اگر قلعہ بند ہو جاوے تو ذخیرہ کرنے مین اناج اور پانی اور اسباب جنگ کے تغافل اور کمی کرنی خوب نہین اور ظاہر مین پیغام صلح کا اُسکی رضامندی کے موافق کئے جاے * اور مکر و حیلے مین جب تلک نبھہ سکے نباہیے * اور اگر حریف آشتی پر راضی ہو جاے تو غنیمت جانئے اور قبول کر لیجئے اور ہرگز سخت بات زبان پر نہ لائیے * اور ارادہ بگاڑ کا دل مین نرکھئے کہ غرور و تکبر بڑی چیز ہی * اور طرفین مین جو کوئی صلح کرنے پر راضی ہوتا ہی آخر

اُسکی فتح ہو جاتی ہی * ابیات * مگر سختی جب چلتی ہی باد سخت * گرا دیتی ہی اِنصاف کا وہ درخت * درشتی سے ہوتا ہی ایسا بگاڑ * برے گھر کو جلدی وہ دیتی ہی اُجاڑ * جو دانا ہی کرتا ہی وہ صلح عام * تو اِسی راہ چل صلح ہی خوب کام * سکندر نے بیچ نکتے ارسطو سے سُنکر دستور العمل اپنا بنایا * اور جہاں کہیں صلح و جنگ کا کام پیش آیا اُسی پر عمل فرمایا * پس یہہ صفت شجاعت کی ہر ایک صاحب دولت کو سب مضمون میں نہایت خوب ہی * اِس واسطے اِس شجاعت کے باب میں طول ہوا اور بہت کچھ کہا گیا * الحمد لله کہ شاہزادہ جوان بخت صاحب تدبیر * ابیات * ابوالحسن وہ روشن دل ہی دانا * جوان جس سے ہوا ہو تازہ زمانا * لڑائی میں جو اُسکے سامنے آئے * تو کوہ قاف بھی پاؤں میں پس جائے * پہاڑوں پر کرے گر تیغ کا وار * تو پیر سے اِس طرح صابن میں جوں تار * نیک طالعی اور خوش نصیبی کی قوت بازو کی مدد سے جس طرف اُسکا نشان فتح کا مُنہہ کرے اور پھر آئے فتح اور اقبال جلدی سے دوڑ کر اِستقبال اُسکے لشکر کا کریں اور رکاب مبارک میں حاضر

دہین اور جدھر ارادہ اُسکی ہمت بلند کا ہو فیروزی اور ظفر
شتابی سے آکر اُسکی فوج کا جسکی دریا کی سی موج ہی ہراول رہنے
اور جلو مین موجود رہے * قطعہ * ملک گیری کے ارادے پر جو وہ ہووے
سوار * فتح آکر ہووے حاضر اور جلو اُسکی کرے * نیزہ دولت کا جو
دیکھین ملک و ملت لین پناہ * دین و دنیا کو مدد دے تیغ اُسکی
جب چلے * اور لشکر فتح مند اُسکا جنگ کے روز آگ کی مانند حملے کرے *
او رجو خشک و تر سامہنے آوے ہرگز نجھو ترے اور لرائی کے
میدان مین مثال کوہ البرز کی قایم او ر اچل رہے * ابیات *
نگاہ یار کی مانند مارے ہی تلوار * مثال زلف صفون کی صفین
وہ دے ہی بگار * تمام ملک کو لے لے ہی جیسے حسن بتان *
غبار اُنکا کے اندھادھند کر دے سارا جہان * تمام عشق کے شعلے کی
طرح ہین جان سوز * وہ سارے غمزۂ دلبر کی طرح ہین دل
دوز * وہ چشم خوبان سی کرتے ہین فتنہ انگیزی * مثال ہجر کے
مردون کی کرتے خونریزی * حق سبحانہ تعالیٰ سایہ اُسکی بخشش کا
جو عام ہی نوکرون کے سر پر ہمیشہ ہر ایک خاص و عام پر یکسان
ہمیشہ پھیلا رکھے طفیل اپنے مقبول اور مقرب بندون کے *

اکتیسوان باب غیرت مین * یعنے نگاہ بانی کرنی اُس چیز کی کہ

انسان کو محافظت اُسکی لازم ہی سب کام کی تدبیرون مین *
اور مضبوط رہنا سیاست اور تعزیرون مین اگرچہ یہہ سب کو چاہیئے
لیکن پادشاہو نکو یہہ صفت بہت درکار اور ضرور ہی خواہ امور
دین مین خواہ کارخانۂ سلطنت مین * اِس لئے کہ غیرت کی دو
قسمین ہین ایک غیرت دین کی دوسری غیرت دنیا کی اور پاسداری
اِن دونون کی واجب ہی * پر غیرت دین کی یہہ ہی کہ خدا کے حکم کے
رواج دینے مین اور حرام اور بدی کے باز رکھنے مین جتنی چاہیئے
سعی اور کوشش بجالاوے اور اپنی سرکار کے نوکرون کو اور
ملک کی رعیتون کو خدا کی طاعت اور بندگی کا حکم دیوے اور منہیات
سے مانع ہووے * چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم کچھ ایسی
بدعت دیکھو کہ خلاف شرع کے ہو تو واجب ہی کہ اُسے ہونے
ندو اور اپنی قوت بازو سے مزاحم ہو اگر درّہ کے موافق ہو تو
درّہ لگاؤ * اور جو شمشیر کے لایق ہو تو قتل کر دیجئے بموجب
شریعت کے اُسکی حد بجالاؤ * تو یہہ اُن لوگون سے ہوسکتا ہی
جنکو خدا نے صاحب اِختیار و مقدور بنایا ہی * پس جو شخص
ہاتھ سے نہ منع کرسکے زبان سے کہے پہلے بطور نصیحت کے اگر
نرا ستی مین مانے تو بہتر نہین تو جھنجلا کر درشتی سے ڈانٹے

اور جھوٹے کے یہہ مرتبہ عالموں اور زاہدوں کا ہی کہ جو خود خدا
پرست اور پرہیزگار ہیں * اور اگر زبان سے بھی کہنے کا اثر
نہو اور وہ نہ سنے تو دل سے اُسکا دشمن رہے اور اُسکی
جان کا مدعی بنے یہہ درجہ اُنکا ہی جو ضعیف اور ناپرسان ہیں *
اور حدیث شریف ہی جس کا یہہ ترجمہ ہی کہ نہیں سوا سے
اِسکے اِسلام * پر عالم اُسکے معنے یہہ کہتے ہیں کہ جو کوئی دست
و زبان سے منع کرنے میں لاچار ہو اور دل سے بدکاروں کا
دشمن جانی نہو تو اُسے مسلمان نہ کہنا چاہیئے کیونکہ اُسکی
قسمت میں حصہ دین کا نہیں * قطعہ * نہی مُنکر کی پہلے ہاتھہ سے
کر * کر کرے نیرے کہنے سے انکار * مُنہہ سے پھر منع کر جو یہہ بھی
نہو * دل سے اپنے تو اُسسے ہو بیزار * جو بادشاہ کہ
شرع کی حد کو برپا رکھے اور حکم دین کے جاری کرے اُسے
خدا کا نائب کہنا چاہیئے * لیکن بادشاہوں کو بڑے بڑے ملکی
کاموں کے باعث ایسی ایسی چھوٹی باتوں کی طرف مزاج
کو متوجہہ کرنا اور اُنکی جزرسی فرمانا مشکل ہی * بس لایق ہی
کہ اپنی سلطنت کی تمام حدمیں محتسب مقرر کریں لیکن وہ
ایسے شخص ہوں کہ طرفداری اِسلام کی اور غیرت دین

کی اُنکی طبیعت مین بہت ہو اور خدا ترسی اور پرہیزگاری
اور امانت اور دینداری اور بے طمعی بھی رکھتے ہون *
اور ہرایک کام مین ایسا حکم کرین کہ جس سے قوت دین
و اسلام کو ہو * اور اپنی غرض اور طمع کو اُسمین شامل
نکرین تو اُنکا فرمانا اور کہنا سب کے دلون مین اثر کرے * بیت *
جو تیری بات غرض اور طمع سے خالی ہی * کہ تو سنگ سے
تو اُسمین بھی کرے گی اثر * حکایت * کہتے ہین کہ شیخ
ابو الحسن نوری قدس سرہ کی عادت تھی کہ جسوقت کسو کو
کچھ خلاف شرع کا کام کرتے دیکھتے منع کرتے اگرچہ مانع ہونے
مین خوف جان کا بھی ہوتا * ایک روز دجلے کے کنارے وضو کرنے
آئے تھے ایک ناو دیکھی کہ اُسمین تیس خمین سر بمہر
دھری ہین * اور ہرایک پر لطیف لکھا ہی * شیخ نے پڑھکر
تعجب کیا کہ خرید و فروخت اور سوداگری مین کوئی ایسی
چیز جسکا نام لطیف ہو آج تک نہین سُنی * ملاح سے
سوال کیا کہ اِن کو لیون مین کیا چیز ہی * اُسنے جواب
دیا کہ تم مرد درویش ہو تمہین اِن باتون سے کیا کام ہی
جاؤ اپنی راہ لو * شیخ کا مزاج برہم ہوا ملاح کو کہا کہ مین مقرر

معلوم کیا چاہتا ہون کہ ان مٹکون مین کیا بھرا ہی # وہ بولا کہ سب مین دارو ہی کہ خلیفہ معتضد کے واسطے لائے ہین # شیخ نے ادھر ادھر نگاہ کی ایک موٹا سا سونٹا کشتی مین دیکھا کہ ایک طرف پڑا ہی کشتیبان سے کہا کہ وہ لکڑی میرے ہاتھہ مین دے # ملاح نے خفا ہو کر اپنے شاگرد سے کہا کہ وہ ختکا اِسکے ہاتھہ مین دے دیکھون یہہ لیکر کیا کریگا # شاگرد نے وہ لاٹھی اُنکے ہاتھہ مین دی # شیخ نے اُس چوب کو اپنے دست مبارک مین لیکر ایک ایک خم کو توڑنا شروع کیا # ملاح ڈر سے کانپنے اور دوہائی دینے لگا # اتنے مین یونس افلح جو بغداد کے پل کا کوتوال تھا ڈنڈیون سمیت آپہنچا اور شیخ کو پکڑ کر خلیفہ کے نزدیک لے گیا # اور جو کیفیت گذری تھی عرض کی # معتضد خلیفہ نہایت ظالم اور خونخوار تھا اکثر گنہگارون کی سزا شمشیر سے کرتا یعنے قتل کروا ڈالتا تھا # بغداد کے باشندون نے دیکھا کہ شیخ کو معتضد کے آگے لئے جاتے ہین سب گڑھنے لگے اور ڈرے کہ وہ متمرد شیخ کو مروا ڈالیگا # خدا کی قدرت سے جس وقت شیخ کو روبرو لے گئے معتضد آہنین کرسی پر لوہے کا ایک گرز ہاتھہ مین لئے اور سرخ لباس پہنے ہوے بیٹھا تھا # اور یہہ نشان قہر و غضب

گا ہی * ایکبار کسی شیخ کو ڈانٹا کہ تو کون ہی جو ایسی شوخی تو نے کی * شیخ نے کہا مین محتسب ہون * بولا کس کے حکم سے احتساب کرتا ہی * شیخ بولے کہ خدا اور رسول کے حکم سے * کہنے لگا تجھے کس نے محتسب بنایا ہی * جواب دیا جس شخص نے تجھے پادشاہی عنایت کی اُسی نے مجھے محتسبی دی ہی * معتضد نے یہہ جواب معقول سُنکر سر نیچے کر لیا * بعد ایک ساعت کے سر اُٹھا کر بولا کہ تیرے دل مین یہہ کیا خیال آیا کہ اُن خمون کو پھوڑ ڈالا * کہا تیرے اور تیری رعیت کے حق مین شفقت اور مہربانی کی * کہنے لگا کہ میرے حق مین تو نے کس طرح شفقت کی * بولے اِس لیئے کہ وہ بد چیز اور حرام تھی تو اُسکو ضایع کرنے مین کمی کرتا سو مین نے اُسکو دور کیا اور تجھے روز قیامت کی گرفتاری سے خلاصی بخشی * پھر وہ بولا کہ رعیت پر کیا احسان کیا * جواب دیا کہ جب تو آپ اُس بد کام کے کرنے پر مستعد ہوتا تو ساری خلقت گناہ کرنے پر دلیر ہو جاتی اور جو تو حرام سے باز آوے تو رعیت اور نوکر بھی دلیری نکر سکینگے اِسواسطے کہ تمام خلق اللہ نیک و بد اور حلال و حرام مین تابع پادشاہ کے ہوتے ہین

اگر نیک راہ پر دیکھین تو سب اچھی چال چلنی قبول کرین
اور ثواب انکا بھی پادشاہ کی طرف رجوع کرے * اور اگر پادشاہ
کو بدکاری اور حرام کاری کے درپے دیکھین تو وہ بھی شراب
خواری اور زناکاری مین گرفتار ہووین اور عذاب سب کا
اسی کے ذمہ لکھا جاے * پس اپنے دل مین خوب طرح
سوچ کہ مین نے تیرے اور تیری رعیت کے حق مین بہتری کی *
اور مجھے اس حرکت کرنے سے کچھ اور مطلب نہ تھا مگر حکم
اور خوشی خدا کی منظور تھی * معتضد یہہ سنکر معتقد ہوا اور
بے اختیار رونے لگا اور بولا کہ یہہ کام تمکو لایق اور سزاوار ہی
آج سے جو بات یا کام غیر شرع دیکھو اسکو نہ ہونے دو *
مین نے حکم دیا کہ کوئی تمھین نہین منع کرنے کا اور مزاحم نہین
ہونے کا * پس اس نقل کے مطلب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جو
محتسب خدا کے حکم پر قایم رہتا ہی اسکو کوئی آفت نہین
پہنچ سکتی * ابیات * ایک نے اپنے پیر سے یہہ کہا * بدی سے
منع سب کو ہون کرتا * لیک ڈرتا ہون مین کہ دشمن سے *
کوئی آفت نہ میرے تئین پہنچے * بولے یہہ کام ہی جو خداالله *
تو بلاؤن سے ہیگی تجھکو پناہ * لیکن غیرت دنیا کی تین قسم کی

ہوتی ہی * پہلی اپنے بزرگوں اور خویش و قوم سے *
دوسری خاص اپنی ہی ذات پر * تیسری تمام خلق اللہ سے *
پس جس کو اپنے خویش و قوم سے غیرت ہی اُسکی
یہہ خو اور خصلت ہی کہ اپنی زیادتی اور بزرگی اِس درجے
مینں چاہے کہ کوئی اُسکے مرتبے سے سربلندی مینں نہ برابر
ہو سکے اور دولت اور جاہ اور قدر اور مرتبے مینں اور
سرداری و بزرگی اور دبدبے اور ریاست مینں کوئی زیادتی
اور پیشقدمی اُس سے نکر سکے * مقرر ایسی غیرت اور
مردمی کے ظاہر کرنے اور زیادہ ہونے سے بہت سے کام نکلتے
ہینں اور موافق اپنے مطلب اور مُراد کے بن آتے ہینں * یہہ
خصلت صاحب ہمت کی ہی اِس واسطے کہ جتنی جسکی ہمت
بلند اور برتری دُھن ہوگی یہہ غیرت بھی اُس مینں زیادہ ہوگی *
حکایت * کہتے ہینں کہ کسو پادشاہ کی اولاد مینں سے ایک شاہزادے نے
کسو حکیم سے پوچھا کہ مینں چاہتا ہون کہ اپنے بھائیون اور خویشون
سے زیادہ نمود پکڑون اور نام و نشان سب سے برتر کر پیدا
کرون اِس لئے کیا کیا اسباب ضرور ہینں بتلاؤ تو مینں
جمع کرون * اُس دانشمند نے جواب دیا کہ ای شاہزادہ

عالم صاحب ملک اور دولت ہونے کے لئے کوئی رفیق بہتر ہمت اور غیرت سے نہین * ابیات * جس نے غیرت سے تیغ کو کھینچا * ابر تک اُسکا قبضہ جا پہنچا * کیونکہ غیرت سے نام نکلے ہی * اسی سے سارا کام نکلے ہی * دانا کہہ گئے ہیں یہہ نصیحت سے * سلطنت بھی ملے ہی غیرت سے * اور وہ غیرت جو فقط اپنی ہی ذات کو لازم ہی وہ یہہ ہی کہ اپنی عورتون اور حرمون کو پردے مین رکھے اور اُنکی حرمت اور پارسائی کی نگہبانی مین نہایت کوشش بجا لاوے اور موافق شرع شریف کے اُنکی عادت اور خو کو آراستہ کرے تو اِس تقید کی برکت سے رعیت کے بھی قبایل اور روابست نیک راہ چلین اور بدی کی چال سے باز رہین * کسو بزرگ نے بطور نصیحت کے اپنی بی بی پاک دامن اور صاحب عصمت کو فرمایا ہی * ابیات * پردہ والی جتنی ہینگی بی بیان صاحب جمال * نہین دکھاتین غیر کو مُنہہ اپنا جُھت وجہہ حلال * آنکھہ اپنی مارکسو کے مُنہہ پہ نہین وہ کھولتین * کوچون مین پھرتین نہین بیگانون سے نہین بولتین * یہہ جو بدکاری کی آفت پہنچتی ہی ان کیتئین * ہی یہی باعث دَر خدا کا نہین ہی

هر دو زن گیتییں * آنکہ اپنی ندر راہ سیپی مین مولی جس طرح *
ہوگی تو تیر بلا کا پھر نشانہ کس طرح * اپنے شوہر کے سوا جو ہی
وہ نچون کا دیا * مت دکھا تو منہہ کو اپنے کو سگا ماموں ہوا *
اور غیرت جو سب خلق اللہ کے حق مین خوب ہی وہ یہہ ہی
کہ جیسی غیرت اپنے خاندان سلطنت کی بہ بیون کی کرے
ویسی ہی مسلمانون کے قبیلون کے حق مین بجالاوے * اور
اپنے نوکرون اور خواصون پر بھی تقید رکھے تو بد نامی صاحب
ناموس کے گھر انکے مین راہ نہ پاوے * اور مسلمانون کے گناہ
ظاہر کرنے مین سعی نکرے اور عیب اپنے ملک کی رعیتون کا
نامقدور پوشیدہ رکھے * اس لئے کہ حدیث مین فرمایا ہی کہ جو
کوئی مسلمانون کے عیب پر خاک ڈالیگا خدا ستار ہی اُسکے بھی
عیب چھپا دیگا * اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایسے شخص
کے گناہون کو خدا دنیا و آخرت مین ظاہر نکرے * اور یہہ مثل ہی
کہ پوشیدہ کر تو اُسے تو پوشیدگی کرے اللہ تجھپر * مصرع *
جو اپنا پردہ تو چاہے کسو کا پردہ نہ پھاڑ * اور حمیت بھی برابر
غیرت کے ہی خواہ اپنی حمایت کرے یا غیر کی * اور کمال
حمایت کا یہہ ہی کہ اگر کوئی اُسکی پناہ پکڑے تو اُسے امان دیکر

اپنی حمایت مین لاوے اور اُسکو ہر طرح سے بچاوے * بیٹے جب تک مقدور چلے اپنی پناہ لینے والے کو جو آمر سے مین آ گھسا ہی خراب اور حیران نہ ہونے دے * آگے عرب مین دستور تھا اور اب بھی ولایت حجاز مین یہہ رسم ہی کہ جو کوئی اُنکی دیوار یا خیمے کے سایے مین پناہ لاتا ہی اگرچہ اُسنے زبان سے امان نہین مانگی تو بھی اُسکو اپنے گھر مین رکھتے ہین اور اگر اُسکا مدعی اُسکے پیچھے پکڑنے یا مارنے کو آیا ہرگز حوالہ نہین کر دیتے اور جان و مال تک دریغ نہین کرتے * اگر مال دینے سے بچے تو جتنا روپیا خرچ ہو کرین اور جو لڑائی بھڑائی کی نوبت آجائے تو اپنا سر دینے پر حاضر ہو جائین لیکن اُسکی پُشتی کرنے سے ہرگز باز نہ آئین یہان تک کہ اگر جانور اُنکے تنبو مین بھاگ کر گُھس آتے ہین تو اُنکی بھی حمایت کو ڈھال تلوار سے موجود ہو جاتے ہین * حکایت * کہتے ہین کہ بہرام گور جن دنون دیار عرب مین نعمان منذر کے ساتھ رہتا تھا نعمان اُسکو موافق حکم اُسکے باپ کے بڑے قید اور سرزنش سے تربیت اور تعلیم کرتا * ایک دن بہرام شکار کو سوار ہوا تھا ایک ہرن نظر آیا اُسکے مارنے کا قصد کیا

آہو اُسکے آگے سے بھاگا اُلٹی طرف دوڑ جاتا یہہ اُسکا پیچھا نچھوڑتا تھا
آخر دھوپ سخت پڑنے لگی ہرن پیاس سے گھبرایا
اور قبیلہ طی میں پہنچ کر ایک عرب کے خیمے میں گھس گیا *
اُس عرب کا نام قبیضہ تھا اُس نے پکڑا اور رسی میں
باندھ دیا * اِتنے میں اُسکو رگیدے ہوئے اور تیر کمان میں
جوڑے بہرام دروازے پر آپہنچا اور للکارا کہ ای گھروالے
میرا شکار یہان آیا ہی باہر ہانک دے * قبیضہ نے نہ پہچانا کہ یہہ
کون پکارتا ہی باہر نکل آیا اور بولا کہ ای سوار خوب
صورت یہہ مروت نہین کہ جو جانور پناہ اِس جال میں لایا ہی
مین کسو کو حوالے کر دون تو وہ اُسے مارے * بہرام نے
خفگی کرنا اور جھنجلانا شروع کیا * قبیضہ نے کہا زیادہ بات کو
نبیت بڑھا جب تلک یہہ تیر جو تیری کمان میں چڑھا ہی
میرے سینہ میں نہ مارے اور مجھے مار نہ ڈالے تب تک
تیرا ہاتھ اُس ہرن کی گردن تک پہنچنا مشکل ہی * اور
اگر مین مارا گیا تو بھی میرے قبیلے کے آدمی اُسکو تیرے
سپرد نہین کر دینے کے اور تجھے بھی جیتا نہین چھوڑنے کے * اپنی
جان اور جوانی پر رحم کر اور اِس غزال کے خیال سے

در گذر * اگر اُس مازن سے تجھے کچھ توقع ہی تو یہہ گھوڑا اصل عربی نسل کا جو میرے خیمے کے دروازے پر بندھا ہی گھنگھری لگام سمیت تجھے دیتا ہون شوق سے اُسپر سوار ہوکر اپنے مرکب کو کوتل کر لے اور اپنے مکان کی طرف پھر کر چلا جا * بہرام کو اُسکی حمایت کرنے کی باتین خوش آئین اور اُسکے گھوڑے کی طمع نکی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور اپنی فوج مین جا ملا * جس روز پادشاہت کا چھتر اُسکے سر پر پھیرا گیا اور سلطنت کے تخت پر بیٹھا اور عجم کا ملک اُسکے عمل مین آیا اور سب فرمان بردار ہوئے * بہرام نے اُس عرب کو بلایا اور سرفراز کیا اور اُسکو خطاب دیا کہ یہہ امان اور پناہ دینے والا مازنون کا ہی * ابیات * جس کسو کو پناہ دیوے تو * چاہئے یہہ پناہ دیوے تو مرد ہو کر حمایت اُسکی کر * سب طرح سے رعایت اُسکی کر * قطرہ دریا مین جاکے چھپتا ہی * بیت مین سیپی کے وہ رہتا ہی * پال کر نامدار کرتی ہی * گوہر شاہوار کرتی ہی * تیسوان باب سیاست مین * یعنے ضبط کرنا اور نسق بیٹھانا * لیکن سیاست کی دو طرحین ہین * ایک اپنی ذات پر دوسری غیر پر کرنی * پس اپنے نفس کی سیاست

بڑی خصلتون کے چھوڑنے اور نیک کامون کے اِختیار کرنے سے ہوتی ہی * اور غیر پر سیاست کرنے کی دو قسم ہین * ایک تو مقرب اور معتمدون کو سیاست دینی یعنے اپنے نوکرون اور امیرون کے اوپر ضبط اور رعب رکھنا اور اپنا سکہ بٹھلانا * دوسری سیاست رعیت پر جا اور عوام الناس کی * پہلی قسم کا بیان تو چالیسوین باب مین کیا جاویگا * لیکن دوسری قسم کی یہہ صورت ہی کہ جو بدکار اور مردم آزار ہو چاہیے کر وے ہمیشہ ڈرتے اور کانپتے رہین اور نیک کردار اور خوش معاشون کو اُمیدوار بخشش اور عنایت کا رکھے * نصیحت * بزرجمہر سے سوال کیا کہ سب پادشاہون مین کون سا پادشاہ بڑا اور بہتر ہی * جواب دیا کہ جس سلطان کے عمل مین بےگناہ چین سے رہین اور رنگ رلیان مناوین اور گناہگار اور چور چکار اور حرام کے کھانے والون پر تاوار اُسکی تیز رہے اور مارے جاوین * اور درویشون اور مستحقون پر اُسکے فیض کی مُٹھی داد و دہش مین کُھلی رہے * حکایت * ملک ہوشنگ اکثر سر دربار فرماتا کہ مین خدا کی رحمت ہون واسطے اُنکے کہ جو نیک فعل کرتے ہین اور بد کام سے ڈرتے ہین * اور غضب الٰہی ہون

اُدہر جو بد فعل ہیں اور فتنہ و فساد اُٹھانے ہیں * میرے قہر کا ڈنک
لطف کے شہد سے ملا ہی اور میرے دبدبے کا زہر بخشش اور
مہربانی کی شکر سے ملکر میٹھا بنا ہی * بیت * تریاک و زہر دونوں
میرے خزانے میں ہیں * دون اُسکو دوستون کو اور اِسکو
دشمنون کو * نصیحت * حکیمون کا قول ہی کہ دین و دنیا کا
بند و بست اور پایداری سیاست کے سبب سے ہی اور جہان
کے داناؤن نے اُسکا نام کون و فساد رکھا ہی * کیونکہ اگر نقشہ
سیاست کا نہ ہووے تو کام عالم کا آراستگی پر نرہے بلکہ
بگڑ جاوے * اور اگر سزا دینے اور مار پیٹ کی رسم نہوتی جاری
تو بہت سے کامون میں آجاتی خرابی اور خواری * قطعہ *
سیاست سے ہی ملک کا بند و بست * نہ ہو گر سیاست تو
آوے خلل * سیاست ہر اک طرح کی ہی ضرور * کہ تو مانے
ہر ایک حکم اور عمل * اگرچہ ملک داری اور ریاست میں
عدل و انصاف خوب ہی * لیکن ریاست بدون سیاست
کے بن نہیں آتی اور عدالت بغیر سزا کے زینت نہیں پاتی * جو
پادشاہ اِس نکتے سے کہ نقصان ریاست کا سیاست کی
کمی سے ہوتا ہی غافل رہا اور نہ [illegible] کی ستون آ[illegible]

بل کی اُکھڑ جائیگی * اِسلئے وا سطے کہ آراستگی ملک اور ملت کی اور خوبی دین و دولت کی سیاست اور تعزیر سے ہی *
قطعہ * سیاست کی نمو اور سے سارا ملک * بسیے ہی برتی آب اور رتاب سے * سیاست کا معمار کر ہا تھ اُٹھاے * جہان اُجڑے ظلمون کے سیلاب سے * پس بغیر قاعدے شریعت کے کوئی حق اپنی جگہہ پر قایم نہین رہتا * اور بدون ضبط سیاست کے کام شرع اور دین کا آراستگی نہین پاتا
* بیت * پادشاہونکی سیاست کا جو دل مین ڈر نہو * تو کسو کو اِس جہان مین چین کو ترسی بھر نہو * پس سیاست سلاطینون کی شرع کو زور و قوت بخشے ہی اور حکم دین اور دنیا کے اُسی سے رواج پاتے ہین * قطعہ * باغ دنیا مین ہرا چاہے جو نیکی کا درخت * شرع کے چشمے سے کر پانی ندے ممکن نہین * پادشاہون کی سیاست کے سوا دنیا مین یون * دین کا چشمہ کوئی جاری کرے ممکن نہین * اور فی الحقیقت پُشتی دین کی اور مضبوطی سلطنت کی اُسی سے ہی * حدیث شریف ہی کہ اگر بادشاہ نہوتے تو بعضے آدمی آدمی کو کھا جاتے یعنے ایک ایک کو ہلاک کرتا اور مار ڈالتا * ملک مین سواے

سیاست کے عمل کرنا مشکل ہی اور جھگڑا فساد بدون
سزا اور تعزیر کے دفع نہین ہو سکتا * حکایت * کہتے
ہین کہ کوئی پادشاہ ایک ہاتھہ مین ننگی تلوار کھینچے
ہوئے اور دوسرے ہاتھہ مین قران مجید لئے منبر پر چڑھا
تھا خطبے کے درمیان کہنے لگا کہ ای نیک مردو اور بھلے
آدمیو تم کو یہہ فرقان کفایت کرتا ہی * اور ای حرامزادو اور
بدکارو تم سواے شمشیر کے سیدھے نہو گے * قطعہ * سیاست
آگ ایسی ہی کہ اُسکو * بداندیشون ہی کی خاطر جلا وین *
جو روشن کرین ہین ظلم کی آگ * اُنہین کو اُس
مین ہی بہتر جلا وین * حکایت * طمغاج خان بڑا پادشاہ ہو
گذرا ہی کہ اُسکی سیاست کے رواج نے تمام ملک کو
بسایا تھا اور اُسکی شمشیر کی ہیبت سے بنیاد ظلم و ستم کی
شہر اور ملک سے اُکھڑ گئی تھی * قطعہ * ڈر سے اُسکے
بھاگ کر فتنا * نیستی کی طرف تھا جا کے چھپا * اور سیاست
کی صقل سے اُسکی * ظلم کا مورچہ جہان سے اُٹھا * ایک روز
کوئی اوباشس ایک گلدستہ طمغاج خان کے حضور مین
لیکر آیا * سلطان نے وہ دستہ لیا اور پوچھا یہہ پھول تو کہین

سے لایا ہو اکہ یا فون سطحہ چُنے ہیں * خلیفہ نے سوال کیا اُن
پھلواریون کا تو مالک ہی ہو نہیں * پھر پوچھا کہ اُنکے خاوندون
سے خرید کئے ہیں * کہنے لگا نہین اِس شہر مین پھول
از بسکہ افراط سے ہوتے ہیں اِسواسطے یہان کوئی پوچھتا
نہین اور رنگ کی کچھہ قدر و قیمت نہین * سلطان نے سُنکر نقل
فرمایا اور کہا جو کوئی مالک کی بدون پروانگی اُسکے باغ مین
جاوے اور پھول چن کرلے آوے تو اُس سے اور صورتین
بھی ہوسکتی ہیں یہہ فرما کر حکم کیا کہ اِس کا ہاتھہ قلم کرو * بڑے
بڑے امیرون نے بہت سی شفاعت کی تب بھی ایک اُنگلی
اُسکی کٹوا ڈالی * وہ بادشاہ ہمیشہ بدکارون اور حرام خورون
کو قتل کرنا رہتا * ایک روز مال مردم خورون کی گروہ نے شہر کے
دروازے پر لکھا کہ ہم طغند موتیے کی گھاس کی ہیں کہ بہتا اُکھار و
زیادہ ہو * یہہ خبر طمغاج خان کو معلوم ہوئی * فرمایا کہ اِس
خط کے برابر لکھہ دو کہ ہم بھی باغبان ہیں ہمیشہ کُھرپی لئے تاکتے
رہتے ہیں کہ جب تم سر نکالو ہم نکا ڈالیں * بیت * کانٹا جمن
ملک مین گر پیدا ہو * تلوار سے جلد اُسکا سر دیجئے کاٹ *
حکایت * کہتے ہیں کہ ہرمز جو بیٹا نوشیروان کا تھا اُسنے

اپنے انصاف اور مہربانی کو ظلم اور قہر سے باہم کیا تھا * نیکون پر لطف اور نوازش کرنا اور بدون کو خوار خستہ رکھنا *
بیت * ستم کارستہ سیاست سے اُسکی چلتا نہ تھا * اور خوان نعمتون کا اُسکی تھا عام کھلا * ایک روز رکاب دار اُسکا کسو باغ مین جا نکلا اور ایک گچھا انگور کا بغیر پروانگی مالی کے توڑا * باغبان نے اُسکے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا اِسکا دام دے کر مجھے راضی کر نہین تو شاہزادہ ہرمز کے روبرو جا کر تیری نالش کرونگا * وہ غلام کچھ تھوڑا سا دیتا تھا اور وہ کچھا نہین چھوڑتا تھا * غرض آخر شاہزادے کے ڈر سے ہزار دینار باغبان کو دی اور راضی کر کے اپنا پنڈ چھڑایا * داناؤن کا قول ہی کہ سلطنت مانند درخت کی ہی اور سیاست بجاے پانی کے * پس لازم ہی کہ پاشاہت کے پیڑ کو سیاست کے پانی سے تر و تازہ رکھے تو اُس سے میوہ آرام اور چین کا حاصل ہووے * قطعہ * وہی پادشاہ ہی جو دانش کے روسے * پڑھے دل لگا کر کتاب سیاست * کرے تیغ اُسکی چمن سلطنت کا * نیت دیکھ * دیکھے آب سیاست * اور خوب سمجھے کہ سیاست اُس جگہ درست ہی کہ ایسے گروہ کے

جی مین کرتے کہ وہ اُسکے لایق ہون * شوده قوم مردم آزار اور حرام خورون کی ہی کہ سانپ اور بچھو کی طرح ادنا اعلا کو اُن سے ایذا اور نقصان پہنچتا ہی * نصیحت * ایک بادشاہ نے کسو حکیم سے پوچھا کہ آدمیون مین سے سزاوار سیاست کے کون ہین * جواب دیا کہ جو کوئی آدمی ہی لیاقت سیاست کی نہین رکھتا ہی بلکہ سیاست درندون اور موذیون پر کرنی درست ہی * پادشاہ نے فرمایا اِس نکتہ کے معنے مفصل بیان کرو * بولا ای جہان پناہ خدا کے بندے کئی قسم کے ہوتے ہین * ایک گروہ تو ایسا ہی کہ محض نیک اور نیک محض ہین ایسون سے سب طرح کا سب کو نفع ہی پہنچتا ہی ہرگز نقصان کسو کو نہین پہنچاتے وے گویا فرشتے ہین * اور دوسرے وے لوگ ہین کہ محض بد اور بد محض ہین * مصرع * جون بھیڑیا شیر سانپ بچھو * ایسون سے نقصان ہی پہنچے ہی ہرگز نفع نہین پہنچتا * پس جن انسانون مین خو اور خصلت فرشتون کی ہی وے اصل انسان ہین اور جنکی طبیعت اور مزاج درندون اور حیوانون کے ہین وے موذی گزندون سے بدتر ہین وہ ہی آدمیون مین لایق سیاست کے ہین *

ابیات * سیاست بہت خوب ہی سر بسر * و لیکن نہین کہنا ہر اک سے کر * نہ دے مردم آزار کو زور و زر * اُکہارتے بہلے مرغ موذی کے پر * حکایت * کہتے ہین کہ نوشیروان کے عہد مین کسو زبردست نے ایک زیر دست کو تہپیڑ امارا * وہ بادشاہ کے پاس فریاد کو آیا * حکم کیا کہ اُس ظالم کو کوتوالی چبوترے مین لیجاکر گردن مارین * ایک خواص خاص نے التماس کیا کہ آپ کی عدالت سے غلام کو تعجب آیا کہ آدمی کو اِتنے گناہ پر حکم قتل کا فرمایا * کسریٰ نے کہا تو نہین سمجھا مین نے آدمی کو نہین ہلاک کروایا بلکہ کتّے اور بھیڑیے کو مارا ہی اور سانپ اور بچھو کو کچلا ہی * بیت * خلقت حق پر جو ستمگر ہی * سانپ اور بچھو سے وہ بدتر ہی * نصیحت * کہتے ہین کہ خسرو پرویز نے کسو بزرگ سے پوچھا کہ خدا کی خلقت سے کون سا فرقہ سیاست کے لایق ہی * جواب دیا کہ ای بادشاہ آدمی پانچ قسم کے ہوتے ہین * پہلے وہ کہ آپ بھی نیک ذات ہین اور اوروں کو بھی اُن کی ذات سے خیر پہنچتی ہی ایسے مردوں کو قوت اور مرتبہ دیا چاہیے اور اُنسے صحبت رکھا چاہیے * دوسرا

وہ گروہ کہ اپنے دم سے تو نیک ہیں لیکن اُنسے کسو کو نیکی نہیں پہنچتی اُنکی بھی حرمت کیا چاہیئے اور نیک کاموںکی رغبت دیا چاہیئے * تیسری وہ جماعت ہی کہ میانہ روی اور بدی پر ہیز ی اُن کے مزاج میں ہی یعنے نہ اُن سے کسو کو خیر پہنچتی ہی نہ بدی کرتے ہیں اور خود بھی نہ اچھے ہیں نہ بُرے * اُن کو نیک راہ چلایا چاہیئے اور بد چلن سے ڈرایا چاہیئے * چوتھا وہ طایفہ ہی کہ آپ بد ہیں پر اُن سے کسو کو بدی نہیں پہنچتی * اُن کو نظروں سے گرایئے اور ذلیل و خوار رکھا چاہیئے تو بدی کو ترک کریں * پانچواں وہ فرقہ ہی کہ آپ بھی بد ہیں اور غیروں کو بھی اُن سے بدی پہنچتی ہی اُن کو سیاست کیا چاہیئے اور سزا دیا چاہیئے * پہلے تسلی اور ڈرانے سے بعد اُسکے ڈانٹنے اور چشم نمائی سے پھر مار پیٹ سے تس کے پیچھے قید قدو سے * جب دیکھیئے کہ ان سزاؤں کا اثر نہیں ہوتا اور وہ اپنی خو نہیں چھوڑتا تو لاچار ہو کر آخر قتل کروا ڈالیئے اور یہہ بلا خلق اللہ کے سر پر سے ٹالئے * بیت * خلق جس آگ سے جلے اُسکا * کچھ بجھانے سوا علاج نہیں * اور دوسرے سیاست کے فائدوں سے ایک فائدہ یہہ ہی کہ قضیہ جھگڑا

ڈھونڈ فساد کم ہوتا ہی اِسواسطے کہ فسادی اور جھگڑالو آدمی جب دیکھتین کہ آگ سیاست کی بھڑک رہی ہی تو مارے ڈر کے کسو کونے مین بھاگ کر چھپ رہتین * اور اگر ذرا بھی سیاست اور دہشت کو سست دیکھین تو ندھڑک ہو کر ہزار طرح کے فتنے اُٹھاوین اور سو صورت سے شور و فساد مچاوین * ابیات * اگر سلطان نزماوے سیاست * کرے ادنا بھی دعوائے ریاست * بالا ابتر کرے ساری زمین کو * نہ باقی رکھے دولت کو نہ دین کو * نہ دیکھے ضبط جس کشور مین عالم * فساد او رفتنہ ہی وہان دیکھے ہردم * اور اِسی مضمون مین کہا ہی * قطعہ * جو پادشاہ کی شمشیر کا نہووے ڈر * تو جھگڑے ڈھیر سے ایک دم مین شہر سے اُٹھین * جو بائین ہاتھہ کو اپنے نہ سمجھے داہنے سے * ہزارون فتنہ جو قابو ہو اُسکا تو چھپاین * تین تیسوان باب تیقظ اور رخبرت مین * تیقظ کے معنے ہوشیاری ہی پادشاہت کے کاربار مین * اور رخبرت کے معنے خبرداری ہی رعیت کے احوال مین * پس جو پادشاہ عادل ہی آن کا یہہ دستور مشہور ہی کہ خفیہ نویس اور جاسوس معتبر اور ایمان دار تعینات کرتے ہین تو وہ تلاش

وہ گروہ کہ اپنی ذات سے تو نیک ہیں لیکن اُنسے کسو کو نیکی نہیں پہنچتی اُنکی بھی حرمت کیا چاہیئے اور نیک کاموں کی رغبت دیا چاہیئے * تیسری وہ جماعت ہی کہ میانہ روی اور بدی پر ہیزی اُن کے مزاج میں ہی یعنے نہ اُن سے کسو کو خیر پہنچتی ہی نہ بدی کرتے ہیں اور خود بھی نہ اچھے ہیں نہ بُرے * اُن کو نیک راہ چلایا چاہیئے اور بد چلن سے ڈرایا چاہیئے * چوتھا وہ طایفہ ہی کہ آپ بد ہیں پر اُن سے کسو کو بدی نہیں پہنچتی * اُن کو نظروں سے گرایئے اور ذلیل و خوار رکھا چاہیئے تو بدی کو ترک کریں * پانچواں وہ فرقہ ہی کہ آپ بھی بد ہیں اور غیروں کو بھی اُن سے بدی پہنچتی ہی اُن کو سیاست کیا چاہیئے اور سزا دیا چاہیئے * پہلے تسلی اور ڈرانے سے بعد اُسکے ڈانٹنے اور چشم نمائی سے پھر مار پیٹ سے تس کے پیچھے قید قدود سے * جب دیکھیئے کہ اِن سزاؤنکا اثر نہیں ہوتا اور وہ اپنی خو نہیں چھوڑتا تو لاچار ہو کر آخر قتل کروا ڈالیئے اور یہہ بلا خلق اللہ کے سر پر سے ٹالیئے * بیت * نلی جس آگ سے جلے اُسکا * کچھ بجھانے سوا علاج نہیں * اور دوسرے سیاست کے فائدوں سے ایک فائدہ یہہ ہی کہ قضیہ جھگڑا

ڈھونڈ فساد کم ہوتا ہی اِسواسطے کہ فسادی اور جھگڑالو آدمی
جب دیکھین کہ آگ سیاست کی بھڑک رہی ہی تو مارے
ڈر کے کسو کونے مین بھاگ کر چھپ رہین * اور اگر ذرا بھی
سیاست اور دہشت کو سُست دیکھین تو نڈھڑک ہو کر
ہزار طرح کے فتنے اُٹھاوین اور سوصورت سے شور و فساد
مچاوین * ابیات * اگر سلطان نفرماوے سیاست * کرے
ادنا بھی دعوائے ریاست * بالا ابتر کرے ساری زمین کو *
نہ باقی رکھے دولت کو نہ دین کو * نہ دیکھے ضبط جس کشور مین
عالم * فساد او رفتنہ ہی وہان دیکھے ہر دم * اور اِسی مضمون
مین کہا ہی * قطعہ * جو بادشاہ کی شمشیر کا نہووے ڈر * تو
جھگڑے ڈھیر سے ایک دم مین شہر سے اُٹھین * جو بائین
ہاتھ کو اپنے نہ سمجھے داہنے سے * ہزارون فتنہ جو قابو ہو اُسکا
تو پھیلاوین * تینتیسوان باب تیقظ اور خبرگیری مین * تیقظ کے
معنے ہوشیاری ہی بادشاہت کے کاربار مین * اور خبرت
گے معنے خبرداری ہی رعیت کے احوال مین * پس جو بادشاہ
عادل ہی اُن کا یہہ دستور مشہور ہی کہ خفیہ نویس اور
جاسوس معتبر اور ایمان دار تعینات کرتے ہین تو وہ تلاش

اور کھوج تمام ملک کے عملداروں کا اور رعیت کی حالت کا کر کے ٹھیک خبر لگاویں اور ہر ایک کیفیت سے مطلع کریں * جب سب احوال سے خبردار ہوں تب کوشش کریں کہ عدالت میں جو خلل ظاہر ہوا اور انصاف میں نقصان آگیا ہو اُسکی ایسی فکر کریں کہ موافق منصفی کے سب کام درست ہو جاویں * آگے اُس حرکت کے ہونے سے کہ علاج اور تدبیر اُسکے عوض کی مشکل ہوا اور وہ بات اپنے قابو سے نکل جائے * بیت * یہہ لازم ہی کام اپنا پہلے سنوار * کہ ہر وقت رہتا نہیں اِختیار * اگلے زمانے میں اکثر بادشاہوں کی عادت تھی کہ رات کو غریبوں کا سا کپڑا پہن اپنا بھیس بدل کر گلی کوچے میں پھرتے اور احوال تمام بادشاہت اور رعیت کا دریافت کرتے * اِس خاطر کہ بہت خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ سلطنت کے کارباری اور بادشاہ کے مقرب اور معتمد نہیں سُنتے اور اگر انہیں معلوم بھی ہوتی ہیں تو اپنی بھلائی کے واسطے یا مناسب وقت نجان کر حضور میں عرض نہیں کرتے یا کہتے ہوئے ڈرتے ہیں * روایت حضرت داؤد علیہ السلام کی نقل ہی کہ رات کو لباس بدل کر شہر اور بازار میں گشت کرتے اور غریب آدمیوں کی

صورت بنا کر پھرنے اور ہر کسو راہ چلتے سے خبر پوچھتے اور کہتے کو داؤد تمھارے ساتھہ کیا سلوک کرتا ہی اور اُسکے نوکر چاکر اور عملہ فعلہ کس ڈھنگ سے معاملہ کرتے ہیں * اگر کسو جاہہ کچھہ خلل کی بات یا بے انصافی کی حقیقت سُنتے اُسکی تلافی کرنے مین مشغول ہوتے * نصیحت * اور سلطان محمود غزنوی کی بہت سی نقلین اِس صورت کی مشہور ہین کہ تنہا باہر نکل کر احوال پُرسی ہر ایک کی کرتے * لیکن جب پادشاہ اپنی ایسی شکل بناوے کہ رات کو اکیلا نکل جاوے اور خبرداری فرماوے تو جگہہ خطرے اور دوسواس کی ہی * مبادا کیا پیش آوے اِسی واسطے بڑے آدمیون نے اور داناؤن نے یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ سلطان کو لازم ہی کہ سوانح نگار صاحب ایمان اور معتبر نمک حلال بے غرض دولت خواہ عالی ہمت تعینات کرین اِس ڈھب سے کہ کوئی واقف نہ ہووے اور دربارہ پیش قرار دستخط کرین اِس لئے کہ اگر کوئی خبرون کے پہنچانے یا لکھنے کے احوال سے مطلع ہو جاوے تو روپیون کے لالچ سے پُھسلا نہ سکے اور یہہ بھی پروانگی دربانون اور درباریداردن کو دے رکھے کہ جاسوس یا ہرکارہ

جس وقت چاہے بے روک ٹوک پادشاہ تک پہنچے کیونکہ شاید کوئی ایسی خبر ضروری لایا ہو کہ لایق توقف کے نہو * جب اتنا بند و بست کرے تو بے شبہہ پادشاہ بھلے بُرے کے احوال سے واقف رہے * اور امیر اور سردار ملک کے بھی جب معلوم کرین کہ پادشاہ ہر ایک احوال سے خبردار ہی تو غالب ہی کہ ڈرتے اور چونکتے رہین اور ایسی صورت سے زندگی کرین کہ نامعقول حرکتین اُنسے عمل مین نہ آوین * ابیات * عجب چیز ہی ہوشیاری کی نو * کہ یہ نقد لازم ہی ہر شخص کو * سب ہونسے بلند اُسکا ہو تاہی سر * کہ جو کارِ دنیا مین ہو باخبر * حکایت * کہتے ہین کہ خوارزم مین ایک پادشاہ تھا کہ خدا کے حکم کی بزرگی کا نقش اپنے دل کے نگینہ پر کھو داتھا اور جھنڈا شفقت خلق اللہ کا نیک نامی کے میدان مین بلند کیا تھا چنانچہ قطعہ * شکار کرنے سے چڑیا کے باز باز آیا * اور اُسکے عدل سے گیدڑ رہتا تھا مرغ کا یار * نہ اپنے کھولے ہی دہ آسمان مین اُسپر پر * نہ چنگل اپنا یہ اِس پر زمین پہ دیوے پسار * اُسکے عہد مین بشر کی مجال نہ تھی کہ عمل ناپسندیدہ مانند شراب خواری اور زنا کاری کے ظاہر مین کرسکے * ایک امیر اُسکا بڑا

اعتمادی اور مختار تھا کو حق قدیم خدمتون کا رکھتا تھا * غرض پادشاہ
کی سرکار مین برابر اُسکے کوئی نہ تھا * اور ظاہر مین عبادت
بندگی کرتا یہان تک کہ پادشاہ کے مزاج پر اُسکی پرہیزگاری
اور نیکوکاری ثابت ہو رہی تھی * اور باطن مین شراب
پینے مین مشغول رہتا * اور سب طرح کی بدکاری اور حرامکاری
کرتا لیکن کوئی اِتنا پتانہ رکھتا تھا اور کسو کو یہہ مقدور نہ تھا کہ اُسکا
احوال مفصل حضور مین عرض کرے * آخر پادشاہ نے کسو تو دل سے
معلوم کیا پر یہہ مناسب نجانا کہ روبرو یہہ بات اُسکے مُنہہ پر
دھرین اِس لئے کہ ایسی ایسی باتون کے مُنہہ پر لانے سے آدمی
بے حیا اور ڈھیٹ بن جاتا ہی اور سلطنت کے دبدبے اور ہیبت
مین بھی نقصان آتا ہی * اِس بات کو ٹال دیا اور بہت دن
درگذر کر کے ایک روز اُس امیر کو بُلایا اور فرمایا کہ ہمنے ایک
مرغ اِس صورت کا درکار ہی کہ چونچ اُسکی سرخ اور سر اور
بازو کے پر سیاہ اور تمام سفید ہو * سوا تیرے ایسا
پرندہ کوئی نہ پیدا کرسکیگا * امیر نے عرض کی کہ بہت خوب تلاش
کرونگا جسطرح سے ہاتھ لگیگا البتہ حضور مین لے آؤنگا پر تین دن
کی مہلت چاہتا ہون اگر حکم ہو * سلطان نے فرمایا بیٹین روز کی

وقت مجھے دی تو یہہ ڈھنڈورا کر کے ڈھونڈھنے کھوجنے لگا ٭ بستی شہر مین اور اُس پاس کے گانوون مین اُس رنگ کا مرغ نہ ملا ٭ چوتھے روز دربار مین آیا اور نہ ملنے کا عذر لایا کہ جہان پناہ سلامت غلام نے موافق اپنے مقدور کے سعی اور تلاش کی لیکن کہین نہین ٹھہرتا ٭ حکم ہوا کہ مجھے ایسا مرغ بہت ضرور رہی اور مین نے اِس شہر اور ملک کا اختیار تجھے سونپا ہی اِس مختاری پر ایک مرغ پیدا کرنے مین عاجز ہو رہا ہی یہہ کیسی بات ہی ٭ جا تین روز کی اَور رخصت دیتا ہون ابکی بار بغیر ایسے مرغ کے لائے خالی ہاتھہ مت آئیو ٭ دوسری مرتبہ پھر وہ امیر گیا اور حد سے زیادہ جستجو کر کے تین دن کے پیچھے خالی ہاتھہ پھر آیا ٭ بادشاہ نے فرمایا کہ تو شہر کی کیسی خبرداری کرتا ہی مجھہ سے سُن چار مرغ ایسی ہی صورت شکل کے ایک گھر مین ہین تو پیدا نہین کر سکتا مین تجھے بتا دیتا ہون ٭ جا شہر کے بازار کے چوراہے کے سرے پر فلانی مسجد کے دروازے پر جب پہنچے داہنے ہاتھہ کی طرف ایک محلہ ہی اُس ٹولے مین ایک گلی ہی اِس طرح کی کہ آگے اُس گلیارے کے ایک گھر ہی کہ اُسکا دروازہ پچھم طرف ہی اُس دروازے

مین گھس کر چبوترہ جو کھین سمیت ہی وہان جاکر باٗین ہاتھہ اُسکے ایک گھر ہی اُسکے اندر ایک چھوٹی سی کوٹھری ہی اُس کا دروازہ جب کھولیگا تو ایک پنجرا نظر پڑیگا اُسپر زردنمد اڈھنکا ہوا ہی اُس قفس مین چار مرغ ہین ایسے ہی جیسے مین نے تجھسے کہین ہین جلد جاکر لے آ * امیر کی عقل چکر ہوئی اور گھبرایا ہوا پادشاہ کے پاس سے باہر آنکلا جس پتے سے ٹھکانا بتا دیا تھا بغیر پوچھے پاچھے مُنہہ اُٹھا چلا گیا اور وہ پنجرا اُن مرغون سمیت لاکر حاضر کیا * پادشاہ نے کہا کہ حکومت والے اپنے شہر و ملک سے ایسے ہوشیار اور خبردار رہتے ہین جیسا ہر ایک بات سے مین واقف ہون * امیر نے یہہ باتین سُنکر دل مین اندیشہ کیا کہ جو پادشاہ شہر کے کوچے اور بازار سے اتنا خبردار اور واقف کار ہی غالب ہی کہ میری بھی پوشیدہ حرکتون سے مطلع ہوا ہوگا * اب مجھے یہہ لازم ہی کہ اپنی خو اور عادت کو بدلون اور نیک راہ چلون * یہہ بات دل مین گن کر اگلے پچھلے گناہون سے توبہ کی اور نماز روزہ اور عبادت بندگی اختیار کی * اِس قصے سے دریافت مین آتا ہی کہ بادشاہونکا واقف ہونا

خلق اللہ کے احوال سے بہت فایدہ رکھتا ہی * ابیات * لکھا ہی
یہہ فردوسی نے ماجرا * کہ ہرمز جو تہا شاہ ایران کا * نکلنے لگی
تن سے جب اُسکی جان * لگا کہنے خسرو سے اے نوجوان *
ترے دم سے سارا جہان ہی لگا * ترے پے حکم میں ہوگا ہر اک
کہڑا * نکر نیند غفلت کی بیدار رہ * حقیقت سے سب کی خبردار رہ *
حوالے ترے ہی یہہ عالم تمام * کر اب ہوشیاری سے تو اپنا
کام * اور رہو ہشیار دن اور * عقلمندونکو غفلت دور کرنی
لازم ہی اِسلیئے کہ ہر ولایت کے احوال سے اطلاع
پاوین * نکتہ * منصور خلیفہ اکثر کہتا کہ میں تین شخصون کا محتاج ہون *
پہلے ایسا عامل دیندار کہ رعیت کا مال میرے خزانے میں نہ داخل
کرے اور میرا مال بہی رعیت کے پاس نہ چھوڑے * دوسرے
ایسا کوتوال کہ انصاف مظلوم کا ظالم سے دلوادے اور
حکم بغیر لالچ اور غرض کے کرے * نہ کہ جیسی کہاوت ہی کہ جیب
کی کہون یا تلوے کی * یہہ دو باتین کہہ کر پادشاہ نے ایک
ٹھنڈی سانس بہری اور بولا کہ افسوس تیسرا شخص
کہان ملتا ہی * امیرون نے کہا کہ وہ کون ہی * تب فرمایا کہ وہ
ایسا آدمی ہو کہ سارے ملک کی خبرین ٹھیک کی ٹھیک

جیسی ہوون مجھہ تک پہنچاوے ٭ سچ ہی اگر سلطان کو ایسے
ایسے لوگ ہاتھہ لگین تو بہت سی بھلائیان اور خوبیان ملک مین
ظاہر ہوون ٭ حکایت ٭ کہتے ہین کہ اُردشیر بابکت اپنے ملک
کے عاملون اور حضور کے امیرون کے احوال سے یہان تک
خبرگیران رہتا کہ یہہ نوبت پہنچی تھی کہ ہمیشہ امیرون اور وزیرون
اور عاملون اور خواصون سے کہتا کہ کل تیرا حال اِس طرح
تھا اور یہہ کچھہ تونے کھایا اور فلانے مکان مین سویا تھا اور یہہ
بات کہی اور یہہ کام کیا تھا ٭ سب آدمی اِس صورت مین
حیران ہوکر آپس مین کہتے کہ اِسکو فرشتے شاید خبر پہنچاتے
ہین اگرچہ یہہ کبھین ہوا ہی کہ فرشتے آکر کہہ جاوین مگر خبردار
اور جاسوسون سے اُسے جون کا تون احوال معلوم ہوتا تھا ٭
قطعہ ٭ خبردارون کا ہی بڑا اعتبار ٭ اُنہین پیار کرتے ہین
سب شہریار ٭ وہ مرہم ہین مظلومون کے زخم کے ٭ اور ہین
ظالمون کے جگر کے وہ خار ٭ اور بغیر اطلاع دینے واقعہ نویسون
کے کچھہ بات معلوم ہو تو عقل کی شرط یہہ ہی کہ جلد بدون سمجھے
بوجھے حکم نہ دے بیٹھے اِس لئے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ حکم
پادشاہون کا مانند قضا و قدر کی ہی یعنے جو ارادہ دل مین آیا

اور جلد اُسکو کر بیٹھے تو موقوف رہنا اُس کا کسو طرح سے نہین ہو سکتا اور پچھتاوا اور باز رہنا اُس سے ہرگز ممکن نہین * بیت * کمان سے جو قضا و قدر کے چھوٹتے تیر * نہین ہی اُسکے پھر آنے کی ایک بھی تدبیر * پس پادشاہون اور فرمارواؤن کو جیکے تابع خدا کا ملک اور اُسکے بندے ہین یہہ شرط ہی کہ خلق اللہ کی بہتری کے کامون کے درمیان بغیر پکی حجت اور دلیل معقول کے اور حقیقت معلوم کرنے اور کیفیت دریافت کرنے کے کوئی حکم جاری نکرین اور سوا سے غور اور تامل اور تدبیر اور یقین کے پروانگی ندے یہ تحقیق کہ دانشمندون نے کہا ہی * قطعہ * مناسب نہین شرع اور عقل مین یہہ * کہ بے شبہہ ہی حکم سلطان دیوے * کہ حکم اُس کا ہی جیسے حکم خدا * کبھو جان لیوے کبھو جان دیوے * اور دوسری شرط یہہ ہی کہ فقط گمان پر کسو بے گناہ کو خطرے اور نقصان کے مکان مین نہ ڈالے کیونکہ اکثر گمان اور خیال کے کام کرنے سے آخر کو گناہ اور پچھتاوا ہوا ہی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ تحقیق بعضے گمان مین گناہ ہی اس لئے کہ اگر کوئی نرے گمان پر بن تحقیق کئے اور سمجھے کسو کام مین حکم فرماوے اور وہ گمان آخر کو جھوٹھا ہو جاوے تو

اپنے تئین سزاوار خدا کے قہر اور غضب کا بناوے * پناہ مانگتا ہون خدا سے ایسے کامون مین * قطعہ * نکر کسو کو تو تہمت سے گمان باطل پر * عذاب و سختی کہ شرمندگی نہ ہو آخر * کہ گروہ سچا ہو اور تجھکو بھی یقین آوے * تو تو ہی آپ ہو شرمندہ اپنی جلدی پر * حکایت * کہتے ہیں کہ قباد شاہ کے وقت مین کوئی شخص میدان کی طرف گیا کسو آدمی کو دیکھا کہ پڑا تھا خوب جب تجھا کر نگاہ کی تو سر اُسکا کٹا تھا اور چھری اُسکی چھاتی پر دھری تھی * وہ عزیز حیرت سے گھبرا گیا اور دہشت ہو کر باولا سا بن کر کھڑا رہ گیا نہ قوت ہلنے کی رہی اور نہ طاقت چلنے کی تھی * اتنے مین کوئی نوکر اُس ملک کے حاکم کا آ پہنچا یہہ ماجرا دیکھ کر ترت مشکین اُس مرد کی باندھ لین اور وہی چھری لہو بھری اُسکے گلے مین لٹکا کر حاکم کے دربار مین لا یا اور سارا احوال دیکھا ہوا کہہ سنایا * حاکم نے اُس بیچارے کو ڈانٹا اور کہا تو نے اُسے کیون مارا * وہ بے گناہ بولا جہان پناہ مین اُس اجاڑ مین جب پہنچا اُسکو مُوا دیکھا تھا یا نو ہی پھول گئے حیران اور بے جان سا ہو کر کھڑا رہ گیا * مجھے اُس حالت کو دیکھا ان یہہ شخص

پکڑ کر تمہارے پاس لے آیا ہے میں نہیں جانتا کہ کتنے مارا اور کس کو مارا ہی * حاکم نے کھڑک کر کہا میرے خیال میں یون آتا ہی کہ بیہودہ تو نے اُسے مارا ہی اب باتین بنا کر چاہتا ہی کہ میرے ہاتھ سے چھٹکارا پاوے سو یہ نہیں ہونے کا * اُس غریب نے عرض کی کہ اے پادشاہ فقط اپنے گمان پر میرے سے تہمت بد مسلوکی مکر کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تحقیق بعضا گمان خواہ نخواہ سچ نہیں ہوتا کیونکہ گمان اور یقین میں بڑا تفاوت ہی * حاکم نے اُسکی باتون پر کان نہ دیئے اور حکم کیا کہ اُسکو سولی دو * جس وقت اُسکو باندھ کر چاہا کہ سولی پر چڑھا دیں اور منادی والا کہہ رہا تھا کہ اِسنے فلانے شخص کو فلانے میدان میں حلال کیا ہی * ایک جوان تماش بینون میں سے بڑھ کر پکارا کہ اے جلاد اِتنا صبر کر جو میں پادشاہ کی حضور میں جاؤن اور سارا احوال جو بیتا ہی سُنا کر آؤن * ذرا تھم جا جلدی مت کر کہ یہ شخص بے گناہ ہی اور بے گناہ کو قتل کرنا بڑا گناہ ہی * جلاد نے توقف کیا اور اُسکو سلطان کے روبرو لے گئے * بولا اے ملک اُس ویرانے میں جو خون ہوا تھا سو میں نے کیا ہی وہ شخص میرا دشمن تھا میں لاگ لگا رہے تھا

اُسنے قابو پاکر اُسکو میثں نے مار ڈالا * یہہ جوان جسکو سلطنت کا حکم ہوا ہی بے تقصیر ہی اور اِسمین احوال سے کچھ خبر نہین رکھتا * پادشاہ نے بہت تامل کیا اور شرمندہ ہو کر قسم کھائی کہ آج سے فقط اپنے گمان پر حکم نہ کرونگا * اور اُس جوان کو قید کر کر قاضی او ر مفتی اور اُس وقت کے عالموں سے اُسکے قتل کا مسلہ پوچھا * سب نے فتوی لکھا اور کہا کہ اُسکا قتل درست نہین اِسلیے کہ اگرچہ ایک کا خون کیا پر دوسرے کی جان بچادی ہی * یہہ مسلہ سُنکر قباد نے اُس جوان کو بلوا یا اور سارا احوال پوچھکر خلعت دی اور چھوڑ دیا * اور اپنی وصیتون میں لکھوایا کہ پادشاہون کو لازم ہی کہ خدا کے بندون کا خون نرے گمان پر نکر بیٹھین * قطعہ * گمان پہ کیجے سیاست نہین ہی یہہ اِنصاف * یقین ہو وسے نہ جب تک کسو کا خون نہ کر * فقط گمان پہ جہان حکم کرتا ہو حاکم * تو جلد بھاگیے اُس ملک سیتی چھوڑ کے گھر * حکایت * کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے دربار عام کیا اور ادنا اعلا کو حکم دیا کہ جس کا جی چاہے چلا آوے کوئی روک ٹوک نہ کیجاوے * چنانچہ سب چھوٹے بڑے جہان جہان تلک پادشاہ کا دبدبہ جاتے اور روشنی سے تخت اوپر

جوہر کی آنکھوں مین نور بانٹا * مصرع * آنکھین روشن
ہون جو دیکھین پادشاہون کا جمال * ایک بو ترشے نے اُن مین
سے بات کہنی شروع کی * بولا کہ جو کوئی پادشاہ کے دیدار سے
سرفراز ہو ضرور ہی کہ کچھ تحفہ سوغات یا سُتہرا پیشکش
حضور مین گذرانے * سو میرا ہاتھ تو سونے روپے کے گنج تک نہین
پہنچتا لیکن دانائی کے جواہر خانے سے موتی بیش قیمت جو لایق
پادشاہون کے ہی چاہتا ہون کہ سلطان کی دربار مین نچھاور
کرون * اور پادشاہ نے حکم کیا کہ گوہر سخن کی قدر و قیمت ہماری
مہربانی اور قدردانی کے بازار مین سب جنس سے زیادہ ہی
لا تیرے پاس کیا ہی * پھر مرد نے ہاتھ جوڑ کر یہہ التماس
کیا کہ جہان پناہ شک اور یقین مین چار اُنگل سے زیادہ تفاوت
نہین * چاہیے کہ جو کچھ دیکھے اُسے معتبر ٹھیک جانے اور جو کانون سے
سُنے اُسکے سچ اور جھوٹھ مین شک اور شبہہ رکھے کہ شاید
دروغ ہو * مصرع * سُننے سے دیکھنے کا بڑا اعتبار ہی * بس
حکم پادشاہ کا سب پر بھاری ہی اور ہر ایک کام مین جاری ہی
لازم ہی جب خوب تحقیق کر لین اور یقین سمجھین تب حکم
فرماوین فقط گمان اور خیال کو عمل مین نہ لاوین * اِس لیے

کہ اگر اُسکی قبا بسن کا پردہ ایکبارگی بیچ سے اُٹھ جاوے اور برخلاف اُسکے ظہور میں آوے تو دنیا میں بدنامی اور عاقبت میں شرمندگی کا سبب ہی * یہہ نکتہ سُنکر بادشاہ نے اُسپر آفرین کی اور شاباشی دی * نصیحت * ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ بعضے پادشاہون کو جو غفلت ہوتی ہی اُسکا سبب کیا ہی * جواب دیا کہ دنیا میں ایسی تین چیزین ہین جو پادشاہ کو رعیت اور سلطنت سے بیخبر اور غافل کر دیتی ہین * ایک شہوت ہی کہ ہر دم اُسی خیال میں رہے اور عورتون کی اتنی خواہش رکھے کہ کسو شخص کی اور کسو چیز کی پروا باقی نرہے * بیت * مست ہی جو پی کے شہوت کی شراب * کام اُسکا جلد ہوتا ہی خراب * مشہور ہی کہ ایک شخص نے سکندر سے کہا آپ بڑے پادشاہ ہین بہت سی عورتین نکاح مین لاؤ جو ڈھیر سی اولاد تمھارے یہان ہو اور اُن سے تمھارا نام باقی رہے * فرمایا ہمارا نام انصاف اور نیک نامی سے قایم رہیگا اور یہہ کیسی بُری بات ہی کہ جو آدمی سب مردون پر غالب ہوا ہووے آخر عورتون کے بس میں پڑے * بیت * ایک دم بشہوت کی خاطر خاک اُسکے سر پہ ہی * تابع ہو نارندیونکے

کام مردون کا نہیں ٭ دوسرا سبب فاقہ ہونے کا حرص مال کی
ہی کہ جب دنیا کا لالچ دل مین آیا تو فرق حلال و حرام کا
نہین کرتے اور ملک کے بسنے کی اور غم رعیت کے خوش
رہنے کا نہین کھاتے بلکہ نہین چاہتے کہ سوا اپنے دوسرے
کے پاس مال و اسباب ہووے سب اپنے ہی لئے چاہتے
اس پر بھی خاطر جمعی اُن کی نہ ہووے ٭ بیت ٭ حرص والونکی حرص
نہین جاتی ٭ صبر سے سیپ موتی ہی پاتی ٭ نصیحت ٭ کہتے ہین
کہ کوئی زاہد ایک بادشاہ کو نصیحت کرنے کے درمیان کہنے لگا
کہ اب تمھاری رعیت طامع ہی اور تم تونگرون کے بادشاہ
ہو اگر مال رعیت سے لوگے تو وے مفلس ہو جاوینگی تب تم
سلطان محتاجون کے کہلاؤگے ٭ ابیات ٭ جو بادشاہ کا دل
گنج و مال پر آوے ٭ تو دل غریبون کا آسکے عمل مین دکھ پاوے ٭
مزہ کا جب تو درویش کے ہاتھ آویگا مال ٭ بہشت ایسے
مال جمع کرنے سے ہی بھی کا وبال ٭ حکایت ٭ کسو بادشاہ کو
کسو شخص نے صلاح دی کہ رعیت سے مال لیکر اپنے خزانے مین
رکھئے جو وقت پر کام آوے ٭ جواب دیا کہ خزانہ مال رکھنے کی
خاطر رعیت کے گھر سے بہتر نہین جس گھر مین ہی [illegible] آتا

اور قدر دانی * موافق حکم خدا کے کہ فرمان برداری اُسکی لازم ہی یعنی توبہ کرو تم خدا کی درگاہ میں جیسے نصوحا نے توبہ کی * قدم توبہ کے میدان میں مردون کی طرح رکھا اور دروازہ خدا کی بخشش کا کنجی سے اِس آیت کی کہ توبہ کرو تم اپنے گناہون سے کہولا * اور معنون سے اِس کلام کے کہ رجوع کرو تم اپنے خدا کی طرف درجا قبولیت کا پایا * جب مانند لالہ کے دہتے سے پہول کی پیالا شراب کا پتھر پر پٹکا اور مثل سوسن آزاد کی کلمہ استغفر اللہ کا یعنے طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے پڑھنا شروع کیا اور اُسکے چہرۂ مبارک نے کہ ہمیشہ دارو پینے سے سرخ رہتا تھا ایسے پرنشان سجدے کا پیدا کیا اور خدا کے وعدے پر کہ پلا دیگا اُن کو خدا اُن کا شراب پاک بہشت کی اِس دنیا کی حرام شراب سے باز آئے اب اُنکی مجلس شاہانہ مین مطربون کی آواز کے بدلے صدا دعا اور اذان کی ہی * اور عوض ہائے ہوے اور نغمون مین کیفیون کے ذکر اور شور اللہ واکبر اور لا الہ الا اللہ کا خدا پرست کرتے ہین * بیت * ہی بانسلی کے بدلے حافظ کی خوش قراءت * اور جام می کی جاگہہ ہو حق کے ہون ہین نعرے * حق تعالی اُس پادشاہ کے

گناہون سے باز آنے اور توبہ کرنے کی برکت سے نام کردہ انسان کو حصہ نیک بختی کا دے اور نیکی اُسکام کی اُنکی ذات بابرکات کو بخشے *

چوتھیسوان باب فراست مین * یعنے دانائی مین یہہ صفت بھی حاکمون اور صاحب اختیارون کو واجب ہی چاہیے کہ نظر غور سے کنج و کاوش اُس حادثے کی جو پیش آوے دیکھین * اگر وہ واقعہ بہت ظاہر اور روشن ہی تو موافق شرع اور عدالت کے جو ٹھہرے حکم فرماوین * اور اگر بعید اوز پہلو آسکے خوب دریافت نہون تو دانائی کے نور سے اُس مین خوض کر کے معلوم کرین فقط گویندون کی بات پر بھروسا کرنا خوب نہین * چنانچہ داناؤن نے کہا ہی کہ خوب صورتی حکومت کی دانائی کے زیور سے ہی * روایت * خبر مین آیا ہی کہ دو بڑھیان حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ مین آئین اور ایک لڑکے کو لائین * دونون کا قضیہ یہہ تھا کہ ایک کہتی تھی کہ یہہ میرا بیٹا ہی دوسری بولتی تھی میرا اخیا ہی کہ دونون کا شاہد کوئی نہ تھا اپنا اپنا دعوی ثابت کرنے مین حیران تھین * حضرت نے سُنکر حکم کیا کہ اُس بچے کو تلوار سے دو ٹکڑے کر کر آدھا ایک ایک کے

حوالے کرو * جونہین تلوار کھینچی ایک عورت بلبلانے لگی اور بے قرار ہو کر چلائی کہ مین اپنے حصے سے باز آئی اسکو مت مارو اور دوسری جو ان کی تون کھڑی رہی ذرا بھی مُنہہ سے نہ بولی * حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہہ لڑکا اُسی رونے والی کو دو جو اسکے مارنے پر راضی نہوئی اس لئے کہ فراست سے یہہ دریافت ہوتا ہی کہ وہ عورت اسکی ماہی اُس محبت کے سبب جو اُس سے ظہور مین آئی * اور فراست ایسا نور ہی کہ خدا نے اپنے ایمان دار بندون کو عطا فرمایا ہی * چنانچہ اس حدیث کے مطلب سے معلوم ہوتا ہی کہ پرہیز کرو تم فراست سے مومن کی کہ وہ خدا کے نور کے باعث جس چیز مین دیکھتا ہی اُس سے پوشیدہ نہین رہتی * اور تفسیر والون نے اس آیت سے کہ تحقیق بیچ اُسکے مقرر نشان ہین واسطے ایمان دارون کے خیال فقط فراست پر کیا ہی * لیکن فراست کی دو قسم ہین ایک فراست شرعی دوسری فراست حکمی * فراست شرعی اُسکو کہتے ہین کہ جب دل کی صفائی اور بدن کی پاکیزگی کے سبب پردہ غفلت کا دیدۂ باطنی کے آگے سے اُٹھ جاتا ہی تب

مسلمان یقین کے نور سے بینائی خود بخود پاتا ہی * اور جسکو
دیکھتا ہی اپنی دانائی سے جو اُسکی ذات میں ہی سارا احوال
اُسکا جیسے کا تیسا نظر آتا ہی بالکہ بیت * گر شب میں دور سے
وہ تیرا نام * تیری حالت سے واقف ہوویں تمام * حکایت
کتابوں میں لکھا ہی کہ دو بزرگ خدا رسیدہ کعبے کے صحن
مبارک میں بیٹھے تھے کوئی شخص مسجد میں آیا * اُسے دیکھ
کر ایک نے اُن دونوں میں سے فرمایا کہ یہہ کھاتی معلوم
ہوتا ہی دوسرے نے کہا میری نگاہ میں لوہار ٹھہرتا ہی * آخر
اُسکو نزدیک بلا کر پوچھا تو کیا کسب کرتا ہی * اُسنے کہا
آگے تو میں لوہار پنا کرتا تھا پر اب بڑھئی کا کام کرتا ہوں * اِس
بات سے اُن دونوں کی فراست باطنی کی صفائی ظاہر ہوتی ہی *
بیت * جس دل میں پرتو ہی خدا کی نگاہ کا * وہ ہی ہمیشہ ساری
فراست کا آئینہ * حکایت * کہتے ہیں کہ خواجہ بزرگ نیکوں کے
قطب یعنے خواجہ جنید اتعالیٰ جنکی روح پاک کرے اللہ بعید اُنکا ایک دن
معرفت کا مذکور کرتے تھے * ایک بارگی ایک جوان مجلس میں آیا زاہد
کی صورت کرتا بدن میں اور جانماز کاندھے پر ایک کونے میں آکر
بیٹھا * بعد ایک دم کے اُٹھا اور بولا کہ حضرت رسالت پناہ

علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پرہیز کرو تم مومن کی فراست سے
پس تحقیق وہ دیکھتا ہی اللہ کے نور سے * اِس حدیث کے کیا
معنے اور کیا مطلب ہی * خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکا یہہ بھید ہی
کہ تو جنیو توڑے اور ایمان لاوے * وہ شخص بولا اپناہ
مانگتا ہون خدا سے کیا میرے پاس زنار ہی * خواجہ نے
ایک مرید کو اِشارت کی کہ پیراہن اِس عزیز کا اوپر سے
اُتار لو وہ ہین خرقے کے نیچے سے نکل آئی * بیت * جو دل کہ غبار
و کینہ سے صاف ہوا * تو عیب کا نقش اُس میٔن ہوی ظاہر *
جوان نے اُسی وقت زنار کو کاٹ ڈالی * اور ایمان لایا * خواجہ
نے فرمایا ای یارو آؤ اِس جوان نو مسلمان کے ساتھہ جس نے اپنا
ظاہر کا جنیو کاٹا ہے ہم بھی اپنی اپنی زنار چن باطن کی کاٹ
ڈالین * یہہ بات سنکر مجلس والون نے ایک نعرہ اللہ اکبر کا
کیا اور خواجہ کے قدمون پر گر کر نئے سر سے توبہ کی * ابیات *
توبہ کیا ہی کہ پشیمان ہونا * پھر نئے سر سے مسلمان ہونا * عام کرتے
ہیٔن بدی سے توبہ * خاص کرتے ہیٔن خودی سے توبہ * پیر سے
مجھہ کو یہہ نکتہ رہا یاد * محبت خدا کے جو ہی سب ہی برباد * دوسری
قسم فراست حکمت کی ہی * اور وہ یہہ ہی جو حکیمون نے آزمایا ہی

اور دریافت کیا ہی اور دلیلین اُسکی انسان کی شکل اور صورت سے معلوم کی ہیں * اور اکثر وہ سچ پڑتین ہیں * نوشیروان کے حکیموں نے پادشاہ کی خاطر کتابین فراست کے علم مین بنائین تھیں ہمیشہ اُنکا مطالعہ کرتا اور اُسکے بموجب حکم فرماتا * حکایت * کہتے ہیں کہ ایک آدمی ٹھنگنا عدالت کے وقت نوشیروان کے روبرو دربار مین آیا اور فریاد کی کہ ڈہائی پادشاہ کی مجھہ پر ظلم ہوا ہی * نوشیروان نے دیکھہ کر کہا جھوٹ کہتا ہی اِس واسطے کہ فراست کے علم مین لکھا ہی کہ جس کا چھوٹا قد ہوتا ہی وہ شوخ اور مکار اور ظالم اور بد ہوتا ہی * پس یہہ شخص غالب ہی کہ ظالم ہو نہ کہ مظلوم * جب تحقیق کیا اور آدمی اُسکے ساتھہ کر دیا جو پادشاہ نے فرمایا تھا وہی بات ٹھہری * بیت * دانائی سے آنکھہ دل کی کھل جاتی ہی * احوال جو کچھہ ہی وہ سب دکھلاتی ہی * حکایت * تواریخ مین مذکور ہی کہ دوسری مرتبہ بھی ویسا ہی ٹھنگنا آدمی نوشیروان کی حضور آیا اور انصاف چاہا کہ مجھہ پر ایک زبردست نے ظلم کیا ہی * نوشیروان نے کہا کہ چھوٹے قد والا اِنسان پر کوئی زیادتی نہیں کر سکتا بلکہ تو نے ستایا ہوگا اِس لئیے کہ

نیزا قد جو تاہی ہو وہ ہوا ایک بادشاہ جیسے مجھپر جور و جفا کی ہی وہ مجھ سے بھی بہت کوتاہ قامت ہی * کسر ہی نے شکر منہہ پر رومال رکھا اور تبسم کیا اور ہدایت آپکی کی * حضرت سید علی ہمدانی نے ذخیرۃ الملوک کتاب میں جو انکی تصنیف ہی تمام احوال قیافہ شناسی کا لکھا ہی * اُس میں سے ایک فصل دانائی کے نشانوں کی فراست کی دلیلوں کے باب میں سے میری خاطر ناقص میں آیا ہی کہ تمام وہ فصل اُسی عبارت سے اِن ورقوں میں لکھی جاوے * تو یہہ کتاب بھی اُسکی برکت سے زیب و زینت پاوے * اور حضرت بادشاہوں کے واسطے دستورالعمل بنکر کام آوے * بیت * دستہ گل کا جو گہا اس سے باندھتے ہیں * خوبی اُسکی دوچند ہو جاتی ہی * دریافت کیا چاہیے کہ حکیموں نے اپنی کتابوں میں کہا ہی کہ بہت سفید رنگ ہو اور آنکھہ نیلی سبز ہو تو نشان سخت روئی اور بے حیائی اور چوری اور بدکاری اور بیوقوفی کا ہی * اور اگر اس دلیل کے ساتھہ تھوڑی پتلی اور بڑ گوشت ہو اور تیز نظر اور چوڑا ماتھا اور زنسہ پر بہت بال ہوں تو حکیم

ہتے ہیں کہ ایسے شخص سے ڈرنا لازم ہی جیسے کالے ناگ سے * اور بالون کی دلیلین حکیمون نے یون لکھی ہین کہ جسکے بال موٹے سخت ہون تو نشان شجاعت کا اور دماغ کی صحت کا ہی * اور نرم بال علامت نامردی اور ڈرپوکنے کی اور سردی مغز کی سبب کم فہمی کا * اور شانون پر بہت بال ہونے سے دلاوری اور بیوقوفی ثابت ہوتی ہی * اور بہت بال پیٹ اور سینے پر نشان گھبراہٹ اور کم سمجھ اور کند طبیعت کا اور ظلم کی خواہش کا ہی * اور زرد بال باعث حماقت اور دبدبے اور جلد غصہ ہونے کا ہی * اور سیاہ بال نشان عقل اور دریافت اور منصفی کا ہی * اور جو بال نہ بہت سرخ ہون نہ سیاہ نشان یکسان خوبیون کا ہی * اور پیشانی کی دلیلین حکیمون نے یہہ بیان کی ہین کہ جو ماتھا چوڑا کہ اُسپر چین اور خط شکن کے ہون نشان دشمنی اور دیوانگی اور جھوٹی ڈینگون کا ہی * اور پیشانی پتلی اور دبلی سبب اوچھاپنے اور سوتہپنے اور عاجزی کا ہی * اور جو ماتھا کہ موافق ہو اور اُسپر خط نہ ہون نشان راستی اور درستی اور سمجھہ اور دانائی اور ہوشیاری

اور تدبیر کاری کا ہی * اور دلیلین پینی کی یہہ ہیں * جسکی ناک پتلی ہو نشان چرب زبانی اور نرمی اور ملایمی کا ہی * اور بڑی ناک نشان شجاعت کا اور چوڑی ناک علامت سخاوت اور دوستی کی * اور نتھنون کی کشادگی دلیل غصے اور جھوتھہ کی ہی * اور جو ناک کہ نہ پتلی نہ لنبی نہ چوڑی ہو نشان فہم اور عقل کا ہی * اور دلیلین گوش کی یہہ لکھی ہیں * کہ بڑے کان نشان نادانی کے ہیں لیکن ایسے آدمی کو بہت یاد رہتا ہی پر بغرضے وقت تند خوئی کرتا ہی * اور چھوٹے کان نشان بیوقوفی اور چوری کے * اور جو کان موافق ہیں اُنسے اُسکے احوال کی خوبی اور ہموارگی معلوم ہو جاتی ہی * اور دلیلین ابرودون کی اِس طرح ہیں کہ جسکی بھوین بڑی اور بہت بال ہون اُسکو غرور اور لاف زنی ہو گی * اور جسکی بھوین سیاہ اور موافق نہ چھوٹی نہ بڑی ہون اُسکو عقل و دینداری ہو گی * اور دلیلین چشمون کی سمجھہ کہ کیری آنکھین سب سے بدتر ہیں جو آنکھہ کیری اور بڑی اور تیز نظر ہو تو نشان خیانت اور بےحیائی اور دشمنی اور سستی کا ہی * اور آلسی ہوئی آنکھہ کم حرکت علامت نادانی اور کندذہنی کی * اور جلد حرکت آنکھہ کی اور

نظر کی نشان مکر اور بہانہ اور چوری کا ہی * اور سرخی آنکھہ کی دلیل شجاعت اور دلاوری کی * اور زرد نقطے آس پاس آنکھہ کے ڈیلے کے سبب جھگڑا اور شرارت کرنے کا * اور موافق آنکھہ نہ چھوٹی نہ بڑی نہ بہت سیاہ نہ سرخ نشان دانائی اور راستی اور دینداری کا ہی * اور دلیلین دہن کی کشادہ منہہ والا شجاع ہوتا ہی * اور جسکے ہونٹھہ موٹے ہین وہ بیوقوف ہی اور موافق ہونٹھہ رنگ سرخ نشان اچھی عقل کا ہی * اور دلیلین دندان کی بڑے دانت جو برابر نہون تو نشان مکر اور بہانے اور چوری کا ہی * اور چھدرے دانت برابر علامت عدالت اور ایمان داری اور تدبیر کاری کی ہی * اور دلیلین رخسارونکی سنو جسکے گال موٹے پھولے ہوئے ہون وہ نادان اور بدخو ہوتا ہی * اور جسکے گال بغیر آزار کے ڈیلے اور زرد ہون وہ دل کا کھوٹا اور بدخصلت ہوگا * لیکن جسکے گال موافق ہین وہ سب خوبیون مین خوب ہی * اور دلیلین آواز کی بڑی آواز والا شجاع اور مرد ہوگا * اور مہین آواز نشان بدگمانی اور وہم کا اور موافق آواز علامت نیکی اور خوش تدبیری کی *

اور جو کوئی نکیا کر بوجھے وہ احمق ہے اور مغرور اور ناسمجھ ہوگا * اور دلیلین سینے کی بوجھہ بھارے بات کہنی نشان خوبی کا ہی * اور بات کہنے مین ہاتھہ ہلانا سبب برا ہے اور تدبیر کا ہی * دلیلین گردن کی * چھوٹی گردن والا مکر اور بدی کریگا اور لنبی اور دُبلی گردن نشان نامردی اور بیوقوفی کا * اور موٹی گردن والا نادان اور بہت کھانے والا ہوتا ہی * اور جسکی گردن موافق ہی وہ منصف اور تدبیر کار ہوگا * دلیلین شکم اور سینہ کی * جسکا برا پیٹ ہو وہ جاہل اور احمق اور نامرد ہوتا ہی * اور جسکا پیٹ اور چھاتا صاف اور موافق ہوگا وہ عقلمند اور دانا ہی * اور دلیلین شانے اور پشت کی * جو ترا پا دوشانون اور سینہ کا نشان جوانمردی اور کم عقلی کا ہی * اور جو دونون شانے پتلے ہون تو وہ بد خصلت اور بےدین ہوگا * دلیلین کف دست اور انگلیون کی * جسکی ہتھیلی اور انگلیان لنبی ہون وہ عقلمند اور ہر کام مین صاحب تدبیر اور سب خوبیان اُسمین ہونگی * دلیلین ساق کی * موٹی پنڈلیان نشان نادانی اور سخت روئی کا ہی * اتنے لچھن اور نشان فراست کے جو دانا عقلمند ہین اُنکو دنیا کی خلقت کا برا بھلا احوال معلوم کرنے کے

لیئے کفایت کرنے ہین* یہان تلک عبارت وغیرہ سے کے معزبت کی
ہی لیکن اسباب فراست مین ایک نکتہ لایق دریافت کرنے
کے ہی اور یہہ نکتہ ہی کہ جو جو صفت حکیمون نے اِن دلیلون پر
مقرر کرکے لکھے ہین واسطے عوام الناس کے ہین کہ جن شخصون نے
اپنے خلق بدلنے مین کوشش نہین کی اور خصلت درندون
اور چارپایون کی نہین چھوڑی اور آدمیت کی خو سیکھہ کر انسانیت کے
درجے کو نہین پہنچے* اور جنھون نے اپنے چلن اور عادت کو عبادت
اور ریاضت کے سبب یا پیر اور اُستاد کی نصیحت کے باعث یا
تربیت اور صحبت سے عالمون کی یا اگلے زمانے والون کی خوبیان
اور احوال سُننے سے اپنے تئین صلاح اور پرہیزگاری سے
آراستہ کیا ہو سو ایسے انسان کو شریر اور بدکار نہ سمجھنا چاہیئے اگرچہ
اُن کے بدن مین ساری علامتین بدذاتی اور کمینہ پنے کی ظاہر ہون*
چنانچہ یہہ حکایت اخبار یونان مین لکھی ہی کہ افلاطون حکیم کسو
ایسے پہاڑ پر رہتا تھا کہ سوا ایک گھاٹی کے اور راہ نہ تھی سو
اُس درہ مین ایک مصور کو تعینات کیا تھا اور یہہ بات مقرر کی
تھی کہ جو کوئی میری ملاقات کو آیا چاہے پہلے اُسکی تصویر کھینچ
کر میرے پاس لاؤ تو مین اُسکی شبیہ کے نشان اور خط

وخال سے ساری خو بو اُس شخص کی دریافت کروں اگر جانوں کہ میری مجلس کے لائق ہی تو بلاؤں نہیں تو اپنی صحبت میں دخل ندوں * تب سے جو آدمی اُس حکیم کے ملنے کی آرزو کرکے آتا وہ چہرا اُسکی شکل کو لکھکر افلاطون کے پاس بھیجتا وہ حکیم الٰہی اُس تصویر میں غور فرماتا اگر مناسب ملاقات کے سمجھتا تو بلاتا نہیں تو وہیں سے پھرا دیتا * ایکبار کوئی بزرگ آیا اُسکی صورت نقاش کھینچ کر حکیم کے روبرو لایا افلاطون نے فرمایا کہ ایسا آدمی میری صحبت کے لایق نہیں * جب یہہ خبر اُس نیک خو کو پہنچی تب ذکر یہہ پیغام حکیم کے پاس بھیجی کہ آپ نے جو کچھ میری خصلتیں بموجب فراست کے ٹھہرائیں ہیں سچ ہی کہ میں آگے ایسا ہی تھا لیکن اب میں نے بہ سبب ریاضت کے سب کا علاج کیا اور بالکل بدل ڈالی ہیں * تب افلاطون نے اُسکو بلایا اور اپنی صحبت میں ملایا * پس اِس نقل سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خواہ نخواہ فراست کی دلیلوں پر کام نکیا چاہیے کچھ اپنی عقل اور سمجھہ کو بھی دخل دیا چاہیے اور الہام الٰہی کے فیض سے جو صاحب دولتوں اور نیک طالعوں کو ہوتا ہی قوی پشت رہا چاہیے * قطعہ * صاحب دل و

ذہن کے دل میں * فیض الہام آپ دیتے ہی خدا * راہ حق وہ کبھو نہ بھولیگا * نور اُسکا ہی جس کا راہ نما * چھبیسواں باب پنہان اسرار میں * یعنے دل کے بھید کو چھپائے رکھنے * راز پوشیدہ رکھنے سے سلطنت کا داب رہتا ہی اور ملکی کاموں کے ظاہر کرنے سے بہت سے خطرے اور وسواس ہیں * روایت تواریخ میں لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ درود ہو جیو خدا کا آنپر اور اُنکی آل پر بعضے سفر میں اپنے ارادے کو چھپاتے اور زبان مبارک سے اِس طرح بیان فرماتے کہ سُننے والونکا دھیان اور طرف جاتا اور حضرت دوسری طرف توجہ کرتے جو برعکس اُنکی سمجھ کے ہوتی * اور اگلے زمانے کے صاحب جرات اور عالی ہمت اِسی بات پر عمل کرتے * خصوصاً لڑائی کی دُھن میں یہہ منصوبہ ضرور رہی * ابیات * تر سے چاہئیں ایسے کردار ہوں * کہ انسان نہ اُن سے خبردار ہوں * سکندر جو پورب کا کرتا سفر * تو پچھم طرف کرتا خیمے کا در * نہیں ساجھی اِس کام میں کوئی ترا * سوا تیرے یہہ بھید نہیں پاتا * جو ہو خبر واقف ترے بھید کا * تو اُس عقل و دانش پہ رونا بھلا * نصیحت * اور یہہ بات مشہور ہی کہ آدمی کو لازم ہی کہ تین باتونکو چھپاوے

ایک نوجوان جانے کا قصہ لکھتا ہو اور جدھر جاوے خبر سے نہ کچھ دوسرے سے اپنی دولت کو نہ جتاوے * نہ کسی سے اپنے دین کی بات نہ چلاوے! اسی لئے کہ اگر سفر سے اور راہ سے آگاہ کریگا تو دشمن گھات میں رہینگے اور دغا کرینگے * اور اگر مذہب کا چرچا کریگا تو تیرے اور دشمن بہت ہیں کہاں سے کہاں بات پہنچاوینگے * اور جو اپنے دھن مال پر اِترا ویگا تو لالچی دغابازوں کے ہاتھ سے دُکھ پاویگا اور آخر اپنے کہنے سے پچتاویگا * پس جو بھید تیرے دل میں ہی اُس کا پوشیدہ رکھنا ہی سب سے بہتر ہی * کیونکہ واقف راز کا دنیا میں کمتر ہی *

ابیات * نکر بھید اپنا کسی سے بیان * کہ دنیا میں محرم کہاں ہی کہاں * پھر اسیر کرتا کہین سے کہین * یہ دیکھا کہین یار بھید و نہین *

نصیحت * حکیموں کا قول ہی کہ آدمی کے دل کی بات دو صورت سے باہر نہین یا اُس میں ذکر خوشی اور شکھ کا ہی یا ذکر رنجت اور دُکھ کا * پس یہہ دونوں طرحین لائق پوشیدہ رکھنے کے ہیں اگر مال و دولت کی ہی تو بھی نہ کہہ کہ نظر دشمنوں اور حاسدوں کی آسیب نہ لگے اور لالچیوں کے ہات سے پناہ میں رہے * اور اگر سختی اور مصیبت کی بات ہی تو بھی چھپا

رکھیے کہ دوستون کے دل کو سننے سے رنج و ملال نہ پہنچے * اور دشمنون کو طعنے دینے کی جگہہ نہ ملے * اسی سبب سے دانا بطور نصیحت کے کہہ گئے ہین * قطعہ * بھید اپنا تو کسو سے کچھ نکہہ * کیونکہ اُسمین یا خوشی ہی یا ملال * غم اگر ہو گا تو کڑھ جاوینگے سب * اور خوشی سے ہو ویگی شادی کمال * پس کسنو سے اپنا بھید ظاہر نہ کر * دل مین رکھہ اور مُنہہ سے ہرگز مت نکال * نصیحت * ایک حکیم سے کسو نے صلاح پوچھی کہ اگر کوئی ایسا بھید ہو جسے دل مین نرکھہ سکون تو اُسے کس سے کہون جو امانت رکھے اور کسو سے ظاہر نہ کرے * جواب دیا کہ جب تو اپنے بھید کو کہ وہ تیرے کام کا ہی اپنے پیٹ مین نرکھہ سکے اور دوسرے سے کہے پس جس شخص کے کام کا نہین وہ کسنو اسطے اپنے دل مین جون کا تون رکھیگا * بیت * جو تو ہی چھپا سکتا نہین راز کو اپنے * بدنام نکر کھولنے سے ہمراز کو اپنے * نصیحت * سُنا ہی کہ سکندر نے اپنا راز ایک شخص سے کہا اور اُسکے پوشیدہ رکھنے مین بڑا تاکید کیا لیکن تُرت وہ بھید مشہور ہو گیا اور سب کے کان پڑا یہانتک کہ خود پادشاہ نے بھی سُنا * بلیناس حکیم سے کہا جو آدمی بھید

کو ظاہر کرے اُسکی کیا سبب ہی * حاکم نے کہا میں خوب طرح نہیں سمجھا کھول کر فرمایئے * سکندر نے کہا میں نے فلانے شخص سے ایک بھید کی مصلحت کی تھی اُس نے اُسکو بر ملا کر دیا * سو میں اُس سے رنجیدہ ہوا ہون چاہتا ہون کہ اُسکو خوب سیاست کرون اور تنبیہہ دون * حکیم نے التماس کیا ای شہنشاہ اِس سے دق مت ہو اور عتاب نہ کرو کہ اپنا سر تم نے آپ ہی کھولا ہی ہر گاہ وہ بھید تمھارے دل میں تھا اور تم اُس کا بوجھ اُٹھا نہ سکے پس اگر غیر اُسکو جی میں نہ رکھہ سکا کیا نہایت ہوا * قطعہ * بھید اپنا اپنے دل میں رکھہ کہ ہی محرم کہاں * اپنا ہمدم آپ ہی ہو رہ کہ ہی ہمدم کہاں * پوچھا میں پیر خرد سے دوست یک سان ہی کہین * بولا چُپ رہ تو جو چاہے ہی وہ ہی یہان کم کہان * چھتیسوان باب اِغتنام فرصت میں * جینے وقت کو غنیمت جانتا * داناؤن اور عقلمندون کے دل کے آئینے میں روشن اور ظاہر ہی کہ زندگی اِنسان کی بجلی کی مانند چلی جاتی ہی اور جوانی کا وقت دریا کی لہرون کی طرح مٹا جاتا ہی جو گھڑی گذرتی ہی نعمت بے بدل ہی قدر اُسکی سمجھا چاہیے اور جو دن کہ گذرا جاتا ہی غنیمت ہی کہ

پھر ویسا نہین آنیکا اُسکو ضایع نکیا چاہیئے * بیت * جو دم کہ گذرے
ہی اُنیکا نشان تو مت ڈھونڈھ * کہ زندگی کا جو قاصد ہی
اُسیکا نہین ہی رستا * جو دن زندگانی کے گذرے پھر اُن کو ہاتھہ
لانا مقدور سے باہر ہی اور جو باقی رہے ہین وہ غیب کے پردے
مین پوشیدہ ہین * جو وقت گذر گیا ہی اور جو آگے آنے والا ہی
اِن دونون کے بیچ مین ایک دم ہی کہ اُسکو حال کہتے ہین اُسی
کو اپنی عمر کا دم جاناچاہیئے اور اپنا کام اُس عرصے مین کیا چاہیئے *
قطعہ * غنیمت جان تو اس وقت کو اور اپنے جینے کو * کہ آخر
دونون کو لازم ہی تیرے ہاتھہ سے جانا * جو عاقل ہی سو دنیا پر
نہین دل باندھتا ہرگز * نہین کرتا بھروسا عمر کا اپنی جو ہی دانا *
پس ایسی چلتی پھرتی زندگی اور بے بھروسے عمر کے درمیان
صاحب دولت وہ شخص ہی کہ بزرگی کے نشان ظاہر کرنے مین
اور مہربانی اور فیض کی نہرین جاری کرنے کے سبب سے نیکنامی اور
خوبیان یادگاری چھوڑے کہ دوسری زندگی خیر کا نام ہی * قطعہ *
جو چاہے تو کہ ہمیشہ مین اِسی جہان مین جیون * تو ذکر خیر سے
باقی ہی آدمی کا نام * یہہ ملک و جاہ اور اسباب کچھہ نہین رہتا *
کہ آدمی کا فنا سے ہی آخرش انجام * فکر مین پھرتا ہون ہر چند حاصل

دنیا * سوا اسکے نام نکو کے نہ تن ہی دوسرا کام * حکایت * کہتے ہین کسنو مرد خدا کی تعریف پادشاہ کے دربار مین لوگون نے بہت سی کی اور مذکور انکی خوش گوئی اور کمال کا اور بزرگی اور خصلتون کا حد سے زیادہ بیان کیا یہانتک کہ پادشاہ کو انکی ملاقات کا شوق بے نہایت ہوا اور انکے حاضر ہونے کے لئے پادشاہی فرمان عنایت فرمایا * وہ بزرگ جب حضور مین آئے بعد سلام بجالانے کے بولے کہ جہان پناہ کی عمر ہزار برس کی ہوجیو * پادشاہ نے کہا پہلے پہل آتے ہی تم نے ایسی مشکل بات کہی اور جھوٹھی دعا دی یہہ بات تم سے آدمی سے بعید معلوم ہوتی ہی * جواب دیا کہ انسان کی زندگی فقط تندرستی اور صحیح البدنی نہین ہی اور یہہ بھی سب جانتے ہین کہ عمر آدمی کی ہزار سال کی نہین ہوتی پر جو نیکی کے ساتھہ مرنے کے پیچھے نام باقی رہجائے تو گویا دوسری حیات پائی * میرا مطلب اس دعا سے یہہ تھا کہ نشان آپ کا ہزار برس تک دنیا مین قایم رہے * قطعہ * ہو جس کا نام یہان نیکی سے مشہور * مرے تو اسکو دانا زندہ جانین * اور جو بدکار اور بدنام ہووے * تو جیتا بھی رہے تو مردہ جانین *

اور اسی مضمون کی یہ بیت ہی * بیت * مرتا نہین فردیکو نام ای سعدی ہرگز * نام نیکی سے نہین جسکا وہی مرتا ہی *

حکایت * ایک بزرگ نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ نوشیروان کا طاق اگرچہ بلند تھا اور تمام عالم مین مشہور رہا لیکن اُسکے کنگورون کے اونچے ہونیکا اچنبھا نہین نہ خوشش اسکو بلی شہ نشین اور کھڑکیون کی سرا ہی جاتی ہی کیونکہ کتنی ایک اینٹین اوپر نیچے رکھنی اور کئی محرابین اور دروازے بنانے کچھ بڑا کام نہین لیکن عقل کی نظر سے بڑھیا کی جھونپڑی کو غور کر کے دیکھا چاہیے کہ پادشاہی محل کے ایک گوشے مین واقع ہوئی تھی * اُسکی نقل یون ہی کہ جس روز وہ عمارت کسری کی بن چکی اور تیاری شہ نشین اور بر آمدون کی پوری ہوئی پادشاہ نے حکیمون اور مصاحبون کے گروہ کو فرمایا کہ خوب طرح تامل سے دیکھو کہ اِس مکان مین کچھ عیب یا خلل باقی رہا ہو تو مین اُسکے دور کرنے کی فکر کرون * اُنھون نے چارون طرف اُسکے پھر کر نگاہ کی تب حضور مین آکر التماس کیا کہ جہان پناہ اِس عمارت کی بلندی کا ہاتھ عطارد کی کمر سے پٹکا کھولتا ہی اور کنگورہ آمدکا ایسا اونچا ہی کہ زحل کے بالاخانے پر اپنا

قدم رکھا ہی * قطعہ * مکان ایسا مبارک فلک کو یاد نہین *
عمارت ایسی بلند آسمان نے نہین دیکھی * جو پہلے مرتبہ
دولت نے اُسکا در کھولا * گویا کہ کھولی جہان پر بہشت کی کھڑکی *
کوئی خلل اِس محل کے ستونون مین اور کچھ عیب
اُسکی دیوارون مین نہین سواے اِسکے کہ ایک کونے مین
ذرا سا گھر اور چھوٹی سی کوٹھری رہ گئی ہی اُسکے نابدان
سے دُھوان باہر بھرتا ہی اور دیوارون کو میلا اور کالا کرتا ہی *
اگر یہہ بات موقوف ہو جاے تو بہت مناسب ہی ایسا
عیب ایسے مکان عالیشان سے دور کرنا لازم اور ضرور ہی
کسری نے فرمایا وہ گھر ایک بڑھیا کا ہی کہ اُسنے ساری عمر
اپنی اُس مین کاٹی ہی اور وہین اُسکی زندگی کا سورج
غروب ہونے کو آیا * مین جس وقت نیو اِس عمارت کی
رکھوانا تھا اور معمار سوت کھینچنے لگے اُس گھر کے
سبب سے صحن سایبان کا درست نہوتا تھا اِس لئے
مین نے ایک آدمی اُس پیرزن کے پاس بھیجا اور پیغام
دیا کہ اِس حجرے کو جتنی قیمت پر چاہے میرے ہاتھہ بیچ کہ تو
زو پسی اشرفی تیری زمین مین بچھا دون نہین تو ایک حویلی

تیرے رہنے کے لئے اُس سے بہتر تیار کروا دون * اُس نے جواب دیا کہ اَی پادشاہ ایک تو اِس گھر مین مین پیدا ہوئی ہون اور اپنا سارا جنم یہین گنوایا ہی مجھکو اِسّی سے اُلفت ہی * دوسرے سارا ملک مین تیرے عمل مین دیکھہ سکتی ہون اور تو یہہ چھوٹا سا گھونسلا میرے پاس نہین دیکھہ سکتا * مین یہہ بات سُنکر ڈرا اور جب مالک مکان تیار ہوا پھر ہرگز نہ ٹوکا * اب ہروقت دُھوان اُسکے روزن سے آتا ہی اور دیوالون کو خراب اور دماغون کو پریشان کرتا ہی * لاچار ہوکر پھر کہلا بھیجا کہ اِتنا دُھوان کیون کرتی ہی * جواب دیا کہ اپنے لئے کچھہ پکاتی ہون اور کھاتی ہون * یہہ بھی سُنکر چُپ ہو رہا جب رات ہوئی ایک خوان مرغ کے دم پخت کا بہت احتیاط سے اُسکی خاطر بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمیشہ رات کو ایک خوان طرح بطرح کی نعمتون کا تیرے لئے بھیجا کرونگا تو اُسّی چھوٹی سی جگہہ مین آگ مت روشن کیا کر دُھوین سے میرا طاق سیاہ ہوتا ہی * بولی کہ دنیا مین بہت بھوکھے پیاسے فاقون کے مارے جلتے بُھنتے ہین اور مین گھی مین تلا ہوا مرغ کھاؤن یہہ کب درست ہی * اپنے پیدا کرنے والے سے ڈرتی ہون کہ ستّر برس تو جو کی

روتی اور اپنی حلال کا اچھا چنہ کھائی ہی اب بہونا مرغ اور حرام کا حلوا نگلون * یہہ جہونپڑی میری جون کی تون قایم رہنے دے کہ تیرے مکان کی زیبایش اور تیرے انصاف کی خوبی ہی * اِس واسطے کہ جب تیرے امیر اور نوکر چاکر دیکھینگے کہ تو کمال انصاف سے روا نہین رکھتا کہ یہہ اندھیری کوٹھری میری مجھہ سے چھنے تو وہ بھی رعیت کی ملک املاک پر دست درازی نکرینگے * اور ایک بات اور بھی ہی کہ طاق تیرا مدت تلک نہین رہنے کا پر میرے گھر کا قصہ تون تلک اِس زمانے مین چلا جائگا اور تواریخ مین لکھا رہیگا * یہہ حجت معقول اُسکی مین نے سُنکر پسند کی اور اُسکے پڑوس رہنے پر راضی ہوا ہون * حکایت * کہتے ہین کہ ایک دُبلی سی گاے اُس بڑھیا کی تھی ہمیشہ فجر کو گھر سے باہر کرتی اور میدان مین لیجاتی شام کے وقت پھر لے آتی اِن دونون وقت وہ گاے اُس رنگ برنگ فرش پر کہ آگے بارگاہ کے بچھے تھے آتی جاتی * ایک روز کسو مصاحب نے تماشا کرایے ماموا توا تی شوخی مت کرکہ دیہہا ور وحشت سلطنت کی کہوتی ہی * وہ بڑبڑانے لگی کہ بادشاہونکا رعب ظلم سے گھٹتا ہی نہ کہ انصاف سے * اور

بہت سلطنت کی نادانی سے کم ہوتی ہے نہ عقل سے * میں
یہہ حرکت پادشاہ کی نیکنامی کے لئے کرتی ہون اور اُسکی
عاقبت بخیر چاہتی ہون * واقعی سچ کہتی تھی آج تک
اس بات کو ہزار برس گذر چکے پر کہانی بڑھیا کی
جھونپڑی کی اور نوشیروان کے طاق کی اب تک
کتابون مین لکھتے ہین اور زبانی بھی کہتے ہین * بیت *
یہہ نیک عمل کا ہی بدلا کہ دنیا مین اب تک * بنا بنایا ہی جیسا
تھا طاق کسری کا * نصیحت * کلمات منوچہر مین لکھا ہی کہ دنیا
اعتماد کے لایق نہین دانا وہ ہی کہ چند روز کے اقبال پر دل نہ لگائے
بلکہ جی مین سوچے اور سمجھے کہ جسکو بادشاہ حقیقی نے سلطنت
بخشی تو حق اِسکی عنایت کا اُسپر فرض ہوا * اور وہ حق
یہہ ہی کہ دنیا اور دین مین نیکی جمع کرے اور چال مہربانی
اور بخشش کی نہ چھوڑے تو دنیا مین نیک نام جئے اور عاقبت
مین بھی عاقبت بخیر ہو * بیت * تو مروت اور جوانمردی کا پھل
پا رہو * پھیر تخت و تاج سے اپنے تو برخوردار رہو * حکایت * کہتے ہین
کہ کیقباد نے اپنی سلطنت کا عقل کی روشنی کی قوت سے بندو
بست کیا اور اچھے اچھے ضابطے اور قاعدے مقرر کئے * چنانچہ

ایک نشان اُسکی خوبی کا یہہ تھا کہ سخنوروں اور شاعروں کو دوست رکھتا اور کہتا کہ آدمی کا نام دو صورت سے باقی رہتا ہے ایک مدح سے دوسرے عمارت بنانے سے * قطعہ * گر نہوتا شاہنامہ کوئی کیون کر جانتا * کس لئیے رستم تراجمشید و کاوہ کون تھا * نام بہرامی کیا نظم نظامی نے بلند * انوری کے شعر سے ہی وصف سنجر کا کُھلا * نصیحت * کہتے ہین کہ سلطان محمود کا ایک باغ تھا جیسے بہشت کہ جسکی سیر کرنے سے دل مانند گل کے کھل جاے اور جی مین تازگی آے * اور اُسکی پاکیزگی اور صفائی مانند باغ جنت کے روح کو تازہ اور خوش کرے اور نہایت طراوت اور سیرابی مین گلستان ارم سے سرسبز * ابیات * بہت پھولون سے کھل رہا تھا وہ باغ * ہراک پھول روشن تھا جیسے چراغ * اور بوٹے لگے تھے لب جوے پر * نسیم اور صبا نے ملا تھا عطر * درخت اُسکے طوبی سے تھے خوشنما * اور گھاس اُسکی سوسن تھا گویا اُگا * اُس مین اپنے باپ کی کہ ناصرالدین سبکتگین اُن کا نام تھا ضیافت کی کہ آسمان کے بکاول نے اُس خوبی کی مجلس نہ دیکھی ہوگی اور زمانے کے سفرہ چین نے اپنے کانون سے اُس تیاری کا دسترخوان

نہ تھا نتھا قسم بہ قسم کے کھانے مزے دار لذت بہشت کی نعمتوں کا ذایقہ دیتے ہے چنے * اور طرح بطرح کے شربت کہ مٹھاس اُنکی شراب کوثر کا مزا بخشتی تھی حاضر کئے * ابیات * نعمتین خوشبو بھلی بے انتہا * دیتی تھین جنت کے میوون کا مزا * مرغ موٹے ایسے دستر خوان پر * گویا دسترخوان کے لگائے تھے پر * لوز اور حلوے ہر اک اقسام کے * پستون کے اور کشمش و بادام کے * جب نوش جان فرما چکے اور فراغت کر کے بیٹھے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ یہہ باغ نظر مبارک مین کس نقشے کا معلوم ہوتا ہی * ناصرالدولہ نے فرمایا کہ ای باباجان یہہ باغ نہایت دلکشا اور پرفضا اور سب میوؤن سے لدا ہی لیکن اُمرا اور نوکر ہماری سرکار کے بلکہ رعیت پرجا ایسا باغ بنا سکتے ہین پادشاہون کو لایق ہی کہ ایسا باغ بناوین کہ اور کوئی ویسا نہ بنا سکے اور جیسے اُس مین میوے ہوتے ہون کبھو کسو گلشن مین ہاتھ نہ لگین * سلطان نے عرض کی کہ وہ کیسا باغ ہوتا ہی * ارشاد کیا کہ پودے مروت اور انعام کے حکیمون اور عالمون اور شاعرون کے دل کے باغیچے مین لگاؤ تو ایسا پھل تھین ملے کہ جاڑے کا پالا اور گرمی کی لون اُس مین اثر نہ کر سکے * اسی کے حق مین

نظامی عروضی شاعرنے کہاہی * قطعہ * بلند عمارتین ایسی بنہ گیا محمود * ہر ایک اُن مین سے تھی آسمان کے ہمسا * جو آج دیکھو تو اِک اینٹ اُنکی نہین باقی * گر جو عنصری نے مدح کی سو ہی برپا * اور اِسی طرح کا یہہ قطعہ مشہور ہی * قطعہ * نوشیروان کو باغ بنانے کا تھا خیال * بولا بزرجمہر کہ ای شاہ کامران * پانی زمین ملک کا ہی آج تیرے ہاتھہ * ایسا لگا تو باغ اِس عالم کے درمیان * جس مین درخت ایسے ہون نیکی ہو جنکا پھل * اِس باغ کو ہی بہار اور کبھی خزان * سینتیسوان باب رعایت حقوق مین * یعنے حق دارون کے حق پہچانے اور ہر ایک کا حق ادا کرے * سو یہہ حق شناسی تمام بنی آدم کے فرقے کے سر پر عموماً اگرچہ لازم ہی پر صاحب دولت اور خداوند قدرت کے اوپر خاص کر واجب ہی * اِس واسطے کہ حق پہچاننے کے سبب نیک ذاتی اور خوشخوئی کی دلیل ظاہر ہوتی ہی اور بزرگی خاندان کی اور نیک معاشی کی حجت درست ہوتی ہی * پس ضرور ہی کہ خالق کی نعمتون کے حق ادا کرکے ماباپ کی پرورش اور پیار کے حق بجالاوے * اِس لئے کہ پروردگار نے اپنی رضامندی کو اُنکی خوشی کے ساتھہ کر دیا ہی * چنانچہ حدیث قدسی مین حکم کیا ہی کہ جس سے

راضی ہیں والدین اُسکے تس ہم بھی اُس سے راضی ہیں * اور اُنکی خدمت بجالانے کا اپنی بندگی کے برابر درجہ دیا ہی * خدا کا حکم ہی کہ اگر میری عبادت کیا چاہو تو مادر و پدر کے ساتھہ نیکی کرو * یہہ مقرر ہی کہ خوشنودی ماباپ کی دنیا مین سبب دولت اور نعمت کا ہی اور دین مین واسطہ نیکی اور چھٹکارے کا * رباعی * جو مادر سے تھا پرویز سے خوش رہا * بہت دولت اور درجہ اُسکا بڑھا * جو خسرو سے شیرویہ تھا بے ادب * تو کم بختی سے خاک مین وہ ملا * روایت ہی مالک دینار رحمت اللہ کی اُس پر کہ ایک برس وہ حج کو گئے تھے * جب حاجی عرفات سے پھرے رات کو مالک نے خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان پر سے اُترے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اِس سال کِس کا حج قبول ہوا * اُس نے جواب دیا کہ سب آدمیون کا حج قبول پڑا لیکن احمد جو بیٹا محمد بلخی کا ہی اِتنی دور سے محنت سفر کی اُٹھا کر آیا اُسکا حج قبول نہوا اور اِس سعادت عام سے بے نصیب رہا * مصرع * تیری گلی سے جو محروم ہو کہان کا ہو * مالک گھبرا کر چونک اُٹھا اور اِس حیرت سے صبح تک نہ سویا * فجر ہوتے ہی چلا اور خراسان کے

قافلے کو تلاش کر کے لوگوں سے احمد بن بانی کو پوچھنے لگا ✱ جاتے جاتے ایک بڑے خیمے کے نزدیک جا نکلا دیکھا کہ قنات تنبو کی کھلی ہی اور ایک جوان خوبصورت پلاس پہنے ہوئے بیڑی پانوں میں اور طوق گردن میں پڑا ہی ✱ جوں اُسکی نگاہ مالک پر پڑی سلام کیا اور بولا ای مالک جس جوان کو تو نے خواب میں دیکھا ہی کہ حج اُسکا قبول نہیں ہوا وہ میں ہی ہوں اور یہہ موٹا کپڑا اور طوق زنجیر نشان میری کم نصیبی کا ہی ✱ مالک کہتا ہی کہ اُس شخص سے یہہ بات سُنکر میں حیران ہوا اور پوچھا کہ اللہ اکبر جب تو ایسا روشن ضمیر اور غیب دان ہی پس یہہ نہیں دریافت کرتا کہ بدقسمتی تیری کس باعث ہی ✱ بولا اب مجھے معلوم ہی کہ میرا باپ مجھہ سے ناخوش ہی اِسی سبب میری یہہ حالت بنی ہی ✱ میں نے پوچھا قبلہ گاہ تمھارا کہاں ہی ✱ بولا اِسی قافلے میں ہیں ✱ تب میں نے کہا ایک آدمی میرے ساتھہ کر دو تو تمھارے والد کے نزدیک جا کر گناہ تمھارے بخشاؤں شاید میرے کہنے سے معاف کریں اور راضی ہوں ✱ اُسنے ایک خدمتگار میرے ہمراہ کر دیا جوں میں وہاں پہنچا دیکھتا ہوں تو ایک سنا بیابان کھنچا اور فرش

شاہانہ بچھای اور ایک بڈھا نورانی خوشش محاورہ کر سخنی پر بیٹھا اور نوکر چاکر ڈھیر سے ہاتھہ باندھے سنا منے کھڑے ہیں* میں نے آگے بڑھہ کر سلام علیک کی اُسنے کہا علیک السلام* تب میں نے پوچھا ای بزرگ تمھارے کوئی لڑکا بھی ہی* بولا ہی لیکن کپوت میں اُس سے خوشش نہیں* میں نے کہا ای شیخ تم خوب جانتے ہو کہ آج ایسا دن نہیں کہ کوئی مسلمان کِسو کی طرف سے دل میں میل یا بدی رکھے بلکہ یہہ دن گناہ بخشنے کا اور دشمنوں سے صاف ہو کر ملنے کا ہی* تمھاری خوبیوں کے لایق نہیں کہ اپنے فرزند کو عتاب میں گرفتار رکھو* میرا نام مالک دینار ہی آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہی سو تمھاری خدمت میں آیا ہوں اور خدا اور اُسکے رسول کو واسطے شفاعت کے درمیان لایا ہوں* خدا کے واسطے بیٹے کے گناہ سے درگذرو اور اُسکی تقصیر معاف کرو* اُس مرد نے جب میرا نام اور یہہ کلام سُنا اُٹھا اور میری تعظیم کی اور کہنے لگا ای مالک میں نے یہہ نیت کی تھی کہ ہرگز اُس سے رضامند نہونگا* لیکن جب تم سا مرد بزرگ آیا اور واسطہ ایسا بڑا درمیان لایا خیر میں نے قبول کیا اور اُسکے گناہ

سے درگذرا اور دل سے خوش ہوا * مالک کہتا ہی کہ میں
اُس نیک مرد کو دعا دیکر اور بہت سی ترائیان کرکے رخصت
ہوا اور پھر اُس جوان کے حجرے کی طرف آیا اِس واسطے
کہ اُسکو باپ کے خوش ہونے کی مبارکباد دون * دیکھا کہ
طوق گلے سے اور بیڑیان پانون سے اور ٹاٹ بدن سے اُتار کر
پاکیزہ پوشاک پہن کر حجرے سے باہر نکل کر شامیانے کے نیچے
بیٹھا ہی * جون اُسکی آنکھ مجھپر پڑی بولا ای مالک خدا تجھے
جزاے خیر دے کہ میرے اور میرے قبلہ گاہ کے درمیان صلح
کروادی اب اُن کے راضی ہونے کے سبب میرا حج بھی قبول
ہوا * ابیات * تن ترا لخت جگر ہی باپ کا * اُسکے قطرے نے
تجھے موتی کیا * مرتبہ چاہے تو خدمت اُسکی کر * بھیک مانگ اور زر
آگے اُسکے لا کے دھر * لیکن ما کی دعا اور رضامندی باپ کی
خوشنودی اور مہربانی سے زیادہ پھل دیتی ہی اور بہت جلد
اثر کرتی ہی * حدیث میں فرمایا ہی کہ بہشت ما کے قدمون تلے ہی *
جو کوئی اپنی والدہ کی خدمت اور اُنکے پالنے اور کوکھ میں
رکھنے کا اور گُہ موت کرنے کا حق سمجھیگا اور اُن کی جوتیون کی
دھور کو آنکھون کا سرمہ کریگا البتہ بہشت میں نیک

گرداروں کے ساتھہ رہیگا * بیت * خوشی ماکی جنت ہی نا
گر دیکھئے * کررہی ہی وہ ماکے پاؤن تلے * اسکے بعد اپنے
رشتہ دارون کے حق اور صلہ رحم کا منظور رکھا چاہئے کہ یہہ
بھی از رو واجبات اسلام کے برابر ہی * اور جو کوئی صلۂ رحم
کی رعایت اگر سے مقرر اسکی عمر زیادہ ہو اور روزی کی
کشایش ہو * چنانچہ حدیث قدسی مین خدا نے فرمایا ہی * کہ
مین رحمان ہون اور رحم میرے نام سے مشتق ہی جو شخص
اسکو میرے اسم سے ملاوے مین اسکو اپنی رحمت
سے ملاؤن * اور جو کوئی اسکو کاٹے مین اسے اپنی مہربانی سے
بریدہ کردون * روایت * کہتے ہین کہ اللہ نے حضرت موسی
علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اپنے ناتے والون سے جو تیرے اقربا
ہین نیکی کر * موسی نے کہا الٰہی حکم کر تو مین اسکے موافق
عمل مین لاؤن جس مین تیری خوشی ہو * خطاب آیا کہ اُنکے
ساتھہ بھلائی کر کہ اگر تجھہ سے جدا ہین تو نامہ و پیام اور دعا
و سلام سے اور اگر نزدیک ہین تو داد و دہش اور بخشش
و انعام سے اور اگر دولتمند ہین تو ملاقات اور صفت و ثنا
کے کلام سے * بیت * اپنے اپنوںکا جو حق پہچانے تو دولت برتے *

مرتبے مین ہو زیادہ اونچے درجے پر چڑھے * اور حق اُستاد اور پڑھانے والے کا بھی بڑا ہوتا ہی * جو کوئی حق معلم اور اخوند کا پہچانے اور اُنکی حرمت کرے غالب ہی کہ دونون جہان مین صاحب نصیب ہووے * کہتے ہین کہ دل سے خدمت اُستاد کی بجالانی خصلت اوتاد کی ہی * اور اوتاد کا ایک گروہ ہی کہ وے خدا کے ولی ہین کہ قائم رہنا اِس جہان کا اُن کے ہونے کی برکت سے ہی * ابیات * نگاہ مت تو حق اپنے اُستاد کا * کہ جسکے سبب علم تونے پڑھا * جو تجھکو نہین رہبر اُستاد کی * تو محنت جو کی تونے برباد کی * جو اُستاد کا حق بجالاویگا * تو وہ آپ اُستاد بن جاویگا * اور اُنکا حق جو ہمسائے مین تیرے بستے ہین * یعنے اُنکے گھر تیرے محل یا حویلی کے آس پاس واقع ہوئے ہین * حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہی اور برحق جانتا ہی اُسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو عزیز رکھے * اور حرمت رکھنی ہمسائے کی یہہ ہی کہ اپنے مقدور بھر اُنکو کچھ نفع پہنچاوے اور اپنے ضرر سے اور زبردستون کے زور سے بچاوے اور اُنھین ہر طرح پناہ دیوے * اگر مفلس اور فقیر ہاون تو ہمیشہ اُن کا احوال دریافت کرتا رہے *

حکایت * کہتے ہیں کہ ایک غریب کھنو طالتو رگی
دیوار کے تلے رہتا تھا اور فقر و فاقہ سہتا تھا اور کسو سے نکہتا تھا *
ایک دن اُس سے بچا در کا لڑکا اُس محتاج کے گھر میں
جا نکلا * دیکھا تو وہ شخص اپنے بال بچوں کو ساتھ لئے کھانا
کھا رہا ہی * وہ طفل ایک دم کھڑا رہا اِس لئے کہ بھو کھا
تھا خواہش کھانے کی رکھتا تھا * اُنھوں نے اُسکی تواضع نکی اور
بلا کر مُنہہ میں ایک نوالہ بھی ندیا * وہ روتا اپنا سا مُنہہ لئے
پھرا اور اپنی حویلی میں آیا * ماباپ نے اُسکے ڈبڈبائے آنسو
جو دیکھے گھبرا کر سبب رونے کا پوچھا * وہ کہنے لگا میں ہمسائے کے
گھر میں گیا تھا وہ سب کھانا کھا رہے مجھے ندیا * باپ نے سُنکر
وونہیں حکم کیا رنگ برنگ کی نعمتیں آموجود ہوئیں * ہر گز اُنکو
دیکھہ کر نہ بہلا جیسے ہٹیلے لڑکوں کی خو ہوتی ہی روتا تھا اور کہتا
تھا کہ میں بے تمنا نہ ہی کھانا لاوونگا پڑوسی اپنے گھر میں کھا
رہا ہی * باپ نے بہتیرا بہلایا اور منایا پر وہ ضد سے باز نہ آیا *
لاچار بیٹے کی ہٹ سے بے بس ہوکر ہمسائے کے گھر پر گیا اور
دستک دیکر اندر سے باہر بلا کر کہنے لگا کہ اے درویش
یہ تجھے نچاہیئے کہ تیرے ہاتھہ سے مجھے ایذا پہنچے * وہ غریب ہو

خدا نہ کرے کہ مجھ سے کسی کو دکھ یا رنج ہو * اُسنے تونگر نے کہا اِس سے زیادہ کیا ستم ہوتا ہی کہ میرا بیٹا تیرے مکان میں گیا اور تو اپنے لوگوں کے ساتھہ کھایا کیا اور اُسکو نہ دیا آخر وہ روتا ہوا آگیا * اب مچل رہا ہی اور ایڑیاں رگڑتا ہی ہر ایک چیز دیتے ہیں بھاتا نہیں اور چپکا نہیں رہتا تمھارا وہی کھانا مانگتا ہی * درویش نے یہہ بات سنکر ایک دم بھر سوچا کیا پھر بولا ای صاحب اِس میں ایک بھید ہی مجھہ سے مت پوچھو کہ پردہ میرا اٹھتا ہی * قطعہ * جاند گھورتے سے پہ چڑھا ہی تو خبر لے اُسکی * کہ گدھا دُبلا ہی درویش کا کیچڑ میں پھنسا * گھر سے ہمسایہ کے درویش کے تو آگ نہ مانگ * یہہ جو تو دیکھے ہی اُسکے سو دُھواں ہی دل کا * وہ دولت مند نہایت بدہوا کہ خواہ مخواہ اپنے دل کی بات کھول کر کہہ * فقیر نے کہا وہ کھانا جو ہم کھاتے تھے ہم پر حلال تھا اور تمھارے لڑکے پر حرام * میں نے مناسب نہ جانا کہ حرام کا طعام تمھارے فرزند کو کھلاؤں * خواجہ بولا سبحان اللہ ایسا بھی کوئی کھانا ہی کہ ایک پر حلال اور دوسرے کو حرام ہووے * اُسنے غریب نے کہا قرآن شریف میں یہہ آیت کیا تم نے نہیں پڑھی جسکے یہہ

تھنے ہین * کہ جو کوئی ناداری اور لاچاری سے خبران اور لاچار ہو تو حرام اُسپر حلال ہو جاتا ہی اور جو کچھ میسر ہو تا ہی کھاتا ہی * سو مجھہ پر تین دن صاف گذر گئے تھے کہ بال بچوّن نے میرے کچھہ نہ کھایا تھا اور میرے ہاتھہ ایک دانہ نہ آیا تھا * جب کچھہ فکر نہ بن آئی حیران ہو کر آج فلانے میدان کی طرف جا نکلا * ایک گدھا وہان موا ہوا پایا تھوڑا سا گوشت اُسکا کاٹ کر مین لے آیا اُسکو خالی پکایا اور ہم مل جل کر کھا رہے تھے اتنے مین تمھارا لڑکا گیا مین اُسے اُس مین سے دے نہ سکا * اصل صورت یہی تھی جو مین نے تم سے کہی * بیت * رات بیری خوشی سے بیتے ہی * ہم یہہ کیا جانے کیون کے بیتے ہی * اُس طالعمند نے جب یہہ بات سُنی رو یا اور بولا ہی ہی اگر خدا ے تعالی قیامت کے دن مجھہ پر غضب فرماوے کہ تیرے ہمساے مین ایسی صورت ہوئی تھی اور تو غافل رہا اُسکی خبر نہ لی تب مین کیا جواب دونگا * یہہ کہہ کر اُس غریب کا ہاتھہ پکڑ کے اپنے مکان مین لے آیا اور نقد و اسباب جتنا اُسکے پاس تھا آدھون آدھہ حصہ برابر کر کے اُسے دیا اور رخصت کیا * رات کو حضرت رسول مقبول صلی الله علیہ و آلہ و سلم کو خواب مین دیکھا

یہہ اُسکو فرماتے ہیں * الغرض خواجہ اِسی مہربانی اور خدا ترسی کے باعث جو تونے اپنے پڑوسی کے ساتھہ کی تیری تمام عمر کے گناہ بخشے گئے اور تیرے مال متاع میں برکت ظاہر ہوگی اور کل جنت میں میرے ہمسایے میں تجھے جاگہہ ملیگی * بیت * بخرے بھو کے ہمسائے کی گر یہہ تجھہ سے بن آوے * تو جنت میں پیمبر کا پڑوسی تو بھی ہو جاوے * اور جو شہر پاسے تخت پادشاہ کا ہوتا ہے وہ گویا شہر سلطان کا ہے * پس جو محتاج اور مفلس اُس نگر کے بسنے والے ہوں اُنکا حق ہمسایگی کا مالک پر واجب ہے اور حاکم کو رعیت کے احوال سے واقف رہنا لایق اور لازم ہے * یہہ قصہ مشہور ہے کہ جب مصر میں سات برس کا لگتا تار کال پڑا اور حضرت یوسف علیہ السلام پادشاہ تھے دن بدن دُبلے اور ضعیف ہونے لگے * لوگوں نے اِس صورت کا سبب پوچھا * سنکر چُپ ہو رہے کچھہ جواب نہ دیا * جب نہایت منت اور زاری کی فرمایا کہ میں ایک آزار باطنی رکھتا ہوں * سبھوں نے عرض کی کہ اُس مرض کا بیان کیجے تو آپکے علاج کی تدبیر کریں * فرمایا آج سات برس سے سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہوں اور سارے ملک کی رعیت کا اختیار خدا نے میرے

ہاتھہ میں دیا ہی سو اتنی مدت سے میرا دل اِس آرزو میں ہی کہ جو کی روٹی پیٹ بھر کھاؤن لیکن نہیں کھا سکتا * سب اُنھون نے حیران ہو کر التماس کیا کہ اتنی تصدیع کیون کھینچتے ہو * فرمایا کہ محتاجون اور غریبون کا ساتھہ دیتا ہون تسپر بھی ڈرتا ہون کہ شاید تمام ملک مصر میں رات کو کوئی بھوکھا رہ جاوے اور میرا پیٹ بھرا ہوا ہو تو روز حساب کو عتاب میں پڑون * چنانچہ یہی مضمون شیخ سعدی شیرازی بخارا کے قحط کے بیان میں فرماتے ہیں * قطعہ * تو نے تو ہر ایک کھانے سے اب پیٹ بھرا * کریاد اُسے جو کہ ہی بھوکھا مرتا * تو سوتا ہی ساری رات وہ روتا ہی * منصف ہو کہ کس دین میں ہر گز یہہ روا *

حکایت * کہتے ہیں کہ ملک شام کے پادشاہون میں ملک صالح نام کوئی پادشاہ تھا اُسکی یہہ عادت تھی کہ رات کو اپنے ساتھہ ایک غلام لیکر باہر نکلتا اور مسجد اور مقبرون اور رستون میں پھرتا اور احوال ہر ایک شخص کا دریافت کرتا * ایک شب پھرتے پھرتے کسو مسجد کی طرف جا نکلا ایک مسکین فقیر کو دیکھا کہ ننگا ٹھنڈا پڑا ہی اور سو سو کر رہا تھا اور پہلے اذیہا رہا رسے جاتے ہیں کے کانپتا ہی اور دانت سے دانت

مجھے ہیں اور کہتا ہی * الٰہی پروردگار تیری نعمت اور بخشش کو
دنیا کے پادشاہون نے اپنی ذات کی خوشی اور خواہش
کا سبب بنایا ہی اور غریب محتاجونکی احوال پرسی سے ایسے
غافل ہو رہے ہیں کہ ہرگز یاد نہین کرتے * اگر کل حشر کے دن یہے
بہشت مین جاوینگے قسم ہی تیری محبت اور عظمت کی مین
ہرگز جنت مین قدم نہ رکھونگا * ملک صالح یہہ بات
سنکر مسجد کے صحن مین آیا اور درضائی اوڑھا ایک بدرہ
اشرفیون کا اُس درویش کے آگے رکھا * اور رو کر کہنے لگا مین نے
سنا ہی کہ عاقبت مین درویش بے ریا اور فقیر بے سروپا
بہشت کے پادشاہ ہونگے اور آج مین پادشاہ ہون آپ
سے صلح کرتا ہون * اِس لئے کہ جب تم وہان پادشاہ ہو تو
دروازہ دشمنی کا مجھپر نہ کھولو اور نظر حمایت اور دستگیری
کی مجھہ سے موقوف نکرو * ابیات * مین نے اب دنیا مین تم سے
صلح کی * تم نہ کیجیو حشر مین پھر ناخوشی * مین نہین وہ جو
غرور اتنا کرون * اور غریبون سے منہہ اپنا پھیر لون * تو بھی
میرے ساتھہ کچھہ خفگی نکر * تو رہین جنت مین باہم یکدگر *
اور مہمانون کے حق پہچاننے لازم ہیں کیونکہ مہمان گویا تحفہ ہی

کہ حق تعالیٰ جس پر مہربان ہوتا ہی اُسکے پاس بھیجتا ہی * اور حدیث مین آیا ہی کہ جو انسان خدا کو برحق سمجھے اور روز قیامت پر ایمان لاوے چاہیئے کہ وہ مہمان کو دوست رکھے اور اُسکی خدمت کرے * اور مہمان کی بزرگی اور خاطرداری یہہ ہی کہ اُسکو پیار کرے اور ایسے سلوک سے پیش آوے کہ جسمین اُسکی آبرو بڑھے جتنا تکلف اُسکی خاطر کرسکے بجا ہی * قطعہ * جب کسو کی کرے تو مہمانی * پاس جو کچھ ہو اُسکے آگے دھر * اور غریبی و آدمیت سے * جس مین اُسکی خوشی ہو سو تو کر * نصیحت * حکیمون نے کہا ہی کہ مہمان کی شخصیت اور لیاقت کی طرف نگاہ نکرو وہ کیسا ہی ہو تم اپنے کرم اور ہمت پر نظر رکھو اور موافق اُسکے عمل مین لاؤ * یہہ حکایت مشہور ہی کہ طلحۃ الطلحات کو ایکدفعہ یون اتفاق ہوا کہ اکیلا قبیلۂ قیس مین وارد ہوا * سردار اُس قوم کا مالک بیتا نوف کا تھا اُسنے طلحہ کو نہ پہچانا اور اُسکے درجے اور مرتبے سے واقف نہوا اِس لئے مہمانداری کی خدمت مین قصور ہو گیا * طلحہ نے اِس بے حرمتی کے زہر کے پیالے کو چپکے پی لیا اور عقل اور غیرت کے بوجھ کو اپنی ذات کی خوبی اور حسب

نسب کی شرافت کے باعث جو اُس مین اصل تھی اُٹھا لیا اور دم نہ مارا * جب اُس قبیلے سے کوچ کیا تب مالک پر کھلا کہ یہہ مہمان تو فلانا شخص تھا بہت شرمندہ ہوا اور معذرت کا رقعہ نیچے سے لکھہ بھیجا اُس کا یہہ مضمون تھا * کہ تمکو مین نے نہ پہچانا اور اسباب خدمتگاری کا جیسا لایق آپ کے خادمون کے چاہیئے تیار نہ کیا * اب دل اِس حرکت سے دو پارہ اور سر اس شرمندگی سے نیچا ہو رہا ہی * بیت * اُٹھاؤن شرم سے سر کیونکہ سخت حیران ہون * کہ لایق آپ کے خدمت نہو سکی مجھہ سے * امیدوار ہون کہ مجھہ سے یہہ جو تقصیر واقع ہوئی ہی معاف فرمایئے * اور تمھارے کرم کا شیوہ لایق عذر قبول کرنے کے ہی اِس میری خطا سے درگذریئے * بیت * اگر ہون مین خدمت مین تقصیروار * پہ تیرے کرم کا ہون امیدوار * طلحہ نے جواب لکھا کہ جو تجھہ توقع اِس عذر قبول کرنے کی مجھہ سے رکھتے ہو اُسکا خطرہ دل مین مت کرو بلکہ خاطر جمع رکھو * میری مروت یہہ چاہتی ہی کہ ہزار ایسے گناہ سے تمھارے ایک عذر کرنے پر درگذرون * بیت * جہان عذر کی روشنی مُنہہ دکھاوے * اندھیرا گناہون کا سب مٹ ہی جاوے * لیکن وہ بات

جسمین نے لکھی تھی کہ مینن نے تجکو نہ پہچانا تھا یہہ عذر بدتر گناہ ہی
اور کرم کی راہ سے دور * اِسلئے کہ مہمانی مینن بہتر سے
آدمیون اور شان دارون کی عزت اور حرمت کی رسمیتن
کرنی مروت کی بات اور مرد آدمیت کا شیوہ نہین * شرط
مہربانی کی یہہ ہی کہ مانند آفتاب کی یکسان سب پر روشن
ہو اور زمین کی طرح سب جگہہ ایک سا برسے * اگر مہمان
بزرگ ہی اُسکی بزرگی کا حق بجالاتا رہے * اور اگر وہ کمینہ
ہی تو اپنا احسان اور کرم ظاہر کرتا رہے * اِسلئے کہ
کمی کرنی بڑون کی خدمت مینن سبب پشیمانی اور خجالت کا
ہی * اور غریب مستحق کی خدمت کرنے سے بدنامی اور
شرمندگی نہین ہوتی اُسی کے معنے کہے گئے ہین * قطعہ *
مہمان کو عزیز چاہیئے رکھہ * آدمیت اُسی مینن ہیگی تمام *
گر وہ لائق ہی ایسی خدمت کے * تو تو تو نے بجا کیا یہہ کام *
اور اگر ہی کمینہ تو بھی کوئی * نہ کہیگا تواضع کرنے سے نام *
چنانچہ ایک گروہ اشرافون کا ایسا ہوچکا ہی کہ اپنے دشمن
کے حق مینن بھی رعایت اور مہمانداری کرتے رہین ہین *
جیسے تواریخ مینن مذکور ہی یہہ حکایت * کہ کرمان مینن کوئی

پادشاہ ہو گیا ہی نہایت سخی اور مہمان نواز ہمیشہ اُسکے مہمان خانے کا دروازہ کھلا رہتا اور خوان اُسکے کرم کا ہر خاص و عام کے آگے دھرا رہتا جو کوئی اُسکے شہر میں آتا اُسی کے دسترخوان احسان پر روٹی کھاتا اور جب تاک اُس بستی میں ٹکتا فجر اور شام کا کھانا اُسکے باورچی خانے سے پاتا ایک سال عضد الدولہ نے لشکر بہت سا لیکر اُسکی ولایت کو عمل کر لیا وہ پادشاہ اُسکے مقابلے کی قوت نرکھتا تھا لاچار قلعہ بند ہوا ہر روز فوج عضد الدولہ کی کوٹ کے دروازے تک آتی اور لڑکر اپنے ڈیرے پر پھر جاتی جب رات ہوتی کرمان کا سلطان اِتنا کھانا گرما گرم دیگون میں جو تمام سپاہ کو عضد الدولہ کی کفایت کرتا بھیج دیتا عضد الدولہ نے کہلا بھیجا کہ دن کو لڑنا اور رات کو کھانا بھیجنا اِسکے کیا معنے جواب دیا کہ لڑائی لڑنے سے مضبوطی اور جوانمردی ظاہر ہوتی ہی اور روٹی کھلانی شیوہ مرد آدمیت اور بھلمنسائی کا ہی تمھارے نوکر چاکر اگرچہ دشمن جانی ہیں لیکن مسافر اور میرے ملک میں مہمان ہیں مروت قبول نہیں کرتی کہ یے میرے مکان میں اپنی روٹی پکا کر کھائیں یا تصدیع پائیں

عضدالدولہ یہہ بات سنکر رو یا اور بولا جس شخص مین یہہ خوبی اور مردانگی ذاتی ہو اُسسے لڑنا نامردی اور بدذاتی ہی اور مروت سے بعید * بیت * دوست دشمن سے کر جوانمردی * کہ مروت سے ہوتا نہیں نقصان * اور دوسرا قاعدہ مہماند اری کا یہہ ہی * کہ مہمان سے اگر گناہ ہو جاوے یا پہلے کوئی اُسسے تقصیر ہوئی ہو جب اپنے دسترخوان فیض پر لقمہ کھاوے اُسکی تقصیر معاف فرماوے * چنانچہ نقل ہی کہ تین سو قیدی جو دشمن معین بن زائدکے تھے اُنکو اُسکے روبرو حاضر کیا دیکھکر اُسنے چاہا کہ اُنکے حق مین سیاست کا حکم فرماوے * ایک لڑکا اُن ہندیون مین سے ہاتھہ جوڑکر کہنے لگا * ای امیر خدا کے واسطے ایک گھونٹ پانی مجھے پلوا اور پیاسا مت قتل کروا * معین نے حکم کیا کہ ایک کٹورا پانی اِسسکو دیوین * کہنے لگا ای پادشاہ میری قوم کی قوم تشنہ ہی اگر مین ہی پی لون اور اُنکو ندون تو مروت سے بعید ہی * اور اگر پانی نہ پیون تو پیاسا مارا جاتا ہون اور روح بھٹکتی رہیگی * آخر تم سیاست کروگے بھلا سبھہ کو ذرا پانی تو پلوا دو * معین نے فرمایا کہ سبکو خوب طرح بھر پیٹ پانی دو * جب سب کی

پیاسس ۔ مجھی اور ذنب سیراب ہوسے وہی امرد آتھا اور
بولا * جہان پناہ اب ہم سب کے سب آپ کے مہمان ہوسے اور
مہمان کی خاطر اور حرمت وا جب ہی اُسکو مار نا رسم سپردار دون
اور مرد و نکی نہین * معین اُسکی زبان آوری اور دلاوری سے
حیران ہوا اور سارے بند یوانون کو آزاد کیا * اِسی طور کی ایک
اور حکایت ہی * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو امیر کا بہت سا
مال واجبی ایک آدمی کے ذمّے تھا اور وہ شخص اُسکے ادا
کرنے مین لیت لعل کرتا تھا * آخر اُسپر محصل تعین کیا کہ روپیہ
اِسسے جلد داخل کرواوے * پیادہ اُسکو اپنے گھر لے گیا
اور بہت سی سختی اور بدزبانی کی * وہ بیچارا نہایت گڑ گڑا کر
اُس محصّل سے کہنے لگا کہ مجھے امیر کے پاس لے چل کہ ایک
بات کہنی نہایت ضرور رہی اُس سے عرض کرون * اُس سزادل
کو ترس آیا اور اُسکو خاوند کے روبرو لایا * اتفاقاً اُسوقت دسترخوان
بچھا تھا وہ محصّل کھانے کو جا بیٹھا اور اُس عزیز کو بھی اپنی بغل مین
بیٹھایا * امیر کی نگاہ اُس آدمی پر جا پڑی محصّل کو کہا * یہہ مرد
اب ہمارا مہمان اور شریک آب و نان کا ہوا ہمارے
دسترخوان پر اِسنے کھانا کھایا * اب اِسکو دکھہ دینا مرد

آدمیت سے باہر ہی وہ تمام مال میں لے اُسکو بخشنا چھوڑ دو تو
چلا جاوے * قطعہ * مہمانداری کی یہی ہی رسم * کہ رکھے مہمان کی
عزت * مہمانی کی دو نمک کے لب پر * چھت کرم کے تو بودشے
کچھ بوست * اور سوال کرنے والون کا حق پہچاننا واجب ہی خواہ
وہ پردے سے مین مانگین یا مُنہہ کھول کر * اُنسے چشم پوشی
نکرنے کی موافق خدا کے حکم کے خبر ملتی ہی * جو فرمایا کہ سایل کو
محروم نہ پھیرو * اور پیغمبر خدا کی بھی حدیث ہی * کہ سایل کا تم پر
حق ہی اگر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر تمھارے پاس آوے *
پس یہہ تاکید اِس لئے ہی کہ سایل کا حق برباد نجاوے * اور
کلمات عیسوی علیہ السلام سے خبر ملتی ہی * کہ جو کوئی سایل کو
نا امید پھیرتا ہی تو ایک ہفتے تک خدا کی رحمت کے فرشتے
اُسکے گھر نہین جاتے * حکایت * سلطان ابراہیم ادہم قدس
سرہ اپنی سلطنت کے وقت مین فرماتے * کہ یہہ سوال کرنے والے
بڑے دوست ہین کہ ہمارے دروازے پر آتے ہین اور
پکارتے ہین کہ جو کچھ رکھتے ہو ہمین دو تو تمھارے واسطے اُٹھا کر
آخرت کے گھر مین لیجا دین اور وہان اُسکا دس گنا تمھارے
حوالے کر دین * قطعہ * جو چاہے تو کہ رہون خوش مین دہان

و دنیا مین * تو دل کو ستایا ہون کے دمنے کے کچھ رکھا کر شاد *
اور تجھکو چاہئے کہ ہر بلا سے چھٹکارا * تو غم کے قید سے محتاجون کو
تو کر آزاد * اور جو کوئی کسو کا گناہ بخشواوے اُسکا بھی حق سمجھا
چاہئے * اِس لئے کہ مقرر ہی کہ شفاعت بھی ایک سوال ہی کہ منت
و عاجزی سے کہہ سکتے ہین * اور جو شخص کسو کی شفاعت
یا سفارش کریگا البتہ وہ اشراف اور خاندان عالی
سے ہوگا * پس ایسے انسانون کے کہنے کی خاطر کرنی اور اُنکی
بات گنہگارون کی تقصیر معاف کرو انے کی خاطر جو کہین سُنین
نیک بخت مردون کی خو اور بزرگ زادون کا کام ہی *
حکایت * کہتے ہین کہ ایک مرد بزرگ نے کسو تقصیروار کے گناہ کی
شفاعت خلیفہ منصور کے پاس کی * خلیفہ نے کہا اُس مردک نے بڑا
گناہ کیا ہی * تب اُس دانا نے کہا مین بھی بڑے ہی گناہ کے بخشوانے
کے لئے تمھارے نزدیک آیا ہون اور چھوٹے گناہ تو بغیر شفاعت
کے معاف ہوتے ہین * خلیفہ کو یہہ نکتہ پسند آیا اور اُن کی
سفارش کو قبول کیا * بیت * جس کا کہ بچانے والا ایسا
ہووے * سب جا کہہ مین درجہ اُسکا اعلا ہووے *
نگارستان مین لکھا ہی کہ صاحب قدرت کو کمزور

کے گناہ معاف کرنے سے علامت زیادتی جاہ و جلال کی اور
نشان کمال عالی ہمتی کا ہی * اور شفیع کی شفاعت ایک
بہانہ ہی اُنکی رحمت ظاہر ہونے کا * حکایت * کہتے ہین کہ کسو آدمی
کو کچھ خیانت کی بہتان لگائی تھی * اُسکا قضیہ کچہری مین اُس
ملک کے حاکم کے حضور تک گیا آخر بندی خانے مین قید رکھنے کا حکم
ہوا * ایک مدت تک اُس قیدی کا مذکور سب کے دلون سے
بھول گیا کسو نے اُسکو یاد نہ کیا * ایک فرزانہ اُس زمانے مین
کہ نہایت حق شناس اور وفاداری مین یگانہ تھا اور اُسس
بندیوان کے ساتھہ دوستی رکھتا تھا * اُسس نے حاکم کو رقعہ
اِس مضمون کا لکھا کہ درگذرنا گنہگارون کی بدی اور چوک سے
صاحب اختیارونکی رحم دلی کی عادت اور مقدور والون کی
شفقت ذاتی کی خصلت ہی * اور وہ قیدی سخت لاچار اور مصیبت
مین گرفتار ہی اب قریب مرنے کے پہنچا ہی * سو میرے خیال
مین یون آیا ہی کہ آپ کا کرم جو عام ہی قید یونکے چھٹکارے
کے لئے کچھ بہانا ڈھونڈتا ہی * پس اگر دامن اُسس قیدی کا
گناہ کی ناپاکی سے پاک ہی تو اُسکی مخلصی اور رہائی کے واسطے
حکم عالی ارشاد ہو * اور اگر گرد گناہ کی اُسکی بے گناہی کے گریبان

پر ہینا ہی ہو تو بھی. بخشش اور مہربانی کے پانی سے دھو دیجیے * اور
جو سواے اِن دونون باتون کے کوئی اور صورت ہی تو گناہ
اُسکا شفاعت کرنے والون کو بخشنا چاہیے * قطعہ * سب پہ
یکسان ہی تیری بخشش عام * فیض مین سورج اور مینھہ کی
مثال * بے گناہون کو نظر مین مت رکھہ * عاصیون کے تو نامے کو دھو
ڈال * اور جو تقصیر اُس سے ہیگی زیاد * عذر یارون کا
اُسکو لیگا سنبھال * جب یہہ رقعہ حاکم کے پاس پہنچا اور
خوبی مضمون کی اور لذت شفاعت کی معلوم کی جواب مین
لکھا کہ * بیت * جسکو کہ مہربانی سے تو اپنی بچا دے * بگڑ سے
ہوئے کام اُسکے جو ہون سارے بناوے * اُس بزرگ راست
گو اور شفیق کے خط کے وسیلے سے کہ اُسکے مطلب کے باغ سے
مہر اور محبت کی خوشبو مہکتی تھی * اور پڑھنے سے اُسکی
عبارت کے راستی اور درستی کی روشنی چمکتی تھی * گناہ
بیسے اُسکے خواہ کیا تھا یا نہین دیدہ و دانستہ مین درگذرا * اور انتقام
عوض لینے کی اُسکی تقصیر کے میدان کی طرف سے موڑ کر قید کی
ہلاکت سے آزاد کیا * بیت * تمھارے حکم سے جی دے سکون
ہون * بھلا تقصیر اُسکی کیون نہ بخشون * لیکن یہہ البتہ کہ حدود

شرعی حدکے جاری کرنے میں شفاعت کا دخل نہیں بلکہ شرعی
گناہ میں جو کوئی صاحب ایمان اور دیندار ہی ہرگز شفاعت
نہیں کرتا * اسواسطے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی * کہ حکم الٰہی
میں شفقت اور مہربانی تمہیں نچاہئے * طمغاج خان کے
سیاست نامے میں یہ حکایت مذکور ہی * کہ ایک جوان پر
چوری کا طوفان کرکے اُسکے پاس پکڑ لائے * وہ نہایت خوبصورت
اور خوش ترکیب خط وخال سے درست * گویا خدا نے اپنے
ہاتھ سے سنوارا تھا جیسے کلام اللہ میں فرمایا ہی * کہ تحقیق بنایا
ہی ہمنے اچھی صورت میں اور آئینے کی طرح چہرہ اُسکا روشن
تھا اور دست قدرت کے مصور نے تصویر اُسکے چہرے کی قلم
صنعت سے کھینچی تھی * موافق اِس آیت کے کہ تحقیق پیدا کیا
ہمنے انسان کو نیک ساخت میں * بیت * قلم خیال کا کاغذ
پہ وہم کے جو لگے * تو اُس سے خوب یہ تصویر تیری کھینچی ہی *
بادشاہ نے فرمایا کہ شہر کے چوراہے پر لیجاکر ہاتھ اُسکا کاٹ
ڈالیں * اُمرا اور منصبدار بادشاہی آپہنچے نہ ہوسکے اور
پگڑیاں سر سے اُتار گلے میں ہوکر عرض کرنے لگے * کہ قبلۂ عالم
اِس جوان کی تقصیر معاف ہو اگر سزا دینی اسکی قدیم

نمک خوارون کی عذر خواہی کی خاطر موقوف فرمایئے * سلطان نے کہا اِس مین میرا اختیار نہین خدا ای تعالیٰ نے حکم کر دیا ہی کہ چور کا ہاتھہ کاٹ ڈالو * سبھون نے کہا پادشاہ سلامت ایسا خوش ڈول ہاتھہ جو اُسکا ہی ہمین رحم آتا ہی کہ کاٹا جاتا ہی * فرمایا کہ دزد کے نازک دست کو لازم نہین کہ دیکھہ کر ترس کھاؤ جس کا مال چورایا ہی اُسکے دل پُر خون کو لحاظ کرو آپ سے آپ اِسکے ہاتھہ کا افسوس تمھارے جی سے مٹ جاویگا * اور اُس شخص کا بھی حق بجا لانا واجب ہی جو تھوڑی سی بھی آشنائی یار و شناسی رکھتا ہو یا کسو وقت اُسنے ادنی خدمت بھی کی ہو * اگرچہ یہہ وسیلہ نہایت چھوٹا ہی پر نگاہ کرم کی اُسکو بڑا کر دیتی ہی * کہ غریبون کی پرورش اور نوازش کرنے کو ذرا سا کچھہ بہانہ چاہیئے * حکایت * سُنا ہی کہ ایک شخص نے کسو کا مکان بھاڑے لیا تھا کئی دن رہکر ایکبارگی اُس حویلی سے اُٹھہ گیا بلکہ وہ شہر بھی چھوڑ دیا * اور سفر کر کے دوسرے ملک مین جا رہا وہان قسمت کے زور سے وزیر ہوا * یہہ غریب گھر والا جس نے وہ جگہہ اُسے کرائے کو دی تھی یہہ احوال سُنکر خدمت مین چلا * جب اُسکے گھر مین جا پہنچا

اُسی طرح مسافر کی صورت بنا کر دمین بھرا ہوا وزیر کے دربار کی طرف چلا * جب جلوخانے مین گیا دیوا نخانے مین جانے کا قصد کیا * چوبدارون نے جو دروازے پر کھڑے تھے ٹوکا کہ تو کون ہی جو اِس طرح جرأت سے وزیرون کی بارگاہ مین گھسا جاتا ہی * وہ بولا کہ مین وزیر کا آشنا ہون دوستی کے بھروسے بے دھڑک جاتا ہون * یساول نے پوچھا کس طرح کی دوستی وزیرالممالک کے ساتھہ رکھتے ہو * کہا کہ ایک وقت مین میرا گھر کرایہ لیا تھا اور وہان کوئی دن رہے تھے * اُس اُمید پر آنکلا ہون کہ شاید میرا احوال دیکھہ کر اِس رسوائی اور خرابی کی حالت سے نکال کر بزرگی اور آبرو کے درجے پر پہنچا دیوین * آسے بردار نے ہنس کر کہا کہ اے عزیز تو سودائی ہوا ہی یا احمق ہی یہہ کون سا پرتاو سیاہ ہی کہ مین نے گھر بھاڑے دیا تھا اتنی بات پر اپنا حق ثابت کر کے اِتنی دور سے آیا ہی کہ اُسکی عوض کچھہ سلوک کرینگے * جا اپنی راہ لے اور کہین کچھہ تلاش کر * اتفاقاً وزیر نے پردے کے پیچھے سے یہہ سوال جواب سُنکر دریافت کیا * چوبدار کو بُلایا اور پوچھا تو کس سے یہہ گفتگو کر رہا تھا * اُس نے مُسکراتے ہوئے تعجب سے التماس کیا کہ ایک آدمی آیا ہی

کہتا ہی کہ مین وزیر تھا ہون ایکبار مین نے جو بابی آدمین
کرایہ دی تھی سو غلام اسکو ڈانٹتا تھا کہ یہ بات بہت کہہ * اور
ایسے وسیلے نکتے سے توقع حضور مین جانے کی .اور مہربانی
فرمانے اور انعام پانے کی دل سے اٹھا ڈال * وزیر نے فرمایا تو نے
برا کیا اور اچھا جواب نہ دیا اُنکو بلا لا * جو بدر باہر نکلا اور اُنکو
لے آیا دیکھتے ہی وزیر نے اُنکی بڑی اپنی تعظیم کی اور خیر و عافیت
اُنکے بعد گھر بار اور لڑکے بالون کی خیر صلاح پوچھی * پھر ہر ایک
کے واسطے جدا جدا انام بنام تحفے اور سوغات تیار کر کے اور
اُسکو بہت سا نقد اور جنس دیکر خوش وقت اور بامراد بنا کر
اُسکے وطن اور گھر کی طرف رخصت کیا * ابیات * وفا و
مہر سے سینے کو اپنے روشن کر * دعیان اپنا رکھا کر قدیم
صحبت پر * نہو تو منہہ کو تو اپنے رفیقون سے زنہار * اور اُنکی
خدمتون کو یاد رکھیو جو ہونگے یار * حکایت * کہتے ہین کہ ایک روز
عبداللہ طاہر نے دیوان عام کیا تھا اور محتاج مظلوم اپنا احوال
عرض کرنے اور اپنی احتیاج اور آرزو چاہتے تھے * اِس مین ایک
شخص آیا اور بولا کہ اے امیر میرا ایک حق نعمت کا اور دوسرا حق
خدمت کا تجہہ پر ہی * امید وار ہون کہ اب اُن دونون حق کی رعایت

کہ کے مجھے اُسس گم نامی کے درجے سے نام آوری کے مرتبے پہ
پہنچادو * عبداللہ نے پوچھا کہ تیری نعمت کا حق مجھ پر کیا ہے * بولا
کہ فلانے روز بغداد مین مع فوج آپ کی سواری میرے
دروازے پر ہو کر نکلی تھی مین نے اپنے سارے مکان مین
پانی چھڑک دیا تو گرد تمھارے کپڑون پر نہ بیٹھے اُسی پانی کا
حق نعمت ہے کہ خاک پر پڑتا تھا سو اُسکا حق مانگتا ہون * بیت *
اگر ہووے تو پیاسا اور کوئی پانی پلا دیوے * کبھو حالت
مین لازم نہین کہ حق اُس کا بھلا دیوے * پھر سُنکر عبداللہ نے
پوچھا کہ دوسری خدمت کا حق کون سا ہے * کہنے لگا کہ فلانی جگہہ
تم سوار ہوتے تھے مین نے دوڑ کر تمھارا دوتا پکڑا تھا جو تم سوار
ہوئے * تب فرمایا تو نے سچ کہا تیرے دونون حق مجھ پر
ثابت اور درست ہین یہہ کہہ کر اُسکو بڑا آدمی کر دیا *
ابیات * جو کوئی اہل دل ہین اور مجھ مقدور رکھتے ہین *
غریبون اور حقداروں کا حق منظور رکھتے ہین * سبھی نعمت
کو پی کر ہوتے نہین غافل کبھو ہرگز * بھلا تے ہے تھوڑا لانے کو نہین
خلاق کبھو ہرگز * بزرگی کی بنا ہوتی ہے محکم حق شناسی سے * اور
صورت ناشناسی کی ملے ہے ناسپاسی سے * اور رعایت کرنے

حق کرم کی صاحب تہمت کے اوپر برابر فرض کے ہی * یعنے اپنی طرف سے کرم کرنا دوسرے کے کرم کو دیکھنا * سو تسن کی یہہ کیفیت ہی کہ کوئی اجنبی شخص کہ ظاہر مین اُسپر کوئی حق نہین رکھتا پر اپنی جان کے بچاو کی خاطر چاہے کہ کوئی ایسا بہانا بناوے کہ ہلاکت سے مخلصی پاوے * اور یہہ اُس کا مکر دریافت کرے تو اُسکے مُنہہ پر نہ دھرے * بلکہ اپنے کرم کے حق کی رعایت فرما کر اِسطرح جواب دے کہ گویا اُسکے حیلے کو نہین سمجھا اور اُس فریب کو معلوم نہین کیا * یہہ حرکت نہایت کرم اور حد مروت کی ہی * حکایت * کہتے ہین کہ کسو آدمی کو خون کی تہمت سے زیاد بصری کے پاس پکڑ لائے * اُسنے قتل کا حکم دیا * جلادنے جون کھاندا کھینچا اور چاہا کہ آنکھین اُسکی پٹی سے باندھے اُس بیچارے نے دیکھا کہ آفت کے دریانے جوش مارا اور اجل کے مگر مچھ نے مُنہہ پسارا * گڑگڑانا اور رونا شروع کیا کچھ فایدہ نہوا * لاچار ہو کر توبہ تلا مچائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی * تب حیران ہو کر پکارا ای امیر مجھے مت قتل کرو میرے تمھارے درمیان حق ہمسائگی کا ہی * اور ترو ستی کا حق شرع اور اسلام مین ہو رمردانگی

کے مذہب اور مروت کی راہ میں بہت ہی * اگر میری طرف داری کی رعایت میں کمی کروگے تو تمام دنیا کے عیب جو طعنے کی زبان کھولینگے اور عیب و اعتراض کر کے بولینگے * کہ دیکھو امیر نے حق جوار کا نرکھا اور پتر و سی کو ظلم و ستم سے پایمال کیا * لازم ہی کہ امیر اپنے دل میں غور فرماوے کہ مجھہ سے غریب عاجز کا خون کرنا اور اپنے تئین نشانہ تیر ملامت کا بنانا تم سارے کے عہد سے پادشاہ سے کہ تمھارے اخلاق کے باغ میں کانٹا جور کا نہین اگا اور آپ کی خوبیون کے دامن پر غبار جفا کا نہین پہنچا تعجب اور بعید ہی * قطعہ * سہل ہی مجھکو جی سے ہاتھہ دھونا * نہین پروا جو سو مجھہ سے مرے تو * پہ داناؤن کے آگے کیا کہیگا * لہو مین آستین تیری بھرے تو * زیادنے سنکر دل میں یاد کیا اور ہر طرف دھیان دوڑایا کسو طرح آشنائی اور روشناسی کا پتا خیال میں نہ آیا اور ہرگز ثابت نہوا * تب فرمایا بھلا بتا تو کس محلے میں تو میری دیوار بدیوار رہتا تھا اور کس شہر میں دھومن کا شریک تھا * کہنے لگا میرے باپ کا گھر بصرے میں آپ کے مکان کے دروازہ بدروازہ تھا * اور میرا والد اکثر امیر سے ہم کلام ہوتا تھا * زیادنے

پوچھا تیرے باپ کا کیا نام تھا جواب دیا ای امیر جہان کی
دہشت سے اپنا ہی نام بھول گیا ہون باپ کے ناونکو کون
پوچھے * از بس یاد نہیں ہے * کھل کھلا کر ہنسا اور اوسکی جان بخشی
کی * اور باقی جو رعیت کی رعایت اور اون کے انصاف
احسان کے اور جو اولاد اور وزیرون اور امراؤن اور
نوکرون اور سپاہیون اور شاگرد پیشے کے چالیسوین
باب مین لکھے جاوینگے * اکتیسوان باب صحبت اخیار مین *
یعنے نیک مردون کی صحبت مین بیٹھنا اور داناؤن کی
مجلس مین رہنا ہمیشہ کی نیک نامی کے لئے مانند کیمیا کی ہی *
اور دولت بے زوال کو پہنچاوے ہی * ابیات * دوستی
مین اچھون کی توجی لگا * خوش مزاجون سے تو اپنا دل ملا *
نارخندان باغ کی ہیگی بہار * مرد ہو اچھا یہ تو مردون کا ہو یار *
سنگ اگر خارا ہو یا مرمر ہو وہ * پہنچے صاحب دل کو تو
گوہر ہووہ * حکایت * پارس کے بادشاہون کا یہ قاعدہ تھا
کہ مجلس اون کی عالمون اور حکیمون سے باہر کو خالی نہ رہتی تھی *
اور بدون اون کی صلاح اور تدبیر کے کچھ حکم نہ کرتے * بس
جیسے نیو اپنی سلطنت کی انصاف اور راستی پر رکھی تھی

ویسے ہی پادشاہت اُنکی چار ہزار برس تک بے کھٹکے
یکسان چلی گئی * سلطان سنجر بہلا خدا کی رحمت اُسپر
ہو جیسے حکیم عمر خیام کو اپنے ساتھہ تخت پر بٹھاتا تھا * اور عباسی
خلیفے جتنے ہوئے اگرچہ آپ بھی ہوشیار اور عقلمند تھے لیکن
بندوبست اپنی حکم رانی کا داناؤن اور پارساؤن کے
کہنے پر کرتے * خلافت نامۂ الٰہی مین مذکور ہی کہ پادشاہ اُسکا نام
ہی اور اُسکو کہا چاہیے جو صاحب دبدبہ ہو اور حکم اُسکا موافق
حکمت کے ہو * پس جسکو خدا نے کمال قدرت دی ہی اُسے لازم ہی
کہ پوری دانائی کی صفت پیدا کرے * اور یہہ وصف مفت ہاتھہ نہین
لگتا مگر اِس طرح حاصل ہوتا ہی کہ کیفیت اور تدبیر عمل کرنے
اِس جہان کی سیکھے اور دہ وافق سیکھنے کے عمل مین
لاوے * اِس صورت مین صحبت اور درس عالمون اور
حکیمون کی ضرور ہی اور خدا پرستون کی خواہش رکھا
چاہیے اور جاہلون اور غافلون اور بدخویون سے پرہیز کیا
چاہیے * قطعہ * جو مصاحب ہووے دانا نکتہ رس * روح
تازی دل خوشی ہو اُنکا کلام * اور اگر غافل ہی یا نادان ہی *
صحبت اُسکی سَم ہی تجھہ کو لا کلام * حکایت * چنانچہ یونان

ذالون کی یہہ رسم تھی کہ حاکم اپنا ایسے شخص کو بناتے جسکو
علم اور عقل مین سب عالمون اور فاضلون اور حکیمون
سے زیادہ پاتے * یا دانا اور قابل باہم ہو کر اُسکی فرمان برداری
کو پسند فرماتے * اور رفتہ رفتہ اثر اُنکی صحبت اور نور اُنکی بزرگی
کا اُسکی خصلتون مین ظاہر اور روشن ہوتا! اِس لئے
کہ صحبت کا بڑا اثر ہی * خبر مین آیا ہی کہ ہم نشین نیک ذات
مانند گندھی کے ہی اگر اپنے عطر مین سے تیرے جامے مین نہ لگا دے
تو بھی اُسکی خوشبو کی لپٹ سے تیرا دماغ معطر ہو جاوے *
اور بد ذات کی مجلس جیسے لوہار کی بھٹی ہی اگر اُسکی
آگ سے تو نہ جلے تو بھی وہان کی چنگاری کپڑے جلا دے *
ابیات * لوہارون کی بھٹی سے تو آگے جا * کہ چنگاریان دینگی
کپڑا جلا * جو پہنچیگا تو جا کے گندھی کے پاس * تو جامے مین خوشبو
کی ہو دیگی باس * اور صاحب علم و حکمت کے فرقے مین
سے بادشاہ کو اِن کئی قسم کے آدمیون سے احتیاج اور
کام پڑتا ہی * ایک فقہ کے علم کا عالم جو موافق اُس علم کے
عمل کرے * اور دیانت دار اور ایمان دار ہو اور حکم شرع
کے خوب یاد رکھتا ہو اور مسئلے اُصول و فروع کے تمام جانتا ہو *

تو فرصت کے وقت مجلس تبارک مین ذکر حلال اور حرام کا اور
جو کچھ اُنکے حکم اور سزا اسکو رکیا کرے * اور فرض و سنت
اور آداب نماز و روزے کے اور شرطین غسل اور وضو کی
مفصل بیان کرے * تو برکت مسلون اور فتوی جاری
ہونے کی پادشاہ کی عمر و دولت کی طرف رجوع ہو اور ثواب
لے * بیت * کر نہووے مسلے اور فتوے کی باتون کا رواج *
شرع اور ملّت کی رسمین دنیا سے اُٹھ جائین آج * دوسرے
نصیحت کرنے والے آئین کے اور راہ دکھانے والے صاحب
یقین کے کر عاقبت کے کام اُنکو یاد دلاوے اور نصیحت دنیا کے
کاروبار کی بھی اُن سے باز نرکھے * اور معقول گفتگو سے
اور ایسی اِشارتون سے جو اُنھین پسند پڑین بُرے قول
اور بد فعل سے اُنکو بچاوے * اور جو خدا نے منع کیا ہی اور
حرام جتا دیا ہی اُسکے عمل مین لانے سے اور درپی ہونے
سے منع کرے * پر ناصح کو لازم ہی کہ پند اور رہنمائی کی باتین
ملایمت اور مزے کی راہ سے سناوتے * اور سر دربار اور
مجلس مین نصیحت نکرے بلکہ خلوت کے وقت جب ایسی
فرصت پاوے اور سمجھے کہ اب میری بات اثر کریگی تب

سے یرین زبانی اور نرمی سے کہے * اس واسطے کہ اسس دم نرم گوئی اور خوشخوئی صلاح وقت ہی * یہہ اگلے زمانے مین رسم تھی کہ پادشاہ یا امرا عالمون اور مشایخون سے سخت باتین سُنتے تھے اور خوشی سے قبول کرتے تھے * چنانچہ کتابون مین لکھا ہی کہ ہارون رشید نے شقیق بلخی قدس سرہ کو کہا کچھ مجھے نصیحت کرو * شقیق نے کہا ای خلیفہ خدا کے یہان ایک گھر ہی اُس کا نام دوزخ ہی تجھے اُس مکان کا دربان بنایا ہی * اور تین چیزین عنایت کی ہین جو تو اُن سے خدا کے بندونکو جہنم مین نہ جانے دے * ایک دولت دوسری تلوار تیسری کوڑا * لیکن اب تجھ پر واجب ہی کہ محتاجون کو مال دیکر فاقہ کشی اور لاچارگی سے بچاوے تو وہ لاچار ہو کر اپنی ضروریات کی حیرانی سے حرام اور مکروہ کی طرف مُنہہ نکرین * اور ظالمون کو شمشیر سے قتل کرے تو مسلمان اُنکی شرارت سے بے پرواہ رہین * اور بدکارون اور زانیون کو تازیانے سے ادب دے تو فسق و فجور سے باز آوین * اگر یہہ کام کروگے تو تم بھی وہان چھٹکارا پاوگے اور خلق اللہ کو بھی نجات اور مخلصی دلاوگے * اور اگر برعکس اُسکے عمل مین لاوگے تو سب سے پہلے تم ہی

دوزخ مین جاؤگے اور سب تمہارے پیچھے جاوینگے اور اپنی اپنی سزا پاوینگے * ہارون نے سُنکر رو دیا اور شقیق کا ہاتھہ چوم لیا * قطعہ * نصیحت اگر صدق دل سے کرین * وہی مانے اُسکو جو کوئی سُنے * ہے صاحب دلون کے سخن مین اثر * یقین آوے وہ بات دل مین لگے * اور طبیب دانا اور رحم دل کو کہ قانون علاج کے سمجھہ کر اور رکھین حکیمون کی اپنے دل مین ذخیرہ کرکے بیمارون کی شفا کے لئے اور مرضون کے دریافت کرنے مین دانا اور کار آزمودہ سب فن کا ہوا ہو * اور اُسکے کلام سے حضرت عیسی کے دم کا فیض اور اُسکے ہاتھہ سے حضرت موسی کا ید بیضا ظاہر ہو * اور جہاندیدہ اور کہنہ ہو اِسلئے کہ داناؤن کا قول ہے * مصرع * پرانا چاہیئے حاکم حکیم اور حمام * بیت * جان بیمار کی باتون سے تسلّی پاوے * جی مین آرام فقط آنے سے اُسکے آوے * جو حکیم ایسے ہون تو ہمیشہ مزاج مبارک کی پاس داری کرکے قاعدہ رعایت صحت کا جاری رکھین * اور اگر خدا نخواستہ طبیعت اشرف کسو سبب سے بے مزہ ہو جاوے جلد تجویز کرکے اُسکی تدبیر مین لگین * اور نجومی ایسا جس نے نجوم کے علم کو خوب تحقیق کیا ہو اور سمجھہ کر تراشا ہو اور

گُنہتین زیچ اور تقویم کی کتابون کی دریافت کی ہون * اور علم ہیئت اور ہندسے کے خزانے کی کنجی اپنے ہاتہہ مین لیا ہو * اور اختیار اور لحاظ کرنے مین اُس علم کی باریکی کی شرطون اور پوشیدگیون کے کمال کو پیدا کیا ہو * بیت * آسمان کی زیچ و نقش اور مہر کے دایرے کو سے * جون کی نون شکلین ستارون کی قلم اُسکا لکھے * تو طالع فرخندہ بادشاہ کے دیکھے اور سیر رجال الغیب اور رجوگنی کی اور دلیلین اُنکی تحقیق کرکے ہر ایک طرف کے رہنے اور پھرنے کے سبب کیفیت سعد اور نحس سے خبردار ہو * اور دولت وشوکت کا نشان جسوقت ظاہر ہونے پر ہو اُس گھڑی سلطان کو شکرگذاری اور منت داری کی راہ مین راہبری کرے * تو اِس صفت کے باعث موافق اُس حکم کے کہ جو کوئی شکر کریگا ہمیشہ اُسکی نعمتین زیادہ ہونگی نعمت سلطنت کو قیام اور پایداری پیدا ہو * اور جب علامت خطرے اور محنت کی دیکھے اُس ساعت مین سعی کرے * تو دعا اور صدقے اور بہت سی خیرات دلواوے * جو اُس وسیلے کے سبب سے موجب اُس قول کے کہ صدقہ دفع کرتا ہی بلا کو اور زیادہ کرتے ہی عمر کو * وہ بلا اور مشکل

[نا]ذاور دقع ہو جاے * قطعہ * بلا سے جان پہانے کی دشمن ہی تجکو اگر * تو اپنے دل سے اگر ہوسکے تو عاجزی کر * پھر اپنے ہاتھہ تو بخشش کے وقت کھولا کر * تو پردہ عشق کا اُٹھہ جاے آگے سے یکسر * اور شاعر شیرین کو جو خوش گوئی مین گوے شیرین سخنی اور اُستادی کی سخن کے میدان مین زبان کی چوگان سے لے گیا ہو * اور نظم مین موتیون کی لڑیان پروتا اور شاعری کے چمن مین اپنے تر و تازہ شعر کے رنگ برنگ خوشبو پودے بوتا ہو * پس وہ بادشاہ کی تعریف کے جواہر نظم کی لڑی مین گونتھہ کر شہرت کے بازار مین رواج دیوے * اور قصیدے اور غزل یا رباعی پر مضمون سے نام ممدوح کا دنیا کے ورق پر یادگار چھوڑتے * قطعہ * شاعرون کو عزیز چاہیے رکھہ * نام مشہور اُنسے ہوہی تمام * شعر سامان سے تازہ ہی ابتک * جیسے سلطان اویس کا ہی نام * اور مصاحب ہنس مکھہ تازہ رو اور لطیفہ گو کہ رنگین نکتون سے مجلس کو زیب دے * اور میٹھی باتون سے دروازہ خوشی کا حاضران مجلس کے منہہ پر کھولے * بیت * دل مزا پاوے اُسکے نکتون سے * روح کو بھی خوشی ہو باتون سے * اور سب سے بہتر ہم نشین اور خوب مصاحب

کتابین بزرگون کی اور رسالے اُستادون کے ہیں کہ بغیر درابے اور جاگیر کے مصاحبت کرتے ہین اور بڑون خرد اور چھوٹے کے ہم کلام ہوتے ہین ٭ چنانچہ داناؤن نے کہا ہی کہ سب سے بہتر اِس زمانے مین کتاب ہی کہ نہ پڑھنے والے کے دل کو اُس سے رنجیدگی اور نہ سُننے والے کی خاطر کو اُس سے خفگی آوے ٭ ابیات ٭ کوئی مصاحب نہین کتاب سے خوب ٭ دل کے بہلانے کو ہی وہ محبوب ٭ جی کا آرام اور دل کی خوشی ٭ جتنی چاہے تو اُس سے ہی ملتی ٭ ایسا ہم دم بھلا کہان سے ملے ٭ نہ خفا آپ ہو نہ کوئی اُس سے ٭ نصیحت ٭ داناؤن نے کہا ہی کہ سارے آدمی عقل کے محتاج ہین ٭ اور عقل آزمایش سے بڑھتی ہی ٭ اِس لئے کہہ گئے ہین کہ تجربہ آئینۂ شعور کا ہی کہ اُس مین صورت نیک کامون کی نظر آتی ہی ٭ اور تجربہ کو بہت مدت اور بڑی عمر اور کمال بیدار فکری لازم ہی ٭ یہہ سوچ کر حکیمون نے دیکھا کہ انسان کی زندگی کا بھروسا نہین ٭ جینے سب باتون کے تحقیق کرنے کو وفا نہین کرنے کی ٭ تب یہہ فکر کی اور مہربانی اور دانائی کی راہ سے یہہ تدبیر ٹھہرائی ٭ کہ اپنی نقصان کو کمال دیں اور تھوڑے سے دنون مین سب تجربے ہر ایک کو معلوم ہو جاوین

اِسواسطے بادشاہون کے احوال اور امیرون وزیرون کے
مذکور اور حکیمون عالمون کے قول و فعل کتابون مین لکھے * اور
اگلون کے قصے اور تواریخ سال کے پیدا ہونے والون کے یاد رکھنے
اور فیض پانے کی خاطر قید عبارت مین لائے * تو صاحب دولت
اور مرتبے والے اُسکو دستور العمل اپنا بناوین * اور ہر کوئی
موافق اپنی استعداد اور خواست کے اُن قصّون کے پڑھنے
سے اور اُن روایتون کے دیکھنے سے فایدے اور فیض پاوے *
تو موافق مضمون اِس قول کے جو داناؤن کا حکم ہی کہ نیک بخت
وہ شخص ہی جو دوسرے سے نصیحت لیوے اور غیرون کے
تجربے سے فایدہ پاوے اور اَورون کے ارشاد سے راہ راست
پر آوے * ابیات * شاہون کے ذکر اور حکایت سے * اور
داناؤن کی روایت سے * آنکھ اور دل مین روشنی آوے *
علم اور عقل سے خبر پاوے * ہر طرح کی وہ باتین بولے ہین * سچّے ہی
موتی سارے تولے ہین * اور زمانے کو آزمایا ہی * و تمیز سا رنج بھی
اُٹھایا ہی * ہی یہ بہتر کہ اُنکی بات سُنین * اور اگلون کی پیروی
مین چلین * جو درخت اِس جہان مین ہوئے * بہت سے میوے
اُن مین ہین پکے * آؤ تو اُن کے باغ مین جاوین * دم بدم اچھے اچھے

پھل لگاتا دین * اٹھائیسواں باب دفع اشرار مین * یعنے حرامزادے اور شریرون کے دور کرنے مین * جیسے کہ نیک مردون اور حلال خورون کی صحبت کی خواہش کرنی واجب ہی ویسے ہی بد ذاتون اور حرامکارون کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور دور بھاگنا لازم ہی * اِس لئے کہ صحبت کا خاصہ ہی کہ مقرر اثر کرتی ہی * پس جتنا کہ نیک ہمنشینون سے فایدہ کلّی حاصل ہوتا ہی وتنا ہی بدون کی صحبت سے نالایق پھل ملتا ہی * اچھون کی صحبت سبب زیادتی دولت اور خوشی کا ہی * اور بُرون کی دوستی باعث رنج اور شرمندگی کا * ابیات * پاس محمودون کے بیٹھ اے ہشیار * پھول کے ساتھ کانٹے کی ہی بہار * ساتھ احمق کے بیٹھنے تو نجا * سر کٹے سے مُنہہ کبھو نہو میٹھا * لیکن جو شریر ہیں اُن کی دو قسمین ہین * ایک کا تو مطلق دفع ہی کرنا واجب ہی * اور دوسرے وے ہین جنکو منع کرنا لازم ہی * پس جنکے دفع کرنے سے مسلمانون کو نفع پہنچتا ہی اور اُنکے نیست نابود ہونے مین سب کی بہتری ہی * وے تین گروہ ہین * پہلے چوٹّے کہ اُنکا قتل کرنا ہمت والون کے ذمّے پر درست ہی * نصیحت * ہوشنگ کی بہتری وصیت یہہ تھی کہ ای فرزند تجھے چاہیے کہ فاسقون اور

سشریرون مفسدون کو کم زور اور خراب اور نا پریشان اور عاجز اور خوف زدہ رکہے * اور آفت اور دزدون اور ڈکیتون اور قزاقون کا ملک کے رستون سے دور کرے * تو جب راہین صاف اور بے خطرہ ہووین آرام سے سوداگر بیپاری تمہارے چارون طرف سے تمہارے ملک مین آوین جاوین اور چیزین بے شمار آنے جانے کا کرین * اور طرح بطرح کی جنس اور تحفے اور چیزین پیدا ہووین * اور اس سلوک سے آرام اور خوشی رعیت کو ہووے * قطعہ * نکرے منصفی تو ہووے نہ تو * ملک اور سلطنت سے ہاتھ دہو کرا د * راہ کو چوتون سے کر دے صاف * جو رعیت تری رہے آباد * حکایت * عمر خطاب راضی ہووے اللہ اُن سے اپنی نقل کرتے ہین * چنانچہ جواہرالامارۃ جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی * کہ وہ خود کہتے ہین کہ ایک بار جب مین مسلمان نہوا تھا اور پیغمبر آخرالزمان کا دین جاری نہوا تھا مداین کی طرف مین چلا تھا * اور چالیس تھان چادرین یمن کی میرے ساتھ تھین * جب نزدیک مداین کے پہنچا چورون نے راہ مین گہیرا اور لوٹ لیا * مین ہزار محنت اور خرابی سے شہر مین گیا اور فریاد کرنے کو چلا * جب دروازے پر گیا پہری

خبر نوشیروان کے کان مین پہنچی اور تمام میرا احوال دریافت کیا * چوبدار کو بھیجا وہ میرا ہاتھہ پکڑ کے لیچلا اور ایک حجرے مین لاکر بولا اِس مکان مین رہ * جب تک تیرے مال کے چور کو ڈھونڈ ھین اور تیرا اسباب اُس سے پھیر لین * مین اُس جگہہ مین رہنے لگا ہمیشہ پادشاہی باورچی خانے سے ایک خوانچہ ستھرے کہانے کا لاتے اور مجھے دے جاتے * مین ہر روز نوشیروان کے دربار مین جاتا اور اُسکی سلطنت کی راہ و رسم و روش کا تماشا دیکھتا * اور رعیت سے جو کچھ ہوک اور انصاف اُسکا تھا معلوم کرتا * اِسی طرح اُنتالیس دن بیتے چالیسوین روز جو نہین مین اُس کوٹھری مین آیا دیکھتا ہون کہ میرا اسب مال دھرا ہی اور ایک ہاتھہ کٹا ہوا بھی پڑا ہی * اور ایک کاغذ پر چالیس اشرفیاں دھری ہین * اور اُس مین لکھا ہی کہ تو چالیس دن یہان رہا آخر چور تیرا پکڑا گیا اور تیرا اسباب تیرے پاس پہنچا * یہہ روپے تیرے چالیس دن منتظر رہنے کی مزدوری کے ہین * جب اپنے ملک مین پہنچے تو ہمارا گلہ نکیجو * اِس قصے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو پادشاہ بلند مرتبہ ہوتے ہین اُنکی ہمت اور نیت چورون اور بدکارون کے نیست نابود

کرنے پر بہت رہتی ہی * پس جو کوئی حاکم عادل ہو چاہیئے کہ
راہمین مسافرون کی رہزنون کے خوف و ترس سے اپنی سیاست
کے دبدبے سے بے خطرہ کرے * اور جو کوئی راہ مین لوگون کے
احوال کا مزاحم ہو اُسکو عذاب و رنج سے سزا دے * تو یہہ دیکھہ
کر اور ویسے کان کھڑے ہون اور ڈرین * ابیات * تو قزاق اور چور
کے کاٹ ہاتھ * چلین مرد وزن راہ مین دن اور رات * نڈر
ہووے جب راہ تب کاروان * تجارت کی خاطر چلین یہان سے
وہان * پھر اُس سے بہت سا نفع لوگ پائین * کرین لین دین
اور سب آئین جائین * تو آباد ہو شہر اور بستیان * خوشی
سے بھرین چیزین ہون سستیان * دوسری قسم رندون
اور اوباشون کی ہی * کہ آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور فتنہ و فساد
مچاتے ہین * اور شہرون اور گانون مین حرامزدگی اور تندخوئی
سے ظلم کا ہاتھہ رعیتون کے مال اور فرزندون پر دراز کرتے ہین *
ہر کوئی اپنی جان کی دہشت اور بچاؤ کے لیئے اُنکا متعرض
اور مزاحم نہین ہوتا * پس سوا ئے حاکم صاحب مقدور کے
اُنپر ہاتھہ ڈالنے کی قدرت کون پاوے * مفرد ایسون کی جڑ
اُکھاڑنی ضرور ہی * حکایت * تواریخ مین لکھا ہی کہ حلب مین

مردم آزار اور بد ذات بہت ہوئے تھے * سب رعیت اور خوش باش اُنکے ہاتھ سے ایذائیں پاتے پاتے حیران اور سرگردان ہو گئے * آخر سلطان مصر کے روبرو سب نے ملکر جا فریاد کی اور دُہائی تہائی مچائی اور اپنا انصاف چاہا * پادشاہ نے سُنکر مصلح نام ایک حاکم منصف اور مردانہ اُنکے دفع کرنے کو متعین فرمایا * جب وہ حاکم قلعہ میں داخل ہوا مفسدون کی تلاش کر کے پکڑنے لگا اور سیاست کرنے * وے کم بخت اپنے کام سے باز نہ آئے اور اپنی حرامزدگی کی باتیں نہ چھوڑتیں * رفتہ رفتہ ایسی بدعملی ہو گئی اور اتنی شوخی کرنے لگے کہ جامع مسجد میں جہان وہ خود نماز پڑھنے جاتا تھا محراب میں عین منبر کے روبرو لکھ گئے * کہ ای مصلح تو ناحق اپنے تئیں حیران پریشان مت بنا * کیونکہ ہماری وہ مثل ہی کہ دیو کی مانند اگر ایک کو مارے تو دس پیدا ہون * ہم بھی اُسی طرح سر اُٹھائیں گے اور اپنے کام سے باز نہ آئیں گے * اِس لئے کہ ہم مرنے کو اپنا فخر اور نمود سمجھتے ہیں اِس بات سے ہمیں خوف نہیں آتا * رباعی *

ہم عاشقون کا مرنے ہی سے اِعتبار ہی * گویا کہ سان ہمارا ہی سنگ مزار ہی * جب تک نہ زخم کھاوین نہیں مرتے ہم کبھو *

بے زخم کھیت چھوڑنے سے ہمکو عار ہی # غالب یہہ ہی کہ تو
ہمارے قتل کرنے سے عاجز ہو جائے اور ہمارا کچھ علاج نہ کر سکے #
مصاحب نے جب یہہ مضمون پڑھا دل مین سمجھا کہ اِن سے کچھ
حیلہ اور مکر کیا چاہیئے # حکم کیا کہ اِس مسطر کے نیچے لکھ دو کہ درست
ہی اب مینے مردانگی اور دانائی تمھاری دریافت کی اور
تمھارے آپس کی یکدلی اور اتفاق معلوم کیا # بیت # مضبوطی
دل چلی مین نہین تمسا کوئی اور # شاباش ایسے
مردون کو جو ہوئین ایک دل # اب آگے کو مینے توبہ کی اور
اپنے کیئے سے پشیمان ہوا # پھر ایسا کام ہرگز نہ کرونگا بلکہ
جس مین تمھاری دلجمعی ہوگی سو عمل مین لاؤنگا زیادہ سلام #
جتنے اعلا ادنا اُس جگہہ حاضر تھے اِس جواب لکھنے سے حیران ہوئے #
اُسی روز سے اکثر سر دربار اور خلوت مین حاکم نے تعریف
اور بڑائی رندون اور مضبوطون کی کرنی شروع کی # اور
اُنکو تلاش کرنا موقوف کیا # اتفاقاً اگر کوئی گرفتار ہوتا تو
اُسے چھوڑ دیتا بالکل اُنکی طرف سے دست بردار ہو بیٹھا # ایک
روز سردار اور رئیس شہر کے کچہری مین آئے اور چاہا
کہ اوباشون کے ظلم اور ستم کی نالش کرین # یہہ ابھی کہنے

نہ پاسئے تھے کہ پہلے ہی ہنسنے فرمایا * کہ ای صاحبو میں ایسے جوانون اور دلاورون کے مارنے سے پچتاتا ہون اور نہایت افسوس کھاتا ہون * اسواسطے کہ دلیر اور چالاک آدمیون کا خون کرنا بہت برا ہی اور حاکمون کو مناسب نہین * کیونکہ ایسے مرد ہر عہد میں ہاتھ اِس زمانے مین کم پیدا ہوتے ہیں خصوصاً آج مین ایسے بہادرون کا محتاج ہون اور نہایت مجھے درکار ہین اس لئے کہ روم کا قلعہ دار باغی ہو گیا ہی مجھے اُسکی فتح کرنے کو جوانمرد اور لڑاکے سپاہی مطلوب ہین * تم اگر میرے دوست ہو تو کسوطرح اُس گروہ کے سرگردون کو میرے پاس لاؤ تو مین اُنکو نظر پرورش سے دیکھون اور سرفراز کرون * اور سب صورت سے اُنکی خاطرجمعی کرون اور ریش قرار نوکر رکھون * ابیات * ایسے مردونسے جو کہ ہین دانا * جسکو دیکھون لڑائی مین یکتا * اُسکو دون گھوڑا اور زرہ بکتر * کرون سردار اور رکھون چاکر * شہر کے باشندون نے عرض کی کہ سردار اور جمعدار اُن کا ایک بوڑھا ہی اور اُسکے چار بیٹے ہین * اب وہی ڈکیتی اور مردم آزاری کرتے ہین اور اپنے کاروبار مین پھرتے ہین *

ہر آنکا باپ تمھاری سیاست کے ڈر سے گوشہ نشین ہو کر بیٹھا ہی * مصلح نے حکم کیا کہ اُنکو بلاؤ اور تسلی کا بڑا اعنایت کیا * جب وہ سردار معہ بیٹون خاطر جمع سے آیا اور ملازمت کی * حاکم نے نہایت مہربانگی اور توجہ فرمایا * اور شہر کی جاداری کا کام اُس پیرمرد کو اور یسادلی اپنے حضور کی اُسکے فرزندونکو بخشی * غرض سب کو خلعتون سرفرازی کی دیگر اپنی طرف کا وسواس اور ردغدغہ اُنکی خاطر سے بالکل دور کردیا * بعد کئی دن کے جب بیدندر رہو ہے اور حاکم کی طرف سے اُنکی دل جمعی ہوئی * مصلح نے فرمایا کہ مجھے بالفعل بہت سے سپاہی مضبوط خونخوار اور عیار پیشہ چالاک درکار ہیں * اگر کہیں میسر ہون تو میں اُنکی خدمت کرون اور اُنکی دشالین زروپیون سے بھردون اور اپنا کام ضروری لون * اگر ایسے جوانمرد تمھاری نظر میں ہون اور تمھارے جان پہچان اور بھروسے کے ہون تو لایق اِسی مہم کے سمجھ کر جنکے ہاتھون سے یہ جنگ بسیر انجام پاوے لا لاؤ اور مجھ سے ملاؤ * تو میں اُنھیں سرسے پاؤن دون اور اُنکی خواہش کے موافق جاگیر اور منصب عنایت کرون * وہ بوڑھا

اور اُسکے بیٹے نہایت خوش خوش باہر نکلے * اور چاروں طرف سے تین سَو آدمی تہمت چق اور زمانہ بلی اور خون خوار جمع کئے اور حاکم کے روبرو لائے * حکم ہوا کہ کل اُن کو لاؤ جو خلعتیں تیار ہوں اور اِنکو دی جائیں * اور اُسی وقت خانسامانی کو کوٹھے میں پروانگی دی کہ درزیوں کو جلد بلاؤ اور تین سَو جوڑے زکلفت کے بنوا کر سلواؤ * جتنے نوکر اور کاربار سرکار کے اور رئیس اور باشندے شہر کے اور ملک کے تھے سب یہہ صورت دیکھ کر اور یہہ بات سُنکر حیران ہوئے اور آپس میں چرچا کرنے لگے * کہ سلطان مصر نے اِسکو اُنکے ذبح کرنے کے لئے بھیجا تھا سو یہہ بر خلاف حکم پادشاہ کے اِنکو اَور بھی قوت اور زور دیتا ہے * بیت * جہان کانٹے ہیں وہان پھول ہی لگاتا * زہر کے بدلے میٹھا ہی چکھاتا * لیکن جب رات ہوئی تین سَو مرد مردانہ کار آزمودہ مرنے والے چنکر تجویز کئے * کہ سلاح پہن کر خلعت خانے میں منتظر رہیں جس وقت وہ رند اُس مکان میں آدیں ہر ایک کو پکڑ کر قتل کریں * دوسرے روز وہ گروہ کا گروہ آیا اور مجرا کر کے حاکم کی دست بوسی کی * مصلح نے اُس مکان کی طرف اشارت کی کہ خلعتیں پہن کر

باہر آوین اور رصت باندھ کر اپنی نوکری اور خیرخواہی مین حاضر رہین * وے سب جو نہین اُس جگہہ گئے سب کے سب ایکدم مین مارے پڑے اور بوترشا سرگروہ بھی اپنے بہتون سمیت فی النار ہوا * غرض سب کے سر کاٹ نیزون پر چڑھا رہے شہر کے گرد پھروا دیئے * اور اُس دغاباز قوم کی سزا اِس حکمت سے دی * سچ مین اُس ملک کو اُنکی شرارت اور فساد سے صاف کر دیا * بیت * جو بُرا چاہے کسو کا اُسکا سہہ نیچا بھلا * پیڑ جو ہووے بُرا وہ جڑ سستی اُکھڑا بھلا * تیسرے یہ ظالم مردم آزار کہ اپنے ظلم کے اندھیرے کے باعث روز قیامت مین عاجز اور درماندے رہینگے * اِس لیے کہ مسلمانون کے مال اور اسباب کے لینے کا قصد رکھتے ہین * اور حق تعالی قدرت کہ جو فرماتا ہی کہ لعنت خدا کی ظالمون پر * اُسکا اندیشہ نہین کرتے اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتے اور ملک کے حاکم کی سیاست سے نہین دہشت رکھتے * ایسے شخصون کا دفع کرنا بادشاہ پر واجب ہی * تو ضرور اُنکی بدذاتی کا تمام ملک مین نہ پہنچے اور اثر اُنکی بدانجامی کا اُس ولایت مین ظاہر نہو لہ انجام ظلم کا بد ہی اور چنانچہ

ستم کی عذاب بلا سے بچا چاہتا ہے * ملک ویران کرنا ظالم کا ہی
کام * رہو دور اُسکے ہاتھ سے عالم تمام * ہر ظلم اپنے گمان میں
جو رکھے * وہ بلا کی تیغ سے کیونکر بچے * لیکن دوسری قسم کے
لوگ جنکا منع کرنا واجب ہی وہ کئی طایفے ہیں کہ بد خصلت اور
زشت خو مشہور ہیں * ہر صورت میں ملاقات اور گفتگو اُنکی
صاحب دولت کو نقصان رکھتی ہی * ایک اُن گروہوں میں
سے سخن چین ہیں کہ جھوٹی سچی باتوں سے ہر مجلس میں
فتنہ و فساد اُٹھاتے ہیں * اور دوستوں کے آپس میں دشمنی
کر دیتے ہیں * حدیث میں آیا ہی کہ سخن چین بہشت میں نجاویگا *
حق تعالی نے توریت میں حضرت موسی علیہ السلام سے
خطاب کیا * کہ اے کلیم اللہ روز قیامت میں سخن چین کی پیشانی
پر لکھا ہوا دیکھے گا کہ یہہ سخن چین ہی * اِس لئے خدا کی مہربانی سے
نا امید ہی اور اللہ کی رحمت سے بے نصیب ہی * اور قرآن مجید
میں خدا نے سخن چین کو بدکار کہکر یاد کیا ہی اُسکا یہہ ترجمہ ہی کہ
اگر آوے فاسق تمھارے پاس خبر لیکر * اور دانا بھی کہہ گئے
جو کوئی تمھارے پاس خبر لاوے کہ فلانا شخص تیرے حق میں
ایسی بات کہتا تھا * مجھ سے تجھے دغا کیا چاہتا ہی * سو جب تجھ پر

کچھ چیزین واجب ہین * پہلے تو اُسکو راست گو نہ سمجھے
کہ خدا نے اُسے فاسق کہا ہی اور بدکار کی بات درست
نہین ہوتی * دوسرے اُسکو بدگوئی سے منع کرکہ بُرے کام سے
منع کرنا واجب ہی * تیسرے یہہ کہ اُسکا دشمن ہوجا
اِس لئے کہ خدا اُسکو دشمن جانتا ہی * چنانچہ حدیث
شریف مین فرمایا ہی * کہ بڑا دشمن تمہارا خدا کے نزدیک
وہ ہی کہ چُغلی کھانے سے دوستون کے درمیان دشمنی
ڈالے * چوتھے یہہ کہ مسلمان بھائیون پر گمان بد نرکھے کہ اکثر
خیال باطل کرنے مین گناہ اور وبال حاصل ہوتا ہی * پانچوین
تلاش بد خبر کی نکرے کہ بدی کی جستجو بد ہی * چھٹے جو کچھ
چُغل خور کہے اُسکے موافق عمل مین نلاوے * اور اصل بات
تو یہہ ہی کہ سخن چین کو اپنی صحبت مین آنے نہ دے اور
اُسکی بات نہ سُنے * ابیات * تو ہرگز بُرے کو مت پاس
بٹھلا * کہ اِکدم مین کرے سو فتنے بپا * سخن چین ملا بس
تیرے کر رہیگا * تو آخر وہ بُرا تجھکو کہیگا * نقل * ایک اصفہانی
سوداگر ایک غلام کو مول لیتا تھا * بیچنے والے نے کہا کہ اے مرزا
بندہ میرا غلام ایک عیب رکھتا ہی کہ سخن چین ہی * لینے والے نے

کہا غلام کیا سمجھ چینی کرسکیگا غرض اُسکو خرید کیا * کہتے دنون کے بعد اُس غلام نے گھر کی بی بی کو کہا کہ ہمارا میان تمھین نہیں چاہتا دوسرا قبیلہ کریگا * بی بی یہہ سُنکر کڑھی اور گھبرائی غلام نے دیکھا کہ میری بات نے اثر کیا اور یہہ بیل منڈھے چڑھی اور میرا منصوبہ پورا پڑا اور فساد کا تیر نشانے پر لگا * تب بولا کہ تم چاہتی ہو کہ تمھین پیار کرے اور تمھارا ہی سُہاگ بڑھے * وہ غریب بولی ہان مین یہی آرزو رکھتی ہون کہ میرے تلوے دیکھکر دوسری کا مُنہہ نہ دیکھے * غلام نے کہا مین ایک طلسم جانتا ہون اور حُبّ کا منتر بھی مجھے یاد ہی * جب خواجہ آوے اور خوب طرح سو جاوے ایک تیز اُسترا لیکر اُسکی ڈاڑھی کے نیچے کے بال تھوڑے سے مونڈ لے اور مجھے دے تو اُنپر افسون پھونکون اور تمھاری محبت اُسکے دل مین پیدا کردون * عورت نے قبول کیا اور اُس کام کی دُھن باندھی اور بولی کہ آج رات مین یہہ بات کرونگی * یہہ سُنکر غلام میان کے پاس گیا اور کہا ای خواجہ تمھارے لون پانی کا حق مجھ پر ہی مین نے سُنا ہی اِس لئے تمھین خبردار کردیتا ہون کہ تم غافل نہ ہو * صاحب نے گھبراکر پوچھا وہ کون سا ماجرا ہی * غلام نے کہا تمھاری بی بی نے

کوئی یار پیدا کیا ہی سو تمھارے مارنے کے ارادے مین رہتی ہی * اگر
میرے کہنے کو آزمایا چاہو تو اپنے تئین جان بوجھہ کہینۂ مین ڈالو
اور جھوٹ موٹ خراٹے بھرنے لگو تب دیکھو کہ کیا صورت
پیش آتی ہی * گھر کا مالک یہہ سنکر گھر مین آیا اور صبح کا ناشتہ
کر کے لیٹ گیا اور اپنے تئین خوابت مین ڈالا اور منتظر اس
حرکت کا رہا * عورت نے جب خوب معلوم کیا کہ میان غافل
سوتا ہی اُسترہ ہاتھہ مین لیکر ڈارھی خاوند کی اُٹھا کر پکڑتی
اور چاہا کہ کئی بال مونڈ لے * خوابہ نے آنکھین کھول دین اور
بی بی کو اس طرح مستعد دیکھہ کر منزر خیال کیا کہ میرے
سر کاٹنے کے ارادے مین ہی مار برا کر اُٹھہ بیٹھا اور
قبیلہ کا ہاتھہ پکڑ کر چھری چھین لی اور سر اُسکا کاٹ لیا * جورو
کے وارثون کو خبر ہوئی خوابہ کو پکڑ کر اُسکے خون کے عوض مار
ڈالا * غرض اُس سخن چین کی شامت کے سبب سے گھر اُن
بیچارون کا بات کی بات مین اُجڑ گیا * ابیات * لڑائی آگ
دو کے درمیان ہی * اور اُس مین لکڑی لُتر سے کی زبان ہی *
اندھیرے کوئین مین وہ قید ہو گئے * تو گھر گھر چغلی کھانے سے ہی
بہتر * اور نمّاز بھی ایسے ہی برے ہونے ہین کہ اُنکا منہہ

نہ کھایئے اور اُنکی بات نہ سُنیئے * بیت * چغل خور سے زیادہ
کوئی بد نہیں * کہ بد بختی کی اُسکی کچھ حد نہیں * خبر میں آیا ہے کہ غماز
حلال زادہ نہیں ہوتا ہے * روایت * کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی
قوم میں ایک سال مینہہ نہ برسا اور اناج مہنگا ہو چلا *
حضرت موسیٰ سلام خدا کا اُن پر اکابروں اور اشرافوں
کو اپنے ساتھہ لیکر نماز باران کے واسطے میدان میں نکلے اور
چار روز تک رات دن دعا کیا کئے کچھ فایدہ ظاہر نہوا * تب
بے اختیار موسیٰ پیغمبر رونے لگے کہ الٰہی آج چار روز ہوئے
کہ تیرے بندے تیری درگاہ میں عاجزی سے دعا مانگتے ہیں کیوں
قبول نہیں ہوتی * خطاب آیا کہ اگر چالیس دن رات تک
پیہم دعا کروگے تو بھی مستجاب نہوگی * اس لئے کہ تیری قوم
میں ایک غماز ہے کہ اُسکی بد ذاتی دعا کو اثر نہیں بخشنے
دیتی * حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ بار خدایا مجھہ سے
فرما کہ وہ غماز کونسا ہے تو اُسے معلوم کروں اور اپنے
ساتھہ سے نکال دوں * آواز آئی کہ کیا خوب میں تو خود
غماز کا دشمن ہوں سو میں ہی غمازی کروں * تو اپنی ساری
قوم کو کہہ توبہ کرے وہ بھی اُسمیں استغفار کریگا

حضرت موسی نے سب قوم کو فرمایا کہ غماز سے توبہ کرو * وہین کریم نے
مینہہ کو حکم کیا اور ملک کو آباد کر دیا * اِسی خاطر جو بادشاہ
نامور اور باخبر ہیئن ہر گز غماز کی بات پر کان نہین رکھتے بلکہ اُس
گروہ کو دشمن جانتے ہیئن * حکایت * حکایات مین لکھا ہی کہ
کسو بادشاہ نے ایک شخص کو پرورش کیا اور سمجھایا اگر
تو چاہتا ہی کہ روز بروز اور ساعت بساعت تیرا درجہ زیادہ
ہو اور مرتبہ بڑھے اور سب نوکرون سے زیادہ سرفرازی
پاوے اور قربت حاصل کرے تو تین کام نکریو * ایک تو جھوٹ
نہ بولیو کہ جھوٹ بولنے والا میری نظرون مین اوچھا اور ہلکا ہو
جاتا ہی * دوسرے لوگون کے روبرو میری تعریف اور بڑائی
نکریو کہ مین اپنے تئین جتنا سمجھتا ہون تو نہین سمجھتا * تیسرے
بدی نکیجیو اور چغل خوری سے ڈریو اور بدگوئی فوج اور
رعیت کی میرے حضور نکریو اِس لئے کہ جب مین اُن
کی بُرائی سُنون تو مین بھی اُن سے بد ہو جاؤن * پس جب
میری بدی سپاہ پر ظاہر ہو تو وہ ڈرین اور بیدل ہو کر مجھہ
سے پھرین اور دوسرے کی نوکری کرین اور یہہ بھی چاہین
کہ دوسرا بادشاہ ہو تو بہتر ہی! اِس سبب سے بڑا اختلال

ملک میں پڑ جائے * الٹ * چغل خور سے سلطنت ہو تباہ *
اُدا سس ہوں امیر اور ہیدل سپاہ * اُلٹ جائے اُس سے
کے باعث جہاں * جہاں وہ ہی وہاں غربت بھر کہاں * جو غماز کو
دیکھے ای خوش خصال * تو جیب اُسکی گُدی سے دو ہیں
نکال * حکایت * کہتے ہیں کہ نوشیروان کے نوکروں میں سے
ایک شخص نے بادشاہ کے روبرو چغلی کھائی * تب اُنے فرمایا کہ
اِس بات کو میں تحقیق کرتا ہوں اگر سچ ہوئی تو غمازی کے
لئے تیرا دشمن ہو نگا اور جو جھوٹ ہی تو دروغ گوئی کی سزا
دونگا * اب اگر توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے تو تیری
تقصیر معاف کروں * وہ بولا کہ میں نے توبہ کی * نوشیروان نے فرمایا
کہ میں نے بھی تیرا گناہ عفو کیا * ابیات * شاہوں کے پاس جو
کہ چغلی کھاسے * اُنہیں کے آگے روسیاہ ہو جائیے * جیسا
عالم کو وہ جلاتا ہی * ویسا اپنے کئے کو پاتا ہی * حکایت * کہتے ہیں
کہ کسو نے بطور بدی اور چغل خوری کے خلیفہ معتصم کو عرض
کی کہ فلانا شخص جو سردار تھا اُس نے رحلت کی ایک بیٹا
خردسال اور بہت سا مال چھوڑ گیا ہی * اگر حکم حضور کا ہو
تو اُس لڑکے کی پرورش کے موافق دیکر ساری دولت

بطریق قرض حسنہ کے خزانۂ پادشاہی مین داخل کردن ✽
جسوقت وہ برآ ہوگا حوالے کی جاویگی بالفعل خزانۂ عامرہ کی رونق
اور زیادتی ہوتی ہی ✽ معتصم نے مطالعہ کرکے رقعہ کی پیٹھ پر
لکھا ✽ کہ مرنیوالے کو خدا بخشے اور میراث کے مال کو برکت
دے اور یتیم کو نیست خرد یکر پرورش کراے اور غماز خدا کی
لعنت اور خلق اللہ کی ملامت مین گرفتار ہو ✽ ابیات ✽ شلطہون
سے چغلی تو کسو کی نکر ✽ بےگناہون کی آہ سے تک ڈر ✽ بےگناہون
کی آہ ہیگی بری ✽ بہتون پر بجلی کی طرح ہی پڑی ✽ اور گروہ
صاحب غرضون کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی کہ جو بات کہین یا کام
کرین اُس مین اپنی ہی غرض منظور رکھین ہرگز اخلاص
اور نمک حلالی کی راہ سے ایک بات عرض نہ کرین ✽ نصیحت ✽
ہوشنگ ملک نے اپنی وصیتون مین فرمایا ہی کہ صحبت اور
دوستی سے صاحب غرض کی پرہیز اور احتراز کیا چاہیے ✽ اِس
لیئے کہ غرضو آدمی جھوٹ موٹ خیرخواہی کے دعوے کرتے ہین
اور جواہر نیکی کے بدی کے تاگے مین پروتے ہین ✽ اور نیک فعلون
اور اچھے کامون کو بھونڈے اور برے لباس مین ظاہر کرنے
کو تیار ہوتے ہین ✽ ابیات ✽ نہ دے صاحب غرض کو پاس

آنے * جلانا ہی وہ دل کو بے تہ کانے * بھرے ہیں اُسی مین سارے مکر اور فن * ہی ظاہر دوست اور باطن مین دشمن * جب احوال صاحب غرضون کا دریافت ہوا کہ وے مکر کا نام تدبیر رکھتے ہین اور بدی کو نیکی کے پردے مین چھپاتے ہین * اور سختی کو نرمی کے لباس مین دکھاتے ہین، اور ہر طرح کی باتین بناتے ہین * پس بغیر خوب اثبات کرنے کے فقط اُنکے ظاہر کرنے پر حکم نہ دے بیٹھا چاہئے بلکہ ایسے لوگون کی بات کو نہایت تحقیق کرنا لازم ہی * ابیات * کہ صاحب غرض جب کہنے پہ آوین * بھلائی کو بُرائی کر دکھاوین * نہووے جب تلک سب بات ظاہر * فقط کہنے پہ اُنکے کام مت کر * نصیحت * سکندر نے ارسطو سے سوال کیا کہ بادشاہ کی ملازمت کے واسطے کیسے انسان لایق ہین اور کیسے لوگ نالایق ہین * حکیم نے جواب دیا کہ سلاطینون کی خدمت کے مناسب دو شخص ہین جو ایماندار ہون کچھ خیانت نکرین * اِس لئے کہ امانت کے سبب سے عزت و آبرو بڑھتی ہی اور خیانت سے ذلت اور خواری مین پڑتے ہین * اور قانع و صابر ہو نہ لالچی اور طامع * کیونکہ قناعت گنج بے شمار ہی اور طمع نرا رنج و آزار * بیت * آدمی سب مین قناعت سے بڑا

ہوتا ہی * لالچی آبرو کو اپنی برتا کھوتا ہی * اور ضرور ہی کہ خوش گو ہون
نہ عیب جو کہ آدمی جو خوش گفتار ہی اُسکا ہر کوئی خریدار ہی اور
سب کو پسند اور درکار ہی * اور عیب بین سے ہر ایک ناخوش
اور بیزار ہی بلکہ وُہ سب کے نزدیک ناکارہ اور شرمسار
ہی * اور لازم ہی کہ کارکردہ ہون نہ بہت بینے اور ڈینگ
مارنے والے کہ مبدا ان کے مرد کی حرمت و عزت ہی اور جھوٹی
شیخی کرنے والے بدنام اور رُسوا * اور چاہیے کہ دوست ہون
نہ بیری اِس خاطر کہ فایدہ دوستی کا محبت اور اُلفت ہی — بَیری
اور ثمرہ دشمنی کا بدی اور بیوفائی * اور صاحب سُنت ہون
یعنے نیک چلن نہ گمراہ اور بدکار * اِس لئے کہ قوت شرع کی
بہشت مین لیجاتی ہی * اور بیا ظلم جو اپنی طرف سے ایجاد کرے
وہ گمراہی اور بدنامی مین پڑتا ہی اور آخر یہہ چال دوزخ مین
پہنچاتی ہی * اور چاہیے کہ پادشاہ اپنے حضور مین اِن سات فرقون
کو دخل نہ دین * پہلے حاسد کو کہ حسد کا زہر کسو تریاک سے علاج پذیر
نہین ہوتا اور حاسد کے دل کا دُکھہ کوئی جوشاندہ نہین کھوتا *
* بیت * حسد بھی آگ ہی ایسی کہ جس سے جان جلے *
اور رفتہ رفتہ آپ ہی آگ جیسے جہان جلے * اور بدی حسد کی سب

فساد ذون مین مزاجی ہی اِسلئے سبب ہے کہ حاسد کا دل
نہایت بد ہوتا ہی اور وہ ہم اُن لوگونکا جنکا دل خبیث اور کھوتا ہی
دوسرے کے زوال نعمت کے حق مین برا اثر رکھتا ہی * اِسی
باعث خدای تعالی فرماتا ہی کہ پناہ خدا کی مانگو حاسد و نفسے * اور حدیث
مین آیا ہی کہ حسد بندے کی نیکیون کو کھا جاتا ہی یعنے نا چیز کر دیتا ہی
جیسے لکڑی کو آگ تمام کر دیتی ہی * سچ ہی حسد بری خو اور
زبون خصلت ہی * مزہ جو کہ خوصلہ ہی تو حسد دوسرے کا کرتا
ہی نہ کہ حالی ہمت سے ظہور مین آتا ہی کہ یہہ نشان نادانی کا
ہی اِسی سبب کہ ظاہر ہونا اِس صفت کا عقل کے نقصان پر
دلالت کرتا ہی * سب جانتے اور دیکھتے ہین کہ حاسد ہمیشہ غیر
کی خوشی اور فراغت سے غم اور رنج مین رہتا ہی اور پرائے کے
شکم کو دیکھکر آپ سوکھہ جاتا ہی * بیت * اِسی غم مین ڈبتا
ہی وہ اپنی جان * کہ کیون کھا تا پیتا ہی سارا جہان * اِسی طرح
ہر دم ہزار رنگ کے شربت غم و غصے کے زہر سے ملے ہوئے
پیتا ہی اور لعنت بھیج جیتا ہی * اور جب کوئی پاؤن خوشی کا زمین
پر رکھتا ہی وہ ہاتھہ غم کا اپنے سینہ پر مارتا ہی * مثل مشہور
ہی کہ حاسد کو اُسکا حسد ہی کفایت کرتا ہی * ابیات * حاسد کی

نہ اُسکا حسد کرتا ہی ٭ جو رنج بیتن اور دُکھ میں سدا مرتا ہی ٭
اوروں کے لئے آگ وہ سُلگاتا ہی ٭ جو غور کرو تو آپ ہی
جل جاتا ہی ٭ چنانچہ حاسد کے اپنے حسد میں ہلاک ہونے کی یہہ
نقل لکھی ہی ٭ حکایت ہی کہ سکندر کے وقت میں کوئی جانور
پیدا ہوا اُسکی یہہ خاصیت تھی کہ جسپر اُسکی نظر پڑتی تُرت
مرجاتا ٭ پادشاہ نے ہر چند حکیموں سے اُسکے دفعیہ کا علاج
پوچھا کسیو نے کوئی تدبیر اُس بلا کے دور ہونے کی نہ بتلائی ٭
اور اُس ہلاک کرنے والی آفت کے دفع کرنے کی سمجھہ فکر
کسیو کے دھیان میں نہ آئی ٭ آخر ارسطو نے نہایت غور کر کے
التماس کیا کہ میرے خیال میں ایک منصوبہ آیا ہی
خدا چاہے تو یہہ بلا دفع ہو اور خلق اللہ اُس آفت سے چھٹکارا
پاوے ٭ حکم کیا کہ ایک آئینہ قدِ آدم تیار کریں اِتنے طول عرض
کا کہ آدمی اُسکے پیچھے چھپ سکے ٭ جب بن چکا ایک چھکڑے
کے آگے اُس شیشے کو باندھا اور آپ اُسکے پیچھے دبکر
بیٹھا اور جس جگہہ وہ جانور رہتا تھا آئینے کا رخ اُدھر کرکے
چلا ٭ اُسنے اِنسان کی بو معلوم کی اور اُسکی طرف آیا
جونہیں نگاہ آئینے پر پڑی اور اپنی شکل دیکھی نزدیک پہنچتے

پہنچتے مگر پڑا اور مر گیا * سکندر کو یہہ خوش خبری پہنچی حیران ہو کر حکیم سے پوچھا کہ یہہ کام جو تم نے کیا اس مین کیا حکمت تھی * بولا ای شہنشاہ زمین و زمان کے بد بو بخار جو زمین کے نیچے بند ہو رہے تھے اُنکے باعث بعد کتنی مدت کے خدا کی قدرت سے یہہ جانور پیدا ہوا اُسکی آنکھو نمین زہر قاتل تھا جسپر اُسکی نظر پڑتی تھی مر جاتا تھا * مین آرسی اُسکے منہہ کے مقابل رکھہ کر لیگیا اِسلیئے کہ جب وہ اپنی پرچھائین اُس مین دیکھے گا نظر اُسکی وہین سے پلٹ کر اثر اُسکا اُسی کے اوپر پڑے گا اور مر جاویگا * سکندر نے ارسطو کو دعا دیکر آفرین کی * سو یہی بات ٹھیک احوال حاسد کا ہی کہ بدی حاسد کی حاسد ہی کی طرف پھرتی ہی * جیسے آگ جب لکڑی نہین پاتی تب اپنے ہی تیئن آپ کھاتی ہی یہان تلک کہ آخر جل بل کر راکھہ ہو جاتی ہی * دوسرے وہ لوگ جو لایق پادشاہونکے حضور کے نہین سو بخیل اور ممسک ہین * کیونکہ منحوس اور رکھتی جوس دشمن خدا کے بندون کا ہی * جیسے سخاوت سب عیبون کو چھپاتی ہی ویسے ہی بخل سارے ہنرونکو پوشیدہ کر دیتا ہی * ایسا ت * آدمی مین ہنر ہزار ہو گو * پر بخیلی چھپاتی ہی سب کو *

تو لٹیرون کے پاس تک بھی نجا * اور کمینون کے ساتھ
دل کو لگا * جامع الحکایات مین لکھا ہی کہ سلاطینون کا چاہئے
کہ سوم اور کنجوس کو اپنی سرکار مین نوکر نہ کھین کہ انکے
باعث شرمندگی ہوتی ہی * چنانچہ نقل ہی کہ عمر بن لیث کا
ایک خانسامان تھا نہایت بخیل * ایک سال میوون کو پالنے
مارا عمر نے اُسکو حکم کیا کہ جہان کہین میوہ ملے خرید کرا ورا حتیاط
و صرفے سے خرچ مین لا * ایک دن عمر نے مجلس جشن کی بنائی
اور بڑی تیاری فرمائی * ایلچی ہر ایک ملک کے جو آئے تھے اُسوقت
حاضر تھے اور اسباب ضیافت کا موجود تھا مگر میوہ کہ نہایت
کم معلوم ہوا بادشاہ نے خانسامان کو فرمایا کہ میوہ بہت سا
حاضر کر * اُس نے عرض کی کہ اب سڑا اور داغدار میوہ باقی
رہا ہی حکم ہو تو لاؤن * سلطان حد شرمندہ ہوا اور اُسکو
اُس کام سے تغیر کیا تو بھی اکثر فرماتا کہ اُس کم بخت بخیل
نے مجھے ایسا محجل کیا کہ ہرگز اُسکا عوض نہین کر سکتا * بیت *
دانا‌ؤن سے تو نے کیا سنا نہین * کوئی عیب بخیلی سے بڑا
نہین * تیسرے وہ لوگ جنکو حضور مین رکھنا مناسب نہین
وے کم ہمت اور سفلہ مزاج ہین * ایسے آدمی بھی بادشاہونکی

خدمت جو گے نہین ہوسکے * دانا کہہ گئے ہین کہ سفلہ آدمی بخیل اور ممسک سے بھی بدتر ہی اِس واسطے کہ سوم وہ ہی کہ کسو کو کچھ نہ دیوے لیکن سفلہ نہ آپ کھاوے نہ اوڑ کو دیوے بلکہ دوسرے کا بھی لینا دینا اُسے بڑا معلوم ہو * حکایت * کہتے ہین کہ کوئی پادشاہ بڑا جوانمرد اور سخی تھا * ایک دن اپنے کسو مصاحب سے فرمانے لگا مین چاہتا ہون کہ لاکھہ درم ایک نوکر کو بخشون تو کیا صلاح دیتا ہی * وہ بولا اِس قدر بہت ہی اتنے مین سو شخص کو عنایت کر کے راضی کیجئے * پادشاہ نے کہا بھلا اگر اُسکا آدھا بخشون تو مناسب ہی * جواب دیا تد بھی ڈھیر ہی پھر پوچھا تہائی دون کہنے لگا یہہ بھی زیادہ ہی * فرمایا چوتھائی انعام کرون تو بس ہی اُسنے عرض کی اب بھی بہت سی ہی * غرض اِسی طرح گھٹاتے گھٹاتے دسوین حصے پہ نوبت آئی تب پادشاہ نے کہا اب کیا کہتا ہو بولا اگرچہ یہہ بھی بہت ہی پر ایک انسان کو بخشنا مضایقہ نہین * سلطان نے کہا ای کم بخت بے نصیب مین چاہتا تھا کہ اِسے تجھہ کو ہی عنایت کرون پر تو نے بس کنایت بتائی کہ اپنے تئین محروم کیا اور غیر کو بھی سخاوت کے درجے سے باز رکھا * جب اُسنے یہہ سُنا تو

گڑگڑا نے لگا کہ جہان پناہ مجھ سے گناہ ہوا تم ابھی یہ بہت اور
سخاوت کو نہ چھوڑو * ملک نے حکم کیا تو سفلہ ہی لایق تنبیہہ کے نہ
سزاوار مرتبے کے * تو نے اپنا بھی ضرر کیا اور مجھے بھی نقصان دیا * میرا
تو نقصان یہہ ہوا کہ اگر اِتنا مال میں تجھہ کو دیتا تو سخاوت میں میرا نام
ظاہر کوئی لیتا * اور جب تلک زمین آسمان قایم ہی میری
بخشش اور مروت کا شور باقی رہتا * اور تیرا ضرر تو ظاہر ہی کہ
اِتنے مال سے بے نصیب ہوا * اب جا لاکھہ درم جو میں نے بخشنے
کے لئے دل میں ٹھہرائی تھی لے اور بار دیگر ہمارے دربار میں
ایسا سفلہ پن نکرنا * ابیات * کمینہ دیکھہ نہیں سکتا دوسرے کا بھلا *
پیالے پر سے اُڑا دے ہی مکھی کو تنکا * جو سفلہ ہیگا وہ بد ذات
سب سے بدتر ہی * جو کوئی کمینہ ہی خاک اُسکے سر پہ بہتر ہی *
چوتھے اُن میں یہ عیب جو اور یہہ کہیں کہ اگر کسو کا ذکر درمیان
آوے تو وہ چاہیں کہ خواہ نخواہ برعکس اُسکے کچھہ نہ کچھہ بولئے اور
یہہ سخت گناہ ہی * کیونکہ اگر وہ بات سچ ہی تو غیبت ہوگی اور
اگر جھوٹھی ہی تو تہمت اور غیبت بھی ہوئی * حدیث ہی کہ غیبت
بدتر ہی زنا سے اور وہ غیبت کرنا ہر اجرام کا ری کی تنبیہ سے زیادہ
ہی * حق تعالٰی قرآن شریف میں فرماتا ہی کہ ای بندو آپس

مین ایک ایک کی غیبت مکرو اگر کروگے تو جیسے اپنے موئے
بھائی کا گوشت کھایا * پس یہہ نہایت سرزنش اور عتاب
ہی اِس فرمانے سے سمجھا جاتا ہی کہ بدگوئی کرنے والا مُردار
خور ہوتا ہی اور جو کوئی انسان ہی حرام خوری سے پرہیز کرتا ہی
اور مردار سے بھاگتا ہی * بیت * پیٹھہ پیچھے بدی کسو کی نہ کر *
عیب جو آدمی سے بھاگا کر * حکایت * کہتے ہین کہ کوئی پیغمبر
جو صاحب کتاب نہ تھے مگر خواب مین حکم خدا کا دیکھتے اور آواز
غیب کی سُنتے * اُنھون نے ایک دن رات کو معلوم کیا کہ فرمان
الٰہی ہوا کہ صبح تڑکے ہی اُٹھہ کر فلانے میدان مین جائیو * پہلے جو چیز
تیرے آگے آوے اُسے نگل جائیو * دوسری چیز جو نظر پڑے اُسے
چھپا دیجیو * تیسری چیز جو ملے اُسکو رکھیو * چوتھی کو نیرا اُس
مت پھیرنا * پانچوین چیز جو دیکھے اُس سے بھاگیو * یہہ سب سمجھ
کر جب فجر ہوئی آپ اُٹھے اور جس طرف کا اشارہ ہوا تھا چلے * پہلے
ایک پہاڑ بڑا نظر آیا اور آگے بڑھا چلا آتا رنگ کالا ہی پیغمبر حیران ہوئے
کہ اسکے نگلنے کا کیونکر حکم دیا ہی لیکن امر الٰہی سے لاچار ہوئے * یہہ
سوچ کر اُس پہاڑ کی طرف چلے تو وہ چھوٹا ہوتا گیا یہانتک کہ جب پاس
پہنچے ایک لقمہ سا ہو گیا جب نگلا تو شہد سے زیادہ میٹھا پایا اُنھون نے خدا کا شکر کیا

منین دھر لیا اور نکل گئے مزے منین شہد سے میٹھا اور مشک
سے نہایت خوشبو تھا خدا کا شکر بجا لائے اور وہان سے آگے
چلے * ایک لگن دیکھا راہ منین پڑا ہوا دل منین کہا کہ حکم یون ہی
کہ اُسکو پوشیدہ کریو * تب زمین منین گڑھا کھودا اور اُس
منین داب کر بہت سی مٹی اُسپر ڈال کر چھوڑ دیا اور چلے * دو
قدم بھی نہ بڑھے تھے کہ وہ طشت زمین کے اوپر ویسا ہی دھرا
دیکھا پھر مڑ کر آئے اور گہرا گڑھا کھودا اور چھپا دیا ابھی فارغ
نہوئے تھے کہ پھر وہ طاس اوپر کا اوپر ہی نظر پڑا * تیسری
بار پھر اُسکے الوپ کرنے منین محنت کی لیکن وہ باہر کا
باہر ہی رہا * پھر اندیشہ کیا کہ مجھے چھپانے کا حکم ہوا تھا سو منین
بجا لایا * جب وہان سے بڑھے ایک مرغ دیکھا کہ سر کے اوپر گھبرایا
ہوا ایسی شتابی سے اُڑا جاتا ہے * اُنکو دیکھ کر بولا ای خدا
کے نبی میرے حریف نے میرا پیچھا کیا ہے پیغمبر نے اُسکو اپنے
گریبان منین چھپا لیا وہ منین باز بھوکھ سے جھنجھلایا ہوا اپنا
کہنے لگا کہ اے پیغمبر خدا کے آج منین نے شکار کے پیچھے بڑی محنت
کی ہے اب وہ تیری پناہ منین آ چھپا ہے منین بھوکا مرا جاتا
ہو رہا ہون مجھے میرے شکار سے محروم مت کر * نبی نے

نے جی میں کہا کہ مجھے فرمان ہوا ہے کہ اُسکو رکھیو اور دوسرے
کو نا امید مت پھیریو اب کیا کروں جلد چھری نکال کر تھوڑا
سا گوشت اپنی ران سے کاٹ کر اُس باز کے رو برو
پھینکا اُسنے گوشت کا لوتھڑا اُٹھا لیا اور شکار سے وہ باز باز
آیا ✻ جب اُس مکان سے وہ نبی آگے چلے ایک مری کو دیکھا
کہ سڑتی ہوئی پڑی ہے اُس سے بھاگے ✻ جب یہہ سب سیر
کر کے پھرے پیغمبر نے رات کو خدا کی درگاہ میں مناجات مانگی کہ
بار خدایا جو کچھ فرمان حضور کا تھا میں بجا لایا لیکن کچھ میرے دھیان
میں نہیں آیا کہ اس میں کیا حکمت الٰہی تھی اُسکے سبب سے
مجھے آگاہ اور خبردار فرما ✻ غیب سے آواز آئی کہ وہ بلند
پہاڑ جو تو نے دیکھا اور لقمے کے برابر ہو گیا اور تو نے کھا لیا وہ
غصہ ہے جو پہلے بڑا دکھائی دیتا ہے اور جب تو نے اُسے نگلا تو
سب لذتوں سے زیادہ لذت پائی اور ساری مٹھائیوں سے
بہت مٹھائی ✻ دوسرے وہ طشت سونے کا جسے تو نے بہتیرا چھپا
تھا اور وہ نمایاں ہوا [illegible] ہے ✻ کہ جو انسان نیکی کو پوشیدہ
کرتے اللہ وہ بھلا [illegible] ✻ اور تیسرے کے [illegible]
کہ جو کوئی بھرے آسرے سے [illegible]
[illegible]

تجھے امین جان کر اپنی امانت سونپے چاہیے تو اُس مین
خیانت نہ کرے * چوتھی بات کا فایدہ یہہ ہی کہ اگر کوئی تجھ سے
کچھ خبر مانگے تو سعی کر جو اُسکی احتیاج بر لاوے * پانچوین وہ
مردار گندی جو تری تونے دیکھی وہ غیبت تھی * خبردار ہر کسو
کی بدی کرنے سے بھاگیو کہ غیبت آدمی کے نیک فعلون کو
باطل کرتی ہی * ابیات * نہ کر غیبت کسو کی ہو سکے تو * کہ طاعت
کا ہی نقصان اُس سے تجھ کو * ہر اک غیبت مین طاعت
ہوتی ہی کم * اور غیبت کرنے سے ہون کام برہم * خصوصاً
دربار اور سرکار بادشاہون کی لازم ہی کہ غیبت اور بہتان
کی ناپاکی سے پاک رہے * اِس لئے کہ جیسے بدی کا کرنا حرام
ہی ویسے ہی سننا بھی درست نہین کہ عذاب کرنے مین
بدگو اور سننے والے کو برابر گناہ ہی * بیت * زبان و گوش
رہتی مین تو لاوے نہ کبھی غیبت سے کان کو اور زبان کو بچاوے
رکھے * پانچوین وصیت یہہ لایق حضور کے مصاحبون کے نہین
ہونا صحبت اور بڑا [illegible] اور زنا بہتر ہین * کہ جن ولی نعمت
اور [illegible] نہین پہچانتے [illegible] الا [illegible] کا [illegible] کفران
نعمت مین [illegible]

اور بیگانون کے دلون سے دور اور آزار رہتا ہی نہ اُن کی قسمت یاور اور نہ دولت سے بختاور اور اُن کی زندگی یکسان فراغت سے نہین کٹتی * قطعہ * جو بھلاوے کسو کی نعمت کو * بھول جانا اُسے بہت ہی صواب * حق بجا نے جو کوئی اُس سے نہ مل * اُسکی صحبت سے روح کو ہی عذاب * نصیحت * غایۂ معتقد کا مقولہ ہی کہ جسکی زبان کی تاو ار حق گذاری مین کند ہو اُسکو شمشیر تیز کی زبان سے سزا دیا چاہیے * ابیات * لون روٹی کا حق جو کوئی بھولے * ویسے کی گردن اور سر توٹے * جو کہ خاوند کی کرے خدمت * پاوے دونون جہان مین وہ حرمت * حق شناسی سے مرد ہوتا ہی بڑا * اور ناشکری جلد دیتے ہی سزا * جھوٹے دروغ کو ہیں کیون کہ جھوٹ ایسی بُری چیز ہی کہ کسو آدمی کو پسند نہین آتا * اور جھوٹ بولنے والے بادشاہون کے روبرو بے آبرو اور بے قدر ہو جاتے ہین * اخلاق کی جو کتاب ہی اُس مین یہہ حکایت لکھی ہی کہ فضیل وزیر کی مجلس مین دو مصاحب تھے ایک کا نام نصر تھا اور دوسرے کا اسم ثاقب * اُن دونون مین دوستی کے سبب خوش طبعی ہوا کرتی * آخر تعصب مزاج کی نوبت پہنچی نہایت کرتے تھا نہین ہونے لگی *

ایک دن نصر کے ہاتھ کے دھکّے سے ناقب کے سر پر سے پگڑی گر پڑی ثاقب نہایت شرمندہ ہوا اور مارے کھسیان پنے کے چہرہ لال ہوگیا * وزیر نے فرمایا کہ تو کون سی بات پر اتنا دق ہوا ایسی باتیں یاروں میں ڈھیر ہوتی ہیں * ثاقب بولا واہ واہ کیونکر غصے میں نہ آؤں کہ بھری مجلس میں تمہارے روبرو میری حرمت جاتی رہی اور آبرو کی نوکری گر پڑی * فضیل نے کہا بس اپنا غصہ تھنڈا کر اس حرکت کو خاطر میں نہ لا تیری آبرو اور حرمت میرے نزدیک اُسی روز سے گئی گذری ہے جس دن تو نے کہا تھا کہ میری خچر نے مجھے ایک رات میں مرو سے نشاپور میں پہنچایا * ابیات * جھوٹ کا مت چراغ روشن کو * روشنی اُس میں ہو دیگی کیونکر * جھوٹ سے حرمت اپنی تومت کھو * آبرو اُس سے ہوئی آب جو * بسا تو ہیں وے لوگ جو واہی بولیں اور بہت باتیں بناویں وے بھی لایق خدمت کے نہیں * اس لیے کہ جو کوئی بہت بکتا ہے آخر اُسکی بات کی قدر نہیں رہتی * حدیث میں فرمایا ہے کہ بہت بولنے میں جھوٹ اور بیہودہ اُن گنتی ہوتی ہے * نصیحت * حکیم بوذرجمہر کا قول ہے کہ جس انسان کو بہت کہنے کی خو ہو وے بہت

بین سمجھ کر اُس سے بولنے کا آزار اور جنون ہی * مثل خراسان
ن کہ جب بیمار کو بیہودہ گوی شود * نصیحت * نقل ہی حضرت عیسی
ہ السلام سے حواریون نے کہا کہ ہمین تجھ ایسی پند دو کہ
سپر عمل کرنے سے بہشت مین جاوین * فرمایا کہ ہرگز مت بولو
نہون نے عرض کی یہ بات تو ہو نہین سکتی * حکم کیا کہ جو کلام
رو سوا اسے اچھی اور نیک بات کے نہ کہو کیونکہ بہت بولنا
دل کو سیاہ کر ڈالتا ہی * بیت * صرف زر کا کرے سو احمق ہی *
صرف باتون کا کرنا لایق ہی * زر کی خاطر نہ کھینچ اِتنا رنج * بات
اندیشے سے ہی کنا گنج * زیادہ بکنا ہی بے حیا کی صفت * بولنا سچ ہی
انبیا کی صفت * بولنے سے بھلا ہی چپ رہنا * وقت بکنے کے
خوب کر زکھ * بات انسان کی [illegible] خوب اور [illegible]
[illegible] خوب [illegible] [illegible]

تھی نہین ہوا۔ افسوس وہ جادو دیا کہ ایسا مجمع تمام ہو جاوے تو لذت
ہم سے کوئی نشان زمانے کے ورق پر یاد رہنے نپاوے * بیت *
بول ایسی جہان مین میٹھے بول * بات ہی۔ مجھے یاد رہتی ہی *
سبھون نے کسری ہی سے کہا کہ پہلے آپ ہی شروع کیجیے *
نوشیروان نے اپنے دل کے جواہر خانے سے یہہ انمول موتی بیان کی
تھالی پر رکھہ کر فرمایا کہ مین کبھو نہ کہی ہوئی بات پر پشیمان
نہین ہوا * اور بعضے سخن جو کہہ چکا ہون آخر اُسکی
ندامت کھینچی ہی * پھر قیصر روم نے اپنے خیال کے خزانے کو دیکھہ
کر زر خالص بادشاہ کی مجلس مین نچھاور کیا کہ جو بات مین نے
نہین کہی اُسے کہہ سکتا ہون اور جو کہہ چکا وہ میرے قابو سے نکل گئی
یعنے جو تیر سخن کا کہ بیان کی کمان سے چھوٹتا اُسپر حاکم
ہون کہ جب چاہون چھوڑون لیکن جب اختیار کے قبضے
سے [illegible]

ہوئی اور بیش اُس جوہر عالم نہیں بن سکتا یعنے جب تلک سخن کی
دلہن گھونگھٹ کے پردے میں پوشیدہ ہی تب تک اختیار کی مشاطے کا
اختیار بہانی ہی اگر چاہے گویائی کے تخت پر بیٹھا کر اُسکو جلوہ دے
اور اگر چاہے پھیر گھونگھٹ کے پردے میں چھپا رکھے لیکن جب
اونٹ سے باہر نکلی اور اپنے چہرے سے گھونگھٹ اُٹھایا پھر
اُسے پوشیدگی کے خلوت خانے میں الوپ نہیں کر سکتی
آخر ہندوستان کے راجہ نے اپنی گویائی کے باغ سے یہہ خوشبو
پھول اور تر و تازہ گلدستہ بیان کے چمن سے نکالا کہ جو بات
کہنے میں آتی ہی دو صورت سے خالی نہیں یا نیک ہی یا بد
اگر خوب ہی تو کہنے والا اُسکے کہنے میں سمجھتا ہی کہ یہہ کر
سکو نکالا نہیں اگر بد ہی تو کچھ حاصل نہیں پس [illegible] دونوں
حالوں میں چپ رہنا ہی سب سے بہتر ہی قطعہ ملا ایک بورہے
سے یونان میں میں یہہ پوچھا کہ تمہیں ای زمانے کے دانا
ہی انسان کو کیا خوب ہر وقت بولا کہ چپ رہنا چپ
رہنا اب تو نے جانا اور قدیم حکیموں نے فرمایا ہی کہ چپ
رہنا بہتر ہی بڑی بات بولنے سے اور اچھی بات خوب ہی
چپ رہنے سے قطعہ جو دیکھا عشق کی آنکھوں سے میں نے

نہ لکھی چُپ سے بہتر کوئی خصلت * نہ تو منہہ بند کر نہ آنکھہ می سے * ولیکن بات بے موقع کی کہہ مت * چالیسوان باب حشم و خدم کی تربیت مین * یعنے اپنے لواحقون اور نوکرون کی پرورش اور قدردانی مین اِس باب مین دو قسمین ہین * پہلی قسم مین پادشاہون کو متعلقون اور ملازمون کی سرفرازی اور خبرگیری جو کرنی لازم ہی لکھی * اور دوسری قسم مین نوکرون کو سلاطین کی خدمت گذاری مین جو آداب بجالانے واجب ہین بیان کیئے * لیکن پہلی قسم کے بیان مین حکیمون کا قول ہی کہ پادشاہون کو امیرون اور وزیرون اور کاربارون اور ملازمون سے لاچاری ہی یعنے اُنکے بغیر کام سلطنت کا جاری ہونا مشکل ہی * اِس لئے کہ جسکے حکم مین خدا اُسنے اپنے بندے اور ملک کر دیا ہو اُسے البتہ ضروری ہی کہ اونا اعلا جتنے کاربار پادشاہت کے ہین موافق قاعدے کے اُنکی احتیاط کرے * اور خوب غور تامل کر کے کام مین رعیت اور زیردستون کے مشغول رہے * اور اپنے ملک کے بڑے چھوٹون کے احوال سے جتنا چاہیئے خبردار رہے * پر ایسی باتون کے تحقیق کرنے مین بھی دو کان اور دو آنکھین انسان کی کفایت نہین کرتین * ناچار بہت سے کان اور آنکھہ بھی

آنکھین چاہئین * بس اُنہین خاطر لازم ہی کہ جتنے ایک آدمی
دانا اور صاحب ہوش نیک باطن بے طمع عالی ہمت
نوکر رکھین * تب گویا اُنکی بھی آنکھون اور کانون کا بھی مالک
ہوا ہے گو کہ شخص ہوش سے سب ملکون کی خبر سُننے اور
دیدۂ تحقیق سے حقیقت مین سب مہمّون کی نظر کرے * اور اسی
طرح اُس گروہ سے نوع بنوع کی خبرین سُننے مین اور
رنگ برنگ کے حال دیکھنے مین کہ برابر اپنی آنکھون اور
کانون کے ہین رعایت کلّی بجالاوے * تو وہ اپنے کام سے باز نرہین
اور ہمیشہ تلاش کر کے تحقیق خبرین نئی نئی کہین اور احوال
جابجا کے پہنچانے مین مستعد رہین * کیونکہ کوئی چیز بادشاہ کو نقصان
کرنیوالی اِس سے زیادہ نہین کہ خبرین چارون طرف کے
ملکون کی اور رعیتون کا نیک و بد حال کانون والی ملک تک
نہ پہنچے * اور کتاب سراج الملوک مین یہہ نصیحت لکھی ہی * کہ
نوشیروان بادشاہ نے داناؤن سے پوچھا کہ مضرت سلطنت کی کون
سی حرکت سے ہوتی ہی اُنھون نے کہا تین کام سے * پہلے
بادشاہون سے خبرون کا پوشیدہ رہنا * دوسرے کمینے
آدمیون کو پرورش کرنا * تیسرے جاہل عالم کو خدمت

پوچھنا کسریٰ نے بوذرجمہر سے باعث کس دولت سے کہتے ہو٭
جواب دیا کہ جب خبر اپنے ملک کی پادشاہ کو ملنی موقوف ہوئی
تو دوست دشمن سے بےفکر اور غافل رہے پھر جو کوئی
جو کچھ چاہے سو کرے٭ پادشاہ کی بےخبری اور غفلت سے ہزار
طرح کے فتنے ہر طرف سے پیدا ہوا چاہتے ہیں اور پادشاہت کو
اہل فتنہ و فساد خراب کرتے ہیں٭ دوسرے کمینے اور رذالے
لوگ جب مرتبے پر چڑھتے ہیں تو اپنی کم ظرفی اور ذلیلے پنے
سے سب طرح کے مال پر لالچ کریں اور ہر شخص سے طمع
رکھیں اور قدر و منزلت اکابر و اشراف کی نہ پہچانیں٭
اور حرمت اور ادب بزرگوں کا چھوڑ دیں٭ لاچار دل
خلق اللہ کا ان سفلوں کے سبب سے بیزار ہو جاوے٭ کہ
صاحب غیرت ایسوں کے منت دار نہیں ہوتے اور اپنی
آبرو نہیں کھوتے٭ بیت٭ جو دیکھے تو دستر خوان پہ
دیکھے وہ چپاتی فقط٭ نہ کھاوے جو کوئی اُن کے کھانے سے دل کو چیپ
لگی ہی٭ لاچار ہو کر نوکری ذلیل بنا دیں اور ہمت کو کام
فرماویں کہ کسی تدبیر سے ان کی بدی گھٹے٭ مطلب سے مخلصی
پاویں٭ احسن یہ سبب سے کہتے ہیں کہ زوال دولت کا

سپاہون کے بڑھانے کے سبب سے ہوتاہی * جب کمینے کو ترقی
اور مرتبہ دیا تب دولت اور اقبال نے اپنا مُنہہ کبھی کی طرف
کیا * ابیات * مرتبہ کر کمینہ تک پاوے * سلطنت مین بڑا
خلل لاوے * سپاہ لایق نہین بڑھانے کے * پاکہ لایق ہی بندیخانے کے *
تیسرے عامل جب رعیت پر ظلم کرین تو نوبت اُن کی پادشاہ
سے بدبر ہووے اور بسنے اور کھیتی کرنے سے دل اُچاٹ
ہون اور بھاگتے پھرین * پس آمدنی خزانے مین کم آوے *
تو شکر درماہہ ماہ درماہ نپاوے یہہ دیر طلبی دیکھہ کر فوج
گھبراوے اور روزگار سے ہاتھہ اُٹھاوے * ایسے وقت مین
اگر حریف کسو طرف سے پیدا ہوجاوے اور اُنکے رفیق اور
مددگار تھوڑے سے رہجائین تو کیا جانیے کیا آفت آوے آخر ملک
قبضے سے نکل جاوے * ابیات * ظالم عامل کا کرے عالم خراب *
اور مظلومون کا دل کرڈے کباب * کارملکی مین خلل لاتا رہے *
چین سارے ملک سے جاتا رہے * نوشیروان نے دانا کی
تعریف کی اور فرمایا کہ اِن کلمون کو سونے کی پانی سے لکھین *
اور خوب سمجھا چاہیے کہ سلطنت کے محل کے چار ستون ہیئن
اگر اُنمین سے ایک نہو تو کام ملک کا جاری نہوسکے * پہلے ایسا

امیر کہ سرحد سلطنت کے جو مالک ہون اُنکی کمال محافظت
کرے اور بدی دشمنون کی پادشاہ اور رعیت سے باز
رکھے * دوسرے ایسا وزیر کہ پادشاہ اور ملازمون کو
فراغت اور آرام سے رکھے اور مال جس جگہہ سے لایق
لینے کے ہو لیوے اور خرچ کرنے کی جگہہ خرچ کرے * اور ایسا
بھاری بوجھہ جس سے عہدہ بر انہو سکین زیر دستون اور ضعیفون
پر نہ رکھے * تیسرے جو حاکم پادشاہ کی طرف سے مقرر ہو
ضروری کہ احوال خلق اللہ کا استفسار کرتا رہے اور انصاف
زیر دست کا زبردست سے لیوے * اور فاسقون اور بدکارون
کو ذلیل و خوار رکھے اور سزا دیوے * چوتھے واقعہ نویس
ایماندار ہو جو روز مرّہ خبرین دار السلطنت کی اور نزدیک
و دور کے صوبون کی اور احوال غریبون اور محمدون کا
پادشاہ کے حضور مین عرض کیا کرے * حاصل کلام جن لوگون
سے کہ پادشاہ اور تمام سلطنت کو رونق ہی وے صاحب
سیف ہین * جیسے اُمرا اور ایلچی اور سپاہی اور مانند اُن کی
جو ہون یا اہل قلم * چنانچہ وزیر اور مستوفی اور نویسندے اور
عامل ہین * پس تربیت اور پرورش اِن دونون فرقون کی

عمل کی رو سے اِس مذہب سے کرتے کہ سب کو لطف وعنایت کی نظرون سے دیکھے * اور جو کچھ ہر ایک کو ضرور ہو اور وہ اُسکے محتاج ہون اُن سے دریغ نرکھے * اور جو کوئی اُس کام کو جو اُسکے ذمے مین سپرد ہے بخوبی انجام دے اور حضور کی خدمت بہ آئین شایستہ جیسی منظور ہو بجالاوے تو وہ نوازش اور سرفرازی پاوے * اور جو شخص کام کرنے مین غفلت اور سُستی مچاوے اُسکو نصیحت سے سے ہشیار فرماوے اگر اسپر بھی باز نہ آوے اور بد خصلتی نہ چھوڑے سے خوب طرح گوشمالی دے * دوسرے عیب اور بدیان ملازمون کی ظاہر کرنے کے درپی نرہے * اور اُنکے خوش رہنے سے آپ بھی خوشی اور شادی کرے * اور اُن کی مصیبت اور الم سے خود بھی رنج و غم ظاہر کرے * اور ہر ایک کو قوت اور رتبہ اُسکے درجے اور لیاقت کے موافق بخشے اور اِس انداز سے بڑھاوے کہ دوسرے کو اُس درجے مین اُسکے ساتھہ شریک نہ بناوے * تو آپس مین اُنکے دشمنی اور حسد پیدا نہو * اور اگر کسو سبب سے ملازمون مین جھگڑے اور فساد کی نوبت آجاوے تو جلد

دُرست کرنے * جو مادہ خصومت اور مخالفت کا اُنکے دل مین مضبوط نہونے پاوے کہ تصور تے سے تغافل سے بڑی بڑی قباحتین پیدا ہوتی ہیئن * بزرگون نے فرمایا ہی کہ امیرون اور وزیرون کے اِختلاف سے سررشتہ سلطنت کا برہم ہو جاتا ہی * اور اُن کے اتفاق سے کاروبار ملک گیری اور ملک داری کا انجام پاتا ہی * ابیات * جو اک دل نہون سلطنت کے امیر * تو ہوشاہ حیران رعیت فقیر * امیرون کو نہاین خوب آپس مین بیر * کہ ہرگز نہین پھوٹ مین ہوتی خیر * کہ جھگڑے سے ہوتا ہی یہان تک بگاڑ * پُرانے گھرون کو وہ دے ہی اُجاڑ * نصیحت * ایک حکیم سے سوال کیا کہ بنیاد ملازمون کی تربیت اور تعلیم کی کس طور پر رکھا چاہیے * جواب دیا کہ دو صورت پر ایک مہربانگی پر دوسرے چشم نمائی پر * لازم ہی کہ ہمیشہ نگاہ قہر اور نظر لطف سے خادمون کو دیکھا کرے * اور عنایات سے سربلند کرتا اور بچاتا رہے * اور غضب کی ہیبت سے ڈراتا رہے * تو نہ بہت نڈر ہوجاوین اور نہ ناامیدی مزاج مین لاوین * نگارستان جو کتاب ہی اُس مین یہہ نصیحت لکھی ہی کہ راہ دانائی سے تربیت کرنے کی یہہ ہی * کہ جب تک

نرمی اور سہولت سے کام چلے تب تک سختی اور گرمی
کو کام نفرماوے * اور جہان دُرشتی اور سختی ضرور ہو وہان
نرمی اور ملایمت نکرے * اِسلئے کہ پھوڑے کو پہلے نشتر
کی احتیاج پڑتی ہی بعد اُسکے مرہم کی * قطعہ * ہمیشہ نچل مُہمانی
کی راہ * جو غصے کا ہو وقت تیوری چڑھا * جو دیکھے کہ مرہم نہین
آتا کام * تو اُسکے گھاؤ پر جلد نشتر لگا * نصیحت * عقلمندون
کا حکم ہی کہ جسکو پادشاہ چاہے کہ سرفراز کرے اور اُسکو
درجے میں بڑھاوے * اول ضرور ہی کہ اُسکی خصلت کے سونے
کو اِمتحان کی کسوٹی پر کئی بار کسے * جب تلک احوال اُسکی ہانی
کا خوب نہ دریافت کرلے ہرگز مہربانگی کی نظر سے اُسکی
طرف نہ دیکھے * کیونکہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہی کہ کمینے بد ذات
کو رتبہ دیکر چڑھایا ہی پر جب اُسکے قول و فعل سے خبردار
ہوئے ہیئن لاچار اُسی وقت اُسکو نظرون سے گرایا ہی *
پس جلدی بڑھانا اور شتابی گھٹانا سلطنت کے دبدبے کو
نقصان کرتا ہی * قطعہ * جس کو تو چاہے مرتبہ دیوے * آزما اُسکو
پہلے ہی کیسا * گر وہ لایق ہی اُس لیاقت کے * تو سمجھ بوجھ کر
تو اُسکو بڑھا * جیسے کہ سرفراز کئے ہوئے کو تُرت گرانا مناسب

نہین ویسے ہی جلد خوش ہو جانا اُس شخص سے جسپر خفگی کی ہو لایق نہین کہ یہہ حرکت بھی سبب شبکی کا ہی * اسواسطے کہ غصہ فرمانے کے بعد مہربان ہونے مین چاہیے کہ ایک مدت گذرے تو عزم اور پختہ مزاجی پادشاہ کی عالم پر ظاہر ہو * حکایت * کہتے ہین کہ ایک خلیفہ کسو اپنے مصاحب کے ساتھہ کچھہ بات فرما رہا تھا عین گفتگو مین اُس سے ایک کلمہ سُنا کہ مناسب نہ تھا فرمایا کہ اِسکو مجلس سے باہر نکال دین * وہ بیچارہ زندگانی سے نا اُمید ہوکر اپنے گھر جا بیٹھا اور گوشہ گیری اختیار کی * اور لاچار شربت تلخ صبر اور تحمل کا پیا اور اپنے دل مین کہا * بیت * اے دل اپنے حال بد سے تو نہ گھبرا صبر کر * دیکھہ تو آخر بھلا ہوگا خدا پر رکھہ نظر * لیکن جب مدت جدائی اور بیکاری کی بہت ہوئی اور نوبت جان تانک اور چھری اُستخوان تک پہنچی * تب اپنا احوال عرضی مین لکھہ کر کسو پادشاہی خواص کے ہاتھہ مین دی کہ فرصت کے وقت حضور مین جہان پناہ کے گذرانے * خلیفہ پڑھہ کر مُسکرایا اور فرمایا اُسکا کچھہ اِتنا بڑا گناہ نہین کہ سبب دربار کے آنے سے منع کرنے کا ہووے * یہہ سُنکر اُس امیر نے عرض

گئی کہ جب آپ یون فرماتے ہیں اور فی الواقع یون ہی تو
اُمیدوار ہوں کہ اِس بے تقصیر کو حضور پر نور مین آنے کا حکم
ہو * پادشاہ نے فرمایا کہ جو کام ہی اپنے وقت پر موقوف ہی
اور ہر ایک بات اپنے موقع کے لایق ہی * جب تک وقت اُس
کام کا نہ آوے اور ساعت اُس بات کی نہ پہنچے سعی
اور کوشش کچھ کام نہین آتی اور کوئی صورت انجام نہین
پاتی * بیت * کام کا پہنچے نہ جب تک وقت کام آتا نہین * یارون
کی یاری سے کوئی کچھ نفع پاتا نہین * آخر ایک برس کے
بعد اُسکو بلوایا اور خلعت دیکر سرفراز فرمایا * نصیحت * دانا کہتے
ہین کہ اگر کسو کو مرتبے پر چڑھاوے تو جس نظر سے اُسکو پہلے
دیکھتا تھا اب نہ دیکھے * اس خاطر کہ جب مال اور اسباب
اور اختیار اور مقدور پایا تو اُسکو اول کے درجے پر لیجانا مشکل
ہی * اور اگر چاہے کہ اُسکا درجہ گھٹاوے تو اُسکی فکر مین رہے *
اور سمجھے وہ خیال جو دل مین ہی عمل مین لاوے نہین
تو بہت سے خلل پیدا ہوئین گے * بیت * نہ غیرت کی آتش
مین اُسکو جلا * کہ لاچار ہو کر وہ جی دیویگا * نصیحت * نوشیروان
نے حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق تربیت کرنے کے کون سے

شخص ہیں * التماس کیا کہ اُن کو تربیت کیا چاہیے اور مرتبہ دیا چاہیے جو ادب رکھتے ہوں یا نسب اُنکا عالی ہو * کیونکہ جو کوئی نسب ادنا رکھتا ہی تو موافق حدیث شریف کے کہ جو چیز ہی رجوع کرتی ہی اپنی اصل کی طرف * وہ اپنے خاندان پر جایگا * حکایت * حکایات میں لائے ہیں کہ ایک مرد تھا ذکی نام خاندان بھی اُسکا بزرگ اور نسب عالی اور نہایت صاحب ادب * اُسنے ایک کنیزک رومی نوشت نام خرید کی وہ حد بدخو اور نہایت ترش رو تھی * ذکی نے بہ سبب ملک یمین کے کہ مملوکہ مالک کو حلال ہی اُسپر تصرف کیا اُس سے بیٹا تولد ہوا * ایک روز کوئی حکیم ذکی کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ وہی لڑکا آگیا * ذکی نے اُسکو کچھ کام فرمایا * وہ فرزند جلدی اُٹھا اور چلا جب کتنے ایک قدم گیا پھر آیا اور مجلس میں بیٹھ گیا * اہل مجلس متعجب ہوئے کہ پہلے کام کرنے کا کیا سبب تھا اور پھر آنے کا اور کام نکرنے کا کیا باعث پیش آیا * ہنسا اور بولا ذکی نے چاہا کہ حکم بجالاوے پر نوشا نے نہ کرنے دیا اثر دونوں جوہر کا اِسمیں معلوم ہوا * جیسا کہ گورے اور سانولے رنگ میں پیدا

ماباپ سے مشابہ ہوتاہی ویساہی نجابت اور رزالت مین بھی یونہی قیاس کیاجاہئے * چنانچہ حکیم فردوسی فرماتاہی *

ابیات * کڑوا پھل جس درخت کا ہووے * باغ جنت مین اسکو گر بووے * اور کوثر کے پانی سے دے بتا * جڑمین شہد اور شیر دیوے پتا * پروہ آخر کو پھول کر جو پھلے * وہی میوہ جو تلخ ہی سو لگے * کہتے ہین کہ کمینے ذات والے کو پالنا اپنی آبرو بتانی ہی اِس سبب سے کہ جسکی اصل مین خلل ہی اور نطفۂ بد سے پیدا ہوا ہی حرام ہی اِسپر کہ بدون بدی کئے اُسکے ساتھ جسنے اُسکے حق مین نیکی کی ہو دنیا سے رحلت کرے * قطعہ * کوئی پاجی کو تربیت کیا کریگا * گریبان مین کس طرح کوئی مار پالے * نہین ہوتا پھل اندراین کا میٹھا * چُنے پھول گیدنکر جو کوئی خار پالے * اور دوسرا نکتہ نوکرون کی تربیت کرنے مین یہہ ہی * کہ ایک شخص کو دو کام نہ دے کہ جب اُسکے دل مین غرور آوے اور دو خدمتون مین مشارکت ہو جاوے تو وہ کام موافق مطلب کے سرانجام نہاوے * قطعہ * نہ ایک شخص سے بن سکین کام دو * بھلا اُسکو نہین کہتے جن مین ہی ہوش * نہ دے ایک خدمت بھی دو شخص کو *

ہمکر ہاتہ ہی بہی شرکت کی نہین کہاتی ہوئش * اب تربیت کی مجمل بات سے فراغت ہوئی لیکن تین نکتے اُسکی تفصیل کے باقی ہیئن سو لکھنے مین آتے ہیئن * کہ پہلے سب پر مقدم تربیت اولاد کی ہی ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہی * کہ فرزند خدا کی امانت ہی جو ماباپ کو سپرد فرمائی ہی * کل میدان قیامت مین اُس امانت کے حق مین پرسش ہو گی * اس لئے کہ یہہ امانت سبب نقصان اور کمال کی لیاقت رکھتی ہی * اور جوہر اُسکی حقیقت کا ایسا ہی کہ جس طرف اُسکو چاہیئن مایل ہو سکتا ہی * پس اُسکی تربیت مین خواہ مخواہ سعی کمال کیا چاہیئے تو صفات پسندیدہ سے آراستہ ہو اور بد خصلتون سے دل بر خاستہ اور رو گردان رہے * اول یہہ ضرور ہی کہ اسم اُسکا خوب رکھے کہ اگر نامعقول نام دہریگا تو وہ ساری عمر اُسکے باعث خجالت اور کراہت مین رہیگا * دوسرے اُسکی خاطر دائی دودہہ پلائی نہایت معتدل مزاج اور خوش خو اور پاکیزہ سرشت لازم ہی * کیونکہ خبر مین آیا ہی کہ دودہہ کا اثر مزاج اور طبیعت بتدیل کر دیتا ہی * اور جب دودہہ بڑہاوے تو ستہرے آدمی نیک خو راست گو اُسکی خدمت کے لئے مقرر کرتے * تو

اُسکی طبیعت اور چال ڈھال مین خادمون اور اتالیقون
کے مزاج کی خوبیون کے سبب الفت اور محبت اور یو جمعہ
بھار پیدا ہو* اِسلیئے کہ اکثر دل لڑکو نکا ہنسی کھیل اور
کھانے پینے کی طرف مایل رہتا ہی* تو اُسی وقت سے روش
اعتدال کی اور قاعدے ہموارگی کے رعایت کیا چاہیئے* اور
اُستاد پرہیزگار دیندار صاحب لیاقت تجویز کرکے تعین کرنا
واجب ہی* تو اُسکو قرآن مجید باقرات پڑہاوے اور احکام شرع
شریف کے سکھاوے* اور جو علم کہ اُسکو دین و دنیا مین فایدہ
بخشے بتانے اور جتانے مین کمی نکرے* اور سب سے بہتر صورت
ادب دینے کی یہہ ہی کہ اُسکو صحبت سے اُس جماعت کی کہ مفسد اور بدخو
اور کج فہم ہو باز رکھے* اور لوگ خوش ذہن لطیف طبع
صالح و تقوی والون کی مجالس مین بٹھاوے تو وہ ہمیشہ اُسکے
روبرو عالمون اور خداپرستون اور صاحب کمالونکی تعریفین
کیا کرین اور اُنکی خوبیان سُنادین تو سُنتے سُنتے محبت
اُنکی اُسکے دل مین جگہہ پکڑے* اور بدکارون اور بدمعاشون
کی مذمتین کرین تو اُنکی طرف سے اُس کے جی مین نفرت
پیدا ہو* اور جب سن تمیز کو پہنچے ایک مرد بزرگ عالی

ہمت آزمودہ کار جسنے خدمت پادشاہوں یا امیروں لی کی ہو مقرر کرین تو آداب نشست و برخاست اور آمد و رفت کے اُسے سکھاوے * اور اِس کوشش مین رہین کہ باتین ادب و حیا اور بلند ہمتی کی اور خصلتین اخلاق ملوک کی اُس سے ظاہر ہوون * اور جب وقت آوے سپاہی جلد دست اور ہنرمند اور اُستاد کار جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ کو اُسکے لئیے پروانگی دین تو آئین سواری اور سلاح پوشی کی اور جو کچھ سپاہیون کو لایق اور درکار ہو تعلیم کرین * جب جوان ہو مشایخ کی خدمت اور علما کی صحبت مین لیجاوین تو بزرگان دین کی نظر فیض سے بہرہ مند ہو کہ اُنکی توجہ کی نگاہ کو اثر کُلی ہوتا ہی * ابیات * جسکے گھر مین کہ دولت آئی ہی * دل سے صاحب نظر کے پائی ہی * قصد مردون کا کام آتا ہی * کانٹے سے پھول پھول جاتا ہی * جو نظر صدق اور صفا سے ہو * کرے وہ کچھ جو کیمیا سے ہو * اور اُمرا اور سپاہی کہ وے ستون سلطنت کے اور بنیاد دولت کے ہین اُنکی تربیت اِس صورت سے لایق ہی کہ اُنکی حرمت کے قاعدون مین سُبکی اور رخنیت راہ نپاوے اور ہاتھہ اُنکا تمام ملکی اور

مالی کامون مین قوی اقتدار مختار رہے * اور سارے امور کہ
تحقیق کرنا اُن کا واجب ہی البتہ اُن سب مین اُنکو دخل دین *
تو کوئی مہم بغیر صلاح و تدبیر اُنکی جاری نہو سکے * اور وے
جو صلاح کہ ملک اور مال کی بہتری کے حق مین عرض کرین
اُسے دل دیکے سُنین * اور اُن خدمتون کو جو اُن سے تعلق
رکھتی ہین مثلاً کام حضور کی قور کا اور ایلچی کا اور لشکر اور
نوکرون کا اِن کامون کے زور دینے اور جاری کرنے کے لئے
جو کہین نہایت لطف و عنایت سے قبول کرین * خصوصاً ایلچی
کے حق مین کیون کہ وہ زبان سلاطین کی ہوتا ہی اور احوال
ہر بادشاہ کا ایلچی کے اطوار و گفتار سے معلوم ہوتا ہی * اِس
لئے ایلچی چاہیے کہ مرد دانا اور خوش تقریر کلے جیبھ والا
اور سچی اور عالی ہمت ہووے تو آبرو اور دباؤ اپنے
بھیجنے والے کا نکھروے * اور ضرور ہی کہ جسکے پاس ایلچی
بھیجین اُسکی شخصیت کے موافق رسول کو بھی تجویز کر کے
روانہ کرین * چنانچہ حکیم فردوسی نے فرمایا ہی * بیت * تو اُنکے
یہان ایلچی بھیج گا رڈھا * اور دانا کے یہان بھیج ویسا ہی دانا *
حکایت * کہتے ہین کہ جب مہلب نے خوارج کو شکست

دی اور لوٹ کا مال و اسباب بہت سا ہاتھہ لگا * ایک رسول جسکا نام مالک تھا حجاج کے پاس بھیجا * حجاج نے پوچھا مہلب کو کس حالت مین تونے چھوڑا * بولا اس احوال مین کہ دوست اُسکے شادان ہین اور دشمن پشیمان * پھر سوال کیا سپاہ کے حق مین شفقت اُسکی کس قدر ہی * جواب دیا جیسے باپ کی فرزندون کے اوپر * پھر کہا کہ اُسکے لڑکون کا احوال کیون کر ہی * بولا سب خورسند اور خوش دل ہین * پوچھا کہ جنگ مین کیسے ہین کہا جان کا اُن کو خطرہ نہین * تب سوال کیا مجلس مین کیسے ہین * جواب دیا مال کو اُن کے حضور کچھہ قدر نہین * پھر پوچھا عقل اور فضل مین کس طرح ہین * کہا مانند دایرے کے کہ سر اور پانون اُسکا نہین ملتا اور اول و آخر اُسکا سمجھہ مین نہین آتا * حجاج نے کہا اِس مرد نے سارے سوالون کا جواب پورا اُتارا اور مہلب کا میرے دل مین وقار اور میری نظرون مین اعتبار بڑھایا * اور اُس ایلچی کے سوال جواب کے ادب سے اور اُسکی عقلمندی اور ہشیاری کے باعث اُسکے بھیجنے والے کے ادب اور عقل کو مین نے دریافت کیا * قطعہ * ایلچی بھیجے تو

حکیم کو بھیج * لڑے کام بسبب سنوار آوے * ہین جو دانا سو کہہ گئے ہین یہہ * اُنکو مت بھیج جو بگاڑ آوے * اور تربیت تمام لشکر کی بہی اور ضروریات کی برابر ہی کیونکہ سپاہیون کے سبب سے چار طرح کا فایدہ خاوندکو ملتا ہی * ایک تو قوت اور ہیبت پادشاہ کی زیادہ ہوتی ہی * دوسرے دشمن بھاگتے ہین * تیسرے رعیت چین سے رہتی ہی * چوتھے چور ملک مین نہین بچنے پاتے اور رستون مین مسافر بے خطر سے آتے جاتے ہین * لیکن اُنکو بہی چار شرطین بجالانین ضرور ہین * پہلی یہہ کہ جسکے نوکر ہین اُسکے حکم سے باہر نہ نکلین اور سوا اُسکے فرمانے کے کوئی کام نکرین * دوسری یہہ ہی کہ پادشاہ کی خدمت مین یکدل و یک زبان رہین * تیسری یہہ کہ آپس مین اتفاق کرین اور ملے رہین * چوتھی یہہ کہ لڑائی کے وقت مردانگی اور دانائی کا خیال رکھین * اور پادشاہ کو بہی اُنکے ساتھ چار کام کرنے لایق ہین * پہلے یہہ کہ ہتھیار اور گھوڑا اُنکا درست اور تیار رکھے * دوسرے ہر ایک کا مرتبہ اور درجہ سمجھے اور اُسکو اُسکے رتبے موافق رکھے * تیسرے دلیل اور منگرے جوانمردونکو تمام فوج مین سے چنکر نگاہ مین

رکھے اور اُنکو خوب طرح سے جاگیر اور منصب دیکر سرفراز کرے * چوتھے غنیم کی طرف سے جو ضبطی اور لوٹ ہاتھہ آوے اُسمین سے اُنکو بھی حصہ رسد عنایت فرماوے * نصیحت * قباد بادشاہ فرماتا ہی کہ مین نے ایک دانا سے سوال کیا کہ لشکر کے ساتھہ کس طرح زندگی کرون * جواب دیا کہ ہر ایک کے احوال کی غم خواری اور اُسکی خاطرداری کیا کرو * جیسے باغبان بوستان کے احوال سے خبردار رہتا ہی * اور پھر پھل کے دیکھتا بھالتا ہی جو گھاس کام نہین آتی بلکہ دوسرے جھاڑ بوٹون کو پنپنے اور درست کرنے ہونے نہین دیتی اُسکو کاٹ ڈالتا ہی اور دور کرتا ہی * اور جس سے نفع یا فائدہ منظور ہوتا ہی اُسکو رکھتا ہی اور مرمت کرتا ہی * ایسے ہی لشکریون مین بھی ایک جماعت ہی کہ اُن سے کچھہ کام نہین نکلتا مقرر اُنکو برطرف کردیا چاہیئے اور رمیدان کے مردونکی تربیت مین مشغول رہیئے * تب قباد نے پوچھا اُنکو مواجب اور منصب کتنا دیا چاہیئے * بولا موافق اُنکی گذران کے * اِسواسطے کہ اگر معیشت اُنکی فراخ ہووے اور مالدار ہوجاوین تو نوکری اور خدمت مین کاہلی شروع کرین اور جی چھپاوین * اور اگر

معاش کی تنگی ہو تو رنجیدہ ہو کر بیدلی مچاویں اور مستغرق ہو جاویں * اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ دوسری جاگہہ چلے جاویں * اِسی مضمون کو حکیم نظامی نے نظم کیا ہی * ابیات * سپاہی کو مقدور اتنا تو دے * خوشی سے وہ گذران اپنی کرے * کہ پیٹو کا جب پیٹ ہو جاوے سیر * چھپاوے وہ جی کرچہ ہووے دلیر * نہ کر سیر اتنا کہ ہو جاوے مست * نہ کہ کھانے اور پینے سے تنگ دست * نہو سنہ سے کر خوش سپاہی کا دل * تو سب ملک جاوے عمل سے نکل * اور وزیر جو ہیں گویا زیور ملک اور خزانہ اور مال کے ہیں * کیونکہ اگر کاربار پادشاہوں کا بدون وزیروں کے جاری ہوتا تو حضرت موسی علیہ السلام خدا ے تعالی سے نہ درخواست کرتے کہ میری خاطر وزیر میرے اہل بیت سے مقرر فرما جو میرا بھائی ہارون ہی * اور اُسکے ہونے کے سبب سے میری پشت قوی کر دے * پس معلوم ہوتا ہی کہ وزیر بنیاد مضبوط بنانے والے سلطنت کے اور آراستہ کرنے والے امور مملکت کے ہیں * لیکن بشرطے کہ نیک نیت اور عالی ہمت ہوویں * بیت * نیک خصلت وزیر سے ہر دم * ملک آباد راضی ہی عالم * اور اُنکی تربیت اور قدردانی یہہ ہی کہ پادشاہ کے الطاف و عنایات سے حرمت

ہ آبرو پانے اور توجہ اور مرحمت سے شہنشاہ کی سر بلند
ہوتے رہیں تو خاص و عام کی نظروں میں معزز اور مکرم
دکھلائی دیں اور سب پر اُنکا حکم جاری رہے کوئی سرتابی
نکر سکے اِس میں اُنکی بات کو اعتبار ہوتا ہی * اور دوسرا
شخص معاملات ملکی و مالی میں بغیر اُنکی صلاح کے دخل
نہ کرے * اور اُنکی تدبیر کو سب عمدہ کاموں میں بہتر اور
مناسب جاننا چاہیئے * اِسلئے کہ ممکن ہی کہ جو کام قلم سے
درست پڑتیں شمشیر سے نہ بن آویں * بیت * پہنچ سکتا ہی
جس جگہہ پر قلم * نہیں پر تا شمشیر کا وہان قدم * ایک روز کسو
میر بخشی اور وزیر کے درمیان درجے کی کمی زیادتی پر تکرار
ہو گئی امیر الامرا نے کہا میں مالک شمشیر آبدار کا ہوں اور تو
صاحب قلم بے وقار کا * اور ملک گیری شمشیر سے ہو سکتی ہی
نہ قلم کے نیزے سے * مصرع * مارے جو تلوار اُسکے نام کا سکہ
پڑتا ہیں * وزیر نے جواب دیا کہ تمام ملک کا کام قلم راست سے راست
ہوتا ہی نہ شمشیر کج سے * اِس گفتگو کا احوال سلطان کے
گوش گذار ہوا دونوں کو حضور اعلا میں طلب فرما کر وزیر
سے ارشاد کیا * کہ قدیم سے اہل قلم خدمتگار صاحب شمشیر

کے چلے آئے ہین تو کیون نوزہندے کو سپاہی پر فوقیت دیتا ہی *
وزیر نے اُسنے کہا ای خداوند جہان سبب واسطے مدعیون
کے کام آتی ہی نہ دوستون کے * اور قلم دوستون کے بھی نفع
کی خاطر ہی اور دشمنون کے دفع کرنے کو بھی حاضر ہی * اور
صاحب شمشیر کو دعوا ملک گیری کا دل مین آتا ہی آخر اپنے خاوند
ولی نعمت سے سرکشی کرنے کو موجود ہو جاتا ہی * اور اہل قلم
سے ہرگز ایسی حرکت بظہور مین نہین آتی * اور دوسرے
یہہ کہ سپاہی پادشاہی خزانے کو خالی کرتے ہین اور اہل قلم خزانے
کو اور بھی بھرتے ہین * پس جو کوئی مال جمع کرتا ہی وہ خاوند کے
نزدیک بہت پیارا ٹھہرتا ہی خرچ کرنے والے سے * قطعہ * حرمت سے
تو قلم مین وزیرونکے کر نظر * باغ جہان مین ایک وہ پودھا ہی معتبر *
جو احتیاط کیجئے لایق ہی اور یگا * اِس شاخ کی کہ میوے کے
بدلے دے سیم و زر * لیکن تربیت مقربون اور ایلچیون اور
خدمت کے محرمونکی یہہ ہی کہ ہر ایک کو ایک خدمت خاص پر نام
زد فرماوین * اور جس مین کہ ایک کو مقرر کرین اُس مین
دوسرے کو دخل ندین اور ہر ایک کی نمک حلالی اور خدمت
گذاری کی قدر سمجھین * اور لایق اُسکے کام کے انعام دین اور

موافق اُسکی خدمت کے غور و پرداخت منظور رکھین * اور اُنکو اتنا دلیر نہ کردین کہ جو کچھ چاہین وقت بے وقت کہہ بیٹھین اور رجحاب اور دیدبہ دل سے اُٹھا دین * سب کو ادب کے مقام مین اور حیا کے مرتبے مین رکھا چاہیے اگر کوئی اُنمین سے بیمحل سخن کہے اُسکو نہ سُنین جب تک آپکو خوب امین اور صاحب دین نہ معلوم کرین * اور جسے کئی بار نہ آزمایا ہو اُسے معتمد نہ جانیے اور اپنے دل کا بھید اُسکے ساتھہ نہ کہا چاہیے * کیونکہ البتہ پاشاہ کے مُلازمون مین ایک کو دوسرے سے رشک اور حسد ہوتا ہی * اِس لئے کسو کی بات کسو کے حق مین نہ سُننی مناسب ہی بلکہ سب کو دوستی اور موافقت پر ایک دوسرے کی ترغیب فرمائیے اور دشمنی اور مخالفت کرنے سے خوب ڈرائیے کہ ملے جُلے رہنا اور متفق ہونا امیرون کا سلطنت کے قیام مین اور خلقت کے آرام مین اثر تمام رکھتا ہی * چنانچہ تھوڑا سا مذکور اِس مقدمے کا آگے کہہ چُکا ہون *

قطعہ * جو بادشاہ کے سب نوکر ایک دل ہو وین * تو کام مُلک کا جتنا ہی پختگی پاوے * و گر نفاق سے آپس مین کارد حیلہ کرین * تمام کامون کی بنیاد بودی ہو جاوے * لیکن غلام اور بندے

زرخرید خاوند کے گویا ہاتھہ پانو کے ہوتے ہین بلکہ بمنزلہ تمام اعضا کے ❊ اِس سبب کہ جو کام اپنے ہاتھہ سے کرنا پڑے تو البتہ محنت لگے ❊ اور وہی کام اگر دوسرے کی مدد سے نکلے تو گویا قائم مقام اپنے ہاتھہ کے غیر کا ہاتھہ ہوتا ہی ❊ اور جو کوئی ایسے کام کی سعی کرے کہ اُس مین اپنے پانوون ہلانے پڑتے ہین تو گویا مشقت قدم کی کفایت ہوئی ❊ اور جس چیز مین کہ آپ نظر کرنا چاہیے اور وہ دوسرے شخص کی آنکھہ کے سبب سرانجام پاوے تو فی الحقیقت زحمت سے نگاہ کرنے کی بچاؤ ہوا اور باقی کو بھی اُسی قیاس پر سمجھا چاہیے ❊ پس جنکے باعث اپنے تئین آرام ملے اُن رفیقون کے ہونے سے شکرگذاری کرنی لازم ہی ❊ اور سب طرح سے ملایمت اور دلاسا اور مہربانگی اور تسلی اُنکے حق مین ضرور ہی ❊ اِس لیئے کہ اُنکو بھی تکلیف اور تصدیع اور محنت اور ماندگی خدمت کرنے مین ہوتی ہی ❊ پس کام فرمانے مین اُن کی خاطرداری اور رعایت کرنی ضرور ہی ❊ جو اُن کی ضروریات مین اور کھانے پینے مین خلل نہ آوے اور تکلیف نہ پاوین ❊ اور اصل یون ہی کہ اُنکو شفقت کی نظر سے خوش رکھین کہ جو خدمت اُنکو سپرد کیجیئے وہ

خوشدلی اور چالاکی اور دلدہی سے بجا لاوین اور کاہلی سستی اور بیدلی نہ بجاوین * اور اکثر حکمت کی کتابون مین لکھا ہی کہ خاوند کو مناسب نہین کہ ہر گناہ کے سبب اپنے نوکر یا خادم کو مارے یا نکال دے کہ وہ اِس خاطر شرط نمک حلالی اور وفاداری کی بجا لاتا ہی کہ اپنے تئین صاحب کے غصّے سے پناہ مین رکھے * اور غلام کو ہر ایک سہو و خطا پر ہانک نہ دیا چاہئے تو وہ بھی جو خدمت کرتا ہی اُسے عارتی نہ سمجھے * اور مسافرون اور اجنبون کی طرح گذران کرے اور دل دل مین یہ بوجھے کہ مین آج ہون کل نہین جس صورت سے نبھے کوئی دن کاٹون * تو جب اُس کا دل اُچاٹ رہا پھر کسو کام مین جی نہ لگاوے گا اور نہ کسو خدمت مین شرط نمک حلالی کی بجا لاوے گا * اِس لئے کہ بندون مین صفت حیا اور وفا کی نادر ہی اور اُنھین صفتون سے وے پیارے لگتے ہین اور میان کے بھی کام آتے ہین * اور اگر غلام سے اثر مکر اور بہانہ یا چوری کا دریافت مین آوے تو جلدی اُسے دفع کرنا صلاح ہی * اور جو بندہ خیانت اور گناہ بد سے بدنام ہو جاوے اور ڈانٹنے اور مارنے سے

اور ادب نہ دینے اور ضبط کرنے سے اپنی خو بخو تو سے
نوبہی بنوبت کرتے ہیں ہیں کہ اسکو قتل کروالے ٭ تو اور بندے اسکی
ریس کر کے وہ چال نہ سیکہیں اور اسکی صحبت سے
خراب نہوں اور اسکی بدی اوروں میں اثر نکرے اور بے
لحاظ نہو جاویں ٭ قطعہ ٭ نیک ہر چند آدمی ہو پر ٭ صحبت بد نے
اسکا گہر کہالا ٭ جو کوئی آشنای دیگ کے پاس ٭ کہر دن
کو اپنے کرناہی کالا ٭ اور اگر ایک بندہ کسو صاحب دولت کا
کہ وہ ملازم بادشاہ کا ہو اپنے خاوند کا گلہ بادشاہ کے حضور آ کر
کرے اور اسکے مالک کا ایسا گناہ نہو جس میں حکم شرع کا
جاری ہو ٭ تو سنتے ہی بادشاہ کو لازم ہی کہ اسکو خوب ادب
دے ٭ چنانچہ سلطان محمود غزنوی کی سیاسات میں یہ
حکایت لکہی ہی ٭ کہ ایک روز نماز کے واسطے سوار ہوئے تہے ٭
ایک ترکی غلام کہ نہایت صاحب حسن و جمال تہا سلطان کی
سد راہ آ کر کہڑا ہوا ٭ جب بادشاہ اس جگہہ پہنچے غلام
نے زمین کو بوسہ دیا ٭ سلطان نے مہربانی اور کرم کے رو سے لگام
کہوڑے کی تہامی اور عدالت و مرحمت سے پوچہا کہ تیری کیا حاجت
ہی ٭ بولا ای شہنشاہ جو شخص اس غلام کو ترکستان

سے ونا تھا نام را ۔ مجھ سے بہی کہتا آتا تھا کہ مجھے سلطان کی
خدمت کے لئے لئے جاتا ہون وہان تو بادشاہ کی عنایت اور
شفقت کے سائے مین پرورش پاوے گا ۔ اِس خوشخبری
اور اپنی خوش نصیبی کی امید پر سختی اپنے برتے سفر کی اور محنت
اُسکی خدمت کی برداشت کرتا تھا اور ہمیشہ دل مین اِس
بات پر خوش رہتا تھا ۔ بیت ۔ اگر ہزار مجھے غم زمانے سے
پہنچین ۔ جو بادشاہ کا مُنہہ دیکھون دل مین چین آوے ۔
اب جو اِس شہر مین آیا خواجہ حسن نے مجھے دیکھا اور
ہزار دینار پر خرید کیا مدت گذری کہ مجھے اپنے گھر مین چھپائے
رکھتا ہی باہر نکلنے نہین دیتا ۔ اِس وقت فرصت پاکر
خانہ زاد نے اپنے تئین بادشاہ کی راہ پر گھرا کیا ۔ بارے
قسمت نے مدد کی اور خوش طالعی نے مُنہہ دکھایا جو حضور
کی دولت ملازمت مین حاضر ہوا ۔ اور جو آرزو دل مین رکھتا
تھا عرض کی آگے قبلۂ عالم حاکم ہین ۔ جیسا حکم ہو ۔ سلطان نے
فرمایا کہ اِسکو خوب شہزاد بن بہمن نسقچی کے حوالے کیا کہ اِسکو
خواجہ حسن کے پاس لیجا ۔ اور کہہ ہزار دینار کو تونے
غلام خریدا کیون سو دینار دربان کو نہین دیتا جو تیرے گھر کے

دروازے پر پہنچے اور نہایت سلام کو بغیر بزدلگی گھر سے باہر پانون نہ رکھنے دے * ایک خواص نے التماس کیا کہ اس بیم کے بیچ میں عجب طرح کے ادب دینے کا حکم ہوا * فرمایا اگر ایسا نکرتا تو ہزار دینار حسن کی ضایع ہوتین اور منفعت جاتین اگر اسکا نقصان منظور رکھتا تو فرماتا کہ اسکو قتل کرین کیونکہ جو کوئی غلام کو فرصت دے تو وہ اپنے خواجہ سے رنجیدہ ہوکر بھی شیوہ سیکھے اور نامعقول شکایت کیا کرے * پس کام خاوندی اور بندگی کا خلل پاوے اور سبک ہوجاوے * ابیات * جون وند بچے اپنے رو دیتے غلام * کہے سب سے اسکی برائی تمام * اور کچھ جھوٹ بھی دیا ملا کر کہے * کہ تو تو آبہ بدنام سب مین رہے * ہو جس بندے کی ایسی ناپاک خو * نہو وہ کسو کا نہ کوئی اسکا ہو * دوسری قسم اسی بات سے ادب دینے میں اس جماعت کے جو پادشاہون کے حضور کی خدمت سے سرفراز ہوئے ہیں یعنے ارکان دولت کے اور امرا سلطنت کے اور خواص بارگاہ شاہی کے اور چوبدار درگاہ شہنشاہی کے اور جتنے گماشتے اور علاقہ مند سرکار کے ہیں * جاننا چاہیئے کہ جو شخص پادشاہی خدمت اٹھایا چاہے اور کاروبار سلطنت مین دخل پایا چاہے تو لازم ہی کہ

کہ معاملات اُسکی ایسے قانون پر ہووے کہ سبب نیک نامی اور
آبادی مملکت کا ہووے * اور یہہ بات اُسوقت میسر ہوتی ہی کہ
رعایت چار قسم کی اپنے اوپر واجب جانے * پہلے رعایت خدا کے
حکم کی * دوسرے پادشاہ کی خاوندی اور نمک کی رعایت *
تیسرے اپنی ذات کی رعایت * چوتھے رعیت کے حق کی رعایت
کرنی * لیکن خدا کے امر کی رعایت بجالانے مین پانچ شرطین ہیں *
پہلی یہہ کہ شکر خدا کی نعمت اور اُسکے فضل بے نہایت کا
جو اُسکے حق مین عنایت کی ہی بجالاوے تو نعمت اور دولت
اُسکی روز بروز زیادہ ہوتی جاوے * بیت * شکر نعمت سے
تری دولت بڑھے * سماسون کو گنج قارون کا ملے * دوسری
یہہ کہ عبادت اور بندگی کرنی نہ چھوڑے بلکہ اُسکو پادشاہ
کی خدمت پر مقدم جانے تو سب کی آنکھون مین حرمت پاوے
اور ہر ایک کے دل کا مقبول ہو جاوے * حکایت * کہتے ہین کہ ابو منصور
وزیر سلطان طغرل کا نہایت مرد دانا اور صاحب تدبیر تھا *
اُسکی عادت یہہ تھی کہ جب نماز صبح کی پڑھتا بعد اُسکے جب
تلک آفتاب نہ نکلتا درود اور وظیفے مین مشغول رہتا *
جب بالکل فراغت کرتا تب سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتا

ایک دن کچھ کام ضروری پیش آیا۔ بادشاہ نے اُسے جلدی یاد فرمایا۔ حضور سے خواص ایک کے بعد ایک پیہم چلے آتے تھے اور یہہ جانماز سے نہ اُٹھتا تھا۔ دیر جو لگی چغل خور اور حاسدوں نے وقت چغلی اور غیبت کا پاکر زبان بدگوئی کی کھولی اور سلطان کے روبرو اُسکو بدی سے یاد کیا اور کہا۔ کہ اب بہت غرور کو کام فرمانے دوڑا نہیں آتا۔ اور شہریاروں کے غضب سلطانی اور نامہربانی سے خوف نہیں کھاتا۔ اور بھی ایسے ہی ایسے گلہ آمیز کلمے کلام بہت سے درمیان لائے۔ یہان تک کہ سُننے سُننے نشان غضب اور بدمزاجی کا بادشاہ کے چہرے پر ظاہر ہوا۔ لیکن خواجہ جب روزمرّہ کے اوراد سے فارغ ہو چکا تب دربار میں آیا۔ سلطان نے خفگی کر کے اُسے دیکھا اور فرمایا اتنی دیر کیون لگائی تجھے دہشت نہ آئی۔ وہ بولا بادشاہ سلامت میں بندہ خدا کا ہون اور چاکر آپ کا جب تک خالق کی بندگی سے فارغ نہو نگا تمھاری نوکری میں حاضر نہوسکونگا۔ سلطان یہہ جواب صاف سُنکر آبدیدہ ہوا اور اُسکو سراہا اور نہایت تعریف کی۔ ربات۔ جس طرح ہو بندگی حق کی نہ چھوڑ تو۔ اُسسے خدا کی

بندگی سے منہ نہ موڑے ٭ جسکے در پر جو شہنشاہ ہیں پڑے ہے ٭
عاجزی سے ناک گھسنے ہیں پڑے ہے ٭ نبسری شرط یہہ ہی کہ رضا
پروردگار کی پادشاہ کی رضامندی پر مقدم رکھے ٭ کیونکہ جب
حق سبحانہ تعالیٰ بندے سے خوش رہے تو اوروں کے خشم
سے اُسے زیان نہ آوے ٭ اور پناہ خدا کی اگر خالق کسو مخلوق پر
عتاب فرماوے تو تمام خلق کے خوش ہونے سے ہرگز نفع نپاوے
اور اُسکے کچھ کام نہ آوے ٭ مثل ہی خدا مہربان تو کل مہربان ٭
بیت ٭ جو خدا تجھ سے خوش ہی تو خوش رہ ٭ اوروں کی
خفگی سے ہی کیا نقصان ٭ حکایت ٭ کوئی بزرگ کسو خلیفہ کی صحبت
میں بیٹھے تھے خلیفہ کسو کام میں ایسا مشغول ہوا کہ نماز اُسکی
خاطر سے فراموش ہوگئی وہ بزرگ اُٹھا تو نماز پڑھے ٭ ایک شخص
بولا کہ تناصبر کیوں نہیں کرتے کہ پادشاہ نماز کو اُٹھیں ٭ جواب
دیا کہ حکم خداوند عالم کا دوسرے کے حکم پر موقوف نہیں رکھا
جاتا ٭ پھر وہ بولا کہ پیشتر خلیفہ دیکھکر غضب ہوگا ٭ کہا کہ جب
خوشی خالق کی میسر ہوئی مخلوق کے خشم کا کیا اندیشہ ہی ٭
خلیفہ نے یہہ سوال جواب سنکے اُس بزرگ کو بہت سی
نوازش کرکے رتبے پر چڑھایا اور اُس باغ النعم شیلان

خصلت کو مرنے سے گرا دیا۔ چوتھی بات یہہ ہی کہ خدا سے زیادہ
ڈرے اور بادشاہ سے کم خوف کرے۔ خبر میں آیا ہی کہ جو کوئی
خدا سے نہیں ڈرتا اُس سے کوئی خوف نہیں کرتا۔ پانچوین شرط
یہہ کہ جتنا بادشاہ سے متوقع ہو اُس سے زیادہ خدا سے اُمیدوار
رہے اِس خاطر کہ جو کچھ دیتا ہی وہ دیتا ہی۔ پس اُمید اُسکے کرم
کی رکھا چاہیے جسکی لا ابالی درگاہ سے کوئی محروم نہیں پھرتا۔
بیت۔ خدا کی جو چوکھٹ پہ تو سر دھرے۔ تو مشکل ہی جو ہاتھ خالی
پھرے۔ اور بادشاہ کی طرف کی رعایت میں چھ شرطیں
لازم ہیں۔ پہلے ڈرتے کانپتے رہنا اور غریبی و عاجزی ظاہر کرنا اور
خدمت بخوبی بجا لانا۔ اِس لیے کہ بادشاہوں کی ایسی بلند ہمت اور
اِستابر اور یہہ ہی کہ اُس میں کوئی اُنکا شریک نہیں اِسی باعث
ساری خلقت میں وہ یکتا ہیں۔ اور اُنکا یہہ سبب ہی
کہ خدا کی سلطنت نے اُنکی ذات میں ظہور کیا ہی۔ اِسی لیے
خدا کا سایہ اُنکو کہنا درست اور بجا ہی اِن معنوں سے کہ
مختاری کی صورت اُن میں سمائی ہی۔ جو تمام خدا کے بندوں
سے اپنی خدمتگاری اور بندگی چاہتے ہیں اور زاچنے نہیں
وہ بھی اُس بزرگی کے سمجھتے ہیں۔ اور جو حرکت کرتے ہیں۔

اُس میں اپنی بلندی اور بے ہمتائی منظور رکھتے ہیں * جتنی شان اور شوکت سلطنت کی زیادہ ہوونی ہی صفت جلال کی بہت ہوتی ہی *! اِس قدرت پر بے پروائی اُنکی یہہ چاہتی ہی کہ ساری خلقت حق تعالیٰ کی محتاج اُنکی ہی * بس ضرور ہی کہ ہرایک آدمی اپنی احتیاج اور غریبی اُنکی خدمت مین عرض کیا کرے * بیت * جو کچھ ہی سب وہ ترے پاس ہی مین کیا لاؤن * مگر غریبی و عجز اور التجا لاؤن * دوسرے محنت اور مشقت اور حاضرباشی کی برداشت کرنا اور خفگی پر صبر فرمانا * کیونکہ پادشاہون کی خدمت کی بنیاد رنج و زحمت پر دھری گئی ہی * چنانچہ مثل خراسان کی ہی * تا رنج نکشی گنج نبری * حکیمون کی کتابون مین مذکور ہی کہ سلاطین کی ملازمت کو بجاے دیوار کے سمجھا چاہیے کہ درمیان آدمیون کے اور آرام اور آسایش اور لذت کے بنی ہی * پس پادشاہون کی خدمت کو بھی از جملۂ محالات گنا چاہیے * تیسرے یہہ کہ جو کچھ اندیشہ دل مین لاوے ضرور ہی کہ اُس مین مرضی سلطان کی لحاظ رکھے ہم دنیا کے فایدے کے واسطے اور ہم عاقبت کی بھلائی کے لئے * لیکن آخرت کی طرف

کو سب پر مقدم سمجھے ❊ جو نہ کے ملایمت اور خوشس گوئی کی راہ
سے ظلم کے نتیجون کو بادشاہ کی نظر مین بد دکھاوے اور عدل کی
تعریف اور خوبی بیان کر کے سلطان کے دل مین شیرین بناوے ❊
یعنے جس طرح مصلحت جانے حکمت عملی کر کے اُنکو ظلم سے باز رکھے ❊
اِس لئے کہ اگر بادشاہ ظلم کرے اور یہہ اُسپر راضی ہو تو
خواہ نخواہ یہہ بھی اُسس ظلم مین شریک ہو گا اور میدان
قیامت مین جس وقت پکار ہو گی کہ جدا کرو اُنکو جو ستمگار ہین
اور جو اُنکے ساتھہ روادار تھے ظلم کرنے مین ❊ تو اُسس شخص
کو بھی ساتھہ ظالم کے غضب اور پرسش کے مقام مین
لاوینگے ❊ حکایت ❊ تواریخ مین یہہ مرقوم ہی کہ یحیی واسطی بڑا
خطاط اور خوش نویس اور مشہور اُستاد تھا ❊ چنانچہ
بادشاہزادے اور اُمرازادے سب شاگرد تھے خط لکھتے اور
اصلاح لیتے ❊ ایک روز کسونے وزیر کے روبرو اُسکی تعریف
کی کہ یحیی خوب قلم تراشتے ہی ❊ وزیر الملک نے اُسے طلب
فرمایا اور کہا کہ میرے واسطے قلم تراشو ❊ اُسنے قلم کو ایک
بڑی احتیاط اور ہنرمندی سے تراشا ❊ وزیر نے اُسس قلم
سے فرمان شاہی لکھا ❊ اُسکی نظرون مین اپنا خط آگے سے بہت

شنذار معلوم ہوا * ایک خلعت عنایت کی اور ہزار روپیہ انعام فرمائے * یہی جوڑا پہن کر اور توڑا لیکر دربار سے باہر نکلا اپنے گھر کے دروازے تک نہ پہنچا تھا کہ وہین اُلٹے پاؤن پھر آیا اور وزیر سے کہنے لگا * کہ ایک گُنہ اُس قلم کے تراشنے مین بھول گیا ہون اگر حکم ہو تو اب بنا دون * وزیر نے قلم اُسکے ہاتھہ مین حوالے کیا * اُسنے قلم تراش لیکر نوک قلم کی کاٹ ڈالی اور خلعت اور تھیلی روپیونکی وزیر کے آگے دھر دی * وزیر نے کہا تجھے کچھہ خبط ہو گیا یہہ کیا حرکت کی * جواب دیا کہ جب مین غریب خانے کے نزدیک پہنچا یہہ آیت میرے گوش دل مین سُنائی دی جسکے یہہ معنے ہین * کہ حاضر کرو ظالمون کو اُنکے شریک اور مددگارون کے ساتھہ * اِسی خاطر مجھے خوف آیا کہ شاید آپ اِس قلم سے بطور ظلم و ستم کے کوئی حکم کسو پر لکھین * اور مین نے یہہ قلم تراشا ہی کہین اُس دن اُس کام مین تمھارے شریک نہو جاؤن اور عتاب و خطاب مین گرفتار ہو کر سزا پاؤن * دست مت ہو بھائی ظالمون کا آشنا * تو نجاوے تو بھی اُن سب مین گنا * پانچوین یہہ کہ بادشاہ کے مزاج کو خیر کی طرف

مائل رکھے اور ایسا کرے کہ نفع اُس بخرونیکی کا سب کو پہنچے * اور سب سے بہتر وہی بخشش کہلاتی ہی کہ یکساں اور عام ہو جیسے دھوپ آفتاب کی کہ سب کو لگتی ہی اور مانند مینہہ کے بوندونکی کہ سب جگہہ پر تی ہیں * ایک بزرگ سے پوچھا کہ خیر کسطرح کیا چاہیئے اور سب میں بہتر کون ہی * فرمایا کہ جو خاص و عام اور ہرکدام کو پہنچے * اور خیرات کرنے کا مزا یہہ ہی کہ خندہ رو رہے اور احسان کسو پر نرکھے اور منت دار نہ بنادے * نکتہ * کہتے ہیں کہ معین بن زایدہ کرم عام رکھتا تھا اور بخشش کے وقت خندان اور تازہ رو رہتا * کسو دانا سے ایک عزیز نے سوال کیا کہ برسنے والا بادل برتا ہی یا معین بن زایدہ * جواب دیا کہ سخاوت معین کی ابر سے بالا اور برتر ہی * پوچھا کس دلیل اور حجت سے کہتے ہو * بولا ابر جو دیتا ہی رو کر دیتا ہی اور معین جو بخشتا ہی ہنسکر بخشتا ہی * قطعہ * جو سخی کوئی ہی اُسکو دینے وقت * خندہ رو ہونا سب سے بہتر ہی * ہنسنا چہرہ کشادہ پیشانی * اِس سخاوت میں زیادہ خوشتر ہی * چھٹے یہہ چاہیئے کہ جب ملک کسو پر اعتماد خوب نرکھتا ہو اور نہ اُسکی خو بو کو بارہا نہ آزمایا ہو

تب تک اُسکی تعریف اور تقرب بادشاہ کے روبرو نکرے کہ آخر آزمایش کے وقت شرمندگی نہ کھینچے * حکایت * کہتے ہیں کہ کوئی مکار اور عیار حاجی کی صورت بنا کسو جھوٹے اور تھوڑا سا بہرا کیڑا اسکے غلاف کا لئے سلطان سنجر کے عرض بیگی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہون اہل بیت رسالت کی اولاد سے * اس سال حج کو گیا تھا سلطان کے واسطے حج کر آیا ہون اور پیغمبر خدا کے روضے مین بادشاہ کے حق مین اور ارکان دولت کے لئے تمام حاجیون کے روبرو دعا مانگی ہی * اگر سلطان کے حضور پہنچادو تو منت دار ہونگا اور احسان مند رہونگا * اور یہہ خوش خبری جو لایا ہون اور تبرکا کام کر آیا ہون بادشاہ شکر تکو بھی نوازش فرماویگا * اُسنے یہہ بات خوب تحقیق نہ کی اور سلطان کے سامھنے جا کر اُس حاجی علوی کی بہت سی تعریف کی * یہان تک کہ سلطان مشتاق ہوا اور اُسکے حضور لے آنے کا حکم دیا * جب اُس شخص کو حاضر کیا بادشاہ نے دست بوسی کی اور کنارے پر مسند کے بٹھایا * سلطان نے پوچھا وطن تمھارا کہان ہی * بولا اصفہان * پھر فرمایا کہ بیت اللہ کی طرف کد گئے تھے * کہنے لگا اس سال * خدا کا کرنا

ایلچی ایران کا جو آیا تھا کھڑا تھا اُسنے یہہ بات چیت سُنی اور اُسکو دیکھکر التماس کیا کہ قبلۂ عالم میں اِس بھلے آدمی کو خوب پہچانتا ہوں یہہ سید نہیں بلکہ اُس ولایت کی لولیوں کے قرمساقوں میں ہی اگرچہ یہہ لوگ سر پر بال رکھتے ہیں ۔ اور تمام سال میں اِسکو سپاہان میں دیکھتا رہا ہوں ۔ بلکہ بقرعید کے روز فدوی کے دروازے پر قربانی کا گوشت مانگنے آیا تھا ۔ سلطان نے جب یہہ کیفیت سُنی خفا ہوکر خواص کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ خوب سید نام آور اور حاجی بزرگ تم میری خدمت میں تو لایا ۔ وہ شرمندہ ہوا اور خجالت پاکر دربار سے نکلا ۔ جب تک جیتا رہا پھر بادشاہ کے روبرو نہ آیا ۔ بس اگر پہلے ہی اُسکا احوال تحقیق کرتا اور اُسکی زبان آوری اور لیاقت کو خوب سمجھ لیتا تو غبار انفعال کا اُسکے چہرۂ حال پر نہ بیٹھتا اور نظر سے ایسے بادشاہ کی گر نہ پڑتا ۔ قطعہ ۔ نہ کر تعریف سلطان سے کسو کی ۔ کہ جب تک اُسے خوب آزما وے ۔ نہووے وصف جو تو نے کہا ہی ۔ تو تو شرمندگی کہنے سے پاوے ۔

مثنوی یہہ ہی کہ جب تو واقف ہووے کہ بادشاہ کو فلانی چیز پسند ہی یا خواہش رکھتے ہیں خواہ گھوڑا یا غلام اور نوکر

یا اسباب یا باغ یا بنات یا اور کچھ ہو تو اُسکو اپنے واسطے نرکھے بلکہ یہہ خواہش اور آرزو دل مین رکھے کہ کسو طرح بیسے بادشاہ کی نظر قبول تک پہنچاوے اور حضور تک گذرانے ٭ آٹھوین یہہ کہ جسوقت بادشاہ کوئی بات فرماوے دل اور جان و عقل و ہوش و گوش بلکہ تمام اعضا سے دھیان لگائے رہے ٭ ایسا نہ کرے کہ ایک کلمہ اُس کلام سے فوت ہونے پاوے ٭ کسو فکر یا کام کی طرف نہ مشغول ہو نہ نظر دوسری جگہہ ڈالے اور نہ کسو کی بات کے اوپر دھیان اور کان لگاوے اگرچہ وہ بات کیسی ہی ضروری ہو ٭ اِس لئے کہ سلطان نہایت صاحب غیرت ہوتے ہیں جب دیکھیں کہ کوئی شخص اُنکی توجہہ کے وقت کسو اور جگہہ نظر یا خواہش سننے کی رکھتا ہی وہین غیرت کے رو سے اُس پر غضب ہو جاوین ٭ اگر اُس دم غصے کو پی لیں اور ظاہر نکریں پر اثر اُسکا بعد مدت کے کدھو نہ کدھو کھلا چاہے اور وہ شخص آفت مین پڑے ہی ٭ نوین قاعدہ یہہ ہی کہ بادشاہوں کے دربار مین کانا پھوسی نکرے ٭ یعنے چپکے چپکے آپس مین نہ بتیائین کیونکہ اُنکے حضور جو دو شخص باہم اپنا اپنا بھید کہین کہ اُسے بادشاہ

نہ سمجھے اور نہ سُنے اور نہ کچھ اُسنے فرمایا ہو تو سلطان کے
دل میں بہت سے خیال آوین اور تعمیر سے گمان جی مین
سمادین غالب ہی کہ اُنکو قید فرمادین * پس بادشاہوں کے
دربار مین ایسی حرکتوں سے بڑی قباحت پیش آتی ہی *
اور یہہ بھی ہو سکے ہی کہ حاسد جنکو فساد منظور رہی کہنے کی جگہہ
پاکر بادشاہ کی خاطر نشان کرین اور صاف صاف کہین کہ
فلانے کا دل آپ کی طرف سے برگشتہ ہو رہا ہی اور اُنکی نمک
حلالی مین کچھ خلل معلوم ہوتا ہی شاید ارادۂ بد دل مین رکھتے
ہین * پس جب سلطان بھی دیکھے کہ میرے روبرو بھی وہ
دونوں سر جوڑ کر کچھ کہتے سُنتے ہین * خدا نکرے جب اُنکو یہہ
یقین ہوا تو اس صورت مین کلام اُس شخص خورکا درست
پڑا اور کرسی نشین ہوا اور اُسکے کہنے نے اثر کیا * اور یہہ دونوں
آدمی غضب سلطانی مین پڑے بلکہ دریاے ہلاکت مین
ڈوبے * ابیات * بیٹھکر کر مجلس مین ماتین چُھپکے آپس مین
مکر و عیب کرتے ہین اسے دانا جو ہین صاحب نظر * اس
لئے جو ہی ادب کی راہ سے یہہ بات دور * بلکہ ہیگا یہہ نشان
غفلت و مکر و غرور * دوسرین انسان کو ضرور رہی کہ جب

پادشاہ کسو وزیر سے سوال کرے بہہ نسبت نکرے اور جواب ندے بیچ جب تلک کہ وہ شخص جس سے پوچھے جواب ادا کرے * اس واسطے کہ جواب دینا اس بات کا جو دوسرے کی طرف متوجہہ ہو کر پوچھی ہی اسکی کم عقلی اور ہلکاپن پر دلالت کرتا ہی * نصیحت * کسو عزیز نے ایک حکیم سے پوچھا کہ اگر میں پادشاہ کی مجلس میں رہوں اور وہ دوسرے سے سوال کریں درست ہی کہ میں جواب کہوں * فرمایا نہیں تو جواب ندے کہ یہہ نشان بیوقوفی کا ہی * اس لئے کہ تو نے سوال کرنیوالے کو بے شعور بنایا * یعنے اسکو اتنا فہم نتھا کہ کس سے سوال کیا چاہیے * اور جواب دینے والے کو بھی تو نے نادان ٹھہرایا کہ وہ لیاقت اس سوال کے جواب کی نرکھتا تھا جو بیچ میں تب دبسی بولی اٹھا * اور سوا اس حماقت کے اس حرکت میں اور بھی ایک وسواس ہی * کہ اگر سلطان سہ دربار ڈانٹ کر فرماوے کہ تجھہ سے تو میں نے نہیں پوچھا اس وقت کیا جواب تجھہ سے بن آویگا مگر ہو تہہ چپ کر رہجاویگا ناحق کی شرمندگی بات کیا بات میں اٹھاویگا * ایسا کون سا حیلہ لاویگا جو انکھیں سامنے کرکے عرض کریگا * اور اگر کئی آدمیوں سے

مخاطب ہو کر پوچھین کہ ایک انکے درمیان تو بھی ہووے تو بھی جواب
دینے مین بہت سست کر کیونکہ وہی ساتھ واسطے تیرے مدعی بن جاوینگے اور
تیرے سخن کو عیب لگا دینگے * بلکہ تاخیر کر جبتک وہ سب جواب دے لین
اور تو انکے کلام کا عیب وہنر دریافت کرلے * سب سے پیچھے جو بات
تیرے خیال مین آوے اور انکے سخن سے بہتر یاد ہوے تو شوق سے کہہ نہین
تو چپکا بیٹھا رہ * ابیات * مگر جواب مین تو بات کے پہلے سب سے *
ضروری ہے کہ نشیب و فراز کو دیکھے * اگر جواب ترا خوب ہی تو شوق
سے بول * کہ تیری بات جواہر کے سات لیوین تول * نہین تو
عیب کو اپنے نہ سب مین ظاہر کر * کہ چپکے رہنا تر ابولنے سے ہی
بہتر * گیارہوین یہ چاہیے کہ جب تک سلطان کچھ احوال نہ پوچھے
آپ سے آپ بات شروع نہ کرے اور جب پوچھے خاموش
نرہے مناسب جو جانے کہے * مگر جس وقت بادشاہ سُننے کی
خواہش رکھتا ہو تب مرضی پہچان کر سخن کو طول کرے اور
آب و تاب سے بات کو بڑھا کر عرض کرے * بارہوین اگر
سلطان اُسکو کسو راز سے واقف نکرے تو ظاہر کرنا اُسکا تفحص
مناسب نہین اور اُسکے کھوج مین نرہے * اِسلئے کہ
اگر اُسکو قابل محرم کرنے کے جانتے تو البتہ اُسکے ساتھ کہتے

جب بادشاہ نے اُسے لایق نہ سمجھا اور نہ کبھی آزمایتہ واقف
ہو بیکی ملاشش میں رہا تو خواہ مخواہ ایک نہ ایک روز
جناب بادشاہی میں ترا جاتا ہے ۔ بیت ۔ تجھ سے سرا پنا
نہیں کہتے ہیں نامحرم سمجھ ۔ او بڑی کو بھید سے سلطان
کے کیا کام ہے ۔ نیر ہاویں یہہ کام کرے کہ کسی کو تحفہ اور ہدیہ
اور انعام میں کہ اسکو عنایت فرماویں بےپروائی نکرے ۔ بلکہ
سر آنکھوں پر رکھہ لے اگرچہ کم ہو اسس خاطر کہ سلطان
کی بخشش تھوڑی سی بھی بہت ہے اور نہ اپنے میں دماغ کرنے سے
یہہ دریافت ہوتا ہے کہ عنایت بادشاہی اکو حقیر سمجھا کوئی
عاقل یہہ نہیں کرتا کہ سایہ خدا کے فیض کا اُسکی طرف متوجہ ہو
اور وہ اُسے اپنے اوپر سے دور کرے اور دولت آتی ہوئی
دیکھہ کر اپنے میں قصور کرے ۔ بیت ۔ ہے وہی خوب جو مقدر
ہے ۔ تھوڑا اور بہت اُسکا بہتر ہے ۔ جو دھوویں ایمانداری کی راہ
سے قدم باہر نرکھے اِسس خاطر کہ امانت ایسی صفت نیک
ہے کہ ادنا آدمی کو اعلا کر دیتی ہے اور حرمت بخشتی ہے ۔ اور
خیانت ایسی خصلت بد ہے کہ نامآور انسان کو بدنام بنا کر
ذلیل اور خوار کر دیتی ہے ۔ خلیفہ مامون کا قول ہے کہ میں ایماندار

آدمی کو دوست رکھتا ہوں ہرچند وہ کمینہ ہو * اور جو کوئی دغا بازی اُس سے دشمنی کرتا ہوں اگرچہ اشراف اور عالی خاندان ہو * اس لئے کہ امانت نشان ایمان کا ہی * اور حدیث میں بھی فرمایا ہی کہ جو شخص ایمان نہیں رکھتا اُسکو امانت نہیں ہوتی * اور حق سبحانہ تعالی نے خاین کو اپنی محبت سے بے نصیب بنایا ہی * چنانچہ آپ فرمایا ہی کہ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا سارے خاین ناشکروں کو * چندر ہوئیں جو کچھ پادشاہ کی سرکار سے اُسکا مدد خرچ مقرر ہوا اُسپر قناعت کرے اور راضی رہے زیادہ طلبی کا خیال دل میں نہ لاوے اور لالچی نہیں جاوے کہ مزہ حرص کو بے نصیبی لازم ہی * بیت * حرص سے تبلہ نصیب رہتے ہیں * حرص کو سب بُرا ہی کہتے ہیں * حرص سے آدمی ذلیل بنا * اور قناعت سے سب کہیں ہیں برتا * سولھویں رو برو یا پیٹھ پیچھے یعنے دربار میں یا اپنے گھر میں جب پادشاہ کا ذکر آوے بجز بھلی و نیکی زبان پر لاوے * بلکہ اِس بات کی عادت اور خو بنا وے کہ نہ بدی خاوند کی کسو سے سُنے نہ آپ سُناوے * اور اگر کسی غیر سے ایسا کلمہ نالایق سُنے جو پادشاہ کے ترک ادب پر دلالت کرتا ہو تو اِس شخص کو اِس خاطر

جھڑکے اور لعنت ملامت کرے اگر باز نہ آوے سخت کہے اور
زبردستی بجا دے جو اُسپر بجلی چھوڑے تو اُسکی صحبت اور
دوستی یک قلم ترک کرنی مناسب اور بہتر ہے ∗ پھر اُس
سے کسو طرح تمام عمر بھر کلام نہو اور صاحب سلامت نہ کرے ∗
مستعد ہوویں جو کام اُسکے سپرد ہو اُس میں رات دن
لگا رہے اور جو خدمت کہ اُسکے ذمے ہو اُسکے سر انجام دینے
میں ایک دم غفلت نکرے ∗ بلکہ اِس سعی اور کوشش
میں رہے کہ ہر وقت حاضر رہوں تو جس گھڑی سلطان یاد
فرماویں جلد خدمت میں حاضر ہو جاؤں ∗ اعتبار ہوویں مہربانی
اور رضامندی پر بادشاہ کی اعتماد اور بھروسا نرکھے اور
مغرور نہو بیٹھے اور اپنی خدمتگذاری اور حاضرباشی پر غافل
اور بے پروا نہ بنے ∗ کیونکہ غرور دولت اور مرتبہ کا صحبت اور
خدمت کو فراموش کر دیتا ہے ∗ اور کسو سبب سے بادشاہ
کے حضور میں ظاہر نہ کرے کہ آپ کی سرکار میں میرا بڑا حق
ہے یا میں نے بہت خدمت کی ہے بلکہ اپنی نوکری کو ہمیشہ نیا سمجھے
اور روز بروز نئی جانفشانی اور دعاگوئی کرنے سے آداب
فرمان برداری کے اور حق نمک خوارگی کے بادشاہ کے دل

میں نادر رکھے* اس عورت کی خدمتیں آخر کی پہلی محنتوں
اور نیک مطلبوں کو یاد دلاتی رہتی ہیں* کیونکہ سلاطین اس
حق کو کہ انجام اسکا پہنچا اسسے علاقہ رکھتا ہو بھول جاتے ہیں* اور
کسی کی خدمت کرنے کا احسان نہیں مانتے اس لئے کہ یہہ
اپنے تئیں لایق خدمت کروانے کے جانتے ہیں* انپسو ہیں جس
وقت کچھ حاجت عرض کرنی ضرور ہو تو فرصت کا وقت نظر میں
رکھے کہ بادشاہوں سے کچھ کہنا حکم نماز کا رکھتا ہے کہ اگر بر وقت
ادا کرے قبول ہو اسی طرح اپنی احتیاج بھی جو بر وقت التماس
کرے روا ہو اسی واسطے دانا کہہ گئے ہیں* بیت* حرام
اُسکو ہی پادشاہوں کا مال* جو فرصت کے دم کا نرکھے خیال*
اور چاہئے اتنا مطلب اپنا عرض نکرے کہ نشان خفگی کا پادشاہ
کی پیشانی پر ظاہر ہو* نپسو ہیں اگرچہ پادشاہ اُسکو عزیز
رکھے اور حرمت بخشے لیکن لازم ہی کہ اُس فرقے پر جو نزدیک
اُسکے آگے سے معتمد اور معتبر ہیں یا قدیم خدمتوں کا حق
رکھتے ہیں سبقت نڈھونڈھے اور اپنے تئیں اُنسے زیادہ
نہ سمجھے* کہ اس حرکت سے حماقت اور سفاہت اور نادانی
اُسکی ثابت ہوتی ہی کیونکہ شاید پادشاہ کو اُس شخص سے

جس سے یہہ بیش دستی ہو جاتی ہی اُنس اور اُلفت
ہو یا اُسنے کچھ ایسی خدمتین کی ہون یا شایستہ نوکری کی
ایسی بجا لایا ہو کہ سلطان کے دل مین نقش ہون اور اُسکا
حق ضایع کرنا خوب نہ سمجھے تو اُسکی حرکت پسند نہ پڑے *
اور اگر وہ عزیز اِس کم ظرف سپاہی باز کی جڑ کاٹنے کی فکر مین
مست ہو اور پادشاہ اُسکی طرفداری کرے تو البتہ وہ اِسکی
پیٹھہ زمین پر لگا سکتا ہی * پس یہہ ساری عمر شرمندگی
اور خرابی مین رہیگا * قطعہ * جو بادشاہ کے نزدیک سب سے
ہووے عزیز * تو اُس سے زیادتی داناؤن کا نہین پیشہ *
اگر یہہ تیرے تئین مربا ما لیکن * تو اُسکے درپئے سے رکھہ
دل مین اپنے اندیشہ * اِسکیوین لازم ہی کہ پادشاہ کے
غصہ کرنے اور برہم ہونے سے رنجیدہ نہ ہووے بلکہ خفگی اور
غصہ اُنکی دل کی خوشی سے قبول کرے اور اپنی سعادت
جانے اِس خاطر کہ دانا کہتے ہین * کہ تہمت قریب ہی کی اور دبدبہ
شہنشاہی کا بےسبب بھی لوگونکی رد گردانی پر اُنکی زبان کھول
دے ہی یہہ سمجھہ کر اُنکے حضور اِتنی گستاخی کیا چاہئیے کہ اگر
باعث غرور کے کہ سلطنت کو لازم ہی کسو کو گالی دے بیٹھین

تو بھی وہ اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اُٹھا دے * مصرع * گالی نہ کہو یہہ ہین دعائین * اور اگر تجھے بلا وین اُسکو مہربانی کرکے * مصرع * ہرچند جفا دیکھی پر مین نے دعا سمجھی * بابِ بستوین اگر غصے اور غضب سلطانی مین پڑے تو ہرگز کسو اپنے بیگانے سے گلا نکرے اور دشمنی اور کینے کو اپنے دل مین راہ نہ دے * اُس گناہ کو اپنی طرف سمجھے اور دل مین قایل ہو کہ میری ہی تقصیر ہے * بیت * جنے کہ جفا کرے شکایت نکرون * یارکہ یہہ کہون کہ ان گنہ میرا ہی * اور بعد اُسکے اتنی محنت اور غریبی بجا لاوے کہ جسکے سبب سے اُس خشم کو دور کرسکے * تیئسوین اگر کوئی پادشاہ کی خفگی مین پڑے یا کسو تہمت مین گرفتار ہو جاوے اور پادشاہ کے دل مین اُسکی طرف سے کینہ بیٹھے تو واجب ہے کہ اُس گنہگار سے کنارہ پکڑے اور اُس مرد سے جو متہم ہوا ہے دوستی چھوڑ دے * اُسوقت تک کہ غضب سلطانی اُسپر سے کم ہو جاوے اور مہربانگی اور رحمت کی توقع ظاہر ہو * تب ایسے عذر جو معقول اور پسندیدہ ہون درمیان لا کر اُسے راضی اور خوش کرے جس مین اُسکی تسلی ہو * چوبیسوین یہہ کہ پادشاہ کی رضامندی اور خاطرداری کے بیان تک

در بسی رہے کہ روز بروز اُنکو اپنے اوپر زیادہ مہربان رکھے اور
مزاج اُنکا اُس سے خوش رہے ۞ لیکن یہہ بات اپنے دل میں مکھنہ
پیدا کرنی چار طرح سے ہو سکے ہی ۞ ایک اُنمیں سے یہہ ہی کہ جو کچھ
بادشاہ زبان مبارک سے فرماوین اُسکی بہت سی تعریف
کرے اور کہے درست ہی بشرطیکہ وہ بات خلاف دین
اور شرع کے نہو ۞ دوسرے عقل و تدبیر کو اُنکی سراہے ۞ تیسرے
خوبیاں اُنکی ظاہر کرے ۞ چوتھے بُرائیاں اور بد حرکتیں اُنکی پوشیدہ
رکھے ۞ پچھتوین بھید و نکا چھپانا ضرور ہی اور یہہ کام سب شرطوں
میں بڑی شرط ہی اور جڑ تمام ادبوں کی ہی ۞ پس مقتضی
عقل کا یہہ ہی کہ راز ہاے پادشاہی کے پوشیدہ رکھنے میں کمال
کوشش بجالاوے اور اس بات میں خبرداری اور ہوشمندی
کی راہ یہہ ہی کہ پادشاہ کا ظاہری احوال جس سے سارے نوکر
چاکر واقف ہیں اُسکو بھی اپنے مقدور موافق چھپائے رکھے
اور اپنے مُنہہ سے نکہے تو اس عادت سے خود بخود راز پوشی
کی صفت پیدا ہو گی آخر سب بھید چھپانے اُسکو آسان
معلوم ہونے لگینگے ۞ اور ایک فایدہ یہہ ہی کہ جب
سلطان نے اُسکی نصاحت سے اطلاع پائی اور اُن کے

کوشش کیا ہوئی تو اگر کوئی سر ظاہر بھی ہو پر اسپر بہتان
نیکلے گی ۔ اس لئے کہ راز پوشیدہ اگر کوئی فاش نکرے
تو بھی اُسکی ظاہری چال ڈھال پر گمان کر کے معلوم کر سکتے ۔
یہہ احوال بعضی دلیلون سے دریافت ہو جاتا ہے ۔ اس صورت
مین وہ لوگ جو اسرار اور محل اعتماد کے ہین وے بھی متہم
ہوتے ہین اور گمان بد اُن پر لیجاتے ہین ۔ پس جب کوئی اس
صفت سے مشہور ہوا کہ یہہ محرم اسرار کا ہے اور کوئی سر
اسپر سے آشکارا نہین ہوتا تو وہ اُس گمان اور بہتان سے
بچ رہتا ہے ۔ اگر بپناہ خدا کی کوئی بھیت کا مالک ہوا اور اُسکے پیٹ
مین بات نہ پچ سکے تو وہ راز کو شکر کب پچا سکیگا ۔ آخر
ایک نہ ایک دن اپنا سر بھی نہ بچا سکیگا اُس سر کے ساتھ
اسکا سر خوف و خطرے کے مقام مین ہے ۔ بیت ۔ کہا دانا نے
جو ہے نیک خصلت ۔ کہ گر سر چاہیے تو سر کو کہہ مت ۔ نصیحت ۔
کہتے ہین کہ کسو شہنشاہ اولوالعزم نے ایک حکیم نامآور
عالیقدر سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کرو ۔ اُنھون نے فرمایا کہ ای
ملک ساری وصیتین ان دو کلمون مین تمام ہین ۔ ایک تو یہہ
کہ حکم خدا کا سب پر بالا سمجھے ۔ اور دوسرے شفقت اور رحم

دنی خدا کے بندون پر رکھے اُسی معنے مین کہہ گئے ہین ٭ قطعہ ٭
محبت سب مین خوب ہی کر تجھہ کو چاہیے ٭ تو ای جوان
بوڑھون سے یہہ نکتہ یاد رکھہ ٭ پہلے خدا کی بندگی کر اور ادب
سے رہ ٭ اور خدا کے بندون کو نیکی سے شاد رکھہ ٭ پھر بادشاہ
نے پوچھا سیاست کے حق مین کوئی بات کہو ٭ بولا کہ انسان
کے قتل کرنے مین سعی کرنی خوب نہین کہ آدمی کے بدن کی
عمارت کو ڈھانا اور خدا کے باغ کے اِس درخت کو کاٹ کر
گرانا ہیچ کام نہین ٭ مگر تین قسم کے شخصون کو ذوق سے
مارنے کہ اس حرکت کو شکر دانا تحسین منظور رکھین گے ٭
ایک دشمن سے دشمنی یعنی تمھارے ملک کے لینے کا
ارادہ کرے ٭ دوسرا وہ اہل خدمت جو سرکار کا مال
چُراوے ٭ تیسرا لُترا کہ جو بات سُنے اور سب سے کہتا پھرے ٭
ایسے حرامزادون کو جہ زمین کا پیوند کیجئے یعنی خاک کے نیچے
چھپا دیجئے تو تمھارا بھی راز چھپا رہے ٭ قطعہ ٭ بھید سلطان کا جو
کوئی ظاہر کرے ٭ اُسکو مٹی کے نیچے تو دے چھپا ٭ سر چھپا رکھہ
جو تیرا بھی سر بچے ٭ سر چھپایا جسنے اُسکا سر بچا ٭ حکایت ٭
کہتے ہین کہ کسو بادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے ارشاد

کہا کہ میں جو بات تیرے ساتھ کہوں خبردار تو کسو سے نہ کہیو ۔
اُسنے کہا میری کیا طاقت جو میں کہیں ظاہر کردوں ۔ تب
فرمایا کہ میں اپنے بھائی کی طرف سے اندیشمند ہوں ۔ بس
آگے اس سے کہ وہ قابو پا کر دغا کا قصد کرے میں اُسکے دفع کرنے کی
فکر میں رہتا ہوں ۔ اب تجھے لازم ہے کہ ہمیشہ میری محافظت
اور خبرداری میں رہے اور میرے بھائی سے جو کچھ دریافت
کرے مجھ سے وہ بات ٹھیک ٹھیک آکر کہے ۔ اُسنے
حضور میں بادشاہ کے تو قبول کیا لیکن فرصت پا کر یہ تمام
احوال اُسکے بھائی کے گوش گذار کر دیا ۔ وہ اُسکا بہت
منت دار اور شکر گذار ہوا اور بولا کہ تونے اپنا حق مجھ پر ثابت
کیا جو مجھے اس دغا سے خبردار کر دیا اُسکا عوض خدا چاہے تو
بشرط سلطنت مجھ سے کرونگا اُس روز سے ہوشیار ہو گیا
اور اپنی احتیاط اور نگہبانی کرنے لگا ۔ اتفاقاً بادشاہ نے رحلت
کی اور سلطنت اُسکو پہنچی جوں تخت پر بیٹھا اور چتر پھیرا
گیا وہیں بھائی کے اُس نوکر کے حق میں حکم کیا کہ اُسکا سر
کاٹ ڈالیں ۔ وہ بولا اے بادشاہ ایسا میں نے کیا گناہ کیا ہے
میں امیدوار انعام کا ہوں ۔ فرمایا یہ کیسی تقصیر ہے کہ میرے

بھائی کا راز تو نے آشکارا کیا باوجود اتنی بخشش اور نوازش
کے کہ تیرے حق میں فرماتا تھا اور تجھے محرم سمجھ کر ہمراز اپنا
بنایا تھا۔ ہر گاہ تو اسکا بھید دل میں نہ رکھ سکا مجھے تجھ پر کیا
اعتماد باقی رہا۔ آخر اسکی گردن ماری۔ فقط اسی باعث
کہ سر نہ چھپایا اپنا سر کٹوایا۔ بیت۔ میں پھر میکدے سے
یہ بھی مفلسی کی راہ۔ پیالہ مانگا اور بولا چھپانا بھید ون کا۔ لیکن
اپنی خودداری کی رعایت میں سات شرطوں کو عمل میں
ہونا ضروری۔ پہلی یہ کہ جس جگہ سے نہ لیا چاہیے نہ لیوے اور
جس جگہ نہ دیا چاہیے نہ دیوے۔ تو دنیا میں بدنام اور بے قدر نہووے
اور نہ عاقبت میں رسوا اور شرمندہ بنے۔ دوسری تا مقدور سب
کی طرف کی بدی کو دل سے دور کرے اور سب سے نیکی تا
مقدور کرے اور ہر ایک کو فیض پہنچاوے۔ تیسری مانند ہمت
ہو کہ اعتبار ہر کسو کا موافق اسکی ہمت کے ہوتا ہے۔ اور یہ مقرر
ہے کہ جو کوئی صفت عالی ہمتی کی رکھتا ہے وہ ہرگز اپنے دم کو
پاک ہی دنیا کے مال کی طمع میں کہ وہ نہایت حقیر ہے ذلیل اور خوار
نہیں کرتا اور ضرورت سے چار دیا مال کے فائدے کے لئے اپنی ذات
شریف کو برباد نہیں دیتا۔ اسواسطے کہ دولت و حشمت پائدار

نہیں رہتی ہے وہ ساری عمر خفت اور خواری کی قید میں گرفتار
رہ جاتا ہے * جو شخص نسبت سخن اپنے اوپر روا رکھے نہ اوروں
پر * چنانچہ حجت الاسلام نے فرمایا ہے کہ وہ شخص عجب
بدبخت ہوگا جو بندے کی رضامندی کے لئے اپنے تئیں خدا کے
خشم میں گرفتار کریگا * اور سلطان کی مہربانگی کے واسطے
اتنا مظالم اپنی گردن پر بار کریگا اور اپنے بدن کو دوزخ کا کندا
بنا تیار کریگا * قطعہ * آدمی کی خوشی کی خاطر تو * اپنے تئیں خشم
میں خدا کے نہ ڈال * جب ہی اوروں کی خوشی کے لئے *
کچھ نہیں ہے فایدہ * تو رنج و ملال * پانچویں قدر اپنے اختیار اور
سرداری کی جانے اور غنیمت اپنے قابو اور قدرت کی
پہچانے اور رکھ ایسا کام کرے کہ آگے موت کے بھی پچھتاوں کے صدمے
سے اور پیش از غلبہ لشکر مرگ کے کہ وہ ڈھانے والا لذتوں
کا ہے * بیت * اس سے آگے کہ اجل آ کے اچانک پہنچے *
سورج اس زندگی کا کوہ فنا تک پہنچے * ذکر نیک اور نشان
خوب اس سے یادگار رہے * چھٹی جتنا اعتبار اور مرتبہ پاوے
مغرور نہو جاوے اور بہرہ و سامان صاحبت اور شان شوکت پر
تکبر سے کہ زمانہ بے وفا مشہور ہے کہ عداوت کی عادت رکھتا ہے اور

فلک کا پانی پینا سب کو معلوم ہی کہ نعمت کی حصلت سے بد
نام ہو رہا ہی * تھوڑے عرصے میں زمان دولت کا جسے اپنے
عین کام کو واسطے کتابوں کے ابیبا جاتا ہی * اور طرا نا امیدی کا
طالعمندی اور مقصد وری کے سننے کے اوپر کھینچتا ہی * یعنے
دنیا کے کارخانے کو بعد زوال آتا ہی * ابیات * تھوہو مال پر
دنیا کے مغرور * کہن ہی آج دارا اور مغفور * تو مرنے وقت
سب کچھ چھوڑ دیگا * یہ ہی تجھے پاس دشمن سارا لیگا *
سادہین جتا معدور ہو اور ہو سکے خلق سے نیکی کرے کہ
یہ دین سب ہون کی خدمت مین اختیار رہانے کا اور سلاطینون
کے حضور مین اعتبار پیدا کرنے کا بہی ہی * کہ آپ بھی کوشش
نے یہ سے در احسان کے انعام خاص و عام کو پہنچ دے * اور
مرد و بزرگ کو اپنے جاہ و مرتبے کے نوع سے نوالہ فیض کا
چکھاوے * یقین سمجھا چاہیے کہ جو کوئی نیکی کرتا ہی اپنے سا تھہ
کرتا ہی * پند * ایک بزرگ دیندار کا قول ہی کہ مین نے اپنی
ساری عمر مین کسو کے ساتھ نیکی نہین کی * ایک مصاحب نے
پوچھا کہ ہمیشہ بیس تمہارے انعام اور احسان کا کام ہی
اور سب سے زود آور نام آور آپ کی نعمتون سے

کھاتے ہیں اور تمہارے کرم کے خوان سے حصہ پاتے ہیں ٭ پس یہ کیا کلام ہی جو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کسو سے بھلائی نہیں کی اسکے کیا معنے زبان مبارک سے بیان کیجے اور میرے دل کا عقدہ کشا دیجئے ٭ جواب دیا کہ میں سچ کہتا ہوں سو سبحانہ تعالی اِس صورت سے کلام مجید میں فرماتا ہی کہ اگر تم نیکی کروگے تو اپنی ذات سے نیکی کروگے ٭ تو اِس سے معلوم ہوا کہ ثواب میرے احسان کا میری ذات کی طرف رجوع کریگا ٭ پس میں نے جس نیکی کی ہی اپنے ساتھ کی ہی ٭ اور برائی کے بھی ایسے ہی ہیں کہ اگر بدی کروگے تو اپنے دم سے کروگے کیونکہ عذاب اُسکا بھی تمہاری ہی طرف بازگشت ہوگا ٭ ابیات ٭ تو نیکی کر جو اب ہی تجکو قدرت ٭ بدی کو چھوڑ دے کر ہیگی ندامت ٭ بھلا کرنے سے پیش آوے بھلائی ٭ بُرا کرنے سے ملتی ہی بُرائی ٭ لیکن رعیت کی طرف رعایت میں غور کیا چاہیئے کہ اصل غرض جاہ و دولت سے کچھ رضامندی بادشاہ اور امیروں کی نہیں ٭ بلکہ خدا کا شکر یہ ہی کہ قدرت اور دستگاہ پاکر رعیت پرور بندوں کی اور آبادی مُلک کی کرو ٭ پس رعیت کے حق میں رعایت رکھنی سب کاموں

میں برا کام ہی ٭ پر بہ رعایت دو شرطوں سے ہو سکتی ہی ٭ پہلے یہہ
کہ انکی حالت کی نگہداشت میں کوشش بجا لاوے تعہدی اور تسلی
وغیرہ ایسا کرے کہ اپنے کام سے باز نرہیں اور اپنی بستی سے
جلاوطن نہوئے چاہیں ٭ دوسرے ظلم ظالموں کا اُن سے دور رکھے
کہ بزرگوں نے فرمایا ہی کہ رعیت مثل بکری کی ہیں اور حاکم اُنسے
چرواہا ٭ اور بادشاہ گویا مالک اُنکا جس طرح خاوند ایوڑ کا ایوڑ
چرانے والے کو سونپ دیتا ہی کہ وہ باگھہ بھیڑیئے سے جو اُنکو
پھاڑ کھاویں نگاہ بانی کرکے بچاوے ٭ اور اچھے ٹھار ستہ پر جہان
خوب ہری گھاس ہو چراوے ٭ تو خوب فربہ بناوے اور
اُنکی نسل بڑھاوے اور دودھ حاصل کرے ٭ ایسے ہی ارکان
دولت کو زیبا ہی کہ رعیت و ظالم حاکموں سے کہ وہ بجائے بھیڑیوں
کے ہیں پناہ میں رکھے ٭ اور جس صورت میں انکی بہتری دین و
دنیا کی ہو اُس طرح بسر دے ٭ اور اگر اُنکے احوال سے غافل ہو
تو ظالم جو کچھ چاہیں سو اُنکے ساتھ سلوک کریں ٭ اسبات ٭ تو ہی
رکھو اشکر کرنے کا ٭ بہتر دن کو بہتر بانوں سے رکھنا بہتر ٭ نہیں
دانائی یہہ کہ ضائع ہووے ٭ بہتر یا بہتر بانوں میں بٹ جاوے ٭ اسنے
یہہ سُن کر کہا کہ بہتر دنوں کے ادب میں عمل لیے گئے ٭ لیکن میں

تمہیں امراؤ اور وزیروں اور نویسندوں اور مصاحبوں کو جو
آداب اور احتیاط واجب ہی سو کہتا ہوں وہ یہہ ہیں کہ امیروں
میں ہر ایک کو چاہیے کہ بارہ قاعدے یاد رکھے اور اُنپر عمل کرے
پہلے فرمان برداری خدا اور بزرگ کی لیکن اس شرط سے
کہ جس قدر اپنے دل میں خواہش رکھے کہ خدا کے بندے ہماری خدمت
کریں آپ بھی چاہیے کہ خدا کی بندگی اُس سے کم نہ کرے کیونکہ
یہہ نہایت بری ہی کہ اپنی سرداری کا مرتبہ خلق اللہ سے زیادہ
چاہے اُس درجے سے کہ حق خدا کی خاوندی کا آپ ادا کرے
پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس بات میں دوسرے تو خدا کی طرف
جو آویگا تو خدا بھی تجھے چاہیگا دوسرے یاد رکھنا نعمت کے
حق کا واجب ہی کہ حق اپنے ولی نعمت کا نہ بھولے اور راہ مخالفت کی
نچلے کہ کفران نعمت کا نتیجہ بہت بد ہی ایک برائی اُسمیں سے
یہہ ہی کہ کسو بادشاہ کو ایسے پر اعتماد نہیں رہتا اور سب کی
نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا ہی اور یہہ بھی مقرر ہی کہ
کوئی ناشکر نمک حرام اپنے دل کے مطلب کو نہیں پہنچا بلکہ آخر
کم بختی اور شرمندگی میں گرفتار ہوتا ہی امانت وہی انعام
بادشاہوں کا اور ادب اُنکا چاہیے رکھنا بخت اور دولت اُس سے

منہہ موڑتے ہیں٭ جو ولی نعمت اپنے کو چھوڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
نشان مردی اور مردانگی کا یہہ ہی کہ اگر کچھہ بدی یا نقصان
خداوند نعمت کی طرف سے پہنچے تو اُسکو عوض اُسی نیکی اور
فائدے کے جو اُس سے ملا ہی نا چیز سمجھے اور دل میں نہ لاوے٭
یہہ بھی شکر نعمت کے ادا کرنے کا حق ہی گویا شکر اُسکی نعمت
کا یہا لایا٭ بیت ٭ گلی سے تیری جو زادوں کے سبب ہم کیونکہ اُٹھہ
جاویں٭ کہ مردوں کو نہیں لایق ہی نمک اور تم کو کھاویں٭ حکایت٭
لکھتے ہیں کہ کسو خواجہ کے ایک خانہ زاد تھا بڑا ہوشیار اور
عقل مند٭ ایک روز وہ خواجہ اُس غلام کو ساتھہ لیکر باغ
میں گیا سیر کرنے کرنے کا ایک طرف جا نکلا وہان سے ایک
کھیرا توڑ کر غلام کے ہاتھہ میں دیا کہ کھا٭ غلام نے چھلکا چھیلا
اور بڑے مزے سے کھانے لگا٭ یہہ دیکھہ کر خواجے کو بھی ہوس
ہوئی ایک پھانک اُس سے مانگی جو آپ بھی کھاوے٭ جب
چکھا تو نہایت کڑوا معلوم ہوا بولا ای غلام ایسے کڑوے
کھیرے کو تو نے خوشی سے کس طرح کھایا یہہ کیا تیرے جی میں
آیا٭ کہا میان صاحب اِسکو تم نے مجھے عنایت کیا اور میں
تمھارے ہاتھہ سے ہمیشہ تر توا لے ساونے میٹھے مزے مزے

کے بت سے کھاتا رہتا ہوں ● اب میرے تئیں شرم آئی
ایک کڑوے گھونٹ سے منہ بناؤں اور اسے اگل دوں ●
بیت ● مشہار نبرے ● غم سے کر کمائی ہو شکر ● جو ایکبار تلخ
بھی کھاؤ نہیں ہی آزرہ ● خواجہ کو یہ بات خوش آئی اور
کہا میرا شکر نعمت تونے ادا کیا اب مجھے اپنی خدمت میں
نہ رکھونگا وہیں اسکو آزاد کیا اور تو ہیرے انعام دیا ●
تجسس سے ظاہر ہو کہ کتاب میں سے یہ ہی جتاجا وہ بلال بادشاہ نے
اُن کو عنایت کیا ہی اُسی کے وسیلے سے کوشش کر کے مال پیدا کریں
نہ کہ بادشاہ کی ذات سے لینے کا ارادہ کریں ● بعضے خدمت
اور قدرت کے ہونے سے یہ ڈھن دوڑا دیں کہ آپ
کچھ بھی نہ کر خاوند کے مال پر دل کو لبھادیں ● اور جس طرح سے
کھا بیٹھیں اور آخر اس حرکت کی سزا پاویں ● کیونکہ مال
ہر ایک انسان کا محبوب ہے اور سب کی نظروں میں
پسند اور خوب ہے بس جو کوئی دوسرے کے معشوق پر دل
دوڑا دے یا طمع کو کام فرما دے آپ سے آپ سب دشمن
کا پیدا ہو جاوے ● داناؤں کا قول و فعل ہے کہ سلاطین سے
اسباب روپئی پیدا کرنے کے واسطے چاہیئے نہ روپی طلب کرنے واسطے

خدمت کی درخواست کیجئے کہ جسکے باعث مال پیدا ہو اور خاطر
جمع ہو جاوے سوال کرنا نہ پڑے اور دولت خود بخود ہاتھ
آوے • بادشاہونکی سرکار سے اسی طور سے مبلغ ملنا ہی کچھ
نقد تحصیل حوالے نہیں کردیے • جو تجھے لازم ہی کہ جتنا اسباب
امرائی کا اور نقد خزانہ پیدا کرے وتاہی تجمل بادشاہ کا اور
بندوبست بارگاہ کا منظور رکھے نہ زیب و زینت اپنی ذات
کی لحاظ کرے • اس لئے کہ یہہ حرکت اور یہہ نیت نمک حلالی
کے آداب سے بہت مناسب اور حق شناسی کے مرتبے سے
نہایت لایق ہی • بلکہ اگر اسی صورت سے خیرخواہی اور جان
فشانی میں مستعد رہیگا تو عنایات پادشاہی میں بھی خلل
نہ آویگا • اور اگر اپنی خودداری خیال میں لاویگا تو آخر پچھتاویگا •
پانچویں پادشاہونکی ریس کرنے سے ڈرتا رہے کیونکہ
انکی ذات لایق ہی کھانے پینے اور رہنے اور پہننے میں سواے
ان کے کوئی ان کی برابری نہیں کرسکتا • اور بہت سی باتیں
ہیں کہ وہ فقط انھیں کو لایق ہیں دوسرے کو نہیں پھبتیں •
اور اگر از راہ نادانی کے یہہ کوئی ایسی حرکت کرتے کہ
مشابہ پادشاہ کے چلن سے ہو اور یہہ خبر حضور تک پہنچے

تو یہہ اُسکی باعث ہلاکت کے اور باد مین ایسا فود کھائے کو
پہر نہ ترسے ۞ چھٹے جو قول باتین کہ بادشاہ سے ظہور مین آوے
اور وہ خلاف شرع کے ہو اور خود بادشاہ ہی اُسکی
تعریف کرے تو لایق ہی کہ یہہ بھی سراہے اور امنا وصدقعا
کی وصیت ۞ جو شاہ دن کو کہے رات تو ندم مارے ۞ کہہ یہہ بارگاہ کا
چاند جھکتے ہین تارے ۞ اور یہہ صاحب شعور دون کو معلوم ہی
کہ دنیا مین کوئی کام ایسا نہین جو دو صورت سے باہر ہو یا
نیک ہی یا بد ۞ بس اِس سعی اور کوشش مین رہے کہ
اچھی بات جو ہو ہر سکے اُسکو بادشاہ کی طرف سے سمجھے ۞ اور
اگر وہ کام خوب نہو تو دانائی کی تدبیر دن سے عرض کر کے
دل نشین کر دے ۞ ساتوین اگر سلطان ایسی صلاح فرما دے
کہ برعکس اُسکی سمجھ کے ہو یا کوئی بات ارشاد کرے کہ نا
پسند اُسکے مزاج کے ہو تو راضی رہے اور موافقت کرے ۞
اور رویشی ہی دلیل گذران کہ اُسکی بالا بشر کرے اور
دل مین خوب سونچے کہ وہ بادشاہ ہی اور مین چاکر واجب
ہی کہ متابعت اور فرمان برداری اُسکی ہر دم منظور
رکھون ۞ آٹھوین چاہیئے کہ رنجیدہ ہانے اور منہہ پکے ہو جانے

سے معزور نہو جاوے ۞ اور عزت و حرمت دینے سے پادشاہ کے
اپنے درجے کی حد سے قدم آگے نہ برتاوے ۞ آداب ابن المقفع
مین یہہ نصیحت مذکور ہی کہ اگر سلطان تجھے بھائی کہے تو اُسکو
خاوند جان اور اگر فرزندی کا نام تجھہ پر رکھے تو اپنے تئین غلام
پہچان ۞ ہر چند وہ تیری تعریف مین مبالغہ فرماوے تو خدمتگاری
اور عاجزی مین کمی نکر ۞ بیت ۞ شاہ جتنا کہ لطف فرماوے ۞ اُتنی
یہہ بندگی بڑہاوے ۞ اور یہہ بھی سمجھنا ضرور ہی کہ جو تیرا امیر ہو کہ
نہایت اختیار اور بہت مقدور رکھتا ہو اور اُس سے کوئی
حرکت ایسی واقع ہو کہ پادشاہ کی حکمرانی اور ریاست
فرمانے سے مشابہت رکھتی ہو تو البتہ پادشاہ کے مزاج
مبارک کے ناگوار اور ناپسند ہوگی ۞ اگر بظاہر مین شہ
پروا کر شہ منہ نکرین پر دل مین گرہ رکھین گے اور جلد اُسکی
کسر نکالینگے ۞ بیت ۞ گر تو ملک مین شہ کے حکومت بیجا ۞
کر پادشاہ مقابل کو دیکھہ نہین سکتا ۞ حکایت ۞ کہتے ہین
کہ سلطان محمود غازی کے بھائی نے اپنے زرخرید غلام کو کہ
اُس سے کچھہ برا گناہ صادر ہوا تھا باندھہ کر لٹکا دیا اور حکم کیا کہ
کمچیان لگاؤ ۞ وہ غلام بعد مار کھانے کے سلطان کے روبرو

فریاد کرنے کو آیا * سلطان نے حقیقت سنکر فرمایا کہ جھنڈا اور نقارہ اور چھتر اور تخت یانک تمام اسباب سلطنت کا بھائی کے دروازے پر لیجا دیں * اُسنے جب یہہ احوال دیکھا خوف کے مارے ڈرتا کانپتا بے تامل سلطان کے حضور دوڑا آیا اور عاجزی اور غریبی سے زمین پر ناک گھسنی اور ہاتھہ جوڑ کر عرض کرنے لگا کہ بندے سے ایسا کونسا گناہ عمل مین آیا اور کیا جرم واقع ہوا جسکے سبب خاطر اشرف پر ملال گذرا * اور جہان پناہ نے سارا لوازمہ پادشاہت کا اُس عاجز کے مکان پر بھجوا دیا * سلطان نے فرمایا کہ اگر سلطنت میرا حق ہی اور مین صاحب حکم ہون تو تجھے لٹکانے اور باندھنے سے غلاموکے کیا علاقہ * تجھے لازم تھا کہ وہ احوال حضور مین ظاہر کرتا مین تحقیق فرماتا اور رعایا کا ظلم ہوک پر اور مہوک کی شوخی مالک کے ساتھہ نہو نے دیتا * حق تعالی نے اپنے بندے میرے سپرد کئے ہین اُنکا اِنکا جواب مجھے دینے پڑیگا نہ تجھے * آخر بہت شفاعت کرنے سے گناہ اپنے بھائی کا معاف کیا * ابیات * سیاست پادشاہونکو ہی لایق * کرے گر دوسرا تو ہی وہ احمق * دلیری حکم مین شاہون کے مت کر * جو کام اُنکا ہی رکھہ موقوف اُن پر * نوین کار بار سپاہ

کا امیرونکے سپرد ہی* چاہیئے کہ امرا پادشاہ کو اِس بات کی رغبت دین اور مزاج اُنکا اِسپر لا دین کہ ہمیشہ لشکر تیار اور آراستہ رہے اور لڑائی پر مستعد اور موجود تیار رہے* اِس واسطے کہ دنیا گاہ فتنہ اور فساد کی ہی اور کسو کو معلوم نہین کہ کسو وقت کیا حادثہ ناگہانی پیش آویگا اور کس طرف سے پیدا ہوگا* پس اگر سلطان مال ہی اکٹھا کرنے مین مشغول رہے اور فوج جمع نکرے تو ضرورت کے وقت لاچار ہو جائے اور عاجز بنے* کیونکہ جمع کرنا آدمیونکا مال سے میسر ہوتا ہی اور سارا ملک مردونکی نمک حلالی اور جانفشانی کے باعث عمل مین آتا ہی اور فرمان بردارین جاتا ہی* اِسی مطلب مین قول بزرگونکا ہی کہ نہین ملک ہاتھہ آتا مگر فوج سے اور نہین فوج اکٹھی ہوتی مگر مال سے* بیت* تمام ملک میسر ہو زور لشکر سے* یہ فوج ہو ہی اکٹھی خزانۂ زر سے* حکایت* کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے اپنے ایک امیر سے صلاح پوچھی کہ مال اور لشکر کے قصّے مین حیران ہو رہا ہون* اگر مال جمع کرنے کا خیال کرتا ہون تو لشکر تباہ ہو جاتا ہی اور اگر فوج کو تیار رکھا چاہتا ہون تو خزانہ خالی نظر آتا ہی* امیر نے مصلحت دی کہ روپیہ جمع کیجیئے* سلطان نے جواب

دیا کہ سپاہی پریشان ہو جائینگے * تب اُسنے التماس کیا کہ اگر یہ اب چلے جاوینگے پر جس وقت اُنکا کام پڑیگا اور خزانے کا منہہ کھول دیجیئے گا سب دوڑے آئینگے * فرمایا اِس بات کی کچھ دلیل ہو تو عرض کر * اُسنے کہا ایک یہہ حجت تو ظاہر ہی کہ اِس گھڑی اِس مکان میں ایک مکھی دیکھنے کو بھی نہیں حکم کیجیئے کہ ایک باسن شہد کا لاویں * پادشاہ نے فرمایا کہ جلد حاضر کریں شہد کے آتے ہی ڈھیر سی مکھیاں بھنکنے لگیں * تب وہ بولا میں نے جو کچھ کہا تھا اُسکا یہہ نمونہ موجود ہی * سلطان بھی دیکھہ کر بہت سی شاباشی دینے لگے اور بولے تو نے سچ کہا تھا * پھر اُسی بات کی دوسرے امیر سے مشورت کی * اُس نے کہا لشکر کو بنائیے اور اُنکو اپنے پاس سے علیحدہ نہ فرمائیے * اِس واسطے کہ جسوقت آپ چاہینگے تُرت کام کے لوگ جمع نہو سکینگے * پادشاہ نے اُسسے بھی پوچھا کہ تیری اس بات کی کچھ حجت ہی * عرض کی کہ قبلۂ عالم ہی پر رات کو التماس کرونگا * جب رات ہوئی بولا کہ شہد کا باسن منگوائیے جب آیا ایک مکھی بھی اُسپر نہ آبیٹھی * تب وہ کہنے لگا جہاں پناہ جب انسان کا دل کسو سے ٹوٹ جاتا ہی اور علیحدہ ہو جاتے

ہیںپھر ہر چند اُنکو مال کا لالچ دیجئے اور خاطرداری کیجئے لیکن گرد نہین پھرتے اگر حکم ہو تو میں اسبات مین ایک حکایت کہون * پادشاہ نے فرمایا بیان کر * اُس نے یہہ حکایت کہی * کہ مصر مین کوئی پادشاہ تھا کہ مال کے جمع کرنے مین کوشش کرتا اور سپاہیون کے احوال کی نہ پرسش تا * تمام ملک سے جو خزانہ آتا صندوقمین رکھا جاتا اور نہایت خبرداری اور نگہبانی اُسکی کرتا رہتا * اتفاقاً شام کا حاکم لشکر جمع کرنے لگا کہ جنگ کے ارادے پر مصر کی طرف متوجہہ ہووے یہہ خبر مصر مین آ پہنچی * ایک امیرنے مصر کے سلطان سے کہا کہ یون سُننے مین آیا ہی کہ امیر شام تمھاری لڑائی کے واسطے لشکر لیے چلا آتا ہی روپیے دیتا ہی اور نگاہ اشت پر قلم جاری کیا ہی * اب آپ کی فوج اور رفیق کہان ہیں * پادشاہ نے خزانے کے صندوقون کی طرف اشارت کی اور کہا لڑائی کے جوان تھیلیون مین ہیں اور میرا سارا لشکر صندوقون مین چھپا بیٹھا ہی جب چاہونگا باہر نکل کر کام آویگا * اِس عرصے مین حریف کوچ درکوچ آہی پہنچا اور بے لڑائی غالب ہو کر سارے صندوق اپنے تصرف مین لایا * اور بولا اگر تو اِس مال سے سپاہی

جانباز اور رتبہ والے جمع کرتا تو اسحسن حمرانی اور بلے بسی مین نہ پڑتا * یہنت * جو مال خرچ کرو تو سپاہی ہاتھہ آوے * ندو تو جلد وہ میدان سے بھاگ ہی جاوے * دسوین اپنے ملک کی آبادی اور چین اگر چاہے تو لازم ہے کہ جاسوس اور خبردار باہوش متعین کرے کہ وہ چارون طرف سے روز مرّے کی بھلی بُری خبرین جیسی کی تیسی لگاوے * تو جس طرف کہ فتنے کے سر اُٹھانے کی شُہس گُن پاوے جلد اُسکے تدارک کی کوشش فرماوے * حکایت * کہتے ہیں حاجب بن عباد نوکر فخر الدولہ دیلمی کا تھا جو اکثر اوقات شیراز مین مقام رکھتا * ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ تین روز پیہم حضور مین نگیا پھر چوتھے دن صبح کو دربار مین آکر حاضر ہوا * فخر الدولہ نے پوچھا کہ تین شبانہ روز غیر حاضری کا کیا باعث تھا * حاجب نے کہا پرسون ہرکارہ میرا ملک خطا کی طرف سے پہنچا اُسنے کہا کہ خطا کا حاکم جس وقت فراش خانے کو جاتا تھا ایک اپنے امیر معتبر سے بگوش کچھہ بات کہنے لگا * سو اُس روز سے مجھے اندیشہ اور فکر تھی کہ کیا جانے کیا ہو گا * اِس خیال پر لشکر کی موجودات لیتا تھا اور اُسکے دفع کرنے کا اور اپنے ملک

کے محفوظ رہنے کا منصوبہ کر رہا تھا آخر آج صبح کو دوسرا
خبردار آیا اور یہہ خبر لایا کہ وہ تیاری فوج کی کر کے اپنی ہی سلطنت
مین کسو سمت بھیجتا ہی * اب میری خاطر جمع ہوئی مجرے مین
آکر حاضر ہوا * اِس نقل سے دھیان کیجئے کہ امیرون اور
وزیرون کو پادشاہون کے کام کی اِس مرتبہ سعی اور
جستجو ضرور ہی باوجودیکہ خطا کہان اور شیر از کہان لیکن از
بسکہ ہوشیار تھا ذرا سی بات سُنکر چونکتا ہوا * چنانچہ میرہم نے
آگے بھی اخبار نویسون اور جاسوسون کے حق مین دو تین
کلمے لکھے ہین * بیت * جو مالک کا ہو امختار تو تو کوشش کر *
کہ چارون طرف سے تو باخبر رہے ہر وقت * گیارھوین لازم
ہی کہ فقیرون اور محتاجون کا وسیلہ بنے اور اُنکو سلطان
تلک پہنچاوے * اور مظلومون اور دادخواہون کا پادشاہ
کے حضور تک لیجانے کا مربی ٹھہرے * تو وے اپنا دردِ دل عدالت
کے دار الشفا کے حکیم سے بیان کر کر مراد کی شفا کا شربت
نوش کرین * اور جو ایسا امیر مختار ہو کہ رعیت اُسکی
دہشت سے پادشاہ کی خدمت تک نہ پہنچ سکین اُسکی یہہ
مثل ہی کہ دریا کا پانی خوب ستھرا اور میٹھا ہی لیکن مگرمچھ

اُس مین رہتا ہی کہ پنیا سے اور توقع ہوئے آدمی پینے
کو چاہیے ہین پر اُسکے ڈر سے اُس پانی کے گرد پھر نہین سکتے *
بیت * جو اختیار ملا تجھکو تو تو ایسا کر * کہ تجھہ سے ملک کے
درویش پاوین سب آرام * بار ہوین زیر دستون کے
ساتھہ ایسی زندگی کرے کہ زیر دست بھی اُسکے ساتھہ خوشی
سے اپنی زندگانی کاٹین * چنانچہ حدیث مین لکھا ہی کہ جو کوئی
خلق اللہ پر رحم نکریگا اُسپر بھی رحم نکرینگے * اور اخبار مین
آیا ہی کہ جو کوئی تم سے زیر دست ہو اُسپر کرم اور بخشش
کرو تو تم پر بھی عنایت و بخشش کرے جو تم سے زبردست
ہی * ابیات * زیر دستون کا غم تو کھایا کر * اور زبردستی
سے فلک کی ڈر * کر سلوک ایسا خلق سے جیسا * چاہے
تو تجھہ سے بھی کرین ویسا * لیکن وزیرونکو ادب پادشاہون
کے بجالانے اور دوسرے امیرون کی نسبت زیادہ لحاظ رکھنا
لازم ہی * اِس لئے کہ کوئی کام سلاطین کے دربار مین وزارت
سے سخت اور مشکل نہین * کیونکہ اُسکے حاسد بہت ہوتے
ہین اور اُمیدوار شک سب پادشاہی نوکرون کو رہتا ہی * خصوصاً
اُن عہدونکو جو منصب اور مرتبے مین اُسکے ہم چشم اور دوبدو

ہین ایسے امیر مقرر اُسکے رتبے پر ریس اور ہوس کرتے ہین
اور رجال کار و حیلے کا پچھا کر اُمید وار اس فابو کے رہتے ہین
کہ اُسکو کسو نہ کسو پیچ سے اُس مین ایسا پھنسا وین کہ پھر کسو
طرح مخلص نپاوے * اِس صورت کی صحبت مین وزیر کو کوئی
تدبیر بچاو اور سُرخرو رہنے کی راستی اور کم طمعی سے بہتر
نہین * اور لازم ہی کہ ہوشیاری سے کوئی نکتہ آداب سلطنت
مین اور وزارت کی شرطون مین چوک نجائے اور اپنے عہدے کی
خدمت کو راستی و درستی سے سرانجام دے تو اُسکے
حرف پر کوئی اُنگلی نرکھ سکے اور انگشت نمانہ بناوے * چنانچہ
داناؤن کا قول ہی کہ جو شخص اُس کام کو جو اُسکے ذمّے مقرر
ہی دین و دیانت اور عقل و امانت سے بجالاوے تو ہرگز
عیب جو اور چغل خور کی مجال اور طاقت نہین پڑتی جو زبان
ہلاوے یا کچھ بات بناوے جس مین اُسپر تک الزام آوے *
بیت * مجال کسکی کرے عیب پاکبازوں کا * کہ برگ گل پہ جو
شبنم پڑی تو کیا نقصان * نصیحت * حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق
وزارت کے کون شخص ہی اور یہہ کام کیسے انسان سے
بخوبی سرانجام پاوے * بولا کہ جس کسو مین چار اور تین

اور دو اور ایک ہون * پوچھنے والون نے کہا ہم اِس پہیلی کو بوجھے نہین اور اِس معمّے کو سمجھے نہین کھول کر مفصل بیان فرماؤ * تب کہنے لگا چار مین سے ایک یہہ ہی کہ انجام ہر ایک کام کا پہلے دریافت کرے * دوسرے ہوشیار اور خبردار رہے جو اپنے تئین اپنے ہاتھون ہلاکت مین نہ ڈالے * تیسرے ہر ایک برتے کام مین دلیل اور دلیر ہو * چوتھے جوانمرد اور صاحب جرات ہو * اور تین مین سے پہلے یہہ کہ جب معلوم کرے کہ فلانے شخص نے یہہ خدمت خیرخواہی اور نمک حلالی سے کی تو جلد اُسکے عوض تسلی اور دلاسا دیوے * دوسرے جو لوگ اُسکے حکم سے سرکشی کرین اور گردن موڑین ترت اُسکی سزا دے اور گوشمالی کرے * تیسرے زمانے کی اونچ نیچ پر حاضر اور موجود رہے * اور اُن دو مین سے ایک یہہ ہی کہ پادشاہ کے نمک کی رعایت منظور رکھے دوسرے رعیت کے حق کی طرف سے بھی غافل نہو جائے * اور ایک جو کہا سو یہہ ہی کہ کسو وقت کسو کام مین اپنے خالق اور رازق کو نہ بھولے * چنانچہ حدیث شریف مین فرمایا ہی کہ جب خدا تعالی کسو صاحب حکم اور خداوند فرمان کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہی تو اُسکو وزیر نیک کردار اور راست گفتار عطا کرتا ہی *

اِس خاطر کہ اگر پادشاہ کوئی نکتہ عدالت کے قانون کا فراموش کرے تو وزیر اُسکو بروقت یاد دلاوے اور جو یاد ہو تو وہ اُسکی بجالایش کرے * اور البتہ جس حاکم کو بگاڑا چاہے اور دوسرے کو اُسکی جگہہ پر قایم مقام کیا چاہے تو اُسکو وزیر ایسا بدکار اور مردم آزار دیوے کہ مطلق انصاف کے قاعدون سے واقف نہو تو پادشاہ کو کیا یاد دلاویگا * اور اگر خود بدولت کو معلوم بھی ہون تو صلاح نیک ندے بلکہ بُری ہی بات سمجہاوے * پس جو وزیر کہ راستی اور دیانت کی صفت سے موصوف ہو تو گویا وہ مددگار پادشاہ کا ہی کہ اُسکے سبب سے ستون عدل اور احسان کے قایم رہتے ہیں * ابیات * وزیر ایسے ہی ماکون کو کرتے ہیں آباد * جو کہاکے رحم غریبونکا عال رکھیں یاد * جو سمجھیں وہ کہ کریں ظلم تو یہہ کام رہے * تو پادشاہ کا کب اُن سے نیک نام رہے * اب وزارت کے آداب کی تمام شرطون میں سے اُنیس نکتے لکھنے میں آتے ہیں * اول رعایت خدا کے حکم کی بجالاوے اور یہہ بات سب کامون پر مقدم ہی * اِسلئے کہ جب انسان خدا کا خوف جی میں رکھے تو البتہ اپنے احوال کا ملاحظہ کرتا رہیگا اور نالایق حرکت سے احتراز اور پہلو تہی کریگا *

دوسرے پادشاہ اور سپاہ اور رعیت کے درمیان انداز ہر ایک کے حق اور درجے کا لحاظ معین رکھے خاطرداری کسو طرف کی نکرے تو کسو کا حق تلف نہو * یہہ بات وزارت کے بندوبست میں نہایت مشکل اور یہہ کام بہت نازک ہی * تیسرے جو کام شروع کیا چاہے پہلے اُسکے انجام کو خوب دریافت کرلے * کیونکہ اگر بگڑ جانے سے اُسکے اول اندیشہ کرے تو آخر کو پشیمانی نہ کھینچے اور افسوس کی اُنگلی حسرت کے دانتون سے نہ کاٹے * ابیات * تو نے ہی کیا قبول جو کام * پہلے تو سمجھ لے اُسکا انجام * گر نیک ہی وہ تو اُسے تئین کر * ور بد ہی تو ترک کر مقرر * چوتھے واجب ہی کہ نیک قاعدونکو رواج دے اور بد رسمونکو موقوف کرے * اِسلئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک راہ اور اچھے قاعدے جاری کریگا اُسکو ثواب اُسکے عوض ملیگا * اور جو شخص نالایق بدعتون کا حکم دیگا یا آپ عمل مین لاویگا اُسکو عذاب ہوگا اور اُسکے بدلے سزا پاویگا * ابیات * خدمت مین جو شاہ ہونگی کرے اُنکا کام * اور چاہے نہون اہل جہان مین بدنام * تو رسم زمانے مین وہ ایسی رکھے * جو خوش ہو خدا خلق بھی پاوے

آرام * پانچوین کاربار سلطنت مین اپنی کفایت ظاہر کرے * کیونکہ کفایت وزیرون کی ملک کی کارروائی اور آبادی مین اتنی ضرور ہی کہ بیان سے باہر ہی * حکایت * کہتے ہین کہ عضد الدولہ ابو علی حضریؔ سے جو وزیر کسرو آل بویہ کا تھا رنجیدہ ہوا * اُسکے پاس ایک ایلچی بھیجا اور اُسکے ساتھ ایک ننگی تلوار کر دی اور کہہ دیا کہ اُسکے آگے اِسے رکھہ دیجیو * رسول نے ویسا ہی کیا اور منہہ سے کچھ نکہا * وزیر نے قلم اُسکے آگے ڈال دیا اور کہا جا تیرا جواب یہی ہی * اور اُسی وقت سے عضد الدولہ کی نوکر مین لگا اور فرمان لکھنے مین مشغول ہوا اور سب امیرون اور صاحب لشکرون کو جمع کر کے باہر نکالا کہ اُسکو پکڑ کر قید کر لیا * اور جلدی سے تمام ملک اُسکا اپنے بادشاہ کی سلطنت مین شامل کیا * بیت * شہنشاہون کے جو درپیش مشکل کام آتے ہین * وزیرون کی ہی تدبیرون سے وہ انجام پاتے ہین * چھٹے اگر سلطان کوئی ایسا منصوبہ دل مین لاوے کہ ملک کی یا مال کی بہتری کے کام نہ آوے تو دیوان اعلا کو لایق ہی کہ راضی نہو * لیکن سب دربار پسند کرے سب کے روبرو اُسکی قباحت بیان نکرے اور خوب سمجھے کہ ملوک مانند

سمجھے کے ہیں جو پہار تلے اوپر سے جاری ہوتا ہی اُسکو اگر
کوئی شرت چاہے کہ ایک طرف سے دوسرے سمت بہاوے تو
یہہ نہین ہو سکتا ناحق آپ ہلاکان ہوگا اور سب کے نزدیک
نادان ہوگا * اور جو یہہ تدبیر کرے کہ پہلے اُسکا زور گھٹنے
دے پھر آہستہ آہستہ احتیاط سے ایک طرف مٹی اور
کوڑے سے باند بناوے تب جید هر چاہے اُس طرف ذوق
سے لیجاوے * اسی طرح مرضی اور تدبیر پادشاہ کی جو فتنے اور
فساد سے ملی ہوئی ہو اُسکو بھی نرمی اور ملایمت سے راہ
پر لاوے نہ کہ پند و نصیحت مچاوے * بلکہ دونون ہاتھہ جوڑ کر نہایت
عاجزی سے جو صلاح نیک اُسکے خیال مین آوے اگرچہ خلاف
اُنکی سمجھہ کے ہو پر کہہ سناوے * اور صبح مین خلوت کے
وقت فرصت پا کر مثلین اور حکایتین اُس مطلب کے موافق
کہہ کر پادشاہ کی خاطر نشان کرے اور وہ دشمن جو اُنکے دل مین
سمائی ہی اور اُنکے مزاج کو بھائی ہی کسو خوش آیندہ تدبیر
اور حیلے سے اُنکی طبیعت سے باہر نکالے * اور جو قباحتین اور
خلل اُس بات مین ہین ندهڑک جتاوے * ابیات * جو چاہے تو
نرمی و دانائی سے * تو سلطان کی راے کو پھیر دے * وگر تو

تو درشتی سے انگ نول اُٹھے * مشکل ہی جو بات
اُنکی تلے * تو پہلے یہہ بہتر ہی حکم اُنکا مان * جو فرصت ملے فکر کر جو تو
جان * ساتوین منصب اور رتبے اور مصاحبت پر پادشاہون
کی اور اپنی مختاری پر مغز بیالانہ کرے اور غرور مین نہ آجاوے *
کیونکہ مزاج سلاطین کا کبھو مانند پانی کے نرم ہی اور یکدم سو
آگ کی طرح گرم ہوجاتا ہی اُن پر اعتماد نرکھے * اور یہہ بھی یقین
جانے کہ جو خدمت یا عمل ہی ایک نہ ایک روز اُسکو تغییر ہی
کا خال ہی اور مال کو زوال لگا ہوا ہی * نکتہ * ایک دانا سے کسونے
پوچھا کہ تم گھر کیون نہین بناتے جواب دیا کہ اِس شہر مین
دو گھر ہین ایک تو مکان کچہری کا جب خدمت پر جاتا ہون تو وہان
رہتا ہون * اور دوسرا گھر بندی خانے کی کوٹھری ہی جب بیکار
ہوآتا ہون وہان گذران کرتا ہون * بیت * غرور اور فکر نہین
اقبال اور ادبار مین لازم * کہ جب تک تو پانک مارسے نہ یہہ دیکھے
نہ وہ دیکھے * آٹھوین جب تک ہوسکے نیکی اور احسان کرے
اور یہہ یاد رکھے کہ یہہ زمانہ یکسان نہین رہتا اور کسوسے وفا
نہین کرتا * ابیات * اُس سے پہلے جب کہ ساقی دہر کا * زہر دسے
دولت کے شربت مین ملا * توپی اور پگڑی کو تو سر سے اُتار *

دل کسو کا کر خوشی ای بیٹے یار * سر سے تیرے تاج کو ہوگا زوال * چاند سا کھڑا اپنے کا جون ہلال * تو بین بیکسون اور امیدوارون کی حاجت روا کرنے مین کوشش دل و جان سے کرے * کہ پادشاہون کی ملازمت اور خدمت کرنے کے گناہ سے اگر پاک ہوا چاہے تو محتاجون کی احتیاج اور آرزو برلاوے * روایت * امیر المومنین امام حسین علیہ السلام اکثر یہہ فرماتے کہ اگر کسو ایماندار مسلمان کی حاجت کو مین روا کرون تو میرے نزدیک ستر برس تک مسجد مین بیٹھہ کر خدا کی بندگی کرنے سے بہتر ہی * اور حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ اکثر فرماتے کہ کتنے برس تک رکاب پادشاہ کی جب وہ سوار ہوتا مین تھامتا * اس حرکت سے میرے دل کا یہہ مطلب تھا کہ کسو طرح خلق اللہ کی احتیاج میرے ہاتھہ سے بر آوے * چنانچہ اکثر ولیون اور حکیمون نے یہی بات سوچ کر خدمتین سلاطین کی اختیار فرمائی ہین * نصیحت * شیخ کبیر پاک کرے اللہ انکی جان کو آپ بیان کرتے ہین * کہ ایکدن مین کسو مسلمان کے کام کی خاطر ستر دفع عضد الدولہ کے روبرو گیا پر وہ کام نہ بن آیا * آخر عضد الدولہ نے کہا ای شیخ تم عجب آدمی ہو اتنی بار

ایک بات کے واسطے تم آئے گئے پروا پوری نہ پڑی * تسپر بھی تم دور سے آتے ہو اور خالی پھر جاتے ہو * اب تو باز آؤ اور میرا مغز نہ پھراؤ * شیخ بولے ای خلیفہ میرا کام پورا ہو چکا کیونکہ میری نیت فقط رضاے خدا پر ہی * اور مین یقین جانتا ہون کہ اللہ اِسس میری آمد و شد سے راضی ہوا لیکن تو اپنے جی مین سوچ کہ تیرا کام ادھورا رہا جو ایک کام مسلمان کا تونے نہ سنوارا اور محتاج کو ناامید رکھا * اور یہہ بھی تو خوب جانتا ہی کہ جب تک اہل دولت اور صاحب قدرت خدا کے بندون کے کام نہ بناوینگے اُنکے بھی کام نہ بنیگے * بیت * کر فقیرون کے کام کو انجام * کہ تجھے بھی بہت سے ہین گے کام * عضد الدولہ پشیمان ہوا اور سر دھنا اور بہت سا رویا اور وہین جس کام کے واسطے شیخ سعی کرتے تھے دستخط کر دیا اور روا کیا * بیت * کام مین اوروں کے تو کوشش کر * کہ تیرے کام بھی ہون سب بہتر * دستور ہی پادشاہ کے مزاج کو نیک کامون کی طرف لاوے اور اچھی اچھی باتون کی چوٹ دلاوے یہان تک کہ اُنکے سبب سے خیر ایک عالم کو پہنچے * حکایت * کہتے ہین کہ وزیر اتابک کامرد نیک اور خبیر تھا بہت سا مال پادشاہ کے خزانے سے

خیرات کرتا * آخرا او رکار پردازیون نے ایک روز حضور مین یہہ احوال عرض کیا کہ جہان پناہ کا روپیا وزیر تمام برباد دیتا ہی اور جا بیجا صرف کیا کرتا ہی * کوئی اُسکے مُنہہ پر کہہ نہین سکتا * اتابک نے سُنکر خزانچی کو بُلایا اور فرمایا کہ خبردار اب اُسکے حکم سے کسو کو کچھہ نہ دیجیو نہین تو تیر سے پیٹ نکلوا ؤ اور نکلایا ہاتھہ کٹوا دونگا * اتفاقاً اُسی روز کسو درویش نے وزیر سے سوال کیا متصوفی کو فرمایا کہ فلانی چیزا ور اتنا نقد اِسکے نام خیرات مین لکھہ * متصدی نے ذرا تامل کیا دیوان اعلا نے ٹوکا * کہ کیون تامل کرتا ہی شاید ڈرتا ہی کہ تیرے ہاتھہ قلم ہونگے کیا اِس سے نہین خوف کہتا تھا کہ ابھی فرماتا ہون کہ اُلٹا لٹکا دین اور مارے پانسون کے فرش کر ڈالین * یہہ خبر حضور تک مجلس پہنچی وزیر کو یاد فرمایا اور خفگی سے کہا تو مشرف کو کسواسطے دھمکواتا تھا * عرض کی کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ پادشاہ کے سراپردۂ دولت کی طناب کو پایداری کی میخ سے مضبوط باندھون پروہ نہین چھوڑتا اور نہین سمجھتا * آپ غور فرمائیے کہ لایق تنبیہہ اور تعزیر کے ہی یا نہین * پادشاہ وزیر سے یہہ نکتہ سُنکر رو دیا اور وزیر کا مرتبہ بلند کیا * اور یہہ بھی تواریخ مین حکایت لکھی ہی کہ

سلطان ملک شاہ سے لوگون نے عرض کی * نظام الملک ہر سال لاکھہ دینار خزانۂ عامرہ سے عالمون اور صالحون اور صوفیون اور گوشہ نشینون کو بانتتا ہی * اِس صورت مین آپ کے فیض کا نام نہین ہوتا اتنے روپیون سے بہت سا لشکر جمع ہو سکتا ہی جو ایک وقت کام بھی آوے * سلطان نے یہہ بات خواجے کے مُنہہ پر رکھی اُسنے جواب دیا کہ راست ہی اگر اتنے روپیے کو دین تو البتہ دن کی ایسی فوج تیار ہو سکتی ہی کہ دشمنون کو شمشیر سے کہ طول اُسکا دیڑھ ہاتھہ ہی اور تیر سے کہ میدان اُسکا تین سو قدم ہی آپ کی ذات سے دفع کرینگے * لیکن فدوی جہان پناہ کی خاطر شب کا لشکر اِس ڈول کا تیار کرتا ہی کہ شام سے صبح تک خدا کی بارگاہ کے دروازے پر راستی اور درستی کے قدم سے کھڑے رہتے ہین اور تمھارے واسطے زبان دعا کی اور ہاتھہ حاجت کے مانگنے کے لئے کھولے ہوئے شمشیر سے ہمت کی ابر کی چاتہہ پر وار اور تیر آہ کا ستون سپہر سے آسمان کی پار کرتے ہین * اور سرکار کا تمام لشکر اور ہم سارے خانہ زاد اُنکی پناہ مین امن چین سے خوش اور محفوظ رہتے ہین * بیت * نکہہ تو یہہ کہ کسو کی پناہ

مین ہی فقیر * کہ بادشاہ بھی درویش کی پناہ مین ہی * ملک شاہ سُنکر بے اختیار زار زار رویا اور بولا شاباش تو میری حفاظت کے لیئے ایسا ہی لشکر دعاگویون کا اور بھی جمع کر * گیارہوین جب کچھ خدمت یا حکومت پاوے تو اُس درجے کی قدر سمجھے اور اُس سے کچھ فایدہ اُٹھاوے اور دوستون اور آشناؤن سے رعایت اور مروت کرنے کی کوشش کیا کرے یعنی سب سے موافقت کرے کسو کو آزار نہ پہنچاوے * نہین تو جس روز اُس خدمت سے تغیر ہو جاوے سوا اسے افسوس اور شرمندگی کے کچھ اور ہاتھ نہ آوے * مصرع * کیا فایدہ مقدور کو گر تو نے نہ سمجھا * حکایت * سُنا ہی کہ کوئی امیر خدمت سے بے کار ہوا اکثر بیٹھا تا با کہ آنکھون مین آنسو بھر لاتا * آشناؤن نے کہا کہ تجھہ سا عزیز پختہ مزاج معزول ہونے کا غم کرے اور ایسا بہوت بہے * بولا کہ مین تغیری سے نہین گھبراتا اور نہین روتا کیون کہ یہہ یقین جانتا ہون کہ عمل کو عزل اور خدمت کو تغیری لگ رہی ہی * پراتنی میری بے قراری اور نالہ و زاری فقط اِس خاطر ہی کہ اگر اُسوقت مین مین نے کسو کے ساتھہ نیکی کی ہی تو دل مین پچھتاتا ہون کہ کاشکے زیادہ

بھلائی کرنا * اور کسو سے بدی کی ہی تو اسکا اندیشہ دل مین آتا ہی کہ مین جانتا تو بدی نکرتا * بیت * آخر تو ملے گا نیک و بد کا بدلا * ای کاش مین سب سے زیادہ نیکی کرتا * بار ہوین خلقت کی رجوع سے اور عرض مند آدمیون کے آنے سے تنگ نہووے اور اُن سے ملنے وقت نہ گھبراوے * اور اگر وہ کچھ کہین تو تیوری نہ چڑھاوے * اور یہہ یقین سمجھے کہ جو شخص خدمت یا اختیار پاتے ہین اُنکے دروازے پر لوگ بے اختیار چلے آتے ہین اور اپنے دل کا مدعا کہہ سُناتے ہین اور خوشی بخوشی دعائین دیتے چلے جاتے ہین * پس خدا نے اپنے فضل سے جسکو مختار بنایا خلق اللہ کی ہجوم اور بھیڑ سے اُسے چھٹکارا نہین * نصیحت * کہتے ہین کہ فضیل بیٹا سہیل کا اپنی وزارت کے دنون مین ایک روز کسو صاحب ہوش سے کہنے لگا کہ مین آمد شد سے آدمیون کی نہایت بہ تنگ آیا ہون اور فریادیون اور دادخواہون کے ساتھہ بق بق بق بق کرتے کرتے ناک مین دم آیا ہی اِسکا کیا علاج کرون * اُس نے جواب دیا کہ ای وزیر الممالک تکیہ عزت اور رتبے کا اپنی پیٹھہ کے پیچھے سے اُٹھا ڈالو اور مسند وزارت اور حکم رانی کی تہہ کر رکھو

آج سے مین اپنا ذمہ کرتا ہون اگر پھر کوئی تمھین ستاوے
یا کوئی کام کے لئے ایک چڑیا بھی تمھارے پاس آوے *
قطعہ * جسکو ہی اختیار اُسکے پاس * لوگ بے اختیار آتے ہین *
جب کہ وہ اختیار جاتا رہا * وہین سب اُسکو چھوڑ جاتے ہین *
تیرھوین اچھے اچھے دوست جانی پیدا کرے جو ظاہر و باطن مین
یکسان ہون * کیونکہ دنیا کی ساری نعمتون مین یہہ بڑی نعمت
ہی کہ یکدل اور یکرو آشنا ہاتھہ لگین * چنانچہ بزرگون کا
قول ہی کہ ایک دوست با اخلاص بہتر ہی زر خالص کے گنج
سے * چودھوین جو عامل پیشہ اور حاکم بے اندیشہ ظالم ہون
یا کچھہ اُنکی خیانت ظاہر ہوئی ہو سو ایسون سے غفلت نکرے
بلکہ ہمیشہ اُنکے احوال کی تلاش اور خبرگیری مین مشغول رہے *
اور ڈھونڈھہ ڈھونڈھ کے موذیون کو رعیت اور غریبون پر حاکم
نہ بناوے * اور جس وقت دغابازی یا چوری اور بدعت اُنکی
معلوم ہو وہین ایسی سزا دے کہ اُنکے گناہ سے بھی زیادہ
ہو * تو دیکھہ کر سب کے کان کھڑے ہون اور کانپ جائین *
پس ایسی جگہہ سیاست کرنے مین دیر نہ کرے * پندرھوین
عاملون اور اہل خدمات سے رشوت نلے * اسواسطے کہ جب تک

کوئی دوسرے سے کھوسس نہ لیوے ممکن نہین کہ وہ اور کو رشوت دیوے * پس دیوان اعلا خود رشوتی ہوا توگویا اُس نے کھوس لیکر سب کو پروانگی رشوت کھانے کی دی * اور دیانت داروںکے نزدیک رشوت لینی اور دینی دونون حرام ہیں * اور ظاہر مین یہہ قباحت ہی کہ رشوت لینے والا رشوت دینے والے کا کُوتندا ہو جاتا ہی * پس کُوتندا ہونا و زیر کا بُرا اخمال رکھتا ہی * پھر وہی مثل اُسپر ٹھیک ہوتی ہی * جیب کی کھون یا تلوے کی مختار کو لالچ مناسب نہین * سو کھوبن اگر حاسد اور مفسد کے مکر و حیلے سے یا مخالف اور دشمن کی دعا اور بدی سے مطلع ہو تو اِسطرح ظاہر نکرے کہ سُننے والا سمجھے کہ اِسکے دل مین کچھ خوف آیا * اور پادشاہ کے روبرو دشمنی اور فساد مُنہہ پر نلاوے کہ یہہ حرکت بھی شاہد اور موافق اُنکی بات کے ہوویگی * اور اگر وقت سوال جواب کے تکرار اور قضیہ بڑھہ جاوے تو بوجھہ بھار اور ہوشمندی سے قایل کرے اور جلدی ہلکاپن کو کام نہ فرماوے * کیونکہ یہہ مقرر ہی کہ جسکے مزاج مین حلم اور بُردباری ہی وہ ہرطرح غالب رہتا ہی اور جو کچھ کہنا ضرور پڑتا ہی سمجھہ بوجھہ کر کہتا ہی * وستر ہوین اپنے

تئین سلطان کی نظر مین ایسا دکھلاوے اور اُنکے گوشۂ خاطر
مین گھر بناوے کرده اُسکو اپنا خاص خادم سمجھین اور رہیہ
بھروسا رکھین * کہ جب ہم تک حکم کرینگے یا اشارت فرماوینگے
تو یہہ اپنا تمام مال اور گھر بار بلکہ جان تک نثار کر دیگا * جس
وقت یہہ دریہیہ اکیا تو مال اسباب اُسکا بادشاہ کی طمع
سے محفوظ رہا * جو کچھ اُسکے پاس ہی بادشاہ نے معلوم کیا
کہ یہہ سب سرکار کا مال ہی اور گویا اپنے ہی تصرف مین ہی *
اٹھارہوین جس آدمی کو خدمت دیوے چاہیئے کہ خوب تامل
اور غور سے پہلے اُسکی چال ڈھال روبرو اور غایبانہ دریافت
کرلے تب جو کام اُسکے لایق ہو دیوے اور جب تک بارہا
نہ آزماوے ہرگز اُسپر اعتماد نہ فرماوے جو آخر کو اپنی حرکت
سے نہ افسوس کھاوے اور نہ پچھتاوے * ابیات * اُسسے پہلے دانائی
مین آزما * وہ جتنا ہو وتنا ہی درجا بڑھا * بہت دن تلک جو نجانچے
اُسے * نہین چاہیئے غور اُسکی کرے * انیسوین جس کام کو دیکھے کہ
اُسمین دخل کرنا اور درآنا آسان ہی لیکن اُس سے
عہدہ برا ہونا اور رہنے لگے رہنا اور اُسمین سے اپنا قدم
نکالنا مشکل نظر آتا ہی تو اُسمین ہرگز ہاتھ نڈالے کہ دانا دن

نے کہا ہے * بیت * یون نہین ہمراہ کام مین تو گھس بچا * راہ
نکلنے کی تو پہلے بنا * اور صاحب قلم متصدی کے فرقے کو کہتے ہین
جو بادشاہون کی سرکار مین علاقہ دفتر کا اور نوشت خواند
کا رکھتے ہین * اُن لوگون کو خواہ نخواہ ضروری ہے کہ دیانت دار
اور خوش مزاج ہون جو خاوند کی کو تری پر نظر رکھین
اور سارا معاملہ اُن سے راضی اور شاکر رہے * اور قابل اور
ہوشیار ہون اور محاورہ اور اصطلاحون سے خبردار * نصیحت * ارسطو
حکیم سے کسونے سوال کیا کہ عرض بیگی بادشاہ کا بہتر یا متصدی *
جواب دیا کہ ناظر فقط خبر دینے والا ہے اور دیوان مختار کل
سلطنت کا * اور اگر دبیر لطیف طبع اور بے طمع ہو تو بہت سی کفایتین
اُسکے ہاتھون سے ہو سکتی ہین * حکایت * کہتے ہین کہ ایران
کے بادشاہ کی عادت تھی کہ جب حریف سے لڑائی روبکار
ہوتی تب اپنے لشکر مین سے ایک غول کو سیاہ جامے
پہنواتا جون صفین مقابل ہوتین تو اُنکو فرماتا وہ ہلا کرتے اور
لڑائی کو اُٹھا لیتے ایک دفعہ یون اتفاق ہوا کہ توران کے
بادشاہ نے پچاس ہزار سوار سے قصد اُسکا کیا * جب
دونون فوجین سنگھہ ہوئین اور پرے آراستہ ہوتے

اُسوقت شاہ ایران تھوڑے سے خواصوں کو ساتھہ لئے ایک ٹیکرے پر کہڑا تھا * حریف کے لشکر کی بھیڑ اور بہتایت دیکھہ خیال مین آیا کہ آج کے روز جنگ کو موقوف رکھوں تو بہتر ہی * قلمدان یاد فرمایا اور وہین دستخط خاص سے ایک رقعہ میر بخشی کو لکھا کہ سپاہ دارونکو کہو کہ پیچھے کہڑے ہوں * منشی دانا تھا دل مین سوچا کہ اگر لشکر منہہ موڑیگا اور کھیت چھوڑیگا حریف کی فوج بہی اور منگری ہوگی شاید ہماری طرف شکست پڑے * جلدی ایک نقطہ سپاہ دارون کے نیچے دھر دیا سپاہ دارون ہو گیا * جب یہہ حکمنامہ سپہ سالار کو پہنچا جتنے سردار لشکر کے تھے سمجھے کہ مدد آئی اِس بھروسے پر سب کے دل چوگنے ہو گئے لشکر آگے بڑھایا اور آپ پیچھے ہو کر دشمن کی سپاہ پر جا گرے اور بتاوارون کے نیچے دھر لیا * طرف ثانی کے لشکر نے اِدھر کی فوج کی یہہ جرات اور دلاوری جو دیکھی گھونگٹ کھایا اور منہہ پر بیٹہ ل گیا * غرض ایک نقطے کی مدد سے جو اُس فہمیدہ محرر نے اُس رقعہ پر زیادہ کیا پچاس ہزار مرد جنگی شکست فاش کھا گئے * اور نویسندونکی دانائی کے حق مین ایک نقل اور بھی * حکایت * لکھتے ہین کہ ایک پادشاہ نے دوسرے پادشاہ

کو یہہ عبارت لکھی تھی کہ پیشتر اس سے کہ تو مجھہ پر کرے مین
اپنے تئین تجھہ پر کراؤن گا * جب یہہ نامہ پڑھا گیا سب امیر و دبیر
سنکر حیران رہ گئے کہ اسکے جواب مین کون سا نکتہ لکھا چاہیئے اسی
غور اور فکر مین سب سر جھکائے کھڑے تھے * ایک متصدی
ہوشمند بھی پادشاہ کے دربار مین حاضر تھا آداب بجالا کر
عرض کرنے لگا اگر حکم ہو تو مین اِس بات کا جواب ایسا لکھون
کہ سب کو پسند آوے * پادشاہ نے فرمایا اس سے کیا بہتر تب
اُسنے پادشاہ کی طرف سے لکھا * کہ مین مانند پتھر کے ہون اور تم
بجائے شیشے کے خواہ تم مجھہ پر گرو یا مین تم پر گردون ظاہر ہی کہ کون
شکست پاویگا * سب ارکان دولت نے اِس جواب معقول
کو سراہا اور پسند کیا پادشاہ نے اُسکو بڑا کام دیا * بیت *
عقلمندی سے بات جو کہین * عاقلون کو پسند آتی ہی * اور ایک گروہ
عملداروں کا ہی جنکو خدمت پیشہ کہتے ہین یہے بھی وزیرون
سے علاقہ رکھتے ہین * پس جو کوئی عامل کہلاوے اور خدمت
کماوے ضرور ہی کہ نیک ذات اور خوش مزاج ہو اور لالچ
اور رشوت سے پاک ہووے * نصیحت * نوشیروان اکثر فرماتا کہ
عامل پیشے کو لازم ہی کہ اپنا ہاتھہ کھلا بھی رکھے اور بند بھی یعنے

ظلم میں بستہ اور بخشش میں کشادہ رکہے * کوئی نئی رسم یاقانون ایسا جاری نکرے جسمیں رعیت دکہہ پاوے اور قاضی کی مونچ ہوجاوے کہ ایسی بدعت سے پادشاہ کوبہی بدنامی آوے اور اُسکی بہی گردن میں طوق لعنت ملامت کا پڑے *
حکایت * کہتے ہیں کہ کسو وزیرنے ایک عامل کو خدمت پہ بہیجا اُسنے پرگنے پرسے عرضی کی کہ اگر فلانا کام کرون تو روپیہ بہت سا ہاتہہ لگتاہی * وزیر المہالک نے جواب میں لکہا کہ رعیت اور خوش باش بیچارے غریب اور عاجز ہوتے ہیں * چنانچہ زبان اُنکی گونگی اور ہاتہہ اُنکے نہایت کوتاہ ہیں * چاردن کے واسطے جوتو اِس کام پر گیاہی غنیمت جان اور ایسی چال مت چل اور ایسا خیال مت کر کہ باعث تیری بدنامی کا اور موجب لعنت اور خواری کا میری ہووے * اور لازم ہی کہ انسان خوب اپنے دل میں غور کرے کہ اگر پادشاہ یا وزیر یا امیرون کو اپنی طرف سے راضی رکہا چاہے تو طرفداری رعیت کی منظور رکہے اور اُسکی ناخوشی کو اپنی ناخوشی سمجہے * کیون کہ یہہ یقین ہی کہ جس کسو کی کہ اتنی ہزار خلقت دشمن ہووے کیونکر سلامت رہیگا اور آفت سے بچیگا * اور برعکس اُسکے اگر رعیت پرجا

خوش وقت ہو تو خفگی اور بے مزگی پادشاہ کی سہج ہی ٭

حکایت ٭ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے ایک شخص کو خدمت پر متعین کیا اُس کم بخت نے وہان پہنچتے ہی جتنی نیک رسمیں قدیم سے چلی آتی تھیں ایک قلم اُٹھا دین اور ظلم کے نئے نئے قاعدے اور قانون جاری کئے ٭ اِس باعث سے بہت خزانہ تحصیل کر کے حضور میں روانہ کیا ٭ لیکن جب آپ خلیفہ کے روبرو آیا نہایت خفگی میں پڑا اور محاسبے میں گرفتار ہوا ٭ یہان تک کہ ایک مدت بندیخانے میں قید رہا ٭ بعد اُسکے پادشاہ کا حکم ہوا کہ فلانا پھر اُسی کام پر جاوے اور دس پندرہ سال کا مال حضور میں لاوے ٭ وہ شخص حیران ہوا اور کسو بزرگ سے اِس بات کی مصلحت کی ٭ شیخ نے اُسے صلاح دی کہ اب شوق سے قبول کر تجھے خوف نہیں ٭ لیکن اِس مرتبہ محال پر جا کر انصاف کی رسمون کو رواج دیجیو اور بدعتون کو مطلق اُٹھا ڈالیو اور رعیت کا دل ہاتھ میں لائیو ٭ اور درویشون اور مستحقون کا روزروزینہ اور ملک آئمہ بالکل چھوڑ دیجیو میرا ذمہ جو کچھ آفت یا ملامت تجھے پہنچے ٭ وہ سرفراز ہو کر گیا اور جو کچھ اُس مرد خدا نے فرمایا تھا اُسے عمل میں لایا ٭ جب

پھر حضور میں آیا جتنا خزانہ سال گذشتہ میں لایا تھا وتنا نہ لایا٭ باوجود اِس کمی کے مہربانی اور سرفرازی خلیفہ نے اُسپر بہت سی فرمائی٭ اُس عامل نے اِس صورت کے سبب کا شیخ سے سوال کیا کہ اگلے برس میں نے نہایت کفایت کی تھی اور خزانہ بہت داخل کیا تسپر غضب سلطانی میں گرفتار ہوا اور برے سے عذاب دیکھے٭ اور اِس سال نقد خزانہ کم آیا اور مرتبہ بڑا پایا٭ اُنھون نے فرمایا کہ اگلی دفعہ کئی ہزار بندے خدا کے تیرے مدعی تھے اُسکا وہ نتیجہ ملا٭ اور اِس بار سب خلق اللہ تیری شفیع اور دوست ہی جسکا یہہ پھل پایا٭ بیت٭ بدی نہ کر کہ یہہ دنیا کی کھیتی جب پکے٭ دراتی سے تو زمانے کی کاٹے جو بووے٭ اور مصاحب اور ندیم جو پادشاہ کے حضور کی صحبت میں سرفراز ہوئے ہون اُنکو بھی سلاطینون کے آداب کی رعایت اور اُنکی حرمت کے قاعدون کو لحاظ میں رکھنا واجب ہی٭ پس شرط ہوشمندی کی یہہ ہی کہ جو چیز پادشاہ کے مزاج کے پسند ہو اور جو بات اُن کے نزدیک ناپسند اور مکروہ ہو دریافت کرے لیکن ظاہر نہ کرے٭ اِس لئے کہ اگرچہ وہ ہی ایک چیز ہی

اَوروں کے نزدیک بد ہی لیکن پادشاہ کی رکھہ ہی * اور یہہ بھی پادشاہ کے ہم صحبتوں کو واجب ہی کہ اپنے دل پر نقش کالحجر کرین کہ خدا کی عبادت مین اور بندون کی خدمت مین کوئی چیز فایدہ مند نہین مگر اپنے دل کی خواہشس اور تن کی آسایش کو مطابق اُتحاد سے * جب اِس بات پر اُسنے عمل کیا تو جو بات یا کام اُسکے اور پادشاہ کے درمیان آجاوے اپنی خوشی کو ترک کردے اور رضامندی سلطان کی سب پر بالا رکھے تو اِسس حرکت کا جو فایدہ ہوگا سو اُسی کو ملیگا * اور اگر پہلے اپنے ہی فایدے کو دوڑے گا اور اپنی ہی بہتری مین مشغول رہیگا تو ایک نہ ایک دن اُسس کام مین خلل آویگا * اور اِسس لئے کہ یہہ حضور مین مُنہہ لگا اور گستاخ ہو رہا ہی لحاظ رکھے کہ کسی وجہہ سے کسی کام مین پادشاہ پر قصور نہ ٹھہراوے اگرچہ حق بجانب اُسکی ہو * اور اگر سلطان سے کوئی نالایق حرکت دیکھے کسی صورت ظاہر نہ کرے * اور اگر اتفاقاً بھول کر کہہ دے تو اقرار بکرے اگرچہ پادشاہ تُسس چکا ہو اِس لئے کہ اقرار اور انکار مین بہت فرق ہی * اور اگر اِس مین اور پادشاہ مین کچھ ایسا حال واقع ہو کہ بدی اُسکی اُس پر

یا پادشاہ پر بھروسے تو اُسکو اپنے سر لے اور ضرور ہی کہ پادشاہ کے
حضور مین آنکھ اور دل اور ہاتھ اور زبان سے رجوع رہے اور انھین
کی طرف خیال رکھے * ابیات * لازم ہی رکھے بات پہ شاہون
کے کان * اور اُن کی طرف لگا رکھے آنکھ اور دھیان * جو بات
ہو نیک اُسکو البتہ کہے * جو ذکر ہو بد اُس سے بچاوے دل
و جان * حکایت * اصمعی کہتا ہی کہ ایک روز مین ہارون رشید
کے پاس گیا دیکھتا ہون کہ تخت پر بیٹھا ہی اور ایک لڑکی
برس پانچ ایک کی نزدیک اُسکے کھیلتی ہی مجھے دیکھکر بولا
کہ تو جانتا ہی کہ یہہ کس کی بیٹی ہی مین نے جواب دیا کہ مجھے
معلوم نہین * تب فرمانے لگا کہ میرے بیٹے کی بیٹی یعنے پوتی ہی
آگر اسکا ہاتھ چوم * یہہ سُنکر مین گھبرایا اور حیران ہوا
اور دل مین غور کی کہ اگر حکم اُسکا نہین بجا لاتا تو خفگی مین
پڑتا ہون اور اگر اُسکا کہنا کرتا ہون تو شاید غیرت کو کام فرماوے
اور مجھکو قتل کروا دے * لاچار ہو کر اپنی آستین اُس لڑکی کے
سر کو چھوائی اور آستین کے سرے کو بوسہ دیا * خلیفہ نے
یہہ حرکت جو دیکھی میرا ادب کرنا اُسے خوش آیا * بولا
کہ اگر یہہ دانائی تو نکرتا تو بے اجل مرتا مین تیرے قتل کا حکم کرتا *

یہہ بات کہہ کر رکھا اور دس ہزار دینار بطریق انعام کے عنایت کین * مین نے وہ سب کی سب اپنے سلامت رہنے کے شکرانے مین نقیرون اور بےکسون کو تصدق کین اور بانٹ دین * اور یہہ حکایت آداب ندما مین لکھی ہی کہ کسو پادشاہ کی سرکار مین ایک جوان نوکر تھا نہایت صاحب جمال اور خوش خصال * بیت * چاند سورج سے چہرہ بہتر تھا * مشک سے اُسکا خط معطر تھا * ایک روز سلطان اپنے ایک مصاحب سے فرمانے لگے کہ یہہ جوان خوب صورت اور خوش سیرت ہی * اُس نے عرض کی کہ درست ہی حسن اُسکا بھولا اور رنگین مزاج بھی پاکیزہ خوش گوئی اور خوش روئی کی دونون صفتین رکھتا ہی * تب پادشاہ نے کہا تو اُسکو چاہتا ہی بولا نہین * پوچھا کیا سبب التماس کیا کہ جو شخص جہان پناہ کو دوست رکھیے فدوی بھی اُسکو دوست سمجھے * جس کسو کو قبلۂ عالم پیار کرین غلام کی کیا طاقت کہ اُس سے دوستی کا دم مارے * سلطان کو یہہ لحاظ اور ادب اُسکا خوش آیا اور اُسکی بات کو پسند فرمایا اور رتبہ اُسکا بڑھایا * قطعہ * جسکو دولت ادب کی دیوے خدا * مرتبے پر چڑھے تو

دور نہین * جو ادب ہی حسب کی کیا ہی کمی * گر ادب ہی حسب
ضرور نہین * اگرچہ یہہ رسالہ نہایت طول ہوا پر ادب یہہ
چاہتا ہی کہ بس زیادہ اِس سے لنبے فرش پر قدم نہ رکھون
یعنے دعاء دولت روز افزون کے قایم رہنے کی کر کے تمام کرون *
ابیات * جو مختصر کیا اسباب کو تو ہی یہہ بھلا * لپیٹون نامے کو
وقت اب دعا کا آ پہنچا * بیت * الٰہی آسمان جب تک کھڑا ہی *
بترونکو مرتبا تو نے دیا ہی * چمک نیزون کی جو آسمان تک پہنچے ہیئن
اور جھلک نشانون کی جو فلک کے مانند بلند ہیئن * اس پادشاہزادے
صاحب عقل اور جہان کے آباد کرنے والے کے * ابیات * چمکتا برج
شاہی کا ستارہ * خدا نے اپنے ہاتھون سے سنوارا * ابو المحسن
ہی وہ شاہ جوان بخت * مبارک ہووے اُسکو تاج اور تخت *
جب تک یہہ چرخ چرخ مین ہی یعنے روز قیامت تک چمکتی اور
جھمکتی رہے اور شان بزرگی کی اور دبدبہ سرداری اور
بختیاری کا اُسکی پیشانی نورانی سے ظاہر ہوتا رہے * اور
دشمنون پر غالب اور دوستون کا طالب ہو کر صدو
بدت سال کی عمر پاوے * مصرع * یہہ دعا مجھہ سے ہو اور سب خلق
سے آمین ہو * جو ختم ہوا یہہ رسالہ جس مین بہت سے بھید

دانائی کے اور حقیقت مین جو صاحبان دولت و اقبال کی کارروائی اور حکمرانی کو لایق تحسین ہین * اور نام اِس کتاب کا کہ اسم مبارک پر اُس بزرگ کے ہی اُسی سے تاریخ اُسکے تمام ہونے کی معلوم ہوتی ہی *

* تاریخ * مین نے کہا قلم سے کیا تونے سر کو پانو * تیرے قدم سے چشم سخن کو ہی روشنی * اخلاق محسنی تو تمام اب لکھی گئی * تاریخ اِسکی لکھ لے تو اخلاق محسنی ۹ * فضل الٰہی سے اِس ترجمے نے بخوبی انجام پایا * اب دعا پر اُس والی ملک اور صاحب جاہ و جلال کے جسکی نیت خلق اللہ کی رفاہیت پر مصروف ہی تمام کرتا ہون * قطعہ * جب تلک آسمان کو ہی گردش * اور رہائی پہ ہی زمین کو قرار * لارڈ صاحب ہون اور دنیا ہو * رہین اقبال و تخت و دولت یار * اب اُمید ہی کہ جو مصنف پر منغز ہین بلکہ کر محظوظ ہووین اور اگر کہین چوک پاوین پردہ پوشی فرماوین * اور جو خود پسند بے مغز ہون اُنکی نگاہ بد سے محفوظ اور پوشیدہ رہے * قطعہ * گنج خوبی یہہ جب ہوا معمور * تب دعا مانگی مین نے یا اللہ * دوستون کے تئین مبارک ہو * نہ پڑے حاسدون کی اُسپہ نگاہ *

ھو الاخر

* خاتمہ *

شکر خدا کا کہ کتاب سعادت انتساب گنج خوبی اخلاق محسنی کا ترجمہ کیا ہوا امیر امن دلی والے کا اہتمام سے خاکسار گنہگار غلام حیدر ساکن ہوگلی کے دار الحکومت شہر کلکتے کے درمیان احمدی چھاپے خانے میں جناب حاجی سید عبد اللہ صاحب کے سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں موافق سنہ ۱۸۴۶ عیسوی کے بخوبی تمام قواعد اُردو کی رعایت کے ساتھ چھاپی گئی تا کہ اُردو آموز زبان اُردو با آسانی سیکھیں * اور جو کوئی اِس کتاب کو عاصی غلام حیدر کی مہر سے خالی پاوے خریدنے کا قصد نہ کرے * بلکہ اگر اُسے بیچنے والے کو پکڑ کر اِس عاصی کے پاس لا دیگا تو لانے والا ایک کتاب انعام پاوے گا *

* فہرست گنج خوبی کی *

* فہرست گنج خوبی کی *

فہرست گنج خوبی کی

ص	س	غ	ص	ص	س	غ	ص
۷	۸	مس نے بھی	میں بھی	۳۲	۷	سسن	نبشن
۱۱	۱۴	ایک	اک	ایضا	۱۳	چھتا	چھتھا
۱۲	۶	پر	پہ	۳۳	۱۷	ملے ہی	ملے
۱۴	۱۰	پایہ	پاسئے	۳۵	۸	گہ کہ	کہ
۱۷	۱۱	چھتا	چھتھا	ایضا	۱۴	میرا	مرا
ایضا	۱۳	علوسے	علو	۳۸	۱۵	ڈبرا	ڈبرا
۲۰	۴	سبحان	سنجان	۳۹	۵	فاقہ	فاقے
۲۱	۳	حا	حکم	ایضا	۱۷	یادیہ	یادسئے
۲۲	۱۲	یاز	نیاز	۴۰	۱۰	تتھی	تتھی
۲۳	۱۶	کی طوفان	کے طوفان	۴۱	۱	مطہرہ	مطہرے
۲۴	۱۷	تیری	تری	ایضا	۷	پہلہ دار	پہلے بردار
۲۵	۵	بہنچانے	پہچانے	ایضا	۱۳	اِعرابی	اَعرابی
ایضا	۸	کلمہ	کلمے	ایضا	۱۶	نکتہ	نکتے
۲۷	۱۵	دی	دین	۴۲	۱	دجلہ	دجلے
۲۸	۱۵	خزانہ	خزانے	۴۴	۱	دروزہ	دروازہ
۳۱	۱۱	ڈنگ	ڈنکے	۴۵	۷	خزانہ	خزانے

ص	س	غ	ص	ص	س	غ	صحـ
۴۸	۵	تیرا	ترا	۸۹	۵	نادلون	نادکون
۵۰	۲	پر	پہ	۸۹	۱۰	آہون کی	آہون کے
۵۱	۶	ہی ہین	ہین	۹۹	۱۳	نہالے	نہائی
۵۴	۱۰	ضعیب	ضعیف کو	۱۰۱	۴	تیسری	تیسرا
۵۸	۷	تیہرا	ترا	۱۰۶	۵	مجھے	سمجھے
ایضا	۱۰	مرتبہ	مرتبے	۱۰۷	۱۱	تحمل ہی	تحمل کا ہی
۶۸	۱۵	طایقہ	طایفے	۱۱۲	۸	ل	دل
۶	۱۳	پڑ	پہ	ایضا	ایضا	لیجاویکا	لیجاویگا
۷۶	۶	ماک	مالک	ایضا	۱۲	باپ	بات
۸۰	۵	نیت بادشاہ	نیت بادشاہ کی	۱۳۴	۱۱	وسیاہ	وسیلے
ایضا	۱۰	تیری	تری	۱۴۵	۱۳	ناکہ	نالے
۸۳	۲	منصوبہ	منصوبے	۱۴۸	۲	حاتِ	حاتم
۸۶	۷	نالہ	نالے	۱۵۰	۸	مرتبہ	مرتبے
۸۷	۱۰	پنخی	پنخی	۱۵۷	۱۳	قاعدہ	قاعدے
				۱۶۱	۹	باغیچہ	باغ
۸۸	۴	پر	پہ	۱۶۸	۱۰	کاہلی	کاہل
ایضا	۵	بہیر	پہیر	۱۷۷	۶	دیتے سے	دینے

ص	س	غ	ص	ص	س	غ	ص
۱۷۸	۳	خداکی	خداکو	۲۴۴	۷	نکتہ	نکتے
۱۷۹	۱۵	وہ	وے	۲۴۸	۱۷	آدمیونکا	آدمیونکی
۱۸۱	۱۳	پاشاہ	پادشاہ	۲۵۱	۱۶	لرونگا	کرونگا
۱۹۵	۳	پھرتی کین گے	پھرتی کینگے	۲۵۶	۱۳	خطرہ	خطرے
۲۰۴	۷	صبح	صلح				
۲۰۶	۱۰	مرکر	مرکر	۲۶۰	۷	کی	کے
۲۱۰	۲	کل کر	نکل کر	ایضاً	۱۳	بیچ	سہج
۲۱۲	۱	اوبچی	اونچی	۲۶۲	ایضاً	ایشے	ایسے
۲۱۴	۴	ساکھر	شب گھر	۲۶۸	۹	ڈالی	ڈالا
۲۱۵	۱۰	چشمہ	چشمے	۲۷۰	۷	آیاہی	آئی ہی
۲۲۱	۵	چھتے	چھتّے	۲۸۸	۷	سمود	محمود
۲۲۲	۱	لی	کی	۲۹۷	۱۰	وہ	وے
۲۲۵	۸	اجل	اچل	۳۰۹	۵	وہ	وے
۲۳۱	۵	ذبہ	ذبے	۳۱۲	۱	پیتھی	بیٹھی
۲۳۵	۱	مایت	حمایت	۳۱۵	۱۰	آسے بردار	عصے بردار
ایضاً	۸	حوالہ	حوالے	۳۱۸	۱۲	باندھ	باندھے
۲۳۹	۱۱	یو	تو	۳۲۸	۱۲	تجربہ	تجربے

ص	س	غ	ص	ص	س	غ	ص
۳۳۰	۱	کھاوین	کھادین	۴۹۴	۴	کھونٹ	ٹھونٹ
۳۳۴	۶	قاعہ	قاعے	۴۲۸	۱۴	دیئے	دیا
۳۳۴	۱	مزدم	مزدم	۴۳۱	۵	پرسش نا	پرسش کرنا
۳۳۶	۳	سھاتا	کھاتا	۴۳۹	۱۵	الق	لایق
۳۳۷	۱	گونہ	گوشہ	۴۴۱	۱	اٹک	ٹھٹک
۳۴۰	۲	اپنے	اپنی	ایضاً	ایضاً	مشکل	تو مشکل
۳۴۷	۳	رقعہ	رقعے	۴۴۵	۱۴	چاتہ	چاہتے
۳۵۴	۱۰	تھائی	تہائی	۴۴۷	۱۰	کی ہجوم	کے ہجوم
۳۵۵	۱	سعہ	مجمعہ	۴۴۸	۱۰	سو	تو
۳۵۶	۱۲	لسو	کسو	۴۵۲	۱۵	رقعہ	رقعے
۳۵۶	۴	ہی	ہی	۴۵۵	۱۲	مرتبہ	مرتبے
ایضاً	۱۱	نیبراس	نبراس	۴۶۰	۱۳	کی	کا
۳۸۲	۸	خزانہ	خزانے	۴۶۲	۲	سنی	محسنی
۳۹۳	۸	کی ہی	کیا				
۴۰۵	۶	دو					
۴۰۹	۱۲	مرتبہ					

تمت